

www.KitaboSunnat.com

نام شائقی روایت کرد، ماریت بلکہ
بکشمیر کے کاشمیر اور وہاں لڑنے کے شرع اور توحید کے ساتھ
اپنی قومیت کی خدمت اور اولین کاوش

مستدام معنی (اردو)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے پیغمبر محمد اور ان کے گھرانے کے لوگوں پر رحمت اور سلام بھیج

جس میں اللہ کا نام ہے (اللہ کے نام سے)

2



انصار الشریعہ پبلسٹی کیشنز لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ
ایک تیس قیمت کتابس اور رواں اڈو ترجمے، شرح اور تخریج کے ساتھ
اپنی نوعیت کی منفرد اور اولین کاوش

مسئلہ شافعی (اُدو)

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الشافعیؒ

المترجم: ۲۰۰۴

فقہی ترتیب، امیر سید محمد بن عبد اللہ ناصر صریحؒ

تقریب

ترجمہ و تخریج و شرح

حافظ محمد فریدؒ

پیش روایت عبداللہ ناصر رحمانیؒ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

2

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ امرڈوبکانر لاہور

042-37357587



جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز
محفوظ ہیں

نام کتاب: **مسند امام شافعی (۱ ویں)**

مصنف: **ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الشافعی**
محقق: **امام شافعی**
ترجمہ: **مفتی محمد رفیع**
تصحیح: **مفتی محمد رفیع**
ملاحظہ: **مفتی محمد رفیع**
تقریب: **مفتی محمد رفیع**
تعمیر: **مفتی محمد رفیع**
تعمیر: **مفتی محمد رفیع**

اہتمام: **محمد رمضان محمدی**
ناشر: **ابومومن منصور احمد**

اسلامی اکادمی - الفضل مارکیٹ امرڈوب انرار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com



کتب الہدیہ

۹۹۰۰ سے ماہل ماہون - لاہور

فہرست

نذر کے مسائل

- 19..... جس نے جاہلیت میں نذر مانی اس کے پورا کرنے کا بیان ✖
- 20..... جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی ✖
- 21..... جس نے فرمانبرداری یا نافرمانی کی نذر مانی ✖
- 23..... اللہ کی نافرمانی اور جس چیز کا انسان مالک نہیں اس سے متعلق نذر پوری کرنا ضروری نہیں اسی مسئلہ کا بیان ✖

نقلی صدقے، ہبہ اور مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کے مسائل

- 27..... صدقہ کا بیان ✖
- 30..... ہبہ کا بیان ✖
- 31..... جس نے اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں کے بغیر (ہدیہ) دیا ✖
- 32..... باپ کا بیٹے سے دیا ہوا تحفہ واپس لینے کا بیان ✖
- 33..... مشرک باپ اور بھائی سے صلہ رحمی کا بیان ✖

وقف کرنے، عمری اور قبی کے مسائل

- 35..... اصل کو روکنے اور پھلوں کو اللہ کی راہ میں وقف کرنے کا بیان ✖
- 37..... عمری اور قبی کا بیان ✖

آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور حسن ملکہ کے مسائل

- 40..... جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ❖
- 41..... مرض الموت میں غلام آزاد کرنے کا بیان ❖
- 43..... آزادی کی نسبت اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا ❖
- 48..... راستے میں پڑے ہوئے بچے کی ولاء کا بیان ❖
- 49..... ولاء کی وراثت کا بیان ❖
- 50..... ولاء سے وارث بننے کا بیان ❖
- 51..... ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت کا بیان ❖
- 52..... مدبر کی بیع کا بیان ❖
- 56..... مکاتب کا بیان ❖
- 57..... غلاموں سے اچھے سلوک کا بیان ❖

نکاح کے مسائل

- 59..... نبی ﷺ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بیان ❖
- 60..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان ❖
- 64..... باری مقرر کرنے کا بیان ❖
- 66..... قرعہ اندازی کا بیان ❖
- 66..... آپ ﷺ کے بیویوں کو دیئے ہوئے حق مہر کا بیان ❖
- 67..... شادی میں گھٹلی کے وزن کے برابر سونا بطور حق مہر دینے کا بیان ❖
- 69..... قرآن کی کسی سورت پر شادی کر دینے کا بیان ❖
- 71..... بیماری میں نکاح کرنے اور مہر مشل کا بیان ❖

- 73..... نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان
- 74..... تم میں سے کوئی کسی عورت کو اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام (نکاح) نہ بھیجے
- 76..... اشارہ، کنایہ میں نکاح کا پیغام بھیجنے کا بیان
- 78..... مرشد ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہے
- 79..... جب دو ولی نکاح کریں تو پہلا زیادہ حق دار ہے
- 79..... عورت عقد نکاح کی ولی نہیں بن سکتی
- 80..... بغیر ولی کے نکاح کے باطل اور مردود ہونے کا بیان
- 83..... خلوت کے راز افشا کرنے والا اور کرنے والی، مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان
- 84..... شوہر دیدہ اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے
- 85..... باپ، دادا کے ولی بننے، شوہر دیدہ کے ناپسندیدگی کی صورت میں ہونے والے نکاح کو باطل قرار
- 86..... غیر شادی شدہ مرد وزن کے نکاح کا بیان
- 87..... نکاح متعہ کے جواز کا بیان
- 88..... نکاح متعہ کے حرام ہونے کا بیان
- 91..... نکاح شغار سے ممانعت کا بیان
- 93..... ان لوٹریوں اور آزاد عورتوں کا بیان جنہیں آدمی بیک وقت نکاح میں نہیں رکھ سکتا
- 96..... ربیبہ کے حرام ہونے اور رضاعت سے حرام ہونے والے رشتوں کا بیان
- 100..... پانچ بار واضح طور پر دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہونے کا بیان
- 102..... ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہ ہونے کا بیان
- 103..... حرمت اسی دودھ سے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو بھر دے
- 104..... مرد کی طرف سے رضاعت کچھ بھی حرام نہیں کرتی
- 105..... بڑی عمر میں رضاعت کا بیان
- 108..... مشرک کے مسلمان ہونے کی صورت میں نکاح کے برقرار رہنے اور چار سے زائد بیویوں کو چھوڑ

عورتوں سے معاشرت ایلاء اور خلع کے مسائل

- 112..... حائضہ سے مباشرت کا بیان ❌
- 113..... عورتوں کی درمیں صحبت کرنے کی ممانعت کا بیان ❌
- 115..... لونڈیوں سے عزل کرنے کا بیان ❌
- 116..... بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ❌
- 118..... بچے کے رنگ کے انکار کرنے، اور شک (زنا) ہونے کے باوجود نکاح کے برقرار ہونے کا بیان ❌
- 120..... عورتوں کو مسجد میں جانے کے لیے اجازت دینے کا بیان ❌
- 121..... خرچہ، نفقہ کا بیان ❌
- 125..... رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا بیان ❌
- 126..... زوجین کی نا اتفاقی کا بیان ❌
- 129..... عورتوں کو مارنے کی اجازت کا بیان ❌
- 130..... بچوں کی پرورش کا بیان ❌
- 131..... ایلاء کا بیان ❌
- 134..... خلع کا بیان ❌
- 137..... اسی مسئلہ کا بیان ❌
- 137..... خلع لینے والی عورت کے خلع لینے کے بعد اسے طلاق نہ دی جائے ❌

طلاق کے مسائل

- 139..... مسنون طلاق کا بیان ❌
- 143..... طلاق صریح کا بیان ❌
- 144..... ہم بستری سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان ❌
- 148..... ہم بستری کے بعد تین طلاقیں دینے کا بیان ❌

- 151..... غلام کی طلاق کا بیان اور اس کی بیوی اس پر دو طلاقوں سے ہی حرام ہو جائے گی
- 153..... لکھ کر طلاق دینے کا بیان
- 154..... آزاد کرنے کے بعد لونڈی کو اختیار دینے کا بیان
- 157..... جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے اس کا بیان
- 158..... ہم بستری سے پہلے طلاق اور نصف حق مہر کا بیان
- جس نے اپنی مطلقہ سے اس کے کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کے بعد دوبارہ شادی کی تو اسے بقیہ طلاق کا اختیار ہوگا
- 160.....

رجوع کے مسائل

- 162..... جو طلاق اور رجوع کا طریقہ (جاہلیت میں) رائج تھا
- 164..... ایک یا دو طلاقوں کے بعد رجوع کا بیان
- 167..... رجوع پر گواہ بنانے کا بیان
- 168..... عورت کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

عدتوں، رہائش اور خرچے کے مسائل

- 170..... مطلقہ کی عدت کا بیان
- 172..... لونڈی کی عدت کا بیان
- 174..... جس کو حیض آنا بند ہو جائے اس کی عدت کا بیان
- 175..... جس نے عدت میں دوسرا نکاح کر لیا اس کی عدت کا بیان
- 176..... اس حاملہ کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا
- 180..... عدت ختم ہونے سے پہلے جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا
- 181..... جس عورت کا خاوند ہم بستری سے پہلے ہی فوت ہو گیا اس کی عدت کا بیان

- 183..... سوگ کا بیان ❖
- 186..... جس عورت کا خاوند تم ہو گیا ❖
- 188..... طلاق یافتہ عورت کی رہائش کا بیان ❖
- 191..... طلاق یافتہ کے خرچہ کا بیان ❖
- 193..... بیوہ عورت کے مکان اور خرچہ کا بیان ❖

لعان کے مسائل

- 197..... لعان کے مسنون طریقہ کا بیان ❖
- 207..... لعان میں بچہ عورت کو دینے کا بیان ❖
- 208..... لعان کرنے والی عورت کے حق مہر کا بیان ❖
- توبہ کی بات سامنے رکھنے، اور جس عورت نے کسی قوم میں کسی غیر قوم والے کو داخل کیا، اور جس نے اپنے
- 209..... بچے کا انکار کیا ❖

میراث اور وصیت کے مسائل

- 211..... مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا ❖
- 212..... قاتل اپنے مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا ❖
- 213..... شوہر کے خون بہا سے بیوی کی میراث کا بیان ❖
- 215..... طلاق بائن والی عورت کے وارث بننے کا بیان جبکہ اس کی عدت میں اس کا خاوند فوت ہوا ❖
- 216..... وارث کے لیے وصیت نہیں، اور فرض حج کی ادائیگی اصل مال سے ہے ❖

خرید و فروخت کے مسائل

- 217..... کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے ❖

- 219..... شہری، دیہاتی کا مال نہ بیچے
- 220..... بیع ملامہ اور بیع منابذہ کی ممانعت کا بیان
- 221..... دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے کی ممانعت کا بیان
- 222..... بیع میں شرط عائد کرنے کا بیان
- 224..... بیع میں اختیار کا بیان
- 227..... عیب نکلنے کی صورت میں سودا واپس لوٹانے اور فائدہ اسی کو ملے گا جو نقصان برداشت کرنے کا ذمہ دار...
- 229..... بیع مصراۃ کا بیان
- 231..... بیع صرف کا بیان
- 235..... سونے اور گندم کے دانوں کا بیان
- 238..... سود صرف ادھار کی صورت میں ہے
- 239..... جو چیز قبضہ میں نہیں اس کی بیع سے ممانعت کا بیان
- 242..... گیہوں کی جو کے بدلے اور کھجور کی کھجور کے بدلے
- 242..... بیع کی ممانعت اور بیع العربیہ میں رخصت کا بیان
- 245..... مزاہنہ، محافلہ اور مخابره کی ممانعت کا بیان
- 249..... پھلوں کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کی ممانعت کا بیان
- 252..... آفت سادی کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا حکم اور بیع میں نرمی کا بیان
- 255..... کئی سال تک کے لیے بیع کی ممانعت کا بیان
- 256..... مال دینے والے، اندر مقام اور اناج کوٹنے والے سے بیع کی ممانعت کا بیان
- 256..... کھجور کے نامعلوم وزن والے ڈھیر کے بیچنے کی ممانعت کا بیان
- 259..... اس طے شدہ بیع سلف کا بیان جس میں معیاد مقرر ہو اسی مسئلہ کا بیان
- 260..... چاندی میں بیع سلم کرنے کا بیان
- 261..... جانور قرض پر لینے اور اچھے انداز سے قرض کی ادائیگی کا بیان
- 263..... حیوان کی حیوان کے بدلے اضافے کے ساتھ بیع کا بیان
- 265..... جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے کی ممانعت کا بیان

- 266..... بکریوں پر موجود اون اور تھنوں میں موجود دودھ کو بیچنے کی مکروہیت کا بیان ❖
- 266..... خرید و فروخت میں وکیل مقرر کرنے کا بیان ❖
- 267..... شراب کی بیع کے حرام ہونے کا بیان ❖
- 269..... کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے ممانعت کا بیان ❖
- 271..... زمین کو سونے اور چاندی کے عوض ٹھیکہ پر دینے کا بیان ❖
- 272..... مساقات کا بیان ❖

کوئی چیز گروی رکھنے..... کے مسائل

- 274..... نبی ﷺ کے اپنی زرہ گروی رکھنے کا بیان ❖
- 275..... گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے اور اس کے تاوان کا بیان ❖
- 277..... قراض کا بیان ❖
- 279..... تصرف سے روکنے کا بیان ❖
- 280..... کسی کو مفلس قرار دینے کا بیان ❖
- 281..... گمشدہ چیز ملنے کا بیان ❖

شفعہ، صلح اور بنجر زمین کو آباد کرنے کے مسائل

- 284..... حق شفیعہ اس جائیداد میں ہے جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو ❖
- 285..... ہمسائے کے شفیعہ کا بیان ❖
- 286..... صلح اور اس سے متعلقہ مسائل کا بیان ❖
- 289..... بنجر زمین آباد کرنے کا بیان ❖
- 291..... گھروں کو معین کرنے اور عقیق کا بیان ❖
- 292..... چراگاہ کا بیان ❖

کھانے، شکار اور قربانی کے مسائل

- 295..... گھوڑوں کے گوشت کا بیان ❖
- 296..... بچو کا بیان ❖
- 297..... گوہ کا بیان ❖
- 298..... دوسری ہوئی چیزوں اور دو خونوں کا بیان ❖
- 299..... پھینے لگانے والے کی کمانی کا بیان ❖
- 302..... گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کا بیان ❖
- 303..... چکی والے درندے کا گوشت نہ کھانے کا بیان ❖
- 305..... شکاری کتے کا بیان ❖
- 307..... ذبح کرنے کا بیان ❖
- 308..... عرب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانوروں کا بیان ❖

پینے پلانے، نبیذ اور برتنوں کے مسائل

- 311..... شراب کی حرمت کا بیان ❖
- 313..... ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے ❖
- 316..... وہ پکائی ہوئی شراب کہ جس کے دو ٹکٹ ختم ہو جائیں ❖
- 318..... نبیذ کا بیان ❖
- 318..... برتنوں کا بیان ❖

حدود کے مسائل

- 321..... صاحب مروت آدمی پر حد کے نفاذ سے دریغ نہ کیا جائے گا ❖

- 322..... حد و دکان نفاذ گناہوں کے لیے کفارہ کا باعث ہے
- 323..... بار بار شراب پینے پر بار بار حد کا بیان
- 324..... حد کی مقدار کا بیان
- 327..... دو اطراف والے کوڑے سے مارنے کا بیان
- 327..... نشہ آور شراب کی بو آنے پر حد لگانے کا بیان
- 329..... زنا کی حد کا بیان
- 336..... جب لونڈی زنا کرے تو اس پر حد لگانے کا بیان
- 338..... حد کا نفاذ اسی پر ہوگا جو اسے جانتا ہے
- 339..... چوری کی حد اور وہ قیمت جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے
- 343..... جب حد کا معاملہ امام (حکمران) تک پہنچ جائے تو معافی ختم ہو جاتی ہے
- 344..... ہاتھ کاٹنے اور تاوان کی دیت کے دو گنا ہونے کا بیان
- 345..... غلام کا آقا کے مال کو چوری کرنے کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
- 345..... جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا
- 347..... دودھ دینے والی اونٹنیوں کو چرانے والوں، ڈاکوؤں اور لڑنے والوں کا بیان

قتل، قصاص، دیتوں اور قسامت کے مسائل

- 350..... کس چیز سے قتل حرام ہوتا ہے
- 353..... جس نے کسی چیز سے خودکشی کی، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوگا
- 353..... کس جرم سے قتل حلال ہوتا ہے
- 355..... مرتد سے توبہ کروانے کا بیان
- 356..... جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے
- 357..... کسی جماعت کے ایک آدمی کو قتل کرنے کا بیان
- 357..... جادو گر نیوں کے قتل کا بیان

- 360..... اچھے طریقے سے قتل کرنے کا بیان ❖
- 361..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بڑا ظالم وہ قاتل ہے جو نہ لڑنے والے کو قتل کر دے ❖
- 362..... کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ❖
- 364..... ذمیوں کے ساتھ وفاداری کرنے اور ان کے لیے قصاص کا بیان ❖
- 365..... مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا ❖
- 367..... دیت اور قصاص میں اختیار کا بیان ❖
- 372..... قتل عمد اور قتل خطا (شبه) عمد کا بیان بیان ❖
- 374..... جنگ میں قتل خطا کا بیان ❖
- 375..... ایک جان کی دیت کا بیان ❖
- 377..... دیت کے اونٹوں کی قیمت لگانے کا بیان ❖
- 378..... جنین کی دیت کا بیان ❖
- 381..... غلام کے زخم کا بیان ❖
- 382..... ذمی اور مجوسی کی دیت کا بیان ❖
- 383..... اعضاء کی دیت کا بیان ❖
- 386..... موضوعہ اور ملطاة کی دیت کا بیان ❖
- 387..... جانور کے زخم کا بیان ❖

غلام آزاد کرنے کے مسائل

- 389..... جس میں نہ قصاص ہے اور نہ ہی دیت ❖
- 392..... قسامت کا بیان ❖

قضا، حکومت، مقدمات اور گواہیوں کے مسائل

- 397..... تاقی کے ادب کا بیان ❖

- 398..... مشاورت کا بیان ❖
- 400..... حاکم کے اجتہاد اور اس کے اجر کا بیان ❖
- 402..... ظاہر پر فیصلہ کرنے کا بیان ❖
- 403..... مویشیوں کے کیے ہوئے نقصان کے تاوان کا بیان ❖
- 404..... مقدمات اور گواہیوں کا بیان ❖
- 405..... بچے میں قیاذہ قبول کرنے کا بیان ❖
- 407..... زنا پر گواہی کا بیان ❖
- 409..... تہمت لگانے والے کی گواہی کو توبہ کے بعد قبول کرنے کا بیان ❖
- 411..... عورتوں اور بچوں کی گواہی کا بیان ❖
- 412..... قسم اور ایک گواہ کا بیان ❖
- 415..... قسم کی جگہ اور اس کے وقت کا بیان ❖
- 418..... لغو (فضول) قسم اور جس نے قسم کھائی اور اس کو پختہ کیا ❖

جہاد اور مال غنیمت تقسیم کرنے کے مسائل

- 420..... کلمہ توحید پر لوگوں سے لڑنے کا بیان ❖
- 422..... ایک (جہاد) دو (کافروں) کے مقابلے سے نہ بھاگے ❖
- 424..... بھاگ کر پناہ لینے والوں کا بیان ❖
- 424..... لشکر بھیجنے کا بیان ❖
- 426..... عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے کا بیان ❖
- 427..... مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں کے مارے جانے ہونے کا بیان ❖
- 430..... غزوہ خیبر کا بیان ❖
- 431..... غزوہ بنی مصطلق اور بنی نضیر کا بیان ❖
- 433..... غزوہ حنین اور قاتل (جہاد) کو مقتول (کافر) کا چھیننا ہوا مال بطور انعام دینے کا بیان ❖

- 435..... دوزرہوں کو اوپر تلے پہننے کا بیان ❖
- 436..... غنیموں کی تقسیم کا بیان ❖
- 441..... لشکر میں (لوگوں کو) انعام دینے کا بیان ❖
- 442..... لڑکوں اور لڑنے والوں کے درمیان فرق کرنے کا بیان ❖
- 443..... بنو نضیر کے جن مالوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر لڑے دے دیا ❖
- 445..... وعدہ کے بیان میں ❖
- 446..... عورتوں کے جنگ میں شریک ہونے اور ان کے مال غنیمت سے حصے کا بیان ❖
- 449..... سامان کی تقسیم کا بیان ❖

قید، فدیہ، جزیہ لگانے اور لینے کے مسائل

- 450..... قید اور فدیہ لے کر (قیدی) چھوڑنے کا بیان ❖
- 453..... جزیہ لگانے کا بیان ❖
- 454..... مجوسیوں سے جزیہ لینے کا بیان ❖

قریش کے فضائل اور ان کے علاوہ دوسروں کے فضائل.....

- 458..... قریش کے فضائل کا بیان ❖
- 461..... ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان ❖
- 462..... انصار (رضی اللہ عنہم) کی فضیلت کا بیان ❖
- 464..... بدر والوں کی فضیلت کا بیان ❖
- 467..... حدیبیہ والوں کی فضیلت کا بیان ❖
- 468..... صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت کا بیان ❖
- 469..... یمن والوں کی فضیلت کا بیان ❖

- 470..... قبیلہ دوس کی فضیلت کا بیان ❖
- 471..... جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں ❖
- 472..... خضر کے ساتھی موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ ہیں ❖
- 473..... سنت کی اتباع کے حکم کا بیان ❖
- 476..... دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرنے کا بیان ❖
- 477..... کثرت سے سوالات کی ممانعت کا بیان ❖
- 479..... خیر خواہی کا بیان ❖
- 481..... نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے کے گناہ کا بیان ❖
- 484..... حدیث کو صرف ثقہ راوی ہی روایت کریں ❖
- 486..... مختلف باتوں کا بیان ❖
- 487..... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور ان کی عمر کا بیان ❖



كِتَابُ النَّذْرِ

نذر کے مسائل

بَابُ وِفَاءِ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

[1]..... جس نے جاہلیت میں نذر مانی اس کے پورا کرنے کا بیان

[۱۰۴۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ

نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْإِسْلَامِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوَعِيدِينَ.*

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں (مبجود حرام میں) اعتکاف کی نذر مانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام میں اعتکاف کا حکم دیا۔

ترجمہ:..... (۱) معلوم ہوا نذر کا رواج زمانہ جاہلیت میں بھی تھا۔

(۲) اسلام نے بھی نذر کو مشروع رکھا ہے ارشادِ ربانی تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهَا﴾ (البقرة: ۲۷۰)

”تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا جو بھی نذر مانو اللہ تعالیٰ اسے بخوبی جانتے ہیں۔“

* اخراجہ البخاری، الاعتکاف، باب من لم ير عليه اذا اعتكف، صوماً (۲۰۴۲)، (۲۰۴۳)۔ ومسلم، الايمان، باب نذر الكافر، وما يفعل فيه اذا اسلم (۱۶۵۶)۔

- 3 اسلام نے نذر کے کچھ اصول و ضوابط رکھے ہیں جو آئندہ احادیث میں موجود ہیں۔
 4 حالت کفر میں شرعی طور پر جائز مانی ہوئی نذر کو اسلام لانے کے بعد پورا کرنا ضروری ہے۔
 5 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔

(بخاری، رقم: ۲۰۳۲۔ مسلم، رقم: ۱۶۵۶)

معلوم ہوا ایک دن یارات کا اعتکاف بھی درست ہے۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ الْحَجَّ مَا شِئًا

[2]..... جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی

[۱۰۴۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عروہ بن اذینہ نے بیان کیا کہ میں اپنی دادی کے ساتھ (حج کے لیے) نکلا انہوں نے بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تھی۔ حتیٰ کہ راستے میں وہ (پیدل چلنے سے) عاجز آ گئیں۔ تو میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہیں سوار ہونے کا کہو، پھر وہ چلے پھر جہاں عاجز آجائے، (تو سوار ہو جائے۔) امام مالک رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”اور اس پر قربانی واجب ہے۔“

نوائے..... اگر کوئی شرعاً جائز کام کی ادائیگی کی نذر مانے اور اسے بجالانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کی ادائیگی واجب نہیں ہے جیسا کہ عہد نبوی میں ایک بزرگ نے بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی اور وہ عاجز ہونے کی وجہ سے اپنے بیٹوں کے کندھوں کا سہارا لے کر چل رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

(بخاری، رقم: ۱۸۶۵)

2 امام مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانے اور پھر عاجز آجائے تو وہ سوار ہو کر جائے اور اس پر ہدی بھی ضروری ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کا مذہب درحقیقت درج ذیل فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی جبکہ وہ اس

اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۱۰ / ۸۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۴۳)۔ ومالك في الموطأ،

النذور، باب ماجاء في من نذر شيئاً الى بيت الله.

کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((ان الله عزوجل لغنى عن مشى اختك فلتركب ولتهد بدنة))

”بے شک اللہ عزوجل تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے پروا ہے اسے چاہیے کہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹنی کی قربانی دے۔“ (سنن ابو داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب من رأى عليه كفارة اذا كان

فی معصية، رقم: ۳۳۰۳، ۳۲۹۶۔ المنتقى لابن الجارود، رقم: ۹۳۶)

بَابُ مَنْ نَذَرَ طَاعَةً أَوْ مَعْصِيَةً

[3]..... جس نے فرمانبرداری یا نافرمانی کی نذر مانی

[۱۰۴۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ طَاوُوسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَسْبَى إِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ؟)) قَالُوا: نَذَرَ أَلَّا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يُكَلِّمَ أَحَدًا وَيَصُومَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَظِلَّ، وَيَقْعُدَ وَأَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ، وَيَتِمَّ صَوْمَهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِكَفَّارَةٍ.*

طاووس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابواسرائیل کے پاس سے گزرے اور وہ سورج کی دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”اسے کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا، اس نے نذر مانی ہے کہ نہ سائے میں جائے گا، نہ بیٹھے گا، اور نہ ہی کسی سے بات چیت کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ تو نبی ﷺ نے اسے سایہ اختیار کرنے، بیٹھنے اور لوگوں سے بات چیت کرنے اور روزہ مکمل کرنے کا حکم دیا، اور اسے کفارہ کا حکم نہیں دیا۔

..... معلوم ہوا غیر مشروع کام نذر کے ذریعہ اپنے اوپر واجب قرار دے لینے سے واجب نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ نے ابواسرائیل کو عبادت پورا کرنے اور غیر مشروع اعمال کو ترک کرنے کا حکم دیا۔

عہد حاضر میں صوفیا اور نام نہاد مسلمانوں کا اپنے اوپر ایسے امور کو لازم قرار دے لینا جن کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں مثلاً عام لوگوں سے میل ملاپ نہ کرنا، کئی کئی سال غسل نہ کرنا، بالوں کو نہ کٹوانا، میلے کپڑے زیب تن کرنا وغیرہ۔ یہ سب شیطانی اوہام ہیں جو جہالت و ضلالت کے عکاس ہیں ان کا شریعت سے کوئی واسطہ نہیں۔

[۱۰۴۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّذْرِ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّذْرَ إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

* صحيح من غير هذا الطريق: أخرجه البخاري، الإيمان والنذور، باب النذر فيما لا يملك وفي معصية

(۶۷۰۴).

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ)) "جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو وہ اللہ کی اللہ فَلْيُطِعهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِيهِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ. *

وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔"

نوٹ: اللہ کے لیے نذر ماننا عبادت ہے اور اسے پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

2 جو نذر مصحیت و نافرمانی پر مبنی ہو اس کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً: قبروں پر نذر ماننا، کسی کو گالی گلوچ دینے یا ناحق قتل کرنے کی نذر ماننا یا غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنے کی نذر ماننا وغیرہ۔

3 نیکی کے کاموں مثلاً نماز، روزہ، حج و عمرہ وغیرہ کی ادائیگی کی نذر ماننا اور پھر اسے پورا کرنا باعث ثواب ہے۔ اگر کوئی شرعاً جائز کام کی نذر مانے اور پھر اسے پورا نہ کر سکے تو اس کے ذمہ کفارہ ہے، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كفارة النذر كفارة اليمين))

"نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب النذر، باب فی کفارة النذر، رقم: ۱۶۴۵)

قسم کے کفارہ سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كَسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (المائدة: ۸۹)

"اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا لیکن ان پر مواخذہ فرماتا ہے جو تم ارادہ اٹھاؤ اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور جس کو مقدور نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنے احکامات بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔" (سنن ابو داؤد، رقم: ۳۳۱۶)

* أخرجه البخارى، الأيمان والنذور، باب النذر فى الطاعة، وما انفقتم من نفقة أو نذر تم من نذر" (۶۶۹۶)،

(۶۷۰۰)

بَاب: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

[4]..... اللہ کی نافرمانی اور جس چیز کا انسان مالک نہیں اس سے متعلق نذر پوری کرنا ضروری نہیں

[۱۰۴۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی نافرمانی میں (ایضاً) نذر نہیں، اور نہ ہی وہ (نذر پوری کرنی ضروری ہے) جس کا ابن آدم مالک نہیں۔“

[۱۰۴۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ اللہ کی نافرمانی میں نذر کو پورا کرنا جائز ہے اور نہ ہی وہ نذر کہ جس کا ابن آدم مالک نہیں ہے۔“

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْكُفَّارَاتِ وَالنُّذُورِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. *

.....: اللہ کی نافرمانی کی نذر ماننا جائز نہیں اور اگر کوئی نذر مان لے تو اس کے لیے اسے پورا کرنا ضروری نہیں۔

ایسی چیز سے متعلق نذر ماننا بھی جائز نہیں جس کا آدمی مالک نہیں۔ (مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۰۷)

بَابٌ مِنْهُ

[5]..... اسی مسئلہ کا بیان

[۱۰۴۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ التَّقْفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا انصار سے ایک

* اخرجه مسلم، النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد (۱۶۴۱).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۴۵)

عورت قید ہوگی، جبکہ اونٹنی (عضباء) اس سے پہلے قید ہو چکی تھی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ویا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے کیونکہ حدیث کا آخری حصہ اسی پر دلالت کرتا ہے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت ان (کافروں) میں (قید) تھی۔ اور وہ اپنے اونٹ اس کے پاس لاتے، ایک رات وہ عورت قید سے بھاگ نکلی اور اونٹوں کے پاس آئی، وہ جس اونٹ کے پاس جاتی اسے ہاتھ لگاتی تو وہ آواز نکالتا، وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ وہ اس اونٹنی کے پاس آئی۔ اور اس کو ہاتھ لگایا تو اس نے آواز نہ نکالی۔ اور یہ بڑی زور آور اونٹنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی پھر اس عورت نے اسے ڈانٹا تو وہ چل پڑی۔ اس رات اس کی تلاش کی گئی لیکن اس پر وہ (کافر) قدرت حاصل نہ کر سکے، اس عورت نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے اس پر بچالیا تو وہ اس کو قربان کر دے گی۔ جب وہ عورت مدینہ آئی تو لوگوں نے اونٹنی کو پہچان لیا، اور انہوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے۔ تو اس عورت نے کہا، کہ اس نے تو اس کی نذر مان لی ہے کہ اگر اللہ نے مجھے اس پر نجات دی تو اس کو نحر کروں گی۔ یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اللہ کی قسم! تو اس کو نحر نہ کر حتیٰ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو ساری بات بتائی، کہ فلاں عورت آپ کی اونٹنی پر آئی ہے اور اس نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے اسے اس پر بچایا تو وہ اس کو نحر کرے گی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجب سے) فرمایا:

الْأَنْصَارُ وَكَانَتِ النَّاقَةُ قَدْ أُصِيبَتْ قَبْلَهَا . قَالَ الشَّافِعِيُّ : كَأَنَّهُ يَعْنِي نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ آخِرَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : فَكَانَتْ تَكُونُ فِيهِمْ فَكَانُوا يَجِئُونَ بِالنَّعَمِ إِلَيْهِمْ ، فَأَنْفَلَتَتْ ذَاتَ ثَمَلَةٍ مِنَ الْوَنَاقِ فَأَتَتْ الْإِبِلَ ، فَجَعَلَتْ كُلَّمَا أَتَتْ بَعِيرًا مِنْهَا فَمَسَّتْهُ رَعًا ، فَتَرَكُهُ حَتَّى أَتَتْ تِلْكَ النَّاقَةَ فَمَسَّتْهَا فَلَمْ تَرُعْ ، وَهِيَ نَاقَةُ هَيْدَرَةَ ، فَفَعَدَتْ فِي عَجْرِهَا ، ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا ، فَأَنْطَلَقَتْ ، فَطَلَبَتْ مِنْ لَيْثِهَا ، فَلَمْ يُفَدِرْ عَلَيْهَا ، فَجَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّهَا ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عَرَفُوا النَّاقَةَ ، وَقَالُوا : نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : إِنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّهَا ، فَقَالُوا : وَاللَّهِ لَا تَنْحَرِّيَهَا حَتَّى تُؤْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ : أَنَّ فُلَانَةَ قَدْ جَاءَتْ عَلَى نَاقَتِكَ ، وَإِنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”سُبْحَانَ اللَّهِ! بِسْمَا جَزَتْهَا أَنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ لَتَنْحَرَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ ، وَلَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ أَوْ قَالَ : ابْنُ آدَمَ .“

”سبحان اللہ! اس عورت نے برا بدلہ دیا کہ اللہ نے اسے نجات دی تو وہ اسے نحر کر دے گی، جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کا انسان یا ابن آدم مالک نہیں ہے، اس میں نذر نہیں ہے۔“

[۱۰۴۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا فَأَصَابُوا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَنَاقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ وَالنَّاقَةُ عِنْدَهُمْ ثُمَّ انْفَلَتَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكِبَتِ النَّاقَةَ فَآتَتِ الْمَدِينَةَ فَعَرِفَتْ نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ لِأَنْ أَنْجَانِي اللَّهُ عَلَيْهَا لِأَنْحَرْتَهَا فَمَنْعُوهَا أَنْ تَنْحَرَهَا حَتَّى يَذْكُرُوا ذَلِكَ لِسَنِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((بِنَسْمَا جَزَيْتَهَا أَنْ نَجَاكَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرِيهَا لَا تَذُرِّي فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). وَقَالَ مَعَا أَوْ أَحَدَهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الْأَسْبَارِي وَالْعُلُولِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ السَّيْرِ عَلَى الْوَأَقِيدِي. *

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک قوم نے یلغار کی تو وہ انصار کی ایک عورت اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو لے گئے۔ عورت اور اونٹنی ان کے پاس تھے پھر عورت بھاگ نکلی اور اونٹنی پر سوار ہوئی۔ مدینہ آئی تو نبی ﷺ کی اونٹنی پہچان لی گئی۔ اس عورت نے کہا میں نے نذر بانی ہے کہ اگر اللہ نے مجھے اس کی پیٹھ پر بچا لیا تو میں اس کو نحر کروں گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے ذبح کرنے سے روک دیا یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ سے یہ بات بیان کریں، (جب انہوں نے نبی ﷺ سے بات کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”برابر بدلہ دیا تو اس نے اس کو، یہ کہ اللہ نے تجھے اس کی پیٹھ پر نجات دی اور تو اس کو نحر کرے گی۔ اللہ کی نافرمانی اور جس کا ابن آدم مالک نہ ہو اس میں نذر نہیں ہے۔“ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا سفیان اور عبد الوہاب رحمہما دونوں نے اکٹھا کہا یا ان میں سے ایک نے حدیث میں فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی کو پکڑ لیا۔

.....: امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ عورت سیدنا ابودر اللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

(سنن ابوداؤد، رقم: ۳۳۱۶)

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا نام ”عصبا“ تھا اور یہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھی۔

اگرچہ جانور کو قربان کرنا جائز ہے لیکن مشکل وقت میں کام آنے والے جانور سے ایسا سلوک کرنا درست نہیں۔

انظر الحديث السابق برقم (۱۰۴۵)

4) اللہ کی نافرمانی کی نذر باطل و مردود ہے۔

5) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کی نافرمانی کی مانی ہوئی نذر کو پورا نہ کرنے پر کفارہ نہیں ہے۔

(شرح النووی علی مسلم: ۱۱/۱۰۰)

6) انسان جس چیز کا مالک نہیں اس سے متعلق نذر ماننا درست نہیں اس واقعہ میں چونکہ عورت اونٹنی کی مالک نہ تھی

اس لیے اس کی نذر کو لغو قرار دیا گیا۔

7) اگر کسی مسلمان کا مال کفار لوٹ کر لے جائیں اور پھر وہ مال دوبارہ کسی طرح مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے تو وہ

مال اسی مسلمان کا شمار ہوگا جو اس کا پہلے مالک تھا، ایسے مال کو مالِ غنیمت کا درجہ حاصل نہ ہوگا۔

8) عورت مجبوری کی صورت میں اکیلی بغیر محرم سفر کر سکتی ہے۔



11

كِتَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَالْهَبَةِ وَصِلَةِ

الْوَالِدِ وَالْأَخِ الْمُشْرِكِ

نفل صدقے، ہبہ اور مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کے مسائل

بَابُ الصَّدَقَةِ

[1]..... صدقہ کا بیان

[۱۰۴۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُونَ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتْ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمُؤَنَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ)).
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے وارث (میرے ترکہ میں سے) ایک دینار بھی تقسیم نہ کریں، میری بیویوں کے خرچہ اور میری جائیداد کا اہتمام کرنے والے کے خرچہ کے بعد جو بچ جائے وہ صدقہ ہے۔“

[۱۰۵۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. *
 ایک اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

* أخرجه البخاری، الوصایا، باب نفقة القيم للوقف، رقم: ۲۷۷۶۔ ومسلم، الجهاد، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فهو صدقة (۱۷۶۰).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۴۹)

۱۱.....: رسول اللہ ﷺ مال نے اور غنائم کے فیس سے جو آپ کے لیے مخصوص تھا۔ اپنی اور ازواجِ مطہرات کی ضروریات پوری فرماتے آپ ﷺ نے مذکورہ بات بھی اسی مال سے متعلق ارشاد فرمائی کہ اسے بطور وراثت تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

۱۲ رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل ﷺ نے علم وحی کے علاوہ اور کوئی وراثت نہیں چھوڑی اور نہ ہی کسی کو اپنا وارث بنایا اللہ کے فرمان: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ﴾ (النمل: ۱۶) اور ﴿فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَا كَرِيمُ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ﴾ (المریم: ۵-۶) میں علم و کتاب اور وحی کی وراثت کا ہی ذکر ہے نہ کہ مال و دولت کی وراثت کا۔

۱۳ ”مؤنۃ عاملی“ سے مراد وہ افراد ہیں جو زمین پر محنت و مزدوری کرتے ہیں۔

۱۴ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد خلفاء راشدین آپ کی ہدایات کے مطابق آپ کی تحویل میں رہنے والے اموال سے اہل حق کے حقوق ادا کرتے رہے گو ابتداء میں بعض نبی ﷺ کے قرابت داروں نے اس کا مطالبہ کیا لیکن ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں صاحب علم و فضل صحابہ رضی اللہ عنہم کے روبرو صریح دلائل سے مطمئن فرمادیا۔ کیونکہ نبی ﷺ کا بڑا واضح فرمان ہے: ”لا نورث ما ترکنا فهو صدقۃ“ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری، رقم: ۴۰۳۳۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۷۵۸)

۱۵ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بھی ضروریات سے زائد کچھ بھی جمع نہ فرمایا بلکہ سال بھر کے کم از کم خرچ سے بھی آپ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے اور آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی بھی یہی حالت تھی اور یہی وصیت نبی ﷺ نے اپنی تحویل میں رہنے والے مال سے متعلق بھی فرمائی کہ ضروری اخراجات کے بعد باقی سب صدقہ ہوگا۔

[۱۰۵۱]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ قَالَ: وَسَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ مَعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ الْمَدَنِيِّ.....

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بَعْدَ وَإِنَّمَا مَاتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَهُوَ لَكَ بِمِيرَاثِكَ)). * تیری میراث ہے۔“

۱۶.....: والدین کی خدمت و خاطر بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

* صحیح من غیر هذا الطريق: أخرجه مسلم، الصيام، باب قضاء الصوم عن الميت (۱۱۴۹)۔

۲ ماں، باپ کو صدقہ (عطیہ) دیا جاسکتا ہے۔

۳ ماں، باپ کو صدقہ کی ہوئی چیز ترکہ کی صورت میں واپس آجائے تو اس کا مالک بننا جائز ہے۔

۴ صدقہ اگر ترکہ کی صورت میں واپس مل جائے تو یہ صدقہ واپس لینے کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی

صدقہ کا ثواب منقطع ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[۱۰۵۲]..... أَخْبَرَنِي عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ ، قَالَ:.....

عبد اللہ بن حسن بن حسین نبی ﷺ کے کئی ایک گھر والوں سے روایت ہے محمد بن علی کہتے ہیں میرے خیال سے انہوں نے زید بن علی کا کہا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے اپنے مال کو بنو ہاشم اور بنو مطلب پر صدقہ کیا تو علی بن ابی طالب نے ان پر صدقہ (تقسیم) کر دیا اور ان کے ساتھ اوروں کو بھی دیا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقَتْ بِمَالِهَا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ فَأَدْخَلَ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ . *

[۱۰۵۳]..... أَخْبَرَنِيهِ مَالِكٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عائشہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو روٹی اور گھر کا سالن آپ کے سامنے رکھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں نے (چوہے پر) ہاشمی گوشت کی نہیں دیکھی؟ عائشہ بنت رسول اللہ ﷺ نے کہا: یہ چیز بریرہ بنت مالک پر صدقہ کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔“

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ خُبْزًا وَأَذَمَ الْبَيْتِ ، فَقَالَ: ((الْمَ أَرَبْرُمَةَ لَحْمٍ))؟ فَقَالَتْ: ذَلِكَ شَيْءٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ . فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)) . أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ قَسَمِ الْفُقَرَاءِ ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الرِّضَاعِ آخِرُهَا آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ . *

نوٹ:..... ۱ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر صدقہ و زکوٰۃ کا مال حرام ہے تاہم آپ کی ازواج

* اسنادہ ضعیف لجهالة من حديث عبد الله بن حسين ، وان كان هو زيد بن علي فهو منقطع لعدم ادراكه فاطمة ،

اخرجه البيهقي: ۱۷۳ / ۶ .

* اخرجہ البخاری ، الأطلعة ، باب الأدم (۵۴۳۰)۔ ومسلم ، الزكاة ، باب اباحة الهدية للنبي ﷺ ولبني هاشم

وبني المطلب..... الخ (۱۰۷۵) .

- مطہرات کے غلاموں اور ان کی لوٹڈی کے لیے صدقہ و زکوٰۃ کا مال لینا اور اسے استعمال کرنا جائز ہے۔
- ۴ معلوم ہوا ملکیت بدلنے سے چیز کا حکم بدل جاتا ہے لہذا غریب و مساکین پر کیے گئے صدقات و خیرات کے اموال کو امراء کا خریدنا یا ان کی دعوت پر امراء کا اس مال سے کھانا جائز و درست ہے۔
- ۵ گھر میں کھانا پکانا اور دیگر ضروری برتن رکھنا جائز ہے۔
- ۶ بیوی کی ذمہ داری ہے کہ کھانے کے اوقات میں خاوند کو کھانا لاکر دے۔
- ۷ اگر گھر میں کوئی پسندیدہ چیز موجود ہو تو اسے کھانے کے لیے طلب کرنا درست ہے۔

بَابُ فِي الْهَبَةِ

[2]..... ہبہ کا بیان

[۱۰۵۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَحَمِيدِ الْأَعْرَجِ.....

حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ اہل بادیہ میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، میں نے اپنے بیٹے کو اونٹنی اس کی زندگی تک ہبہ کی تھی، اور اس نے کثرت سے اونٹ بنے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے۔ اس آدمی نے کہا: میں نے اس پر وہ صدقہ کی تھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر یہ بات ہے تو پھر تو کسی صورت نہیں لے سکتا۔

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: إِنِّي وَهَبْتُ لِابْنِي نَاقَةَ حَيَاتِهِ، وَإِنِّي تَنَاقَجْتُ إِيَّاهُ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ. فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ بِهَا، فَقَالَ: ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا. *

ایک اور سند سے حبیب بن ابی ثابت کے واسطے سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں انہوں نے یہ الفاظ زیادہ کہے، کہ اس نے بچے بنے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں۔

[۱۰۵۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ أَصَبَتْ وَأَضْطَرَبَتْ. *

[۱۰۵۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۷۴ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۹۴) - وعبدالرزاق (۱۶۸۷۷)، (۱۶۸۷۹) - وابن أبي شيبة (۲۲۶۱۶).

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۷۴ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۹۵).

حسب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا، میں نے اپنے ایک بیٹے کو اونٹنی اس کی زندگی تک دی۔ عمرو نے حدیث میں کہا، اور اس نے کثرت سے بچے جنے، اور ابن مسعود نے اپنی حدیث میں کہا، مکہ اس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے۔ اس آدمی نے کہا میں نے تو اس پر صدقہ کی تھی۔ فرمایا: پھر تو کسی صورت نہیں لے سکتا۔

عَنْ حَسِبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِي نَاقَةَ حَيَاتِهِ. قَالَ عَمْرُو فِي الْحَدِيثِ: وَإِنَّهَا تَنَاتَجَتْ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ فِي حَدِيثِهِ: وَإِنَّهَا أَضْنَتْ وَأَضْطَرَبَتْ، فَقَالَ: هِيَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ، قَالَ: فَإِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَذَلِكَ أَبْعَدُكَ مِنْهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّلَاثِ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ.*

.....: ① عمری کی تفصیل کے لیے دیکھئے: حدیث نمبر: ۱۰۶۳۔

② معلوم ہوا صدقہ و خیرات کیے ہوئے مال کو کسی بھی صورت واپس لینا جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ مَنْ نَحَلَ بَعْضَ وَكَدِهَ دُونَ بَعْضٍ

[3]..... جس نے اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں کے بغیر (ہدیہ) دیا

[۱۰۵۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَوْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام بطور ہدیہ دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا، ”کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟“ تو انہوں نے کہا، نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر (اس سے بھی) واپس لے لو۔“ ابو العباس نے بیان کیا کہ ہمارے تمام ساتھیوں کے پاس یہ روایت امام مالک کے واسطے سے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِيهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غَلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكَلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هَذَا))؟ فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَارْجِعْهُ)). قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: كَانَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا كُلِّهِمْ: مَالِكٌ

فَلِذَلِكَ جَعَلْتُهُ بِالشَّكِّ . أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ . ہے اس لیے میں نے اس کو شک سے بیان کر دیا ہے۔
الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

نوٹ: ❶ والدین اپنی اولاد کو عطیات دے سکتے ہیں لیکن اپنی ساری اولاد (بیٹوں، بیٹیوں) سے برابر سلوک کرنا واجب ہے۔

❷ اولاد سے برابر حسن سلوک کا فائدہ یہ ہوگا کہ اولاد بھی والدین کے ادب و احترام کی برابر کوشش کرے گی۔
❸ آج کل والدین اپنی زندگی میں جائیداد اپنے بیٹوں کے نام لگوا دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہے کیونکہ والدین پر زندگی میں بیٹوں، بیٹیوں سے برابر سلوک لازم ہے اور اگر وہ بیٹوں کو بیٹیوں پر فضیلت دیں گے تو ظلم کے مرتکب ٹھہریں گے جس کا عند اللہ انہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

بَابُ رُجُوعِ الْوَالِدِ فِيْمَا وَهَبَ مِنْ وَاكِدِهِ

[4]..... باپ کا بیٹے سے دیا ہوا تحفہ واپس لینے کا بیان

[۱۰۵۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لَوَاهِبٍ أَنْ يَرْجَعَ فِيْمَا وَهَبَ إِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَكِدِهِ)). أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

طاووس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی تحفہ دینے والے کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کو دیا ہوا تحفہ واپس لے لے، سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے (تو وہ اسے واپس لے سکتا ہے۔)

نوٹ: ❶ بہہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا ممنوع اور حرام ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ((العائد في هبته كالكلب الذي يعود في قيئه)) کہ بہہ واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو اپنی تے چاٹ لیتا ہے۔

(صحیح بخاری، رقم: ۲۵۸۹)

❷ والد اپنی اولاد کو بہہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔

❶ اخراجہ البخاری، الہبة وفضلها، باب الہبة للولد (۲۵۸۶)۔ و مسلم، الہبات، باب کراهة تفضيل بعض الأولاد في الہبة (۱۶۲۳)۔

❷ ثبت موصولاً: اخراجہ الترمذی، البيوع، باب ماجاء في كراهية الرجوع في الہبة (۱۲۹۹)، (۲۱۳۲)۔ وقال ”حسن صحیح“ و ابو داود، البيوع، باب الرجوع في الہبة (۳۵۳۹)۔ وابن ماجة، الہبات، باب من اعطى ولده ثم رجع فيه (۲۳۷۷)۔ و صححه ابن الحارود (۹۹۴)۔ و الحاكم: ۶ / ۲۔

بَابُ صَلَاةِ الْوَالِدِ وَالْأَخِ الْمُشْرِكِ

[5]..... مشرک باپ اور بھائی سے صلہ رحمی کا بیان

[۱۰۵۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میری ماں قریش کے عہد میں میرے پاس آئیں اور وہ مسلمان نہیں تھیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

والدین کے ساتھ حسن سلوک ہر حال میں لازم ہے۔ اگرچہ والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اولاد پر فرض ہے۔

شادی شدہ عورت سے شریعت نے والدین کی اطاعت کو اٹھالیا ہے لیکن والدین سے حسن سلوک سے پیش آنا اس کے اخلاقی فرائض میں شامل ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پر ”باب الهدية للمشرکین“ قائم کر کے اس سے مشرکین و کفار کو تحائف دینے کے جواز پر بھی استدلال کیا ہے۔

[۱۰۶۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سَبْرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبَسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)). ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةً، فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً. فَقَالَ عُمَرُ: يَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سیراء کا ایک (ریشمی) حلہ مسجد کے دروازے کے پاس دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں تو جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفد آئیں تو پہن لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی قسم کے کئی حلے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہما کو بھی دیا۔ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الْهَبَةَ، وَفَضَّلَهَا، بَابِ الْهَدِيَةِ لِلْمُشْرِكِينَ (۲۶۲۰)۔ وَمُسْلِمٌ، الزَّكَاةَ، بَابِ فَضْلِ التَّنْفِقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ..... الخ (۱۰۰۳)۔

رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمْ أَكْسُهَا لِتَلْبَسَهَا)). فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَاهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ إِجَابِ الْجُمُعَةِ. * بھیج دیا۔

نوٹ: 1) جمعہ، عیدین، مہمانوں کے استقبال اور خاص مواقع پر عمدہ لباس پہننا مستحسن ہے۔

2) ریشمی لباس مردوں کے لیے حرام ہے۔

3) ریشم فی نفسہ جائز ہے اور اس کا عورتوں کے لیے استعمال درست ہے جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ام کلثوم بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا کو لکیر دار ریشمی کپڑے کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الحریر للنساء، رقم: ۵۸۴۲)

تھوڑا بہت ریشم مردوں کے لیے بھی جائز ہے۔ (صحیح بخاری، رقم: ۵۸۲۸، ۵۸۲۹)

4) آخرت میں حصہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لباس کفار کا ہے یا جو اس کو دنیا میں پہن لے گا وہ آخرت میں ریشم نہیں پہن سکے گا جیسا کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔“ (صحیح بخاری، رقم: ۵۸۳۴، ۵۸۳۳)

5) صحابہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تحائف دیتے تھے۔

6) ایسا لباس جو بندہ خود استعمال نہ کر سکتا ہو وہ بھی بطور تحفہ دینا جائز ہے۔

7) اسلام رشتہ داروں، بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔ اگرچہ وہ کافر اور مشرک

ہی کیوں نہ ہوں۔

8) کفار و مشرکین سے ایسے تعلقات رکھنا جن سے الحب لله والبغض فی اللہ متاثر نہ ہو جائز ہیں۔

9) کفار و مشرکین رشتہ داروں کو تالیف قلب کے علاوہ صدقات و زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں البتہ ان سے نفلی

صدقات اور دیگر اموال سے تعاون کرنا درست ہے۔ (واللہ اعلم)



* اخرجہ البخاری، الہبة وفضلها، باب ہدیۃ ما یکرہ لبسها (۲۶۱۲)۔ ومسلم، اللباس والزینۃ، باب تحریم لبس الحریر وغیر ذلک للرجال (۲۰۶۸)۔

12

كِتَابُ الْوَقْفِ وَالْعُمْرِ وَالرَّقَبَى

وقف کرنے، عمری اور رقبی کے مسائل

بَابُ تَحْيِيسِ الْأَصْلِ وَتَسْبِيلِ الشَّمْرَةِ

[1]..... اصل کو روکنے اور پھلوں کو اللہ کی راہ میں وقف کرنے کا بیان

[۱۰۶۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خیبر سے سو حصوں کے مالک بنے جنہیں انہوں نے خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر فرمایا: ”اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے پہلے مجھے اس سے بہتر مال کبھی بھی نہیں ملا، اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”باطح کی ملکیت کو تو قائم رکھ، اور اس کا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ اشْتَرَاهَا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ: ((حَيِّسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الشَّمْرَةَ)). *

..... معلوم ہوا اصل مال کو محفوظ رکھتے ہوئے اس کی آمدن کو صدقہ کر دینا جائز ہے۔

* أخرجه ابن ماجه، الصدقات، باب من وقف (۲۳۹۷)۔ والنسائي، الاحباس، باب حبس المشاع (۳۶۳۳)، (۳۶۳۴)، (۳۶۳۵)۔ و صححه ابن خزيمة (۲۴۸۶)۔ وابن حبان.

② خیر سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غنائم کی شکل میں کثیر مال ملا تھا۔

③ قیمتی مال کو وقف کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ۹۲)

”تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم اپنی محبوب چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔“

④ اللہ کے قرب کا حصول ہی دراصل مقصد زندگی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے۔

⑤ وقف کرنے والے کو چاہیے کہ وقف شدہ مال اور زمین وغیرہ سے متعلق دیانتداری اور انصاف سے کام لے

تاکہ اسے پورا پورا اجر و ثواب ملتا رہے۔

[۱۰۶۲]..... أَخْبَرَنِي ابْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي وَهُوَ عَمْرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خیر سے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے

بہتر اور میرے نزدیک زیادہ عظمت والا مال کبھی نہیں ملا

تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تو چاہے تو باغ کی

ملکیت کو قائم رکھ اور اس کے میوہ کو اللہ کی راہ میں وقف

کردے۔“ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کر دیا،

پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے صدقہ کا طریقہ بیان کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

إِنِّي أَصَبْتُ مِنْ خَيْرٍ مَا لَا لَمْ أُصِبْ مَا لَا قَطُّ

أَعْجَبَ إِلَيَّ وَأَعْظَمَ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ شِئْتَ

حَبَسْتَ أَصْلَهُ وَسَبَلْتَ ثَمَرَهُ))، فَتَصَدَّقَ عُمَرُ

بِنُ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ ثُمَّ حَكَى

صَدَقَتَهُ بِهِ. *

[۱۰۶۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا مال

ملا ہے کہ اس سے بہتر مال مجھے پہلے کبھی نہیں ملا، اور میں

نے اس کے ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ

کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی ملکیت

اپنے پاس رکھ، اور اس کے میوہ جات کو اللہ کی راہ میں

صدقہ کر دے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

إِنِّي أَصَبْتُ مَا لَا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ

أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْبِسْ أَصْلَهُ وَسَبِّلْ

ثَمَرَهُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرِّضَاعِ،

* صحيح من غير هذا الطريق: أخرجه البخارى، الشروط، باب الشروط فى الوقف (۲۷۳۷). ومسلم،

الوصية، باب الوقف (۱۶۳۲).

وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ. *

بَابُ الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى

[2]..... عمری اور رقبی کا بیان

[۱۰۶۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے عمری کرے تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کے لیے عمری کیا، اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا، اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی وارثوں کا حق ہو گیا)۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِمَّا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا؛ لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)). *

[۱۰۶۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو.....

سلیمان رضی اللہ عنہ بن یسار سے روایت ہے کہ طارق نے مدینہ میں عمری کا فیصلہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کے مطابق کیا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْمَدِينَةِ بِالْعُمَرَى عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. *

نوٹ:..... اہل عرب کسی پر احسان کرتے ہوئے کوئی چیز زندگی بھر کے لیے دے دیتے تو اسے عمری

کہا جاتا۔

2 عمری کی مختلف صورتیں ہیں۔ (i) کوئی چیز مطلق طور پر عمر بھر کے لیے ہبہ کر دینا۔ (ii) جس کو ہبہ کی ہے اس کی زندگی کی شرط پر ہبہ کرنا۔ (iii) یوں کہنا کہ یہ چیز تیرے لیے اور بعد میں تیرے ورثاء کے لیے ہے۔

3 سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عمری کو جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ دینے والا کہے ”یہ (چیز) تیرے اور تیرے ورثاء کے لیے ہے۔“ اور اگر وہ یہ کہے کہ ”جب تک تو زندہ ہے تب تک تیرے لیے ہے“ تو ایسی صورت میں یہ (چیز اس کی وفات کے بعد) عمری دینے والے کے پاس واپس لوٹ جائے گی۔ معمر کہتے ہیں امام زہری رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الہبات، باب العمری، رقم: ۱۶۲۵)

* اخرجه مسلم، الہبات، باب العمری (۱۶۲۵)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۶۱)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۶۴)

4 نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اپنی بہن) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے وارث بنے وہ (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) اپنا گھر زید بن خطاب کی بیٹی کو عمر بھر کے لیے دے گئی تھیں زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی وفات کے بعد خود کو اس گھر کا وارث سمجھتے ہوئے واپس لے لیا۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الاقضية، باب القضاء فی العمری)

5 بعض علماء کے نزدیک عمری عام ہبہ کے حکم میں ہے اور اگر اسے صرف اس کی زندگی تک ہبہ کیا تو بھی یہ چیز ہبہ کرنے والے کو واپس نہیں ملے گی بلکہ موہوب لہ کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔

6 معلوم ہوا عمری میں بھی وراثت قائم ہوگی۔

7 شریعت اسلامیہ نے اہل عرب میں رائج بعض جائز امور کو ضروری اصلاح کے بعد قائم رکھا۔

[۱۰۶۶]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُيسَ، عَنْ حُجْرِ الْمَدْرِيِّ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ. *
 زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری کو وارثوں کے لیے قرار دیا۔

[۱۰۶۷]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تُعْمِرُوا وَلَا تُرْقِبُوا، فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرْقَبَهُ فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ)). *
 جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمری اور رقبہ کے انداز میں ہدیہ مت کرو، جس نے کوئی چیز عمری یا رقبہ کی تو وہ میراث کے طریق سے ہے۔“

8 عمری کی تفصیل کے لیے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۰۶۳۔

9 رقبہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی کو کوئی چیز اس شرط پر ہبہ کرے کہ اگر تو میری زندگی میں فوت ہو گیا تو یہ چیز میری ہوگی اور اگر میں پہلے فوت ہوا تو یہ چیز تیری ہوگی۔

10 معلوم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اور رقبہ کو پسند نہیں فرمایا کیونکہ طویل عرصہ تک جب ایک چیز کسی کے تصرف میں رہے تو وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے لیے وہ چیز واپس دینا مشکل ہو جاتی ہے اسی لیے شریعت نے مطلق تحفہ تحائف اور ہدیہ دینے کی ترغیب دلائی اور اس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

11 عمری کی طرح رقبہ میں بھی وراثت قائم ہوگی۔

* اخرجه ابوداود، البيوع، باب في الرقبى (۳۵۵۹)۔ وابن ماجه، الهبات، باب العمرى (۲۳۸۱)۔ والنسائي،

الرقبى، ذكر الاختلاف على ابى الزبير (۳۷۴۹) وصححه ابن حبان.

* اخرجه ابوداود، البيوع، باب من قال فيه ولعقبه (۳۵۵۶)۔ والنسائي، العمرى، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين

لخبر جابر في العمرى (۳۷۶۲)۔ وصححه ابن حبان.

[۱۰۶۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کوئی چیز (بطور) عمری (ہبہ) کی تو وہ اسی کے لیے (جس کو ہبہ کی) ہے۔“

[۱۰۶۹]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدْرِيِّ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ: ((الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ)). زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جسے کوئی چیز بطور عمری دی گئی کے لیے ہے۔“

أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الصَّنِيدِ وَالذَّبَائِحِ.*



* اخرجہ مسلم، الہبات، باب العمری (۱۶۲۵)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۶۶)

13

كِتَابُ الْعِتْقِ وَالْوَلَاءِ وَالْمُدَبَّرِ

وَالْمُكَاتِبِ وَحُسْنِ الْمَلَكََةِ

آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور حسنِ ملکہ کے مسائل

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شُرَكَاءَهُ فِي عَبْدٍ

[1]..... جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا

[۱۰۷۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شُرَكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، فُؤِمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ، وَأُعْطِيَ شُرَكَاءُؤُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے، اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کے موافق ہو، اس پر عدل کے ساتھ قیمت لگائی جائے۔ اور تمام شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا، ورنہ غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا۔“

.....: ﴿﴾ شریعت اسلامیہ نے مختلف انداز سے غلاموں کو آزادی دلانے کی ترغیب دلائی جیسا کہ مختلف کفارات میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا علاوہ ازیں غلاموں کو آزاد کرنے اور کرانے کے فضائل بھی بیان فرمائے

* أخرجه البخاری، العتق، باب إذا عتق عبداً بين اثنين أو امة بين الشركاء (٢٥٢٢)، ٢٥٢٣ - ومسلم، العتق، باب من عتق شركاه في عبد (١٥٠١).

ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله بكل ارب منها اربا منه من النار))

”جس نے ایک مؤمن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم

سے آزاد فرمادیتے ہیں۔“ (صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل العتق، رقم: ۱۵۰۹)

② مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا ایک غلام کئی افراد کی مشترکہ ملکیت ہو سکتا ہے۔

③ مشترکہ غلام کے حصہ داروں میں سے کوئی ایک اگر اپنا حصہ آزاد کر دے تو یہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اسے

آزاد کیا گیا ہے۔

④ اگر کوئی آدمی اپنا حصہ آزاد کرتا ہے تو اسے چاہیے غلام کے باقی حصوں کی جائز قیمت لگا کر باقی حصے بھی آزاد

کروائے تاکہ وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے۔

⑤ اگر کسی کے پاس دیگر حصے آزاد کرنے کے لیے رقم موجود نہ ہو تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

⑥ اسلام میں کسی کو غلام بنا کر رکھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شخص شرعی اصولوں کے مطابق غلام بنا ہو۔

[۱۰۷۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يَقُومُ عَلَيْهِ بِالْعَقِيبَةِ أَوْ قِيمَةِ الْعَدْلِ لَيْسَتْ بِوَكْسٍ وَلَا شَطِطٍ ثُمَّ يَغْرُمُ لِهَذَا حِصْنَهُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو غلام دو حصہ داروں کے درمیان مشترک ہو، اور ان دونوں میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا، اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو اس کی اعلیٰ قیمت یا انصاف والی قیمت لگائی جائے گی۔ جو نہ کم ہو اور نہ ہی زیادہ پھر اس حصے کا اس سے مال لیا جائے۔

بَابُ الْعِتْقِ فِي مَرَضِ الْمَوْتِ

[2].....مرض الموت میں غلام آزاد کرنے کا بیان

[۱۰۱۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:

خَبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ:.....

* اخرجہ البخاری، العتق، باب اذا اعتق عبدا بين اثنين أو امة بين الشركاء (۲۵۲۱)۔ ومسلم، الايمان، باب من اعتق شركا له في عبده (۱۵۰۱)۔ بعد (۱۶۶۷)۔

سعید بن مسیب بیان فرماتے ہیں کہ ایک عورت یا ایک مرد نے اپنے چھ غلام آزادی کی۔ جبکہ اس کا اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، اس معاملہ کو نبی ﷺ کے سامنے لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان کے ٹکٹ (یعنی دو کو) آزاد کر دیا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آزاد کرنے والے کی اس بیماری کا واقعہ ہے جس میں وہ فوت ہوا۔

سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيْبِ، يَقُولُ: أَعْتَقْتُ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا سِتَّةَ أَعْبِدٍ لَهَا، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ غَيْرُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ ثَلَاثَهُمْ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَانَ ذَلِكَ فِي مَرَضٍ الْمُعْتَقِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. *

[۱۰۷۳]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا، اور اس کا اس کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یا فرمایا (راوی کو شک ہوا ہے) کہ اپنی موت کے وقت چھ غلاموں کو آزاد کیا اور اس کے پاس ان کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اس پر سخت تبصرہ کیا پھر ان غلاموں کو بلایا اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کے ذریعے دو کو آزاد کر دیا، اور چار کو غلام رکھا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمَالِيكٍ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، أَوْ قَالَ: أَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ سِتَّةَ مَمَالِيكٍ وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَى أَرْبَعَةً. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

..... غلام آزاد کرنا بہت بڑی نیکی اور کارِ ثواب ہے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۰۷۰۔

۱) وفات کے وقت جائز وصیت کرنا درست ہے۔

۲) قریب المرگ انسان کا سارے مال کو صدقہ و خیرات کر دینا درست نہیں۔

۳) اگر کوئی آدمی وفات کے قریب اپنا سارا مال صدقہ کر دے تو اس کے جمع مال سے تیسرا حصہ صدقہ جبکہ باقی مال

بطور وراثت تقسیم ہوگا۔

۴) نبی ﷺ ناپسندیدہ امور پر سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔

* صحیح من غیر هذا الطريق: اخرجه مسلم الايمان، باب من اعتق شركاله في عبد (۱۶۶۷)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۷۲)۔

6 قرعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ کرنا درست ہے۔

بَابُ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

[3]..... آزادی کی نسبت اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا

[۱۰۷۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور اس نے کہا، میں نے اپنے آقاؤں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے ہر سال ایک اوقیہ قسط ادا کرنی ہے، لہذا آپ میری مدد کریں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا اگر تیرے آقا یہ چاہتے ہیں کہ میں یہ مال ان کو دے دوں تو میں دینے کے لیے تیار ہوں البتہ تیری آزادی کی نسبت میری طرف ہوگی۔ بریرہ اپنے آقاؤں کے پاس گئیں۔ اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے اس بات کا انکار کر دیا، وہ اپنے آقاؤں کے پاس سے آئیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، اس نے کہا، میں نے ان کے سامنے یہ بات رکھی تو انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا مگر یہ کہ آزادی کی نسبت ان کے لیے ہو۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی تو اس سے نبی ﷺ نے ساری بات پوچھی تو آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: ”اس کو پکڑے اور ان کے لیے ولاء کی شرط لگا کیونکہ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کیا، پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، بیان کی پھر فرمایا: ”کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ نَيْسَى بَرِيرَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةً فَأَعِينَنِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عَدَدَتِهَا، وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذَلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِي لِي لَهَا الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). فَفَعَلْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ

كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). *

نہیں ہیں، جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے۔ اگرچہ سوشلٹیں ہی کیوں نہ ہوں، اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔“

1. غلام اور آقا کے درمیان مخصوص معاوضے کے بدلے آزادی کا معاہدہ مکاتبت کہلاتا ہے اور ایسا معاہدہ کرنے والے غلام کو مکاتب کہا جاتا ہے۔

2. مکاتبت جائز ہے غلاموں کی طرح لونڈیاں بھی مکاتبت کر سکتی ہیں بشرطیکہ وہ جائز طریقوں سے طے شدہ معاوضہ حاصل کر کے ادا کریں۔

3. مکاتب دوسروں سے معاونت لے سکتا ہے۔

4. معروف میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔

5. صرف مکاتبت سے آزادی نہیں ملتی۔ کیونکہ آزاد آدمی کی بیع حرام جبکہ مکاتب کی بیع جائز ہے۔

6. نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنے کا حکم فرمایا نہ کہ ”ولاء“ کو کیونکہ ”ولاء“ کی خرید و

فروخت ممنوع ہے۔

7. ایسا تعلق جو آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے کے درمیان قائم ہوگا ”ولاء“ کہلاتا ہے اور اسی تعلق کی بنا پر مالک اپنے غلام کا اس کی وفات کے بعد نسبی وراثت نہ ہونے کی صورت میں وارث بھی بنتا ہے۔

8. جو کسی کو آزادی دلائے رشتہ ”ولاء“ کا مالک بھی وہی ہوگا۔

9. اہم مسائل کی نشاندہی کے لیے خطبہ دینا مستنون ہے۔

10. نبی ﷺ اپنے خطبوں کا آغاز اللہ کی حمد و ثناء سے کرتے تھے۔

11. دوران خطبہ حمد و ثناء کے بعد ”اما بعد“ کہنا درست ہے۔

12. غلط کام کرنے والوں کا نام لیے بغیر ان کی اصلاح کرنا ہی حکمت و دانائی کی علامت ہے۔

13. مسلمانوں کو خلاف شرع شرائط عائد نہیں کرنی چاہئیں۔

14. شریعت کے خلاف طے کی گئی شرائط پر اگرچہ فریقین رضامندی ظاہر کر دی وہ پھر بھی باطل ہیں۔

15. باطل شروط بیع کو باطل نہیں کرتیں۔

* اخرجه البخاری، البيوع، باب اذا اشترط في البيع شروطا لا تحل (٢١٦٨)۔ مسلم، العتق، باب بيان أن الولاء عن اعتق (١٥٠٤)۔

16 "لیست فی کتاب اللہ" کا ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ حدیث حجت نہیں، بلکہ صحیح حدیث کتاب اللہ کے مترادف ہے کیونکہ نبی ﷺ کی اتباع کا حکم خود اللہ نے دیا ہے اور آپ کی بات کو ماننا گویا اللہ ہی کی بات کو تسلیم کرنا ہے۔ اور پھر حدیث میں مذکور الفاظ "انما الولاء لمن اعتق" کے الفاظ قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں ہیں۔

17 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرامین کو اللہ کے فرامین کہا کرتے تھے۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ۴۸۸۶)

18 لین، دین کے معاملات میں شرائط طے کرنا درست ہے۔

19 ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

20 عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف مکاتبت کی رقم ادا نہیں کی بلکہ بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

[۱۰۷۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مروى ہے۔
ایک دوسری سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اسی طرح
بِمِثْلِهِ.

[۱۰۷۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔“

[۱۰۷۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُشْتَرِيَ جَارِيَةَ تُعِقُّهَا. فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكَهَا عَلَى أَنْ وِلَاءَ هَا لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے کہا، ہم اس شرط پر آپ کو بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہو۔ تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا:

* اخرجه البخاری، الصلاة، باب ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد (۴۵۶).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۶۴)

* اخرجه البخاری، البيوع، باب اذا اشترط في البيع شروطا لا تحل (۲۱۶۹)۔ ومسلم، العتق، باب بيان أن الولاء لمن اعتق (۱۵۰۴).

”تجھے یہ بات (اسے آزاد کرنے سے) نہ روک دے، کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔“

[۱۰۷۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَذَلِكَ مُرْسَلٌ *
یحییٰ بن سعید نے عمرہ کے واسطے سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے کے بغیر مرسل بیان کیا ہے۔

[۱۰۷۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ نِسِيَّ بَرِيرَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةً فَأَعْيِينِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِي لِي لَهَا الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). فَفَعَلْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةً شَرْطٍ، فَضَاءَ اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے آقاؤں سے نو اوقیہ چاندی ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنے پر مکاتبت کی ہے لہذا آپ میری مدد کریں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا: اگر تیرے آقا چاہیں تو میں یہ مال ان کو دینے کے لیے تیار ہوں البتہ تیری ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے آقا کے پاس گئیں (واپس آئیں) تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اس نے آکر کہا، میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء کی نسبت ان کی طرف ہو۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ساری بات بتلائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان سے لے لو اور ولاء کی شرط عائد کر لو، کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے،“ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کیا، پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: ”کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی بنیاد اللہ کی کتاب میں نہیں، جو

الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). *
 شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل (غلط) ہے۔ اگرچہ
 سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اس
 کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور بے شک ولاء اس کے لیے
 ہے جو آزاد کرے۔“

[۱۰۸۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا
 أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةَ تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا:
 نَيْسُغُكَهَا عَلَيَّ أَنْ وَلَاءَ هَا لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا
 يَمْنَعُكَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). *
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں
 نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے
 آقا نے کہا، ہم اس شرط پر اسے آپ کو بیچتے ہیں کہ اس
 کی ولاء کی نسبت ہماری طرف ہو۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: ”تجھے یہ بات (اسے آزاد کرنے سے) نہ روکے
 اور بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔“

[۱۰۸۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....
 عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ
 تَسْتَعِينُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ
 أَحَبَّ أَهْلِكَ أَنْ أَصَبَّ لَهُمْ تَمَنِكَ صَبَّةً وَاحِدَةً
 وَأُعْتِقَكَ فَعَلْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا،
 فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكُ لَنَا. قَالَ
 مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عُمَرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ
 اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). *
 عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ بریرہ مدد طلب
 کرنے کے لیے آئیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تیرے
 آقا یہ پسند کرتے ہیں کہ میں تیری قیمت انہیں یکمشت
 دے کر تجھے آزاد کر دوں تو میں ایسا کرتی ہوں، بریرہ
 نے یہ بات اپنے آقا سے کہی تو انہوں نے کہا نہیں مگر یہ
 کہ تیری ولاء ہمارے لیے ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے
 فرمایا: یحییٰ نے کہا عمرہ کا خیال ہے کہ یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”تجھے یہ بات (اسے آزاد کرنے سے) نہ روکے۔ تو
 شرط عائد کر کے اسے آزاد کر دے، بے شک ولاء اس

* انظر الحديث السابق برقم (۱۹۷۴)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۷۷)

الْحَدِيثِ، وَالثَّلَاثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ
وَالشَّافِعِيِّ، وَالْأَيَّ آخِرِ السَّادِسِينَ مِنْ كِتَابِ
جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالسَّابِعِ وَالثَّامِنِ مِنْ كِتَابِ
الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَهُمَا أَوْلَى مَا فِيهِ.*

بَابُ وِلَايَةِ الْمَنْبُودِ

[4]..... راستے میں پڑے ہوئے بچے کی ولاء کا بیان

[۱۰۸۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سُنَيْنِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ:
أَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُودًا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ
عَايَ أَخْذِ هَذِهِ النَّسَمَةَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً
فَأَخَذْتُهَا، فَقَالَ لَهُ عَرِيفِي: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،
إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ، قَالَ: أَكْذَلِكُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ
عُمَرُ: أَذْهَبُ فَهُوَ حُرٌّ وَلَكَ وَلَاؤُهُ وَعَلَيْنَا
نَفَقَتُهُ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ
وَالشَّافِعِيِّ.*

بنو سلیم کے ایک آدمی سنین بن ابی جمیلہ سے روایت ہے
کہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں راستے میں پڑا
ہوا ایک بچہ ملا تو وہ اسے لے کر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے اس
جان کو اٹھانے پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا یہ پڑے پڑے
مرجاتا لہذا اس کو میں نے اٹھالیا، ان کو میرے سردار نے
کہا اے امیر المؤمنین! یہ نیک آدمی ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
کیا ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم
چلے جاؤ یہ آزاد ہے، اور اس کی ولاء تیرے لیے ہے اور
اس کا خرچہ ہمارے ذمہ ہے۔

.....: **نوٹ:** 1) وہ بچہ جو راستے میں پڑا ہو اگلے اسے منبوذ کہتے ہیں۔

2) حاکم و قاضی کو چاہیے کہ معاملات کی اچھی طرح تحقیق کر کے فیصلہ دے۔

3) کسی قوم، قبیلے یا علاقے کے سردار کو ”عریف“ کہتے ہیں۔ ایسے شخص عموماً حاکموں کے پاس رہتے تھے تاکہ

انہیں مختلف علاقوں اور اقوام کے احوال سے آگاہی دلاتے رہیں۔

4) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ”عریف“ نے انہیں بچہ کو اٹھانے والے سے متعلق مطمئن کیا کہ یہ نیک آدمی ہے۔

5) لا وارث بچوں کے نان و نفقہ کو برداشت کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔

* اخرجه البخاری، المکاتب، باب بیع المکاتب اذا رضی (۲۵۶۴)۔

* اسنادہ صحیح، اخرجه البيهقي: ۶/ ۲۰۱، ۲۰۲۔ وعبدالرزاق (۱۶۱۸۲)۔ وابن ابی شیبہ (۳۱۵۶۹)۔

6 لا وارث لوگوں کو غلام بنانا درست نہیں وہ آزادی ہی رہیں گے۔

7 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسے لوگوں کی ولاء مسلمانوں کو ملے گی اور وہی ان کے وارث بھی ہوں گے اور

وہی اس کی طرف سے دیت بھی دیں گے۔ (موطا امام مالک، الاقصیہ، باب القضاء فی المنبوذ)

بَابُ إِرْثِ الْوَلَاءِ

[5]..... ولاء کی وراثت کا بیان

[۱۰۸۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَاصِمَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِينَ لَهُ ثَلَاثَةً: ابْنَيْنِ لَامٍ، وَرَجُلًا لِعِنَّةٍ فَهَلَكَ أَحَدُ السَّلْدِيِّينَ لَامٍ، وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِي، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ الَّذِي لَامِيهِ وَلَا بِيَهُ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَوَالِيهِ ثُمَّ هَلَكَ الَّذِي وَرِثَ الْمَالَ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ، فَقَالَ ابْنُهُ: قَدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي، وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا أَحْرَزْتُ الْمَالَ فَأَمَّا وَوَلَاءَ الْمَوَالِي فَلَا، أَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ أَحَدٌ الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا؟ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جَرَّاحِ الْعَمِيدِ.*

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا کہ عاص بن ہشام فوت ہو گیا تو اس نے تین بیٹے چھوڑے: دو سگے بھائی اور ایک سوتیلا (جس کی ماں اور تھی) سگے بھائیوں میں سے ایک فوت ہوا تو اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے۔ اس کا وارث سگا بھائی بنا، اس کے مال کا اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا۔ پھر مال اور غلاموں کی ولاء کا وارث بننے والا بھی فوت ہو گیا۔ تو اس نے وارثوں میں ایک بیٹا اور سوتیلا بھائی چھوڑا۔ تو اس کے بیٹے نے کہا، میں مال اور آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا وارث ہو جو میرے باپ نے حاصل کی تھی۔ اور اس مرنے والے کے بھائی نے کہا، مسئلہ اس طرح نہیں ہے، کیونکہ تو نے مال تو وراثت سے حاصل کیا ہے لیکن غلاموں کی نسبت ولاء نہیں، تیرا کیا خیال ہے کہ اگر آج میرا بھائی فوت ہوتا تو کیا میں اس کا وارث نہ ہوتا؟ اب یہ دونوں جھگڑا لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا فیصلہ بھائی کے حق میں کیا۔

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه: أخرجه البيهقي: ۱/ ۳۰۳. والبخاری في شرح السنة (۲۲۲۷). ومالك في الموطأ

العناقة والولاء، باب ميراث الولاء.

بَابُ الْإِرْثِ بِالْوَلَاءِ

[6]..... ولاء سے وارث بننے کا بیان

[۱۰۸۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....
 عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ: أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرْقَعِ
 عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ سے روایت ہے کہ طارق بن مرقع
 نے اپنے گھریلو غلام کو سائبہ کیا ان کی میراث آئی۔ تو
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ طارق کے ورثاء کو دے دو،
 لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
 ان جیسے لوگوں میں اس کو بائٹ دو۔
 فِي مِثْلِهِمْ مِنَ النَّاسِ .

ترجمہ:..... سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس پر آزاد کرنے والے کا کوئی حق نہ رہے نہ اس کا وارث بنے اور
 نہ ہی دیت دے۔

[۱۰۸۵]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرْقَعِ أَعْتَقَ أَهْلَ
 أَبِياتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ سَوَائِبَ، فَأَنْقَلَعُوا عَنْ
 بَضْعَةَ عَشْرَ أَلْفًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ
 الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيَّ
 طَارِقَ، أَوْ وَرَثَةَ طَارِقِ أَنَا شَكَّكْتُ فِي
 الْحَدِيثِ هَكَذَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ
 جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِي
 مِنْ كِتَابِ صِفَةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ .

عطاء سے روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے یمن سے
 اپنے گھر والوں میں غلام سائبہ کر کے آزاد کیے۔ تو انہوں
 نے دس ہزار اور کچھ ترکہ چھوڑا، جب اس بات کا عمر بن
 خطاب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ
 میں یہ طارق یا طارق کے ورثاء کی طرف لوٹا دوں۔ مجھے
 حدیث میں اس بارے میں شک ہوا ہے۔

استنادہ ضعیف لانقطاعه فان عطاء لم يسمع من عمر اخرجه البيهقي: ۱۰ / ۳۰۰، ۳۰۱۔ وفي المعرفة السنن
 والآثار له (۶۰۶۴)۔ وعبدالرزاق (۱۶۲۲۶)۔ وابن ابی شیبہ (۳۱۴۲۶)۔

انظر الحديث السابق برقم (۱۰۸۴)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ

[7]..... ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت کا بیان

[۱۰۸۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ.*
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔.....: **تفہیم** معلوم ہو ولاء کا تعلق ناقابل انتقال ہے لہذا اسے تبدیل کرنا بیچنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔

[۱۰۸۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْوَلَاءُ بِمَنْزِلَةِ الْحَلْفِ، أَقْرَهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى.*
مجاہد سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولاء قسم کی طرح ہے میں اس کو اسی برقرار رکھوں گا جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے۔

[۱۰۸۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ.*
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

[۱۰۸۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ.*
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

[۱۰۹۰]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ.*
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ولاء

* أخرجه البخاری، العتق، باب بیع الولاء وھبته (۲۵۳۵)۔ ومسلم، العتق، باب النهی عن بیع الولاء وھبته (۱۵۰۶)۔

* أسناده صحیح: أخرجه البيهقی: ۱۰ / ۲۹۴۔ وفي المعرفة السنن والآثار له، رقم: ۶۰۵۴۔ وعبدالرزاق (۱۶۱۴۰)۔ وابن ابی شیبہ (۳۱۶۰۰)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۸۶)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۰۸۶)

قَالَ: ((الْوَلَاءُ لِحِمَّةٍ كُلِّحِمَّةٍ النَّسَبِ لَا تَبَاعُ وَلَا تُوهَبُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمَدِ، وَالثَّلَاثِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالرَّابِعِ وَالْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الْبَحْرِ وَالسَّائِبَةِ.*

..... ﴿۱۰۹۱﴾ معلوم ہوا رشتہ ولاء نسبی رشتہ کی مانند ہے، جس طرح نسبی رشتے نہ بدل سکتے ہیں اور نہ ہی فروخت یا ہبہ کیے جاسکتے ہیں اسی طرح ولاء کا رشتہ بھی ناقابل انتقال ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

[8]..... مدبر کی بیع کا بیان

[۱۰۹۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ:.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ابو مذکور ایک آدمی تھا جو غدرہ قبیلہ سے تھا۔ اور اس کا ایک قبیلی غلام تھا جسے اس نے مدبر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے متعلق سنا تو آپ نے اس غلام کو بیچ دیا اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، اگر مال زائد ہو تو اپنے ساتھ اپنے زیر کفالت لوگوں سے شروع کرے، پھر اس کے بعد اگر مال زائد پائے تو دوسروں پر صدقہ کر دے۔“

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرِينَ عَبْدَ اللَّهِ، يَقُولُ: إِنَّ أَبَا مَذْكَورَ رَجُلًا مِنْ عُدْرَةَ كَانَ لَهُ غَلَامٌ قِبْطِيٌّ فَأَعْتَقَهُ عَنْ دُبْرٍ مِنْهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ بِذَلِكَ الْعَبْدِ، فَبَاعَ الْعَبْدَ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَلْيَبْدَأْ مَعَ نَفْسِهِ بِمَنْ يَعُولُ، ثُمَّ إِنْ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلًا فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى غَيْرِهِمْ)). وَزَادَ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا.*

..... ﴿۱۰۹۲﴾ ”مدبر“ اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے۔

* اخرجه البيهقي: ۱۰ / ۲۹۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۵۳) - وصححه الحاكم: ۴ / ۳۴۱ - وابن حبان.

* اخرجه البيهقي: ۱۰ / ۳۰۹ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۷۱) - وعبدالرزاق (۱۶۶۶۲) - واحمد: ۳ / ۲۹۴ - وصححه ابن الجارود (۸۹۴).

اس کے علاوہ بھی مال ہے؟“ تو اس نے کہا: نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟“ نعیم بن عبد اللہ العدوی نے آٹھ سو درہم میں آپ ﷺ سے اسے خرید لیا، وہ اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے یہ غلام ان کے حوالے کر دیا، پھر فرمایا: ”اپنے آپ سے ابتداء کر اور اس پر صدقہ کر، اگر تیرے نفس سے کچھ بچ گیا تو اپنے گھر والوں پر صدقہ کر، اگر پھر بھی کچھ بچ گیا تو تیرے رشتہ داروں کے لیے اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی بچ جائے تو ادھر، ادھر، دائیں، بائیں (یعنی ارد گرد والے دوسروں پر خرچ کر۔)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَبْدَأُ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِدَوِي قُرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ دَوِي قُرَابَتِكَ فَهَكَذَا وَهَكَذَا، يُرِيدُ عَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ)). *

نوٹ: 1 اہل و عیال کے بعد صدقہ و خیرات کے حقدار انسان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے بعد گلی، محلے والے اور پھر اہل علاقہ ہیں۔

2 شریعت اسلامیہ نے حقوق العباد کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے اور پھر حقوق العباد میں سے نبی رشتہ داروں کو دوسروں کی نسبت زیادہ حق دیے ہیں۔ (مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۰۹۱)

[۱۰۹۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَّامِ. قَالَ عَمْرُو: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِطْيًا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَرَأَى أَبُو الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ: يَعْقُوبُ. *

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں ہم میں سے ایک آدمی نے غلام کو مدبر بنا لیا اور اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟“ اس کو نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا، عمرو نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک قحطی غلام تھا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی

* اخرجہ مسلم، الزکاة، باب الابتداء فی النفقة بالنفس ثم اهلہ ثم القرابة (۹۹۷).

* اخرجہ البخاری، السیوع، باب بیع المدبر (۲۱۴۱)، (۲۲۳۱). ومسلم، الزکاة، باب الابتداء فی النفقة

بالنفس ثم اهلہ ثم القرابة (۹۹۷).

خلافت کے پہلے سال فوت ہوا۔ ابو زبیر نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے کہ اس کا نام یعقوب تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے ان سے اپنے دور میں عموماً اسی طرح سنا، پھر میں نے اپنی کتاب میں دیکھا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے غلام مدبر کیا اور وہ مر گیا، یہ (عبارت) یا تو میری کتاب کی غلطی ہے یا سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی ہوئی ہے۔ اگر یہ غلطی سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہے تو پھر ابن جریج ابو زبیر کی حدیث کو سفیان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور پھر ابن جریج کے ساتھ لیث اور دیگر بھی یہی (ابن جریج والی) حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور ابو الزبیر حدیث میں مدبر کی زندگی کی حد بھی لگاتے ہیں۔ اور حماد بن زید، حماد بن سلمہ اور ان کے علاوہ دوسرے (راوی) عمرو کی حدیث کو اکیلے سفیان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ حدیث کے حفظ پر استدلال ان کم غلطیوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے جو میں نے ابن جریج اور لیث کی ابو الزبیر کے واسطے سے حدیث میں پائی ہیں۔ اور حماد کی حدیث میں جو عمرو کے واسطے سے ہے۔ اور حماد کے علاوہ بھی جو عمرو سے روایت ہے جیسا کہ حماد بن زید نے اس کو بیان کیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ سے پہلے ملاقات کرنے والوں میں سے مجھے کئی ایک نے بتایا کہ وہ اپنی حدیث میں لفظ ”مات“ بیان نہیں کرتے تھے۔ اور جب میں نے ان کو بتایا کہ میں نے اپنی کتاب میں لفظ ”مات“ پایا ہے تو ان میں سے بعض نے تعجب کیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شاید یہ ان کی

[۱۰۹۶]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ: هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَامَّةَ دَهْرِي، ثُمَّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي دَبْرَ رَجُلٍ مِنْنا عَلَماً لَهُ قَمَاتٌ فَإِذَا أَنْ يَكُونَ خَطَأً مِنْ كِتَابِي أَوْ خَطَأً مِنْ سُفْيَانَ، فَإِنْ كَانَ مِنْ سُفْيَانَ قَابُنُ جُرَيْجٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ سُفْيَانَ وَمَعَ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدِيثُ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ. وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَحُدُّ الْحَدِيثَ تَحْدِيدًا يُخْبِرُ فِيهِ حَيَاةَ الَّذِي دَبَّرَهُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ عَمْرٍو مِنْ سُفْيَانَ وَحَدُّهُ. وَقَدْ يُسْتَدَلُّ عَلَى حِفْظِ الْحَدِيثِ مِنْ خَطِئِهِ بِأَقْلٍ مِمَّا وَجَدْتُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَاللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرٍو وَغَيْرِ حَمَّادٍ، يَرْوِيهِ عَنْ عَمْرٍو كَمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. وَقَدْ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ يَمُنُّ لِقَى سُفْيَانَ بْنِ عَيِّنَةَ قَدِيمًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُدَاخِلُ فِي حَدِيثِهِ: ((مَاتَ))، وَعَجَبَ بَعْضُهُمْ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي وَجَدْتُ فِي كِتَابِي: ((مَاتَ)). قَالَ: وَلَعَلَّ هَذَا خَطَأً أَوْ زَلَّامًا مِنْهُ حَفِظْتُهَا عَنْهُ. *

غلطی یا الغرض ہے جو میں نے ان سے یاد کی ہے۔

[۱۰۹۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عمرہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک لوٹڈی تھی جسے انہوں نے مدبر کیا، اس نے ان پر جادو کر دیا، اور پھر اس نے جادو کا اعتراف بھی کیا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اس کو ان دیہاتیوں کے پاس بیچا جائے جو اپنے غلاموں سے برا سلوک کرتے ہیں، لہذا وہ بیچ دی گئی۔

عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَبَّرَتْ جَارِيَةً لَهَا فَسَحَرَتْهَا، فَاعْتَرَفَتْ بِالسَّحْرِ وَأَمَرَتْ بِهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَبَاعَ مِنَ الْأَعْرَابِ وَمَنْ يُسِيءُ مُلْكَتَهَا فَيَبِيعَتْ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ، وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ صِفَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكِتَابِ الْمُدَبِّرِ وَهِيَ جَمِيعٌ مَا فِيهِمَا، وَالسَّابِعُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

توضیح: ❶ غلاموں کی طرح لوٹڈیوں کو بھی مدبرہ کیا جاسکتا ہے۔

❷ غلام کو اس کی غلطی کے مطابق سزا دینا درست ہے۔

❸ مدبر غلام کی طرح مدبرہ لوٹڈی کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ

[9]..... مکاتب کا بیان

[۱۰۹۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دَرَاهِمٌ. *

مجاہد سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب غلام سے متعلق فرمایا: جب تک اس پر ایک درہم (کی ادائیگی بھی) باقی ہے وہ غلام ہے۔

توضیح: ❶ غلام اور آقا کے مابین طے شدہ معاوضے کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ مکاتب کہلاتا ہے اور ایسا معاہدہ کرنے والے غلام کو مکاتب کہا جاتا ہے۔

* أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۳۱۳ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۷۷) - واحمد: ۶ / ۵۰ - والدارقطني: ۴ / ۱۴۰ - وصححه الحاكم: ۴ / ۲۱۹، ۲۲۰.

* اسنادہ صحيح: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۳۲۴، ۳۳۱ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۹۹) - وعبدالرزاق (۱۵۷۱۷)، (۱۵۷۲۵) - والبخاري تعليقا قبل الحديث (۲۵۶۴).

۱۰۹۹] معلوم ہوا مکاتب غلام طے شدہ معاوضے کی ادائیگی مکمل ہوتے تک آزاد نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ایما عبد کو تب علی مائة اوقیة فأداها الا عشر اوقیات، فهو رقیق))

”جس غلام سے سو اوقیہ کے عوض مکاتب کی گئی اور اس نے دس اوقیوں کے علاوہ باقی ساری رقم ادا کر دی تو

وہ غلام ہی رہے گا۔“ (سنن ابن ماجہ، ابواب العتق، باب المکاتب، رقم: ۲۵۱۹)

مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۱۰۷۴۔

[۱۰۹۹]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلَامًا لَهُ عَلَى ثَلَاثِينَ أَلْفًا، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ. فَقَالَ: إِذْ أَنْ أَحْضُو كِتَابَتَكَ. فَقَالَ: قَدْ عَجَزْتُ فَأَمْحُهَا أَنْتَ. قَالَ نَافِعٌ: فَأَشْرْتُ إِلَيْهِ: أَمْحُهَا وَهُوَ يَطْمَعُ أَنْ يُعْتِقَهُ، فَمَحَاهَا الْعَبْدُ وَلَهُ ابْنَانِ أَوْ ابْنٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اعْتَزَلَ جَارِيَتِي، قَالَ: فَأَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ بَعْدُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَكَاتِبِ، وَهَذَا مَا فِيهِ.*

اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے کہ نافع نے اس کو بتایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام سے تیس ہزار پر مکاتب کر لی۔ پھر وہ غلام ان کے پاس آیا اور اس نے کہا، میں بے بس ہو چکا ہوں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، تب اپنی کتابت کو مٹا دے، اس نے کہا، میں بے بس ہوں آپ خود ہی مٹا دیں۔ نافع نے کہا، میں نے اس غلام کو اشارہ کیا اس کو مٹا دے کیونکہ وہ اسے آزاد کرنا چاہتے تھے۔ اس غلام نے مکاتب کو مٹا دیا اور اس کے ایک یا دو بیٹے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری لونڈی سے علیحدہ ہو جا، نافع نے کہا، بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بیٹے کو بھی آزاد کر دیا۔

بَابُ حُسْنِ الْمَلَكََةِ

[10]..... غلاموں سے اچھے سلوک کا بیان

[۱۱۰۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنِ عَجَلَانَ أَبِي مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ لِبَاسَ هِيَ أَوْ اسَ سَ مِنْ كَامَ لِيَا جَائِءَ جَسَ كِي اسَ

* صحیح: اخرجہ البیہقی: ۱۰ / ۳۴۱، ۳۴۲۔ و عبد الرزاق (۱۵۷۲۳)، (۱۵۷۲۴)۔

طاقت ہو۔

﴿إِلَّا مَا يُطِيقُ﴾ *

فوائد: 1 غلاموں اور نوکروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

2 غلاموں، نوکروں اور ملازمین کے حقوق اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا مالک کی ذمہ داری ہے۔

3 شریعت نے انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں بنایا ہے لہذا انسانوں کی بھی چاہیے کہ اپنے ماتحتوں پر

ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔

[۱۱۰۱] أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ.....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي لَهَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِسُلَمَى بِنْتِ مَعْلَانَ: أَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاللِّسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ. *

عتبہ بن ابی لہب سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غلاموں کے متعلق فرماتے سنا کہ ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔

[۱۱۰۲] أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَفَى أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ حَرَةً وَدُخَانَهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَجْلِسْ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَرَوْعْ لَهُ لُقْمَةً فَلْيُنَاوِلْهُ إِيَّاهَا أَوْ يُعْطِهِ إِيَّاهَا)) أَوْ كَلِمَةً هَذَا مَعْنَاهَا. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقُرْعَةِ وَالنَّفَقَةِ عَلَى الْأَقَارِبِ وَهِيَ جَمِيعُ مَا فِيهِ. *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا خادم اس کو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں سے بچائے۔ تو کھاتے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھالے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے سے ایک تہ ترہ تر نوالہ اسے دے دے یا عطا کر دے۔“ یا اس معنی کا کلمہ کہا (یہ راوی کا شک ہے۔)

فوائد: 1 خادموں اور نوکروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا درست ہے۔

2 جب خادم کھانا لائے تو اسے کھانے میں شریک ہونے کی دعوت دینی چاہیے اگر وہ ساتھ بیٹھنے سے انکار کرے تو

اسے اسی کھانے سے کچھ دے دینا مستحب ہے۔ مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۱۰۰۔



* اخرجه مسلم، الايمان، باب اطعام المملوك مما يأكل، والباسه مما يلبس، ولا يكلفه ما يغلبه (۱۶۶۲).

* في اسناده مقال: اخرجه البيهقي: ۸ / ۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۷۷).

* اخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأكل مع الخادم (۵۶۲۰)، (۲۵۵۷) - ومسلم، الايمان، باب اطعام،

المملوك مما يأكل..... الخ (۱۶۶۳).

کِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے مسائل

بَابُ زَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

[1]..... نبی ﷺ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بیان

[۱۱۰۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عقد کیا میں سات سال کی تھی، اور مجھ سے ہم بستری کی جبکہ میں نو برس کی تھی۔ اور میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور وہ چھوٹی چچیاں تھیں جو میرے پاس آتیں۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو آپ سے چھپ جاتیں اور نبی ﷺ ان کو میرے پاس بھیجا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنَةُ سَبْعٍ، وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ، وَكُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ، وَكُنَّ جَوَارِي يَأْتِينَنِي، فِإِذَا رَأَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرِبُهُنَّ إِلَىَّ. *

[۱۱۰۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ

* أخرجه البخاری، النکاح، باب من بنی بامرأة وهی بنت تسع سنین (۵۱۵۸)۔ ومسلم، النکاح، باب جواز التزویج الأب البکر الصغیرة (۱۴۲۲)۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ
سَبْعَ سِنِينَ، وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعَ سِنِينَ.
أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ اخْتِلَافِ
الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ
الْقُرْآنِ.*

.....: ﴿۱﴾ معلوم ہوا چھوٹی نابالغ بچی کا نکاح درست ہے مگر صحبت کے لیے بلوغت ضروری ہے۔

﴿۲﴾ مذکورہ حدیث میں نکاح کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر سات سال تھی جبکہ صحیحین میں ہے آپ کی بوقت نکاح عمر چھ سال تھی۔ ان روایات میں امام نووی رضی اللہ عنہ تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں چھ سال سے کچھ زائد عمر کو بعض روایات میں زیادتی حذف کر کے مکمل چھ سال بیان ہوئے ہیں جبکہ کہیں سات کا ذکر ہے اور کمی کو پورا گن لیا گیا ہے۔
(شرح مسلم، للنووی: ۹/ ۲۰۷)

﴿۳﴾ بوقت نکاح رخصتی ضروری نہیں۔

﴿۴﴾ چھوٹے بچوں اور بچیوں کا کھلونوں سے کھیلنا درست ہے۔

﴿۵﴾ عمروں میں واضح فرق کے باوجود نکاح درست ہے۔

﴿۶﴾ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ بیوی کی خوشی کا خیال رکھے اور اس کے لیے خوشی کے مواقع پیدا کر دے۔

﴿۷﴾ نکاح کے سلسلہ میں عمر کی شرعاً کوئی شرط نہیں لہذا ہمارے ملک کے عائلی قوانین میں نکاح سے متعلق جو عمر کی شرط لگائی گئی ہے شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

﴿۸﴾ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہجرت مدینہ سے دو سال قبل شوال میں ہوا جبکہ رخصتی ہجرت کے پہلے سال شوال میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی احادیث میں بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے، سورہ نور میں آپ کی برأت سے متعلق آیات بھی موجود ہیں آپ ۵۷ یا ۵۸ ہجری کو ماہ رمضان میں فوت ہوئیں۔

بَابُ زَوَاجِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

[2]..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

[۱۱۰۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ: أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَاهُ.....

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۰۳)

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا، کہ جب وہ مدینہ آئیں تو انہوں نے مدینہ والوں کو بتایا کہ وہ ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہیں تو انہوں نے ان کی بات نہ مانی۔ اور کہا، اجنبی لوگ کتنے جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک انسان حج کو گیا تو انہوں نے کہا کیا تو اپنے گھر والوں کے لیے کوئی پیغام لکھتا چاہتی ہے؟ انہوں نے ان کو لکھ کر دے دیا، جب وہ مدینہ واپس آئے، تو فرماتی ہیں، انہوں نے میری تصدیق کی اور میری پہلے سے زیادہ عزت کرنے لگے، فرماتی ہیں جب میں حلال ہوئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور مجھے منگنی کا پیغام دیا۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا، میرے جیسی سے کون نکاح کرے گا، اب میرے ہاں اولاد نہ ہوگی، اور میں غیرت مند، صاحب اولاد ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تجھ سے (عمر میں) بڑا ہوں، رہی غیرت تو اللہ اس کو دور فرما دیں گے۔ اور اولاد وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے عقد کر لیا اور آپ ان کے پاس آتے تو فرماتے: ”زنا ب کہاں ہے؟“ یہاں تک کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کو جلدی سے (ام سلمہ کی گود سے) چھین لیا اور کہا یہ رسول اللہ ﷺ کو روکتی ہے، جبکہ وہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) اسے دودھ پلاتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ”زنا ب کہاں ہے؟“ قریبہ بنت ابوامیہ، جو اس وقت وہاں موجود تھیں اس نے کہا اس کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے

أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ فَكَذَّبُوهَا، وَقَالُوا: مَا أَكْذَبَ الْعَرَائِبُ!، حَتَّى أَنْشَأَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ الْحَجَّ، فَقَالُوا: أَتَكْتَبِينَ إِلَى أَهْلِكَ؟ فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ: فَصَدَّقُونِي وَازْدَدْتُ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَطَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ: مَا مَثَلِي نِكَحًا. أَمَا أَنَا فَلَا وَلَدَ لِي وَأَنَا غَيُورٌ ذَاتُ عِيَالٍ، قَالَ: ”أَنَا أَكْبَرُ مِنْكَ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللَّهُ، وَأَمَّا الْعِيَالُ فَيَأْتِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَأْتِيهَا وَيَقُولُ: ((أَيْنَ زُنَابُ))؟ حَتَّى جَاءَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاخْتَلَجَهَا، وَقَالَ: هَذِهِ تَمْنَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُرَضِعُهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيْنَ زُنَابُ))؟ فَقَالَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ وَوَأَفَقَهَا عِنْدَهَا: أَخَذَهَا عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي آتِيكُمْ اللَّيْلَةَ)). قَالَتْ: فَكُنْتُ فَوَضَعْتُ بُقَالِي وَأَخْرَجْتُ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِي جِرِّ وَأَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدَتْهُ أَوْ عَصَرْتُهُ، قَالَتْ: قَبَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَصْبَحَ فَقَالَ حِينَ أَصْبَحَ: ((إِنَّ لَكَ عَلَيَّ أَهْلِكَ كَرَامَةً، فَإِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ لَكَ، وَإِنْ أُسْبِعَ أُسْبِعَ لِنِسَائِي)). *

لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں رات کو تمہارے پاس آؤں گا۔“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں اٹھی اور چکی کے نیچے رکھنے والے چمڑے کو بچھایا، اور گھڑے سے جو کے دانے نکالے، پھر چربی نکالی اور اس کو ان پر نچوڑ دیا، فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے رات گزاری اور صبح کی۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تیرے لیے تیرے گھر والوں کے ہاں عزت ہے، اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے سات دن مقرر کرتا ہوں، اور اگر میں نے سات دن مقرر کیے تو اپنی دوسری عورتوں کے لیے بھی سات کروں گا۔“

.....: **نوٹ:** بیوہ یا مطلقہ کو پیغام نکاح بھیجا جاسکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ نکاح مسنون ہے۔ اگرچہ وہ اولاد والی ہی کیوں نہ ہو۔

- 2) رشتہ داری قائم کرتے وقت اپنے حالات صحیح واضح کر دینے چاہئیں تاکہ بعد میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔
- 3) جب نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ کو پیغام نکاح بھیجا اس سے کچھ عرصہ قبل ان کے ہاں سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی تھی اور یہ انہیں دودھ پلاتی تھیں انہیں زینب کو نبی ﷺ پیار سے ”زنا ب“ کہتے تھے۔
- 4) سیدہ ام سلمہ، نبی ﷺ سے عمر میں چھوٹی تھیں۔
- 5) اولاد والی عورت سے نکاح کی صورت میں اس کے بچوں کی پرورش کا ذمہ دار اس کا بعد والا خاندان ہوگا اور یہ اولاد اس کی ”ربائب“ کہلائے گی۔
- 6) مدخلہ بیوی کی پہلے خاندان سے جو جوڑ کیوں ہوں ان سے اب اس شوہر کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

(سورۃ النساء: ۲۳)

- 7) وہ جزا جسے چکی کے نیچے اس لیے بچھایا جاتا ہے کہ آٹا اس پر گرے اسے ”مغال“ کہتے ہیں۔
- 8) معلوم ہوا چربی کھانا اور اسے استعمال میں لانا درست ہے۔
- 9) رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد شروع ایام میں ان کے کہنے پر مسلسل تین راتیں گزاریں۔

* أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۰۱ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۸۰) - واحمد: ۶ / ۲۹۵، ۳۰۷، ۳۰۸ - والنسائي في الكبرى (۸۹۲۶) - وصححه الحاكم: ۴ / ۱۶، ۱۷، وابن حبان.

10 نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خدشات رفع کرتے ہوئے انہیں پھر پور عزت و اکرام سے نوازا۔
11 پہلی بیوی کی موجودگی میں جب دوسری شادی کی جائے تو نئی دلہن کے پاس چند دن رہنے کے بعد باری مقرر کرنی چاہیے۔

12 نئی آنے والی اگر دلہن کنواری ہو تو خاوند کو اس کے پاس پورا ہفتہ رہنا چاہیے اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو تین دن اقامت مسنون ہے جیسا کہ حدیث نمبر: ۱۱۰۷ سے واضح ہے۔

13 اگر خاوند بیوی یا مطلقہ سے نکاح کرے اور پھر شروع میں اس کے پاس مسلسل سات راتیں گزارے تو پھر دوسری بیوی یا بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہ کر باری کا آغاز کرنا ہوگا۔ پھر بعد میں خاوند کے لیے اخراجات شب باشی اور رہن سہن کے معاملات میں تمام بیویوں کو مساوی حقوق دینے ضروری ہیں۔

14 ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ تھے ان کی وفات کے بعد ۴ ہجری میں رسول اللہ ﷺ سے ان کا نکاح ہوا۔ آپ نے ۵۹ یا ۶۱ ہجری میں وفات پائی۔

[۱۱۰۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ.....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: جَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَى امِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي شَادِي كِي، اَوْر اِن كِي هَا صَبْحَ هُوَتْى تَوَا اَبَا سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَعَى اَنِيَسِي كِي تِيرِي وَجَّ سِي تِيرِي كِي هَوْرَاوَلُوں كِي رُوَاوِي نِيَسِي، اَكْر تَوَا چَا هِي تُو مِي تِيرِي كِي اَسَا سَا دِن كِرَارُوں، اَوْر سَا تِي اِن كِي اَسَا، اَوْر اَكْر تَوَا چَا هِي تُو تِيرِي كِي اَسَا تِي دِن كِرَارُوں كَا پُور بَارِي مَقْرَر كِرُوں كَا۔“ اَمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَى فَرَمَا: اَبَا تِي دِن كِرَارِيں۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلْمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكَ عَلَيَّ أَهْلِيكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَعْتُ عِنْدَكَ، وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَاثُ عِنْدَكَ وَدُرْتُ)). قَالَتْ: ثَلَاثُ. *

[۱۱۰۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ قَالَ: لِبِكْرِ سَبْعٍ، وَلِلثَلَاثِ. * اِنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِي رُوَايَتِي هِي، اَنِيُوں نَعَى فَرَمَا: كِنُوَارِي كِي لِي (شَادِي كِي بَعْدِ خَاوَنَدَا كِي رَا ت كِرَارِي كِي) سَا تِي دِن كِرَارِيں اَوْر اَبُو هِي سِي شَادِي كِي صَوْرَتِي مِيں تِي دِن كِرَارِيں۔

* اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، الرِّضَاعُ، بَابُ قَدْرَمَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالْثِيْبُ عَنِ اِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزَّوْفَانِ (۱۴۶۰).

* اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ: اَخْرَجَهُ الْبِيْهَقِيُّ: ۷ / ۳۰۲- وَفِي الْمَعْرِفَةِ السَّنَنِ وَالْاَثَارِ لِه (۴۳۸۱) - (۴۳۸۲).

فتاویٰ: مذکورہ روایت سیدنا انس کے واسطے سے اسی معنی میں مرفوعاً بھی مروی ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب اذا تزوج البکر علی الثیب، رقم: ۵۲۱۳، ۵۱۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البکر..... الخ، رقم: ۱۴۶۱)

[۱۱۰۸]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....
 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا فَسَاقَ نِكَاحَهَا وَبِنَاءَ هُيَّهَا وَقَوْلَهُ لَهَا: ((إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منگنی کی، پھر اپنے نکاح، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے پاس رات گزارنے کی بات بیان کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے کہی کہ ”اگر تو چاہے تو میں تیرے ہاں سات دن ٹھہروں گا اور سات ہی اُن (دوسری بیویوں) کے ہاں۔“

بَابُ الْقِسْمَةِ

[3]..... باری مقرر کرنے کا بیان

[۱۱۰۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْفِيَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِسَمَانَ. *
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، آپ نے آٹھ کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔

فتاویٰ: ❶ اسلام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد کو بیک وقت ایک سے زائد چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دیتا ہے لیکن ان سب کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آنا بھی ضروری ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتَسْوِي﴾ (الاحزاب: ۵۱) سے بیویوں کی باری کے سلسلہ میں رخصت عنایت فرمائی تھی لیکن اس کے باوجود آپ باری کا اہتمام فرماتے جو آپ کے اعلیٰ اخلاق کی دلیل ہے۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۰۵)

* اخرجہ البخاری، النکاح، باب كثرة النساء (۵۰۶۷)۔ ومسلم، الرضاع، باب جواز هبتها نويتها لضررتها (۱۴۶۵)۔

③ معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی نویویاں حیات تھیں۔

[۱۱۱۰]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَفْسِمُ بَيْنَهُنَّ لِثَمَانَ. *
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ کے نکاح میں نویویاں تھیں اور آپ نے ان میں آٹھ کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔

[۱۱۱۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *
ہشام اپنے باپ سے روایت ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔

نوٹ:..... ① خاوند کا باری کے مطابق اپنی بیوی کے پاس رات رہنا یہ عورت کا حق ہے اگر عورت اس حق سے دست بردار ہونا چاہیے یا اپنا یہ حق کسی دوسری بیوی کو تفویض کرنا چاہیے تو وہ کر سکتی ہے۔
② اگر کوئی عورت اپنا حق چھوڑ دے یا کسی دوسری بیوی کو دے دے تو بھی اس کی دیگر ضروریات کو پورا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔

③ رسول اللہ ﷺ کو ازواجِ مطہرات میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ پیار تھا اس لیے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا حق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ پیار و محبت ہونے کے باوجود نبی ﷺ اپنی دیگر ازواج کے ساتھ معاشرتی برتاؤ میں ہر طرح سے عدل و انصاف فرماتے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: کان رسول اللہ ﷺ يقسم فيعدل ويقول: "اللهم هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا املك" کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج میں ایام کو) تقسیم فرمائے اور عدل کرتے اور فرمایا کرتے۔ "اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جو میرے بس میں ہے اور مجھے اس بات پر لامنت نہ کرنا۔ جس کا تو مالک ہے اور اس پر میرا اختیار نہیں۔" (سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، رقم: ۲۱۳۴۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱۴۰)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۰۹)

* أخرجه البخاري، الهبة وفضلها، باب هبة المرأة لغير زوجها، وعنتها اذا كان لها زوج فهو جائز..... الخ (۲۵۹۳)، (۵۲۱۲)۔ ومسلم، الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها (۱۶۶۳)۔

بَابُ الْقُرْعَةِ

[4]..... قرعہ اندازی کا بیان

[۱۱۱۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ عَنِ

ابن شهاب، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَبِي ﷺ كِي زَوْجِ مُحَمَّدٍ سَيِّدَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیوی کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ ان میں سے جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے۔

کِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُورِ. * دوران سفر بیوی کو ساتھ لے کر جانا اور عورت کا محرم کے ساتھ گھر سے ضرورت کے لیے نکلنا درست ہے۔

[۲] قرعہ اندازی جائز ہے۔

[۳] کسی مبہم معاملے کے تصفیہ کے لیے اور اگر کسی چیز کے ایک سے زائد حقدار ہوں تو ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے قرعہ اندازی کرنا مسنون ہے۔

بَابُ صَدَاقِهِ لِأَزْوَاجِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5]..... آپ ﷺ کے بیویوں کو دیئے ہوئے حق مہر کا بیان

[۱۱۱۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ صَدَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشْءٌ. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشْءُ؟ قَالَتْ: لا. قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَّةٍ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِبْلَاءِ وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا حق مہر کیا تھا؟ (جو آپ نے بیویوں کو دیا) انہوں نے فرمایا: آپ کا حق مہر اپنی بیویوں کے لیے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ پھر فرمایا: جانتے ہونش کتنا ہوتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے فرمایا: آدھا اوقیہ۔

* اخرجہ البخاری، الشهادات، باب تعديل النساء بعضهن بعضا (۲۶۶۱)۔ ومسلم، التوبة، في حديث الإفك وقبول توبة القاذف (۲۷۷۰)۔

فیہ .

فتاویٰ: نکاح میں حق مہر ضروری ہے یہ عورت کا حق ہے اور اس کی ادائیگی مرد پر لازم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاتُوا النِّسَاءَ صَدَقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ (النساء: ۴) عورتوں کو ان کے مہر بخوشی ادا کرو۔

مہر کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی شرعی مقدار نہیں ہے ہر آدمی اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق کم یا زیادہ دے سکتا ہے۔

مہر کو بہت زیادہ بڑھا دینا ناپسندیدہ ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ دینے ہوئے ارشاد فرمایا: ”عورتوں کا مہر بہت زیادہ قیمتی مت باندھو کیونکہ یہ چیز دنیا میں عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا باعث ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تم سے زیادہ مستحق تھے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب الصداق، رقم: ۲۱۰۶۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱۱۴) لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ مہر بالکل واجبی سا برائے نام مقرر کیا جائے۔

ایک اوقیہ چالیس درہم چاندی کے برابر ہے اور بارہ اوقیہ پانچ سو درہم کے اور نش نصف اوقیہ یعنی بیس درہم، کل مقدار پانچ سو بیس درہم تقریباً (۱/۲-۱) ڈیڑھ کلوگرام چاندی کے برابر بنتی ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ الزَّوْجِ عَلَى وَزْنِ نَوَاقِ مِنْ ذَهَبٍ

[6]..... شادی میں گھٹلی کے وزن کے برابر سونا بطور حق مہر دینے کا بیان

[۱۱۱۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَسْهَمَ النَّاسَ الْمَنَازِلَ، فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَلِيٍّ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتَّى أَقَاسِمَكَ مَالِي وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَيِّ أَمْرَاتِي شِئْتَ؟ وَأَكْفِيكَ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُونِي عَلَى السُّوقِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَأَصَابَ شَيْئًا، فَخَطَبَ امْرَأَةً فَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کی رہائش گاہوں کے لیے قرعہ اندازی فرمائی، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قرعہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نام نکلا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ آئیں میں آپ کے لیے اپنا مال تقسیم کروں، اور میں آپ کے لیے اپنی دو بیویوں میں سے جس کو آپ چاہتے ہیں علیحدہ ہو جاتا ہوں، اور آپ کے لیے مزدوری بھی کروں گا، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے بازار کا راستہ بتا دیجیے۔ آپ

آخر جہ مسلم، النکاح، باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید..... الخ (۱۶۲۶)۔

كَمْ تَزَوَّجْتَهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: عَلَى نَوَآءٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: ((أَوَّلِيمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ)).^{*}

بازار نکل گئے اور کچھ مال کمایا، پھر ایک عورت کو منگنی کا پیغام بھیجا، بعد میں اس سے شادی کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا: ”اے عبدالرحمن! کتنے مہر پر تو نے اس سے شادی کی؟“ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا، سونے کی ایک گٹھلی پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ولیمہ کر، اگرچہ ایک کبری ہی کا ہو۔“

شواہد: ① نبی ﷺ نے مہاجرین و انصار کے مابین بھائی چارہ قائم فرمایا تو انصار نے ایثار و قربانی کی بے مثال تاریخ رقم فرمائی کہ اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائیدادوں میں مہاجرین کو شریک فرمایا۔

② اگر کوئی مسلمان بھائی خیر خواہی کرے تو اس کا شکر یہ ادا کرنا اخلاقی فریضہ ہے۔

③ عہد نبوی میں اہل اسلام مدینہ منوہ کے بازاروں میں تجارت کرتے تھے۔

④ سونا اور چاندی بطور حق مہر دینا درست ہے۔

⑤ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ:

”النواة خمسة دراهم ولانش عشرون والاقوية اربعون“

”ایک نواۃ (گٹھلی) پانچ درہم کے اور نش بیس درہم کے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔“

(سنن ابو داؤد، رقم: ۲۱۰۹)

⑥ شادی کے موقع پر حسب استطاعت ولیمہ مننون ہے۔

[۱۱۱۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرٌ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَمْ سَأَلْتِ إِلَيْهَا؟)) قَالَ: زِنَةَ نَوَآءٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف آئے تو ان (کے کپڑے یا جسم) پر زرد رنگ کا نشان تھا، رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ اس نے انصاری کی عورت سے شادی کر لی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کتنا مہر دیا ہے؟“ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک

* أخرجه البخاري، البيوع، باب ماجاء في قول الله عز وجل فاذا قضيت الصلوة..... الخ (۲۰۴۹)۔ ومسلم،

النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم جديد..... الخ (۱۴۲۷)۔

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْلَمَ كَشَّطَلِي بَرَابِرُ سَوْنَا دِيَا هِي۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں وَكُوَ بَشَاةٌ)) * فرمایا: ”اچھا، تو ولیمہ کر خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔“

نوٹ: 1 زعفران اور زرد رنگ کا استعمال مردوں کے لیے ممنوع ہے ممکن ہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی بیوی کی خوشبو وغیرہ کا زرد رنگ ان کے لباس پر لگ گیا ہو جس سے متعلق نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا ہو۔

2 شادی کے لیے حسب و نسب اور ذات برادری کا ایک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اپنی قوم اور باہر کسی دوسری قوم میں دونوں طرح شادی کرنا جائز و درست ہے۔

3 حق مہر کی فوری ادائیگی بہتر ہے۔

4 اسلام میں مروجہ بارات کا کوئی تصور نہیں وگرنہ یہ کیسے ممکن ہے ایک چھوٹی سی بہتی میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی شادی ہو اور وہ اپنی محبوب ترین شخصیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ساتھ نہ لے کر جائیں۔

5 رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہ تھے۔

6 شادیوں میں لمبی چوڑی باراتیں، پر تکلف اور انواع و اقسام کے کھانوں سے ضیافتیں سراسر اسراف و تبذیر ہے۔

[۱۱۱۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلِيَّ وَزَيْنَ نَوَاةٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيْلَاءِ، وَالثَّالِثِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک کَشَّطَلِي بَرَابِرُ سَوْنَا پر شادی کی۔

بَابُ الزَّوْاجِ عَلَى سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ

[7]..... قرآن کی کسی سورت پر شادی کر دینے کا بیان

[۱۱۱۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے خود کو آپ کو ہبہ کر دیا، وہ دیر تک کھڑی رہی، پھر ایک صحابی کھڑا ہوا اور اس نے

* اخرجه البخاری، النکاح، باب الصفره للمتزوج (۵۱۵۳)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۱۴)

زَوَّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا إِيَّاهُ؟))، فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا زَارِي هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ، جَلَسَتْ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا))، فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا. قَالَ: ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)). فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). *

کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے میرا نکاح کر دیں اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”اس کو مہر دینے کے لیے تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟“ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس اس تہبند کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ تم اسے دے دو گے تو تم بیٹھ جاؤ گے تمہارے پاس تہبند نہ ہوگا، کوئی چیز تلاش کرلو۔“ اس نے کہا: میں کچھ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگلی ہی کیوں نہ ہو۔“ اس صحابی نے تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے۔“ اس نے کہا: ہاں، فلاں، فلاں سورۃ، انہوں نے سورتوں کے نام لیے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارا نکاح اس سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن یاد ہے۔“

حواشی: ① حدیث میں مذکور ہبہ کا معاملہ صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

﴿وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الاحزاب: ۵۰)

”اور وہ ایمان والی عورت جو اپنا آپ نبی کو ہبہ کر دے اور نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں تو یہ خاص طور پر صرف (اے نبی!) آپ کے لیے ہے اور مومنوں کے لیے نہیں ہے۔“

② معمولی سے معمولی چیز بھی بطور حق مہر دی جاسکتی ہے۔

③ تعلیم قرآن کو حق مہر مقرر کرنا درست ہے۔

④ معلوم ہوا غیر مادی اشیاء بھی بطور حق مہر متعین کرنا جائز ہے۔

* اخرجه البخاری، الوکالة، باب وكالة المرأة الامام فی النکاح (۲۳۱۰)، (۵۰۲۹)، (۵۰۳۰)۔ ومسلم، النکاح، باب الصداق جواز کونه تعلیم قرآن وخاتم حدید..... الخ (۱۴۲۵)۔

۱۱۱۸] أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

۱۱۱۹] أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

۱۱۲۰] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۱] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۲] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۳] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۴] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۵] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۶] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۷] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۸] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۲۹] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۳۰] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۳۱] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۳۲] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۳۳] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۳۴] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

۱۱۳۵] أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ ام حکیم کے بیٹے نے اپنی بیماری میں اپنی بیوی سے کہا کہ وہ اس کے لیے اس کی میراث سے کچھ نکال دے، تو اس عورت نے انکار کر دیا، تو ام حکیم کے بیٹے نے کہا، میں تجھ پر اس میراث میں ان کو داخل کروں گا جو تیرے حق کو کم کریں گی یا اس میں نقصان دہ ثابت ہوں، لہذا انہوں نے اپنی بیماری میں تین نکاح کر لیے، اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ہزار حق مہر دیا، عبدالملک بن مروان نے اس کو جائز قرار دیا۔ سعید بن سالم کہتے ہیں اگر تو ان عورتوں کا مہر، مہر مثل ہو تو درست ہے اور اگر مثل سے زیادہ ہے تو پھر زائد رقم کو واپس کر دیا جائے گا۔

عَنْ عَكْرِمَةَ بِنِ خَالِدٍ: أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ سَأَلَ امْرَأَةً لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ مِيرَاثِهَا مِنْهُ فِي مَرَضِهِ فَأَبَتْ فَقَالَ: لَا دُخْلَنَ عَلَيْكَ فِيهِ مَنْ يَنْقِصُ حَقَّكَ أَوْ يَضُرُّهُ بِه فَنَكَحَ ثَلَاثًا فِي مَرَضِهِ أَصْدَقَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ: إِنْ كَانَ صَدَاقَ مِثْلِهِنَّ جَازًا، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ رَدَّتِ الزَّيَاةُ وَقَالَ فِي الْمُحَابَاةِ كَمَا قُلْتُ أَنَا فِي كِتَابِ الْوَصَايَا الَّذِي لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ. *

[۱۱۲۱]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ:.....

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ام حکم نے اپنی بیماری میں ارادہ کیا کہ اس کی بیوی اس کی میراث سے (صدقہ، خیرات وغیرہ) نکالے، اس عورت نے انکار کر دیا، تو انہوں نے اس پر تین اور عورتوں سے نکاح کر لیا، اور ان میں سے ہر ایک عورت کو ایک ہزار دینار حق مہر دیا، عبدالملک بن مروان نے اس کو جائز قرار دے کر ان کو آٹھویں حصے میں حصہ دار بنا دیا۔ ربیع نے کہا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات نص ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے خیال میں یہ مہر مثل تھا، اور اگر ان کے مہر مثل سے زائد ہو تو نکاح تو تب بھی جائز ہے البتہ مہر مثل سے زیادہ مہر باطل قرار پائے گا اگر وہ اپنی اسی

أَنَّهُ سَمِعَ عَكْرِمَةَ بِنِ خَالِدٍ يَقُولُ: أَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ فِي شُكُوَاهُ أَنْ يُخْرِجَ امْرَأَةً مِنْ مِيرَاثِهَا فَأَبَتْ فَكَوَحَّ عَلَيْهَا ثَلَاثَ نِسْوَةٍ وَأَصْدَقَهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَشَرَّكَ بَيْنَهُنَّ فِي الثُّمَنِ. قَالَ الرَّبِيعُ: هَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ نَصًّا، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَرَى ذَلِكَ صَدَاقَ مِثْلِهِنَّ وَلَوْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ صَدَاقِ مِثْلِهِنَّ جَازَ النِّكَاحُ، وَيَبْطُلُ مَا زَادَ عَلَى صَدَاقِ مِثْلِهِنَّ إِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ؛ لِأَنَّهُ فِي حُكْمِ الْوَصِيَّةِ وَالْوَصِيَّةُ لَا تَجُوزُ لِوَارِثٍ. *

* اسنادہ ضعیف لعنۃ ابن جریر: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۹۲۹).

* اسنادہ ضعیف لعنۃ ابن جریر: أخرجه البيهقي: ۶/ ۲۷۶ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۹۲۷).

بیماری میں فوت ہو جائے۔ کیونکہ یہ وصیت کے حکم میں ہے اور وارثوں کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔

[۱۱۲۲]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَبَةَ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے بیان کیا کہ حفص بن مغیرہ کی بیٹی عبداللہ بن ابی ربیعہ کے نکاح تھی اور انہوں نے اسے طلاق دے دی، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کر لی۔ ان سے یہ بات بیان کی گئی کہ یہ عورت بانجھ ہے اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو انہوں نے اس کے ساتھ صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ عرصہ اسی طرح رہی۔ پھر اس سے عبداللہ بن ابی ربیعہ نے دوبارہ شادی کر لی، وہ بیمار تھے (شادی اس لیے کی) تاکہ وہ اس کی بیویوں میں ان کی میراث کی حصہ دار بن سکے، اور ان کی آپس میں رشتہ داری بھی تھی۔

[۱۱۲۳]..... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ فِي كِتَابِ النِّكَاحِ فِي الْإِمْلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ نَكَحَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَجَازَ ذَلِكَ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ. *

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ

[9]..... نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان

[۱۱۲۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ لَا يَنْكِحُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

* اسنادہ ضعیف لعنعة ابن جریج: أخرجه البيهقي: ۶/ ۲۷۶ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۹۲۶).

* اسنادہ ضعیف لعنعة ابن جریج: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۹۲۸) - وعبد الرزاق (۱۰۶۶۹).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَقَدْ زَادَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ: ((حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرَكَ)). *

ایک اور سلسلے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ اور بعض محدثین نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ ”یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لے یا وہ مٹگنی توڑ دے۔“

[۱۱۲۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ)). *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی مٹگنی پر مٹگنی نہ کرے۔“

[۱۱۲۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيْبِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ)). *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی مٹگنی پر مٹگنی نہ کرے۔“

[۱۱۲۹]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ الْخَيْطِ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرَكَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّلَاثِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالرَّابِعِ وَالْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ التَّعْرِيفِ بِالْخُطْبَةِ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی مٹگنی پر آدمی کو مٹگنی کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ اس سے نکاح نہ کرے یا اسے چھوڑ نہ دے (یعنی مٹگنی توڑ دے۔)

* أخرجه البخاری، النکاح، باب لا یخطب علی خطبة اخیه حتی ینکح او یدع (۵۱۴۴)، (۲۱۴۰)۔ ومسلم،

النکاح، باب تحريم الخطبة علی خطبة اخیه..... الخ (۱۴۱۳)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۲۵)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۲۶)

* صحيح: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۱۸۷)۔ واحمد: ۲ / ۴۲۔

بَابُ التَّعْرِیضِ بِالْحِطْبَةِ

[11]..... اشارہ، کنایہ میں نکاح کا پیغام بھیجنے کا بیان

[۱۱۳۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارہ، کنایہ سے عورتوں کو نکاح کے متعلق کہو۔“ (البقرة: ۴۳۵) سے متعلق فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کسی عورت کو اس کے خاوند کی وفات کی عدت میں کہے، تو میرے لیے باعث عزت ہے، میں تجھ میں رغبت رکھنے والا ہوں، اللہ تعالیٰ تیری طرف خیر یا رزق لانے والے ہیں یا اس سے ملتی جلتی بات کہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ [البقرة: ۲۳۵]. أَنَّ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةٍ زَوْجِهَا: إِنَّكَ عَلَيَّ لَكَرِيمَةٌ، وَإِنِّي فِيكَ لَرَاعِبٌ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَائِقٌ إِلَيْكَ خَيْرًا أَوْ رِزْقًا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ. *

نوٹ:..... معلوم ہوا دوران عدت بیوہ عورت کو اشارے کنائے سے پیغام نکاح بھیجنا درست ہے۔

[۱۱۳۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: ”جب تیری عدت ختم ہو جائے مجھے اطلاع کرنا۔“ کہتی ہیں جب میری عدت ختم ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ معاویہ اور ابو جہم رضی اللہ عنہما نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ مفلس آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم تو اپنی لاشی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔“ اللہ نے ان سے نکاح میں اتنی خیر و خوبی دی

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: ((وَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي)). قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ أَنْ كَجِحَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَكَّحْتُهُ، فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا، وَأَعْتَبْتُ بِهِ)). *

* صحیح: أخرجه البيهقي: ۱۷۸ / ۷ - وابن أبي شيبة (۱۶۸۳۵)، (۱۶۸۴۴) - ومالك في الموطأ، النكاح، باب

ما جاء في الخطبة.

* أخرجه مسلم، الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (۱۴۸۰).

کہ مجھ پر، دوسری عورتیں رشک کرنے لگیں۔

.....: ﴿۱﴾ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند نے طلاق بتہ دی تھی اور یہ اس کی عدت گزار رہی تھیں کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ((اذا حَلَلْتَ فَأَذْنِیْ))۔

﴿۲﴾ ان کے پہلے خاوند کا نام ابو حفص بن مغیرہ یا ابو عمر بن حفص تھا۔

﴿۳﴾ طلاق یافتہ عورت کو بھی دورانِ عدت پیغامِ نکاح بھیجا جاسکتا ہے۔

﴿۴﴾ نکاح کا پیغام دینے والے کے ہر طرح کے حالات کا بغور جائزہ لے کر اسے قبول یا رد کرنا چاہیے۔

﴿۵﴾ شرعی ضرورت سے کسی کا عیب بیان کرنا ممنوعہ اور حرامِ غیرت کے زمرے میں نہیں آتا۔

﴿۶﴾ اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننے میں ہی خیر ہے۔

[۱۱۳۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت قیس) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اس کے خاوند کی طرف سے طلاق کی صورت میں عدت کے دوران کہا: ”جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے بتانا۔“ فرماتی ہیں، جب میری عدت پوری ہوئی تو میں نے آپ کو بتایا کہ معاویہ اور ابو جہم رضی اللہ عنہما نے مجھے پیغامِ نکاح بھیجا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ مقلس آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم تو اپنی لاشی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، لہذا تو اسامہ سے نکاح کر لے۔“ فرماتی ہیں، مجھے یہ بات ناپسند لگی، آپ ﷺ نے دوبارہ کہا: ”تم اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لو۔“ پھر میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر دی کہ عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

عَنْ فَاطِمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا: ((فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذْنِیْ)). قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ أَنْ كَجِحَى أُسَامَةَ)). قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ قَالَ: ((أَنْ كَجِحَى أُسَامَةَ)). فَكَرِهْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَأَعْتَبْتُ بِهِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّلَاثِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

بَابُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ مُرْشِدٍ وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ

[12]..... مرشد ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہے

[۱۱۳۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ مُرْشِدٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا: مرشد ولی اور دو وشاہدین عَدْلٍ. * دیانندار گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

نوٹ:..... نکاح کے سلسلہ میں جہاں والدین کو لڑکی پر جبر کرنے اور اس کی رضا مندی حاصل کیے بغیر اس کی شادی سے منع کیا گیا ہے وہیں ولی سرپرست کی اجازت کے بغیر منعقد ہونے والے نکاح کو شرعاً غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

۱) اگر ولی جاہل یا ذہنی طور پر معذور یا گنہگار ہو تو لڑکی کے باپ کی طرف سے قریبی تعلق دار مثلاً دادا، چچا، تایا وغیرہ اس کے ولی ہوں گے لیکن کسی لڑکی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ گھر سے بھاگ کر چوری چھپے اپنا نکاح خود کر لے۔

۲) معلوم ہوا نکاح کے موقع پر کم از کم دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم وغیرہ میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(سنن ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بینه، رقم: ۱۱۰۴)

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے ”ولا تشرط العدالة حتی ینعقد بحضرة الفاسقین عندنا“ کہ نکاح کے

گواہوں میں عدالت شرط نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک دو فاسقوں کے رو برو بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

(الہدایہ، کتاب النکاح: ۴ / ۳۰۶)

[۱۱۳۴]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ وَأَحْسَبُ مُسْلِمًا قَدْ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ خُثَيْمٍ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ولی، دو دیانندار گواہوں اور مرشد ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اور میرے خیال میں مسلم بھی کہا اس کو ابن جریج نے ابن خثیم سے سنا ہے۔

* صحیح بطرفہ: اخرجه البيهقي: ۷ / ۱۱۲، ۱۲۴، ۱۲۶۔ و عبدالرزاق (۱۰۴۸۳)۔ وابن ابی شیبہ (۱۰۹۱۷)۔

مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ . *

بَابُ إِذَا أَنْكَحَ الْوَالِيَّانِ فَلَاوَلَّ أَحَقُّ

[13]..... جب دو ولی نکاح کریں تو پہلا زیادہ حق دار ہے

[۱۱۳۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَكَحَ الْوَالِيَّانِ فَلَاوَلَّ أَحَقُّ، وَإِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانَ فَلَاوَلَّ أَحَقُّ)). *

نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو ولی نکاح کریں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے ہے، اور جب دو صاحب اختیار ایک ہی چیز کو بیچیں تو پہلے بیچ کرنے والے کی بیچ درست ہو۔“

[۱۱۳۶]..... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ عَلِيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْكَحَ الْوَالِيَّانِ فَلَاوَلَّ أَحَقُّ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ . *

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔“

بَابُ الْمَرْأَةِ لَا تَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ

[14]..... عورت عقد نکاح کی ولی نہیں بن سکتی

[۱۱۳۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُحْطَبُ إِلَيْهَا

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے بیان کیا، فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کے خاندان میں سے کسی عورت کا

* سندہ قوی: أخرجه البيهقي: ۷ / ۱۲۶ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۰۷۶).

* أخرجه ابو داود، النكاح، باب اذا انكح الوليان (۲۰۸۸) - والترمذي، النكاح، باب ماجاء في الوليين يزوجان (۱۱۱۰) - وقال حسن . والنسائي البيوع . باب الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق (۴۶۸۶) - وصححه الحاكم:

۱۷۵، ۱۷۴، ۳۵ / ۲

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۳۵)

النِّكَاحِ قَالَتْ لِبَعْضِ أَهْلِهَا: زَوْجٌ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ. *
خطبہ نکاح پڑھا جاتا اور وہ حاضر ہوتیں۔ جب عقد نکاح باقی رہ جاتا تو وہ گھر والوں میں سے کسی کو کہتیں اس کی شادی کرو کیونکہ عورت عقد نکاح کی ولی نہیں بن سکتی۔

[۱۱۳۸]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ؛ فَإِنَّ الْبَغِيَّ إِنَّمَا تُنْكَحُ نَفْسَهَا. *
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کی ولی بن کر نکاح نہ کرے، بے شک زانیہ عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

..... ① معلوم ہوا ولایت کے لیے مرد کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

② عورت عورت کی ولی نہیں بن سکتی یعنی باپ کی بجائے ماں ولی نہیں بن سکتی اگر باپ نہیں ہے تو چچا یا بھائی ولی

ہوگا۔

③ لڑکی اپنا نکاح خود بھی نہیں کر سکتی اگر ایسا کرے گی تو وہ بدکاری کا ارتکاب کرے گی۔

④ لڑکے کے لیے ولایت ضروری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ بَطْلَانِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيِّ وَرَدِّهِ

[15]..... بغیر ولی کے باطل اور مردود ہونے کا بیان

[۱۱۳۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نِكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثًا)). *
عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

* اسنادہ ضعیف لعنعة ابن جريج: اخرجہ البيهقي: ۱۱۲ / ۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۰۸۶)۔
وعبدالرزاق (۱۰۴۹۹)۔ وابن ابی شیبہ (۱۵۹۵۳)۔

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۱۱۰ / ۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۰۷۷)۔ وعبدالرزاق (۱۰۴۹۴)۔
وابن ابی شیبہ (۱۵۹۶۰)۔ وقد ثبت مرفوعاً به، رواه ابن ماجه (۱۸۸۲)۔ والدارقطني: ۳ / ۲۲۷، ۲۲۸۔

* اخرجہ ابو داود، النکاح، باب فی الولی (۲۰۸۳)۔ وابن ماجه، النکاح، باب لا نکاح الا بولی (۱۸۷۹)۔
والترمذی، النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بولی (۱۱۰۲)۔ وقال ”حسن“ وضححه ابن الجارود (۷۰۰)۔
والحاكم: ۲ / ۱۶۸۔ وابن حبان۔

کلمات میں مرتبہ دہرائے۔

[۱۱۴۰]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس عورت سے ہم بستری کرے تو اس پر حق مہر کی ادائیگی واجب ہے۔ کیونکہ اس نے اس کے بدلے عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا۔ اگر اولیاء کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہے۔“

نوٹ: ① ولی کے بغیر نکاح باطل ہے۔

② عورت از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔

③ صحبت کے بعد جدائی کی صورت میں مرد کے ذمہ پورے حق مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

④ نظام خلافت میں امیر اور حاکم کو نکاح کے معاملات میں مداخلت کا حق حاصل ہے۔

⑤ لا وارث بچی کا اگر کوئی ایسا رشتہ دار موجود نہ ہو جو اس کے مفادات کا احساس کرنے والا ہو تو ایسی صورت میں

حاکم کو سرپرست کا کردار ادا کرنا چاہیے۔

⑥ صحیح احادیث کے خلاف ہدایہ میں لکھا ہے: ”یسنعقد نکاح الحرة العاقلة البالغة برضاءها وان لم

یعقد علیها ولی بکرأ کانت او ثیباً.“ ”آزاد، عاقلہ، بالغہ کا نکاح اس کی مرضی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے

اگرچہ اس کے ولی نے نہ کیا ہو، عورت خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ ہو۔“ (ہدایہ، باب فی الاولیاء: ۲/۳۱۳)

⑦ عقد نکاح کے لیے ولایت کو ضروری نہ سمجھنا غلط ہے اور ایسے منعقد ہونے والے نکاح کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[۱۱۴۱]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:.....

عمر بن دینار رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بنی بکر بن کنانہ میں سے

ایک عورت نے جسے بنت ابی ثمامہ کہا جاتا تھا۔ عمر بن

عبداللہ بن مضر سے نکاح کیا۔ علقمہ بن علقمہ العتواری

انظر الحدیث السابق برقم: (۱۱۳۹)

نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جبکہ وہ مدینہ کے گورنر تھے کہ میں اس عورت کا ولی ہوں اور اس نے میرے مشورہ کے بغیر شادی کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا، جبکہ وہ آدمی اس سے ہم بستری کر چکا تھا۔ فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح نہیں ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اگر مرد نے اس سے ہم بستری کی تو اس کے لیے مہر مثل ہے۔ اس کے بدلے جو اس نے اس سے حاجت پوری کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کے مطابق جو آپ نے ایسی عورت کے لیے کیا۔

عَلَقَمَةَ الْعُتَوَارِيَّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِذْ هُوَ وَالِي الْمَدِينَةِ: إِنِّي وَلِيُّهَا وَإِنَّمَا نَكَحْتُ بِغَيْرِ أَمْرِي فَرَدَّهُ عُمَرُ وَقَدْ أَصَابَهَا قَالَ: فَأَيُّ امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيَّهَا فَلَا نِكَاحَ لَهَا، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، وَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا صِدَاقٌ مِثْلِهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا بِمَا قَضَى لَهَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. *

[۱۱۴۲]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:.....

عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ دوران سفر ایک جماعت اکٹھی ہوگئی اور ان میں ایک عورت بیوہ تھی، ایک آدمی ان میں سے اس کا ولی بنا اور اس نے اس کا دوسرے آدمی سے نکاح کر دیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے اور کروانے والوں کو کوڑے لگوائے اور اس نکاح کو فسخ کر دیا۔

أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رُفْقَةً فِيهِمْ امْرَأَةٌ تَيْبٌ فَوَلَّتْ رَجُلًا مِنْهُمْ أَمْرَهَا فَرَوَّجَهَا رَجُلًا، فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّكَاحَ وَالْمُنْكَحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا. *

[۱۱۴۳]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عبدالرحمن بن معبد سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے نکاح کو باطل قرار دیا جس نے ولی کے بغیر نکاح کیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبُدٍ: أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ وِلْيَةٍ. *

[۱۱۴۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

* اسنادہ ضعیف لعنعة ابن جریج والجزء المرفوع مرسل: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۰۷۹)۔

وعبدالرزاق (۱۰۴۸۴)۔ وابن ابی شیبہ (۱۵۹۴۱)۔

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه، فان عکرمہ بن خالد لم یسمع من عمر بن الخطاب: أخرجه البيهقي: ۷/ ۱۱۱۔ وفي

المعرفة السنن والآثار له (۴۰۷۲)۔ والدارقطنی: ۳/ ۲۲۵۔ وعبدالرزاق (۱۰۴۸۶)۔ وابن ابی شیبہ (۱۵۹۳۶)۔

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان عبدالرحمن بن معبد لم یسمع من عمر بن الخطاب: أخرجه البيهقي: ۷/ ۱۱۱۔

وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۰۷۲)۔ وعبدالرزاق (۱۰۴۸۵)۔ وسعيد بن منصور (۵۷۵)۔

ابو الزبیر نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے نکاح کا معاملہ لایا گیا جس میں صرف ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خفیہ نکاح ہے، اور میں اسے جائز قرار نہیں دیتا، اور اگر میں پہلے اس کو بیان کر چکا ہوتا تو اب میں رجم کرتا۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ: هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ، فَلَا أُجِيزُهُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ. *

بَابُ الْمُخْتَفِيِ وَالْمُخْتَفِيَةِ وَالْوَأْصِلَةِ وَالْمَوْصُولَةِ

[16]..... خلوت کے راز افشا کرنے والا اور کرنے والی، مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان

[۱۱۴۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ.....

عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِيَّ وَالْمُخْتَفِيَةَ. *
عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوت کے راز ظاہر کرنے والے اور کرنے والی (دونوں) پر لعنت فرمائی۔

نوٹ:..... مباشرت کے حالات و واقعات لوگوں کو بیان کرنا خلاف مروت اور ممنوع ہے۔ ایسا کام کرنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید سنائی ہے۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ان من اعظم الامانة عند الله يوم القيامة، الرجل يفضي الى امرأته وتفضي اليه ثم ينشر سرها))

”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات امانت میں بہت بڑی خیانت شمار ہوگی کہ ایک مرد اپنی بیوی کے اور بیوی اپنے شوہر کے قریب ہو اور پھر وہ اس کے راز کو پھیلا دے۔“

(صحیح مسلم، النکاح، باب تحريم افشاء سر المرأة، رقم: ۱۴۳۷)

[۱۱۴۶]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ قَاطِمَةَ.....

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَتْ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْمَاءَ رضی اللہ عنہا بِيَانِ فَرَمَاتِي هِيَ أَنْ يَكُونَ نِكَاحًا لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ: هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ، فَلَا أُجِيزُهُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ. *

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه، فان ابا الزبير لم يسمع من عمر اخرجه البيهقي: ۷/ ۱۲۶. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۰۳).

* اسنادہ ضعیف لارسالہ: اخرجه البيهقي: ۸/ ۲۷۰. وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۷۰).

پاس آئی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیٹی کو خسرہ کا بخار ہوا تو اس کے بال جھڑ گئے، کیا اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔“

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَمَزَّقَ شَعْرُهَا أَفْأَصِلُ فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ.*

قواعد: 1) عورتوں کے لیے اپنے خاوند کی خوشی کے لیے شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے زیب و زینت اختیار کرنا درست ہے۔

2) اگر عورت کے بال چھوٹے یا کم ہوں تو ان بالوں کو بڑھانے کے لیے وگ کا استعمال کرنا ممنوع اور حرام ہے۔

3) غلط کام کرنے والا اور غلط کام میں معاونت فراہم کرنے والا دونوں مجرم ہیں۔

4) عورتوں کو غیر شرعی زیب و زینت اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بَابُ: الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تَسْتَأْذِنُ

[17]..... شوہر دیدہ اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے [۱۱۴۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ عورت اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے، اور اس کی اجازت اس کا چپ رہتا ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تَسْتَأْذِنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا)).*

قواعد: 1) شوہر دیدہ، بیوہ یا مطلقہ عورت اپنے نفس سے متعلق ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ وہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔

2) نکاح میں ولایت کے ساتھ ساتھ لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے ولی کو جبر و اکراہ کا حاصل نہیں ہے۔

* أخرجه البخاری، اللباس، باب الموصولہ (۵۹۳۶)، (۵۹۴۱)۔ ومسلم، اللباس والزینة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصله..... الخ (۲۱۲۲).

* أخرجه مسلم، النکاح، باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق، والبکر بالسکوت (۱۴۲۱).

۳ اگر کنواری لڑکی شرم و حیا کی وجہ سے بول کر رضا مندی کا اظہار نہ کرے تو اس کی خاموشی کو رضا مندی تصور کیا جائے گا۔

۴ مطلقہ اور بیوہ کا دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے۔

[۱۱۴۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ.....
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.*

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے، اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔“

بَابُ وِلَايَةِ الْآبَاءِ وَرَدِّ نِكَاحِ الشَّيْبِ إِذَا كَرِهَتْهُ

[18]..... باپ، دادا کے ولی بننے، شوہر دیدہ کے ناپسندیدگی کی صورت میں ہونے والے نکاح کو باطل قرار دینے کا بیان

[۱۱۴۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ.....
 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ نَعِيمًا أَنْ يُؤَامِرَ أُمَّ ابْنَتِهِ فِيهَا.*

ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نعیم کو بیٹی کی ماں سے (نکاح) کرنے کی صورت میں مشورہ کا حکم دیا۔

[۱۱۵۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ.....

عَنْ خَنْسَاءِ ابْنَةِ خِدَامٍ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا، وَهِيَ شَيْبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِي مِنَ الْجُزْءِ

خنساء بنت خزام سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا، اور وہ شیبہ تھیں، انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا لہذا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو باطل قرار دیا۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۴۷)

* اسنادہ ضعیف لإعضاله: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۰۸۴).

الثَّانِي مِنْ اِخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

حواشی: ❶ ولی کو پہلے لڑکی سے رضا مندی معلوم کرنے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تاکہ بعد میں ناخوش گوار حالات پیدا نہ ہو۔

❷ ولی کا باکرہ پر جبر درست نہیں بیوہ یا مطلقہ کے مشورہ کے بغیر زبردستی اس کا کہیں نکاح کر دینا تو بالادولی منوط ہے۔
❸ اگر شوہر دیدہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو وہ بذریعہ عدالت اس نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الْاَيَامِي

[19]..... غیر شادی شدہ مردوزن کے نکاح کا بیان

[۱۱۵۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ [النور: ۳] الْآيَةَ ، قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَتْهَا ﴿وَأَنْكِحُوا الْاَيَامِي مِنْكُمْ﴾ [النور: ۳۲] فَهِيَ مِنْ اَيَامِي الْمُسْلِمِينَ . *

ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے اللہ کے فرمان: ”زانی مرد نہ نکاح کرے مگر زانیہ عورت سے“ (النور: ۳) کی تفسیر میں مروی ہے فرمایا یہ آیت منسوخ ہے اور اس کو ”تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح ہوں ان کے نکاح کر دو۔“ (النور: ۳۲) نے منسوخ کیا ہے، اور یہ مسلمانوں سے بے نکاح مرد و عورت ہیں۔

حواشی: ❶ شریعت اسلامیہ میں نسخ موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِخْهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرة: ۱۰۶)

”ہم جس آیت کو منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو ہم اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

❷ وانكحوا الايامی مردوزن دونوں کو شامل ہے اور اس میں کنواری، بیوہ، مطلقہ عورتیں اور ایسے مرد جن کی بیویاں نہیں ہیں سب کی شادی کا حکم ہے۔

❸ اللہ نے اولیاء کو نکاح کر دینے کا حکم دیا یہ نہیں فرمایا کہ خود نکاح کر لو، گویا یہ آیت بھی ولی کی اجازت کو ضروری

قرار دیتی ہے۔

* اخرجہ البخاری، النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة فنكاحه مردود (۵۱۳۸)، (۵۱۳۹)۔

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۱۵۴۔ وابن ابی شيبه (۱۶۹۲۲)۔ وسعيد بن منصور (۸۶۲)، (۸۶۳)۔

[۱۱۵۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى.....

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: یہ منسوخ ہے اور اس کو ﴿وَأَنكحُوا الْيَتَامَى مِنْكُمْ﴾ نے منسوخ کیا ہے اور اس سے مراد مسلمانوں کے بے نکاح مرد و زن ہیں، یعنی اللہ کا یہ فرمان (منسوخ ہے) کہ ﴿الزَّانِي لَا يَنْكحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ [النور: ۳] الآية۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَتْهَا ﴿وَأَنكحُوا الْيَتَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾ [النور: ۳۲] فَهِيَ مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ، يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿الزَّانِي لَا يَنْكحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ [النور: ۳] الْآيَةَ. *
[۱۱۵۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

عبداللہ بن ابی یزید نے بعض علماء سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت دونوں کے درمیان فیصلہ کن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: فَهُوَ حَكَمٌ بَيْنَهُمَا. *

[۱۱۵۴]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

مجاہد سے روایت ہے کہ یہ آیت ﴿الزَّانِي لَا يَنْكحُ﴾ (النور: ۳) ان زانی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جاہلیت میں اپنے گھروں پر جھنڈے گاڑ کر زنا کرتی تھی۔

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي بَغَايَا مِنْ بَغَايَا الْجَاهِلِيَّةِ كَانَتْ عَلَى مَنَازِلِهِمْ رَايَاتٌ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ نِسَاءٍ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *

بَابُ مَا كَانَ مِنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

[20]..... نكاح متعہ کے جواز کا بیان

[۱۱۵۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.....

قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۵۱)

* اسنادہ صحیح الی قائلہ وهو ابن عباس: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۱۵۴ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۰۳۵).

* اسنادہ ضعیف لارسالہ: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۱۵۴ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۳۴) - والطبري في

۷۲، ۷۱، ۱/۸

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ، فَتَهَانَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ *.

جہاد کرتے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہ ہوتیں، سو ہم نے خفی ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا، پھر ہمیں ایک معین مدت تک کسی چیز کے بدلے عورت سے نکاح کی اجازت دے دی گئی۔

نوٹ: ایسا نکاح جس میں مرد و عورت ایک معینہ مدت تک میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے پر رضامندی کا اظہار کر لیں ”نکاح متعہ“ کہلاتا ہے۔

2 شروع اسلام میں نکاح متعہ جائز تھا بعد میں حرام قرار دے دیا گیا جیسا کہ اگلے باب کی روایات سے واضح ہے۔ [۱۱۵۶]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.....

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ فَتَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ *.

قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہ ہوتی تھیں، ہم نے خفی ہونا چاہا تو ہمیں اس سے روک دیا، پھر ہمیں ایک عورت سے معین مدت تک کسی چیز کے بدلے میں نکاح کی رخصت دے دی گئی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

[41]..... نکاح متعہ کے حرام ہونے کا بیان

[۱۱۵۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَكَانَ الْحَسَنُ أَرْضَاهُمَا، عَنْ أَبِيهِمَا.....

أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت

* اخرجه البخاری، النکاح، باب ما یکره من التبتل والخصاء (۵۰۷۵)، (۴۶۱۵)۔ ومسلم النکاح، باب نکاح المتعة وبيان انه ابیح ثم نسخ..... الخ (۱۴۰۴).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۵۵)

نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَمَتِّعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ كَهَانِهِ مِنْ مَنَعٍ فَرَمَايَا۔
الْأَهْلِيَّةِ . *

۱..... نکاح متعہ کی شروع اسلام میں اجازت تھی پھر غزوہ خیبر کے موقع پر اس کو حرام قرار دیا گیا۔
۲ بعض روایات میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ کو حرام قرار دیا۔
۳ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”والصواب المختار أن التحريم ولا باحة كانا مرتين وكانت حلا لا قبل خبير ثم حرمت يوم خبير ثم أبيحت يوم فتح مكة وهو يوم او طاس لا تصالهما ثم حرمت يومئذ بعد ثلاثة ايام تحريما مؤبدا الى يوم القيامة واستمر التحريم“
”درست بات یہ ہے کہ متعہ دو مرتبہ حرام اور دو ہی مرتبہ جائز ہوا، یہ غزوہ خیبر سے پہلے حلال تھا پھر غزوہ خیبر کے موقع پر حرام قرار دیا گیا، پھر فتح مکہ کے موقع پر مباح قرار دیا گیا اور یہی یوم او طاس بھی ہے پھر تین دن بعد اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا اور حرمت ہی باقی رہی۔“

(شرح مسلم للنووی: ۹ / ۱۸۱)

۴ رافضی، شیعہ حضرات کے علاوہ تمام امت محمدیہ رحمہم اللہ انکاح متعہ کی حرمت پر متفق ہے۔
۵ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرتے اور نکاح متعہ کے جواز کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایسی روایات بالتصریح بیان فرمائی ہیں جن میں نکاح متعہ کی حلت کے منسوخ ہونے کا ذکر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((قد بينه علي عن النبي ﷺ أنه منسوخ))

(صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب نهى النبي ﷺ عن نكاح المتعة خيرا، رقم: ۵۱۱۹)

۶ نکاح متعہ معین وقت کے لیے ہوتا ہے جبکہ ”نکاح حلالہ“ میں ہمیشہ کے لیے اکٹھا رہنا مقصود نہیں ہوتا حالانکہ شرعی نکاح غیر معینہ مدت کے لیے اور ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے لہذا ”نکاح حلالہ“ بھی حرام ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ((لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له)) رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(سنن ترمذی، كتاب النكاح، باب ماجاء في المحلل والمحلل له، رقم: ۱۱۲۰۔ وقال ”حسن صحيح“)

۷ پالتو گدھے کا گوشت حرام ہے جبکہ جنگلی گدھا (ٹیل گائے) حلال ہے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

* اخرجه البخاری، النكاح، باب نهى النبي ﷺ عن نكاح المتعة خيرا (۵۱۱۵)، (۴۱۶)۔ و مسلم، النكاح، باب نكاح المتعة وبيان أنه ابيح ثم نسخ..... الخ (۱۴۰۷)۔

اس کا گوشت کھایا۔ (بخاری، رقم: ۱۸۲۲)

۸ غزوة خیبر ۸ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد یہود کے ساتھ ہوا۔

[۱۱۵۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عروہ سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائیں اور انہوں نے کہا، بے شک ربیعہ بن امیہ نے عرب میں پیدا ہونے والی ایک عورت سے فائدہ حاصل کیا تو وہ عورت اس سے حاملہ ہوگئی، عمر رضی اللہ عنہ پریشانی میں چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور فرمایا: یہ متعہ ہے، اگر اس سے متعلق کچھ کہہ چکا ہوتا تو میں اس کو رجم کر دیتا۔

عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَبِيعَةَ بِنَ أُمِّيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَأَةٍ مَوْلَدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْرُ رِدَاءَهُ فَرَعَا، فَقَالَ: هَذِهِ الْمُتَعَةُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُهُ. *

[۱۱۵۹]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ أَبِيهِمَا.....

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ. *

۹ دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۱۵۷۔

[۱۱۶۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

ربیع بن بسرہ اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمایا۔

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ. *

[۱۱۶۱]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ،

* اسنادہ ضعیف، لإنقطاعه فإن عروة لم يسمع من عمر: أخرجه البيهقي: ۷ / ۲۰۶. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۳۷)۔ وعبد الرزاق (۱۴۰۳۸)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۵۷)

* أخرجه مسلم، النكاح، باب نكاح المتعة وبيان أنه ابیح ثم نسخ ثم ابیح ثم نسخ، واستقر تحريمه الى يوم القامة (۱۴۰۶)۔

وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَامَ خَيْبَرَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَمَتَّةِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ. *

[۱۱۶۲]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ:.....

أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَمَتَّةِ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ وَالثَّانِي فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالثَّلَاثُ وَالرَّابِعُ مِنْ بَابِ الشِّغَارِ، وَالْخَامِسُ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالسَّادِسُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْهُمَا الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ

[22]..... نِكَاحِ شِغَارٍ سَمَّيْتُهُ مَمْنَعَاتُ كَابِيَانِ

[۱۱۶۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَالشِّغَارُ: أَنْ يَزُوجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يَزُوجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. *

بیاہ دے گا، اور ان دونوں کے درمیان حق مہر نہ ہوگا۔

..... [1] نکاح شغاری کی حدیث میں مذکور تفسیر تقریباً وہی ہے جو پنجاب میں رائج ہے سٹکی کی ہے۔

[2] نکاح شغاری میں حق مہر نہیں ہوتا بلکہ بیٹی یا بہن کا تبادلہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ اس میں حق مہر نہیں ہوتا جبکہ

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۵۷)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۱۶۰)

* أخرجه البخاري، النكاح، باب الشغار (۵۱۱۲). ومسلم، النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه (۱۴۱۵).

بڑے سٹھ میں حق مہر ہونے کے باوجود وہی خرابیاں ہیں جو نکاح شغار میں ہیں۔

❶ نکاح شغار تو ہر صورت ممنوع اور حرام ہے لیکن بڑے سٹھ کے نکاح جس میں حق مہر ادا کیا جائے سے بھی اجتناب

ہی بہتر ہے۔

❷ عباس بن عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن حکم نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنی بیٹیوں کے نکاح کیے اور اس نکاح کو ہی حق مہر قرار دیا (یعنی نکاح شغار کیا) تو سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مروان (بن حکم الاموی) کو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈالنے کا حکم لکھ بھیجا اور فرمایا: ((هذا الشغار الذي نهى عنه رسول الله ﷺ)) یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الشغار، رقم: ۲۰۷۵۔ ابن حبان، رقم: ۱۲۶۸)۔

❸ بعض علماء کے نزدیک نکاح شغار ہر صورت میں حرام ہے خواہ مہر دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

[۱۱۶۴]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ:.....

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. ❶

[۱۱۶۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مجاہد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں قَالَ: ((لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ))۔ ❶ شغار نہیں۔“

❷ معلوم ہوا نکاح شغار غیر اسلامی ہے اور یہ غیر مسلموں کا رواج ہے۔

[۱۱۶۶]..... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ

شَافِعِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مِرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِ بْنِ عَدْنَانَ، ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَمُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطوں سے (دو

❶ اخراجه مسلم، النکاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه (۱۴۱۷)۔

❷ استاده صحيح لارساله وال متن صحيح كما تقدم: اخراجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۲۳۲)۔

مختلف سندوں سے) نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کیے کہ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو بیٹی اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس سے کرے گا۔

جُرَيْجٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ كِلَاهِمَا، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَزَادَ مَالِكٌ فِي حَدِيثِهِ: وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلَ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ بَابِ الشِّغَارِ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ مِنَ الْإِمْلَاءِ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ. *

بَابُ مَا لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَهُنَّ مِنْ مَلَكَ الْيَمِينِ وَالْأُحْرَارِ

[23]..... ان لوٹڈیوں اور آزاد عورتوں کا بیان جنہیں آدمی بیک وقت نکاح میں نہیں رکھ سکتا

[۱۱۶۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.....

قیصہ بن ذؤب سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے دو بہنوں کے متعلق پوچھا جو ایک آدمی کی ملکیت ہوں، کیا وہ دونوں سے صحبت کر سکتا ہے؟ تو عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آیت نے ان دونوں کو حلال کیا ہے جبکہ دوسری آیت نے دونوں کو حرام، اور ربی میری بات تو میں یہ کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ قیصہ نے کہا وہ آدمی ان کے پاس سے نکلا اور نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے ملا تو اس نے کہا، اگر مجھے کچھ بھی معاملہ کا اختیار ہوتا، پھر میں ایک آدمی کو پاتا جس نے یہ کام کیا ہوتا تو میں اس کو عبرت بنا لیتا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن شہاب نے کہا میرے خیال میں وہ علی بن

عَنْ قَيْصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَانَ بْنَ عَمْرٍو أَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأَخْتَيْنِ مِنْ مَلَكَ الْيَمِينِ: هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَمَتْهُمَا آيَةٌ، وَأَمَّا أَنَا فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَصْنَعَ هَذَا، قَالَ: فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، ثُمَّ وَجَدْتُ أَحَدًا فَعَلْتُ ذَلِكَ لَجَعَلْتُهُ نِكَالًا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَّغَنِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلَ ذَلِكَ. *

* صحیح: اخبره البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۲۲۹).

* أسناده صحيح: اخبره البيهقي: ۱۶۳ / ۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۵۶) - وعبدالرزاق (۱۲۷۲۷)، (۱۲۷۳۲) - وابن أبي شيبة (۱۶۲۵۱)، (۱۶۲۵۸) - ومالك في الموطأ، النكاح، باب ماجاء في كراهية اصابة الاختين بملك اليمين والمرأة وابتها.

ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے زیر بن عوام کے حوالے سے بھی اسی طرح اطلاع ملی ہے۔

نوٹ: علاقی، اخیانی رضاعی اور یعنی بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا درست نہیں کیونکہ آیت ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ.....﴾ (النساء: ۲۳) میں مذکور اخوت میں یہ سب شامل ہیں۔ البتہ ایک کی وفات یا طلاق کے بعد دوسری سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

۲: آزاد بہنوں کی طرح غلام بہنوں سے ایک آدمی کا بیک وقت مقاربت اختیار کرنا بھی درست نہیں۔

[۱۱۶۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

بن عتبہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک عورت اور اس کی بیٹی جو ایک ہی آدمی کی لونڈیاں ہوں کے متعلق سوال کیا گیا، کیا آدمی ان دونوں میں سے ایک سے وطی کرنے کے بعد دوسری سے کر سکتا ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ ان دونوں سے بیک وقت وطی کو جائز قرار دوں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ : هَلْ تَوْطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى ؟ فَقَالَ عُمَرُ : مَا أُجِبُّ أَنْ أُجِيزَهُمَا جَمِيعًا . *

نوٹ: معلوم ہوا جس طرح آزاد ماں اور بیٹی ایک آدمی کے عقد نکاح میں نہیں آسکتیں اسی طرح

غلام ماں اور بیٹی سے بیک وقت صحبت بھی درست نہیں ہے۔

[۱۱۶۹]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عبدالرحمن بن عتبہ نے بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ سے ماں اور اس کی بیٹی جو ایک ہی شخص کی ملکیت میں ہوں، کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ ہم ان دونوں کو جائز قرار دیں۔ عبید اللہ نے کہا کہ میرے باپ (عبید اللہ بن عتبہ) نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأُمِّ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ : مَا أُجِبُّ أَنْ نُجِيزَهُمَا جَمِيعًا . قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : قَالَ أَبِي : فَوَدِدْتُ أَنَّ عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ فِي ذَلِكَ مِمَّا هُوَ . *

* صحیح: اخرجہ البیہقی: ۱۶۴ / ۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۵۷)۔ والدارقطنی: ۲۸۲ / ۳۔ ومالك

في الموطأ، النكاح، باب ماجاء في كراهية اصابة الاختين يملك اليمين والمرأة وابنتها.

* صحیح: اخرجہ البیہقی: ۱۶۴ / ۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۵۹)۔ وعبدالرزاق (۱۲۷۳۱)،

۱۲۷۳۴۔ وابن ابی شیبہ (۱۶۲۴۳)۔

عمر رضی اللہ عنہما اس معاملہ میں سخت تھے، جیسا کہ وہ ہے۔

[۱۱۷۰]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:.....

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمر عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میری ایک لونڈی ہے، میں اس سے صحبت کرتا ہوں، اور اس کی بیٹی بھی میری لونڈی ہے تو کیا میں اس کی بیٹی سے بھی صحبت کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا: میں اس وقت تک اسے نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ یہ نہیں کہتیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یہ کام نہ تو میرے گھر والوں میں سے کوئی کرے گا اور نہ ہی میری بات ماننے والوں میں سے۔

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ جَاءَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ لِي سُرِيَّةً أَصَبْتُهَا، وَإِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ لَهَا ابْنَةٌ جَارِيَةٌ لِي فَاسْتَسِرُّ ابْتِهَاتًا؟ فَقَالَتْ: لَا. قَالَ: فَإِنِّي لَا أَدْعُهَا إِلَّا أَنْ تَقُولِي: حَرَمَهَا اللَّهُ تَعَالَى، فَقَالَتْ: لَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي، وَلَا أَحَدٌ أَطَاعَنِي. *

[۱۱۷۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدی کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کرے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *

..... ① پھوپھی اور بھتیجی کو اسی طرح خالہ اور بھانجی کو بھی بیک وقت نکاح میں رکھنا منع ہے۔

② پھوپھی کی وفات کے بعد بھتیجی سے اور خالہ کی وفات کے بعد بھانجی اور اسی طرح بھتیجی کی وفات کے بعد

* صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۱۶۴- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۵۹).- وعبدالرزاق (۱۲۷۳۱)، ۱۲۷۳۴- وابن ابی شیبہ (۱۶۲۴۳).

* أخرجه البخاري، النكاح، باب لا تنكح المرأة على عمتها (۵۱۰۹).- ومسلم، النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها..... الخ (۱۴۰۸).

پھوپھی سے اور بھانجی کی وفات کے بعد خالہ سے نکاح درست ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَمَا يَحْرُمُ بِالرَّضَاعِ

[24]..... ربیبہ کے حرام ہونے اور رضاعت سے حرام ہونے والے رشتوں کا بیان

[۱۱۷۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ.....

ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ

فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کو میری بہن

اللَّهُ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں کوئی دلچسپی ہے؟ تو رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَاعِلٌ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیا کرنے والا ہوں؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے

مَاذَا؟)) قَالَتْ: تَنكِحُهَا. قَالَ: ((أُخْتُكَ))!

کہا، آپ اس سے نکاح کر لیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَتَحِبِّينَ ذَلِكَ؟)) قَالَتْ:

”تیری بہن سے“! انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے

نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرَكْتِي

فرمایا: ”کیا تم یہ پسند کرو گی؟“ (کہ تیری بہن تیری سوکن

فِي خَيْرٍ أُخْتِي، قَالَ: ((فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي)).

بنے) انہوں نے کہا، ہاں۔ میں آپ کے پاس اکیلی تو

قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ بِأَنَّكَ تَخْطُبُ

نہیں ہوں اور میں خیر و برکت میں اپنی بہن کو اپنا شریک

بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: ((بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ؟))

پسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے لیے

قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي

حلال نہیں۔“ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اللہ کی

فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لِابْنَةُ أُخْتِي مِنَ

قسم مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے نکاح

الرَّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوَيْبَةَ، فَلَا تَعْرِضَنَّ

کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو سلمہ کی

عَلَى بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحْوَاتِكُنَّ)). *

بیٹی؟“ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی

قسم! اگر وہ میری ربیبہ اور زیر پرورش نہ ہوتی تو تب بھی

حلال نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے،

مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، تم اپنی

بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ سے نکاح کے لیے پیش نہ کرو۔“

* اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، النِّكَاحِ، بَابُ «وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ» (۵۱۰۷)، (۵۱۰۱)۔ وَمُسْلِمٌ،

الرِّضَاعِ، بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَاحْتِ الْمَرْأَةِ رَقْمًا: ۱۴۴۹.

فتاویٰ: ① دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا ممنوع ہے۔

② آدمی نے جس بیوی سے نکاح کے بعد دخول کیا ہو اس بیوی کی پہلے خاوند سے موجود بیٹی (رہیبہ) سے نکاح بھی حرام ہے۔

③ معلوم ہوا ابو سلمہ رضی اللہ عنہما اور نبی علیہ السلام آپس میں رضاعی بھائی تھے۔

④ یعنی، علاقائی، اخپائی اور رضاعی بھائی کی منکوحہ بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے۔

⑤ رسول اللہ ﷺ نے ”فلا تعرضن علی بناتکین ولا اخواتکین“ اس لیے فرمایا: کیونکہ کسی بھی ام المومنین کی بہن اور ان کی بیٹی جو نبی علیہ السلام کی رہیبہ ہے سے آپ کا نکاح حرام ہے۔

⑥ ثویبہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی ماں تھیں۔

⑦ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ یہ قدیم الاسلام ہیں اور حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں، ہجری کو رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آئیں اور تقریباً ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

[۱۱۷۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُحْرِمُ الرَّضَاعَةُ مَا تُحْرِمُ الْوِلَادَةُ)):^{*} ”رضاعت سے بھی وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔“

فتاویٰ: ① معلوم ہوا رضاعت کی بنا پر قائم ہونے والے وہ سب رشتے حرام ہیں جو نسب کی بنا پر حرام ہیں۔

② نسب کے سبب ہمیشہ کے لیے سات رشتے حرام ہوتے ہیں:

(i) مائیں (نانیاں، دادیاں اوپر تک)۔ (ii) بیٹیاں (پوتیاں، نواسیاں نیچے تک)۔ (iii) بہنیں (یعنی، علاقائی، اخپائی)۔ (iv) چھو بھیاں (باپ، نانا، دادا کی بہنیں)۔ (v) خالائیں (ماں، نانی، دادی کی بہنیں)۔ (vi) بھتیجیاں (اخپائی، علاقائی اور یعنی کی بیٹیاں)۔ (vii) بھانجیاں (تیوں قسم کی بہنوں کی بیٹیاں)۔

ان درج بالا رشتوں کے مماثل وہ رشتے جو رضاعت سے قائم ہوں وہ بھی حرام ہیں۔

* أخرجه الترمذی، الرضاع، باب ماجاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (۱۱۴۷)۔ وقال ”حسن صحيح“۔ وابدوود، النکاح، باب يحرم من الرضاعة، ما يحرم من النسب (۲۰۵۵)۔ والنسائی، النکاح، باب ما يحرم من الرضاع (۳۳۰۲)۔

جیسے نسب باپ، چچا، بھائی، محرم ہیں۔ اسی طرح رضاعی باپ، چچا، بھائی وغیرہ بھی محرم ہیں ان سے بھی نکاح درست نہیں ہے۔

[۱۱۷۴]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُدْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيْبِ يُحَدِّثُ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ بِنْتِ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ، فَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَحَى مِنَ الرِّضَاعَةِ، وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)). *

علیؑ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کے لیے اپنے چچا، حمزہؓ کی بیٹی میں کوئی رغبت نہیں، وہ قریش کی سب سے خوب صورت نوجوان لڑکی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ”کیا آپ کو علم نہیں کہ حمزہؓ میرے رضاعی بھائی بھی ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کر دیئے ہیں جو نسب سے حرام کیے ہیں۔“

.....: ﴿١١٧٥﴾ سید الشہداء سیدنا حمزہؓ بن عبدالمطلب رسول اللہؐ کے سگے چچا تھے اور چچا کی بیٹی سے نکاح درست ہے اس لیے سیدنا علیؑ نے آپ کو چچا کی بیٹی سے نکاح کا مشورہ دیا۔

﴿١١٧٥﴾ سیدنا حمزہؓ رسول اللہؐ کے چچا ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی بھائی بھی تھے۔

﴿١١٧٥﴾ رضاعی بھتیجی سے نکاح حرام ہے۔ (مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۱۷۳)

[۱۱۷۵]..... أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ. *

عائشہؓ کے واسطے سے ایک اور سند سے نبیؐ سے حمزہؓ کی بیٹی کے متعلق سفیان کی حدیث کی مثل مروی ہے۔

[۱۱۷۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا

عمرو بن شریذ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو بیویاں ہیں۔

* صحیح من غیر هذا الطريق: أخرجه الترمذی، الرضاع، باب ماجاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (۱۱۷۶)۔ وقال ”صحیح“۔ واحمد: ۱/ ۱۳۲، ۲۷۵۔ وعبدالرزاق (۱۳۹۴۶)۔

* صحیح: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۷۰۴)۔

عُلَامًا، وَأَرَضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ يَتَزَوَّجُ الْعُلَامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ: لَا. الْإِقْبَاحُ وَاحِدٌ.*

ان میں سے ایک نے کسی کے لڑکے کو دودھ پلایا، اور دوسری سے کسی اور کی لڑکی کو، تو ان سے کہا گیا کیا اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح درست ہے؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ دونوں میں مادہ منویہ ڈالنے والا مرد تو ایک ہی ہے۔ (جس سے دونوں عورتوں کا دودھ بنا ہے۔)

فتاویٰ: ① دودھ پلانے والی عورت کا خاوند دودھ پینے والے بچے کا رضاعی باپ ہے۔

② عورت کی چھاتی میں دودھ صحبت سے آتا ہے جب دو عورتیں ایک آدمی کے نکاح میں ہوں اور وہ مختلف لڑکے اور لڑکی کو دودھ پلائیں تو یہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضاعی بہن بھائی ٹھہریں گے کیونکہ انہوں نے جن دو مختلف عورتوں کا دودھ پیا ان کا دودھ ایک خاوند کی صحبت کا نتیجہ ہے۔ اور ان عورتوں کا خاوند ان کا مشترک طور پر رضاعی باپ ہوگا۔

③ رضاعی باپ کی بہنیں دودھ پینے والے کی پھوپھیاں اور اس کے بھائی دودھ پینے والے کے چچا یا تایا بن جائیں گے۔

[۱۱۷۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ اس کے ہاں تشریف فرما تھے، کہ اس نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حفصہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کر رہا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے خیال میں یہ فلاں آدمی ہے۔“ حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کا نام لیا۔ تو میں نے پوچھا، کیا فلاں، جو ان کے رضاعی چچا تھے، اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جا سکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے

عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى حَفْصَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَأَيْتَ فُلَانًا))، لِعِمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعِمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَدَخَلَ عَلَيَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ. إِنْ

* اسنادہ صحیح: اخرجہ الترمذی، الرضاع، باب ماجاء فی لبن الفحل (۱۱۴۹)۔ ومالك فی الموطأ، الرضاع،

باب رضاعة الصغير، والبيهقي: ۷/ ۴۵۳.

الرَّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)). * ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔“

نوٹ: ❶ لڑکی کا رضاعی باپ، چچا، تایا، بھائی اور ماموں سے پردہ نہیں ہے کیونکہ یہ اس کے محرم رضاعی رشتے ہیں اسی طرح لڑکے کی رضاعی ماں، بہن، خالہ، پھوپھی اس سے پردہ نہیں کریں گی۔
❷ عزیز واقارب کے گھروں میں بھی داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔

❸ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن ہیں ۳ ہجری میں ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد ہوا ساٹھ سال کی عمر میں ۲۵ ہجری کو فوت ہوئیں۔

[۱۱۷۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ عُمِّي أَفْلَحُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الرِّضَاعِ وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ وَالسَّابِعُ وَقَوْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا جَاءَ عُمِّي أَفْلَحُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.*

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ میرا چچا افلح آیا اور لمبی حدیث بیان کی۔

بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

[25]..... پانچ بار واضح طور پر دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہونے کا بیان

[۱۱۷۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرِمَنَّ، ثُمَّ صُبِّرَنَّ إِلَى خَمْسِ يُحْرِمَنَّ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَّا مَنِ اسْتَكْمَلَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، قرآن میں یہ بات نازل ہوئی کہ دس دفعہ بار دودھ کا پینا، حرمت کرتا ہے، پھر پانچ بار دودھ پینا حرمت کا سبب ہو گیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہی آتا جس نے پانچ رضعات مکمل کر لی ہوئی تھیں۔

* اخرجہ البخاری، الشهادات، باب الشهادة على الانساب والرضاع الخ (۲۶۴۶)، (۳۱۰۵)۔ ومسلم،

الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة (۱۴۴۴)۔

* اخرجہ البخاری، التفسیر، باب قوله "ان تبدوا شيئا او تخفوه فان الله الخ (۴۷۹۶)، (۲۶۴۴)۔ ومسلم،

الرضاع، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل (۱۴۴۵)۔

خَمْسَ رَضَعَاتٍ . *

نوٹ: ❶ معلوم ہوا حرمت رضاعت کے لیے ضروری ہے کہ بچے کو کم از کم پانچ مرتبہ الگ الگ دودھ پلایا گیا ہو۔

❷ ایک رضعہ اور مصعہ کا مطلب یہ ہے کہ بچہ بھوک کی وجہ سے پستان کو اپنے منہ میں لے کر چوسے یہاں تک کہ اس کی بھوک ختم ہو جائے اور وہ بغیر کسی عارضہ کے دودھ پینا چھوڑ دے۔

❸ حرمت رضاعت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دودھ دو سال سے پہلے پلایا گیا ہو۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يحرم من الرضاعة الا ما فتق الأمعاء الثدي وكان قبل الفطام))

”وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو چھاتی سے نکل کر آنتریوں کو پھاڑ دے اور یہ دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے ہے۔“

(سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعة لا تحرم..... الخ، رقم: ۱۵۲ وقال حسن صحيح) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مذکور بالا حدیث کے بعد رقمطراز ہیں کہ اکثر اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ رضاعت دو سال سے قبل دودھ پینے سے ثابت ہوتی اور دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

❹ شریعت میں نسخ موجود ہے۔

❺ قرآن کی بعض آیات کی تلاوت منسوخ ہوگئی جبکہ حکم باقی ہے جن میں سے ایک حکم اس حدیث میں مذکور ہے۔ [۱۱۸۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ يُحْرَمُ مَنْ تُمُّ تُسَخَّنُ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ. فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ . *

مومنوں کی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، قرآن میں نازل ہوا کہ دس بار دودھ پینا حرمت کا سبب ہے۔ پھر یہ منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ پینا حرمت ثابت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور یہی قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

* اخرجه مسلم، الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات (۱۴۵۲).

* انظر الحديث السابق برقم: ۱۱۷۹.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)). *
 ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی۔“

[۱۱۸۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ دودھ پیتے تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی بہن ام کلثوم کے پاس بھیجا، تو انہوں نے اسے تین دفعہ دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں اور تین دفعہ سے زیادہ دودھ نہ پلا سکیں، لہذا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہیں آ جا سکتا تھا کیونکہ ام کلثوم نے میری دس رضاعت مکمل نہیں کی تھیں۔

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كَلْثُومٍ فَأَرْضَعَتْهُ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْهُ غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ، فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ لَمْ تَكْمُلْ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّضَاعِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

بَابُ: لَا يُحْرِمُ إِلَّا مَا فَتَقَى الْأَمْعَاءَ

[27]..... حرمت اسی دودھ سے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو بھر دے

[۱۱۸۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ أَطْنَهُ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رضاعت سے حرمت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ انتڑیاں نہ بھر جائیں۔
 مَافَتَقَى الْأَمْعَاءَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرِّضَاعِ. *
 جب تک خوب پیٹ بھر کر دودھ نہ پیا جائے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(مزید دیکھئے، فوائد حدیث نمبر: ۱۱۷۹)

* انظر الحديث السابق: ۱۱۸۲.

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه: فان سالم بن عبد الله لم يسمع من عائشة اخبره البيهقي: ۷ / ۴۵۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۲۵) - وعبدالرزاق (۱۳۹۲۸) - وابن ابى شيبة (۱۷۰۲۵).

* صحيح: اخبره البيهقي: ۷ / ۴۵۶ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۲۳) - وعبدالرزاق (۱۳۹۱۰) - وابن ابى شيبة (۱۷۰۵۱).

بَابُ: الرِّضَاعَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا
[28]..... مرد کی طرف سے رضاعت کچھ بھی حرام نہیں کرتی

[۱۱۸۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.....

عبید بن عبد اللہ بن زعمہ سے روایت ہے کہ اس کی ماں زینب بنت ابی سلمہ کو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی بیوی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے دودھ پلایا تھا۔ زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ زبیر رضی اللہ عنہما میرے پاس آتے اور میں شکستھی کر رہی ہوتی کہ وہ میری میڈیوں میں ایک میڈی پکڑ کر فرماتے، آؤ مجھ سے باتیں کرو، اور میں انہیں اپنا (رضاعی) باپ اور ان کے بیٹوں کو اپنے بھائی سمجھتی تھی۔ پھر واقعہ حرہ سے پہلے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی ام کلثوم سے حمزہ بن زبیر کے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور حمزہ کلیدیہ سے تھے، زینب نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے قاصد سے کہا، کیا اس کے ساتھ اس کا نکاح جائز ہے۔ کیونکہ یہ تو اس کی بھانجی ہے؟ پھر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے دوبارہ میری طرف قاصد بھیجا اور فرمایا: یہ آپ کا میری طرح بھائی نہیں کیونکہ جو اسماء رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں صرف وہ آپ کے بھائی ہیں، اور جو زبیر رضی اللہ عنہما کے بیٹے اسماء کے علاوہ دوسری عورتوں سے ہیں وہ آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ کسی کو بھیج کر اس مسئلہ کی تحقیق کرو۔ زینب کہتی ہیں میں نے قاصد بھی بھیجے اور خود بھی پوچھا اس وقت کافی صحابہ رضی اللہ عنہما موجود تھے اور ابہات المؤمنین بھی تھیں۔ تو ان سب نے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ: أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَرْضَعَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ دَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنِ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي فَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ فَحَدِّثِينِي، أُرَاهُ أَنَّهُ أَبِي، وَمَا وَلَدَ فَهُمْ إِخْوَتِي. ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَبَلَ الْحَرَّةَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَحَطَبَ إِلَيَّ أُمَّ كُلْثُومَ ابْنَتِي عَلَيَّ حَمْزَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ حَمْزَةُ لِلْكَلْبِيِّ فَقَالَتْ لِرَسُولِهِ: وَهَلْ تَحِلُّ لَهُ، إِنَّمَا هِيَ ابْنَةُ أُخْتِيهِ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِهَذَا الْمَنْعِ لِمَا قَبْلَكَ نَيْسَ لَكَ يَا أَخِي أَنَا وَمَا وَلَدْتُ أَسْمَاءَ فَهُمْ إِخْوَتُكَ، وَمَا كَانَ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ غَيْرِ أَسْمَاءَ فَلْيَسْأَلْكَ يَا خَوْءَةَ، فَأَرْسَلِي فَسَلِي عَنْ هَذَا: فَأَرْسَلْتُ فَسَأَلْتُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا لَهَا: إِنَّ الرِّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا، فَانْكَحْتَهَا إِيَّاهُ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ. ❁

❁ فی اسنادہ مقال فان أبا عبیدة بن عبد اللہ بن زعمہ مقبول حیث یتابع، ولم یتابع۔ اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (۴۷۰۹۰)۔ والدارقطنی: ۴ / ۱۷۹ - ۱۸۰.

اسے (زینب کو) کہا کہ آدمی کی طرف سے رضاعت سے کچھ بھی حرام نہیں ہوتا۔ پھر زینب نے اس (ام کلثوم) کا نکاح اسی (حمزہ بن زبیر) سے کر دیا اور وہ ان کی وفات تک ان کے عقد میں رہیں۔

[۱۱۸۷]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلَقَمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عطاء بن ابی یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کی طرف سے رضاعت کچھ بھی حرام نہیں کرتی ہے۔

الرَّجُلُ لَا تُحْرَمُ سَبْتًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثِينَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

نوٹ: ❶ یہ مسئلہ فقہاء کے مابین اختلافی ہے تاہم مذکورہ اثر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی نے جس عورت کا دودھ پیا، اس سے ہی اس کا رشتہ رضاعت قائم ہوگا اگر اس کی رضاعی ماں کی سونکین بھی ہیں تو وہ اس کی رضاعی رشتہ دار نہ ہوں گی۔

❷ جس لڑکے نے عورت کا دودھ پیا وہ اس کا رضاعی بیٹا شمار ہوگا لیکن دودھ پینے والے کے علاوہ دوسرے بہن بھائیوں سے اس کا رشتہ رضاعت قائم نہ ہوگا۔

❸ مذکورہ بالا احادیث میں مذکور رضاعی ماں، بیٹے کے احکامات کے علاوہ دیگر احکامات میں رضاعی ماں کی حیثیت حقیقی ماں کی مانند نہیں ہے مثلاً رضاعی ماں نہ بچے کی وارث بن سکتی ہے اور نہ ہی بچہ دودھ پلانے والی عورت کا وارث ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرے کے نفقہ کے ذمہ دار بھی نہ ہوں گے، گویا یہ رضاعی رشتہ صرف حرمت نکاح تک ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

[29]..... بڑی عمر میں رضاعت کا بیان

[۱۱۸۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ پانچ بار سالم کو دودھ پلائے پھر وہ اس کی محرم ہو جائے۔ *

* اسنادہ حسن: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٧١١). وسعيد بن منصور (٩٨٨).

* انظر الحديث الآتي، برقم: ١١٩٠.

کے بعد ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل جو نبی عامر بن لوی قبیلہ سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتی تھے۔ اور وہ میرے پاس آتا جاتا ہے جبکہ میں کام کاج کے لباس میں ہوتی ہوں، اور ہمارا گھر بھی ایک ہی ہے۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بات ہم تک پہنچی ہے اس کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ تو اسے پانچ بار دودھ پلا دے، وہ تیرے اس دودھ سے محرم ہو جائے گا۔“ انہوں نے ایسے ہی کیا، اور وہ سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھتی تھیں۔

اس حدیث سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے استدلال یہ کیا کہ وہ جس کے متعلق پسند کرتیں کہ وہ اس کے پاس آ جا سکے، وہ اپنی بہن ام کلثوم اور بھانجیوں کو حکم دیتیں کہ وہ اسے دودھ پلا دیں (تو وہ ان کو بڑی عمر میں) دودھ پلاتیں اور وہ ان کے پاس آتے جاتے۔) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی تمام بیویوں نے اس بات سے انکار کیا کہ لوگ اس طرح رضاعت کے ذریعے ان کے پاس آئیں جائیں۔ اور انہوں نے کہا: کہ ہمارے خیال میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کو حکم دیا وہ صرف سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔ ہمارے پاس اس رضاعت کے ذریعے کوئی بھی نہیں آ جا سکتا۔ یہ وہ بات ہے جو بڑے آدمی کی رضاعت کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے منقول ہے۔

فتاویٰ: 1) بڑی عمر کے لڑکے یا مرد کو دودھ پلانے سے رضاعت کے قائم ہونے اور نہ ہونے میں علماء

کے درمیان اختلاف ہے۔

2 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور چند دیگر علماء کے نزدیک بوقت ضرورت اگر بڑی عمر کے لڑکے کو دودھ پلایا جائے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے نزدیک بڑی عمر کے لڑکے یا مرد کو دودھ پلانا درست نہیں اور نہ ہی اس سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

4 جمہور اہل علم کے نزدیک دو سال سے کم عمر میں پلائے گئے دودھ سے ہی رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

5 جاہلیت اور شروع اسلام میں لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی طرح سمجھا جاتا تھا اور انہیں حقیقی بیٹوں والے تمام حقوق حاصل تھے اللہ تعالیٰ نے ”ادعوہم لاباءہم الخ“ کے حکم سے اس امر کی نفی کر دی۔ لہذا اب لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی حیثیت دینا درست نہیں۔

6 سیدنا زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو نبی ﷺ نے آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور صحابہ ان کو زید بن محمد ﷺ کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ ”ادعوہم لاباءہم الخ“ آیت کا نزول ہو گیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ادعوہم لاباءہم الخ، رقم: ۴۷۸۲)

7 معلوم ہوا سالم رضی اللہ عنہ بھی سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ بولے بیٹے تھے اور مندرجہ بالا آیت کے نزول کے بعد ان کے گھر بھی مسئلہ پیدا ہوا تو آپ ﷺ نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو انہیں دودھ پلانے کا حکم دیا جس سے ان کا مسئلہ حل ہو گیا۔

8 جان بوجھ کر اپنی ولدیت دوسرے شخص کی طرف منسوب کرنے والے شخص ہر جنت حرام ہے۔

(دیکھئے، صحیح بخاری، رقم: ۴۳۲۶، صحیح مسلم، رقم: ۶۳)

9 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام امہات المؤمنین کے نزدیک سالم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے کا واقعہ انہیں کے ساتھ خاص تھا۔

10 سیدنا سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ان چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو قرآن سیکھنے کا حکم دیا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۳۷۵۸)

بَابُ اسْتِقْرَارِ نِكَاحِ الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَ وَمُفَارَقَةِ مَا زَادَ عَلَيَّ أَرْبَعٍ

[30]..... مشرک کے مسلمان ہونے کی صورت میں نکاح کے برقرار رہنے اور چار سے زائد بیویوں کو

چھوڑ دینے کا بیان

[۱۱۹۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ أَحْسَبُهُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ

إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضي الله عنه اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلْمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”چار کو (نکاح میں) باقی رہنے دے اور باقی سب کو چھوڑ دو۔“

نوٹ:..... ① اسلام میں آزاد مرد کے لیے بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنِي وَثُلُثَ وَرُبْعَ﴾ (النساء: ۳)

”جو تمہیں اچھی لگیں تم ان عورتوں میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔“

امام بخاری رضي الله عنه نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے صحیح بخاری کتاب النکاح میں ”باب لا يتخروج اكثر من أربع“ کہ چار بیویوں سے زائد بیک وقت ایک آدمی نہیں رکھ سکتا قائم کیا ہے۔

② اگر کسی کی قبول اسلام سے پہلے چار سے زائد بیویاں ہوں تو اسلام قبول کرنے کے بعد چار کو اپنے نکاح میں رکھ کر باقی کو طلاق دینا ضروری ہے۔

③ مشرک و کافر کے مسلمان ہونے پر تجدید نکاح ضروری نہیں بلکہ قبل از اسلام کا عقد ہی کافی ہے۔

④ اسلام قبول کر لینے کے ساتھ ہی شرعی احکامات نافذ ہو جاتے ہیں۔

⑤ نبی صلی الله علیہ وسلم کے لیے چار سے زائد شادیوں کی رخصت اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تھی۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کے نکاح میں بیک وقت نو ازواجِ مطہرات موجود تھیں۔

⑥ قبول اسلام سے قبل اگر کسی کے نکاح میں بیک وقت دو سگی بہنیں ہوں یا ماں، بیٹی ہو یا خالہ، بھانجی یا چھو بھئی، بہتیجی وغیرہ تو بعد از اسلام ان میں سے بھی ایک کو فارغ کرنا ضروری ہے۔

[۱۱۹۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ مَالِكِ عَنِ زُهْرِيٍّ كَمَا وَسَطَ مِنْ بَعْضِ حَدِيثِ غَيْلَانَ مَرُودِيٍّ غَيْلَانَ. *

[۱۱۹۳]..... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ

* اسنادہ ضعیف: اخرجه الترمذی، النکاح، باب ما جاء فی الرجل یسلم وعنده عشرة نِسوة (۱۱۲۸)۔ وقال سمعت محمد بن اسماعیل البخاری یقول: هذا حدیث غیر محفوظ۔ ابن ماجه، النکاح، باب الرجل یسلم وعنده اكثر من اربع نِسوة (۱۹۵۳)۔

* انظر الحدیث الآتی، برقم (۱۱۹۵)۔

نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسلمان ہوا جبکہ میری پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک کو طلاق دے کر باقی چار کو (نکاح میں) روکے رکھو۔“ تو میں نے ان میں سے سب سے پہلی جو ساٹھ سال کی بانجھ تھی اسے طلاق دے دی۔

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ.....
عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا)) فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِيهِنَّ عِنْدِي عَاقِرٌ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا. *

[۱۱۹۴]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ.....

دیلی یا ابن دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں مسلمان ہوا اور میرے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ان میں سے جس کو چاہو ایک کو چن لو اور دوسری کو فارغ کر دو۔“

عَنِ الدَّيْلَمِيِّ أَوْ / ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الْآخَرَی. *

[۱۱۹۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ کے اسلام لانے والے آدمی کو جس کی دس بیویاں تھیں فرمایا: ”چار کو روک کر باقی سب کو چھوڑ دو (طلاق دے دو)۔“

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ: ((أُمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)). *

[۱۱۹۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

ابن شہاب سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ اسلام سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ هَرَبَ مِنْ

* اسنادہ ضعیف، لابہام شیخ الشافعی، وعوف بن الحارث فیہ مقال، اخرجہ البیہقی: ۱۷۴ / ۷ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۹۴).

* اخرجہ الترمذی، النکاح، باب ما جاء فی الرجل یسلم وعنده أختان (۱۱۲۹)، (۱۱۳۰) وقال ”حسن غریب“ وابن ماجہ، النکاح، باب الرجل یسلم وعنده أختان (۱۹۵۱)۔ وابوداؤد، الطلاق، باب فی من اسلم وعنده نساء اکثر من أربع أو أختان (۲۲۴۳).

* اسنادہ ضعیف لإرساله: اخرجہ البیہقی: ۱۸۲ / ۷۔ وابوداؤد فی الدرر السلیل (۲۳۴)۔ والدارقطنی: ۲۷۰ / ۳۔ ومالك فی الموطأ، الطلاق، باب جامع الطلاق.

بھاگ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور غزوہ حنین اور طائف میں حالت شرک میں شرکت کی، جبکہ ان کی بیوی مسلمان تھی اور نبی ﷺ نے ان دونوں کو اسی نکاح پر برقرار رکھا۔ ابن شہاب نے فرمایا: صفوان اور ان کی بیوی کے اسلام میں تقریباً ایک مہینے کا فرق ہے۔

الإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ مُشْرِكًا، وَأَمْرَاتُهُ مُسْلِمَةً وَأَسْتَقْرَأَ عَلَى النِّكَاحِ، قَالَ ابْنُ شَيْلَابٍ: كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِ صَفْوَانَ وَأَمْرَاتِهِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ التَّعْرِيفِ بِالْخَطْبَةِ وَالسَّادِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *



* اسنادہ ضعیف لإرساله: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤١٩٨). ومالك في الموطأ، النكاح، باب نكاح المشرك إذا أسلمت زوجته قبله.

15

كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَالْإِبِلَاءِ وَالْخُلْعِ

عورتوں سے معاشرت ایلاء اور خلع کے مسائل

بَابُ مَبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

[1]..... حائضہ سے مباشرت کا بیان

[۱۱۹۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا: هَلْ يَبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لَيْتَشُدُّ إِزَارَهَا عَلَيَّ أَسْفَلَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ.*

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے حیض میں مباشرت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نچلے حصے پر اچھی طرح ازار باندھ لے پھر وہ اس سے اگر چاہے تو مباشرت کر لے۔

ترجمہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْتَرِضُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرة: ۲۲۲)

”حالت حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ اور جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔“

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۱۹۰- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۲۰۶)۔ وعبدالرزاق (۱۲۴۱)۔

درج بالا آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اصنعوا کل شیء الا النکاح)) تم (اپنی بیویوں سے) نکاح یعنی جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها..... الخ، رقم: ۳۰۲)

❶ حیض کے دنوں میں بیوی سے ہم بستری (جماع) حرام جبکہ مباشرت (بغل گیر ہونا، بوس و کنار کرنا وغیرہ) جائز ہے۔

❷ ایام حیض میں اگر کوئی جماع کرے تو اس پر دینار یا نصف دینار صدقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے حالت حیض میں بیوی سے مجامعت کرنے والے سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ((یتصدق بدینار او نصف دینار))

”وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔“ (سنن ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی اتیان

الحائض، رقم: ۷۶۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۶۴۰)

❸ عہد نبوی میں دینار سونے کے سکے کو کہتے تھے جس کا موجود وزن تقریباً سوا چار گرام سونا بنتا ہے۔ اس سے مراد کویتی دینار نہیں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

[2]..... عورتوں کی دبر میں صحبت کرنے کی ممانعت کا بیان

[۱۱۹۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُحِيحَةَ بْنِ الْجَلَّاحِ أَوْ عَنْ عَمْرِو بْنِ فُلَانَ بْنِ أُحِيحَةَ بْنِ الْجَلَّاحِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَنَا شَكَّكْتُ.....

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ بَابِثٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ أَوْ إِتْيَانِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَلَالٌ))، فَلَمَّا وَكَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ أَوْ أَمْرًا بِهِ فَدُعِيَ، فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟ فِي أَيِّ الْحَرْزَيْنِ أَوْ فِي الْحَرْزَتَيْنِ أَوْ فِي الْخَصْفَتَيْنِ أَمْ فِي دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا فَتَنَعَمَ أَمْ مِنْ دُبُرِهَا فِي دُبُرِهَا فَلَا، فَإِنَّ

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پچھلی جانب سے عورتوں سے صحبت کرنے یا آدمی کے اپنی بیوی سے مقعد میں صحبت سے متعلق دریافت کیا، (یہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو الفاظ کا شک ہے) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جائز ہے“ جب وہ آدمی واپس مڑا تو آپ نے اس کو بلایا یا آپ نے حکم دیا اور اس کو لایا گیا اور اس سے پوچھا: ”تو نے کیا کہا دو شرمگاہوں میں سے کس میں؟ کیا پیچھے سے اگلی شرمگاہ میں اگر اس طرح

ہے تو درست ہے، یا بیچھے سے مقعد ہی میں اگر یہ مطلب ہے تو ناجائز ہے۔“ بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتے، تم عورتوں کے پاس ان کی دیر میں نہ آؤ۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے کہا آپ اس سند کے متعلق کیا کہتے ہیں، تو میں نے کہا: میرا بچا اور عبد اللہ بن علی السائب دونوں ثقہ ہیں۔ اور فرمایا مجھے محمد رحمہ اللہ نے محدث انصاری کے متعلق بتایا کہ اس نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے ہیں اور خزیمہ ان راویوں میں سے ہیں جن کی ثقافت میں کوئی بھی عالم شک نہیں کر سکتا، اسی لیے میں عورتوں سے مقعد میں صحبت کو جائز قرار نہیں دیتا بلکہ میں اس سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ: جس طرح عورت کے ساتھ ایام حیض میں جماعت حرام ہے اسی طرح پاخانہ کی جگہ میں بھی جماع حرام اور لعنت کا کام ہے۔

2 اگر آدمی اپنی بیوی کی پشت کی جانب سے یا کروٹ پر یا کسی بھی طریقے سے فرج میں جماع کرے تو یہ جائز اور مباح ہے۔ اور اللہ کے فرمان: ﴿نِسَاءُ وَاَوْلَادِكُمْ فَانْتُوا حَرِّكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرة: ۲۲۳) ”تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتی ہیں لہذا تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔“ کا یہی مفہوم ہے۔

3 شرعی مسائل دریافت کرنے میں شرم و حیا رکاوٹ نہیں بننی چاہیے۔

4 اعضائے مستورہ سے متعلق مسائل اگرچہ شرم و حیا کے متقاضی ہیں لیکن مناسب مواقع پر ان کو بیان کرتے رہنا مستحسن عمل ہے۔

5 مسائل بیان کرتے وقت اگر سامعین سے متعلق علماء کو شک گزرے کہ ان کی بات سے غلط مفہوم اخذ کیا جا رہا ہے تو علماء کو چاہیے بالتفصیل توضیح فرمادیں۔

6 ہم جنس پرستی اور لواطت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

• اخرجه البيهقي: 7 / 196. وفي المعرفة السنن والآثار له (4220). وابن ماجه، النكاح، باب النهي عن اتیان النساء في ادبارهن (1924). وصححه ابن الجارود (728). وابن حبان.

بَابُ فِي الْعَزْلِ عَنِ الْوَلَائِدِ

[3]..... لوٹڈیوں سے عزل کرنے کا بیان

[۱۱۹۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَطْتُونُ وَلَا يُدْهِمُ تَمَّ يَعْزِلُونَ، لَا تَأْتِنِي وَوَلِيدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدَهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا قَدْ أَحَقَّتْ بِهِ وَلَدَهَا، فَأَعْزِلُوا بَعْدَ أَوْ اتْرُكُوا. *

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لوٹڈیوں سے وطی کرتے ہیں پھر وہ عزل کرتے ہیں۔ اب میرے پاس جو کوئی لوٹڈی آئی اور اس کے آقا نے اس سے صحبت کا اعتراف کیا تو میں اس کو اس کے بچے سے ملا دوں گا، اس کے بعد تم عزل کرو یا تم چھوڑ دو (تمہیں اختیار ہے۔)

نوٹ:..... ❶ دورانِ مباشرت مرد کا اپنی منی کو عورت کی فرج کی بجائے باہر نکالنا عزل کہلاتا ہے۔

❷ عزل شرعاً جائز ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

”کنا نعزل علی عهد رسول اللہ والقرآن ينزل“

”ہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا۔“

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۵۲۰۹۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۴۴۰)

❸ لوٹڈیوں سے عموماً عزل اس لیے کیا جاتا کہ ان کے ہاں اولاد نہ ہو کیونکہ اولاد ہونے کے بعد لوٹڈیوں کو بیچنا اور

انہیں بچوں سے جدا کرنا انتہائی غیر مناسب ہے۔

❹ معلوم رہے کہ عزل کی اباحت کراہت کے ساتھ ہے عزل کرنے سے نہ کرنا بہتر ہے۔

❺ عزل بنیادی طور پر حمل سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے لیکن آج کل حمل سے بچنے کے متبادل کئی ذرائع موجود

ہیں اگر ان ذرائع کے استعمال سے مستقل طور پر حمل سے محفوظ رہنا مقصود ہو تو ان کا استعمال یکسر ناجائز اور حرام

ہے۔ (واللہ اعلم)

[۱۲۰۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ فِي إِرْسَالِ

ایک اور سند سے صفیہ بنت ابی عبید کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہما سے سالم کی حدیث کی مثل ہی مروی ہے۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۵۹۷)۔ وعبدالرزاق: ۱۲۵۲۳،

۱۲۵۲۲۔ وابن ابی شیبہ (۱۷۴۹۱)۔

الْوَلَدُ يُوطَأَنَّ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
سَالِمٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ
مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

بَابُ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

[4]..... بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا

[۱۲۰۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الشَّكُّ مِنْ ابُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا: ”بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔“
قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). *

فوائد:..... ① دور جاہلیت میں کسی کی لونڈی یا عام زانیہ عورتوں سے ناجائز تعلقات قائم کرنا معیوب نہیں
سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے مردوں کو اپنی بیویوں اور لونڈیوں تک محدود کر دیا۔ اور صرف انہیں سے جنسی خواہش کی
تسکین جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَعْيُنِنَا حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝﴾ (المومنون: ۵-۷)

”جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے بے شک یہ قابل
ملامت نہیں اور جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔“

② عہد جاہلیت میں ناجائز تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہونی والی اولاد ناجائز تعلق قائم کرنے والے کی سمجھی جاتی تھی
اگرچہ کہیں بھی پیدا ہو جبکہ اسلام نے یہ ضابطہ دیا ہے کہ ”اولاد بستر والے“ یعنی عورت کے شوہر یا لونڈی کے مالک کی ہے۔
③ ”حجر“ اگر جیم کے سکون کے ساتھ پڑا جائے تو مطلب ہوگا زانی بچے کے قانونی فوائد سے محروم ہے اور اگر
حجر جیم کے ساتھ پڑا جائے تو مطلب ہوگا زانی سزا (رجم یا سوکڑے اور ایک سال کی جلاوطنی) کا مستحق ہوگا۔
[۱۲۰۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.....

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۳- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۹۸).

* أخرجه البخاري، الحدود، باب للعاہر الحجر (۶۸۱۸)، (۶۷۵۰)- مسلم، الرضاع، باب الولد للفراش،
وتوقی الشبهات (۱۴۵۸).

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زمرہ اور سعد رضی اللہ عنہ (بن ابی وقاص) زمرہ کی لوٹری کے بیٹے کا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ سعد نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے میرے نام وصیت کی تھی کہ جب تو مکہ جائے تو زمرہ کی لوٹری کے بیچے کو دیکھنا اور اسے لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ عبد اللہ بن زمرہ نے کہا، یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لوٹری کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واضح طور پر عتبہ کا ہم شکل دیکھا (یعنی سعد کے بھائی کا) پھر فرمایا: ”اے عبد اللہ بن زمرہ یہ تیرے ساتھ جائے گا، کیونکہ بچہ بستر والے کا ہے (اور سودہ کو حکم دیا اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔“

.....: ﴿۱﴾ معلوم ہوا جاہلیت میں ناجائز اولاد کو اپنانا باعث عار نہیں تھا۔

﴿۲﴾ بچہ صاحب فراش ہی کا مانا جائے گا اگرچہ اس کی شکل و شبہات زانی سے ملتی ہو۔

﴿۳﴾ واقعہ میں مذکور بچہ شکل صورت سے عتبہ کا لڑکا معلوم ہوتا تھا اور اس کی شکل سے نمایاں تھا کہ یہ ولد الزنا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمرہ کا بیٹا ٹھہرایا کیونکہ اصول یہی ہے۔

﴿۴﴾ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے سے پردے کا حکم دیا کیونکہ اس کا نسب مشتبه تھا۔

﴿۵﴾ مذکورہ واقع سے معلوم ہوا مشتبه امور سے اجتناب کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((دع ما یریبک الی ما لا یریبک))

”جس چیز کے متعلق تمہیں شک و شبہ ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک و شبہ نہ ہو اسے لے لو۔“ (سنن

ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب حدیث اعقلها وتوکل رقم: ۲۵۱۸ وقال الترمذی،

حسن صحیح)

[۱۲۰۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

✽ أخرجه البخاری، البيوع، باب شراء المملوك من الحربی وھبته وعتقه (۲۲۱۸)، (۲۰۵۲)۔ و مسلم، الرضا، باب الولد للفراس وتوقی الشبهات (۱۴۵۷)۔

عبید اللہ بن ابی یزید نے اپنے باپ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کی طرف آدی بھیجا جو ہمارے گھروں میں رہتا تھا، میں بھی اس کے ساتھ عمر کے پاس آیا تو آپ نے اس سے جاہلیت میں اولاد کی پیدائش کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، بستر کسی کا ہوتا اور نطفہ کسی اور کا ہوتا۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ بستر والے کے حق میں دیا ہے۔

عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ يَعْنِي: ابْنَ الْخَطَّابِ، إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يَسْكُنُ دَارَنَا فَذَهَبَتْ مَعَهُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: أَمَّا الْفِرَاشُ فَلِفُلَانٍ، وَأَمَّا النُّطْفَةُ فَلِفُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْفِرَاشِ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

بَابُ إِنْكَارِ لَوْنِ الْوَلَدِ وَاسْتِقْرَارِ النِّكَاحِ عَلَى الشُّبُهَةِ

[5]..... بچے کے رنگ کے انکار کرنے، اور شک (زنا) ہونے کے

باوجود نکاح کے برقرار رہنے کا بیان

[۱۲۰۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گاؤں میں رہنے والوں میں سے ایک آدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ میری بیوی نے کالا بچہ جنم دیا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: ”کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان کے رنگ کیسے ہیں؟“ اس نے کہا: سرخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپ کے خیال میں یہ کہاں سے آگیا؟“ اس نے کہا: کسی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَكَدَّتْ عَلَمَاً أَسْوَدَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَتَى تَرَى ذَلِكَ؟)) قَالَ: نَزَعَهُ عِرْقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلَعَلَّ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ)). *

* تقدم تخريجه، برقم: ۹۶۸.

* أخرجه البخاری، الطلاق، باب اذا عرض نفی الولد (۵۳۰۵)۔ مسلم، اللعان (۱۵۰۰).

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَطَلِفَهَا))، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، قَالَ: ((فَأَمْسِكْهَا إِذْنَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّلَاثِ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ.*

بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

[6]..... عورتوں کو مسجد میں جانے کے لیے اجازت دینے کا بیان

[۱۲۰۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا خَرَجْنَ فَلْيَخْرُجْنَ تَفْلَاتٍ)).*
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی بندویوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجد میں آنے سے نہ روکو، اور جب وہ (مسجدوں کے لیے) نکلیں تو خوشبو لگائے بغیر نکلیں۔“

نوٹ:..... ① عورتیں اگر اجازت لے کر مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو مردوں کو چاہیے کہ انہیں اجازت دے دیں۔

② عورت کے لیے ضروری ہے کہ گھر سے باپردہ ہو کر بغیر زیب و زینت اختیار کیے نکلے۔

③ عورتیں مساجد میں باجماعت نماز میں بھی شریک ہو سکتی ہیں۔

[۱۲۰۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ.....

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي رُكُوءَ.....
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی بندویوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔“

* أخرجه البيهقي: ۷/ ۱۵۴ - والنسائي، النكاح، باب تزويج الزانية (۳۲۳۱) وقال: هذا الحديث ليس ثابت.

* أخرجه ابوداؤد، الصلاة، باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد (۵۶۵). واحمد: ۲/ ۴۳۸، ۴۷۵،

۵۲۸ - وصححه ابن خزيمة (۱۶۷۹) - وابن الجارود (۳۳۲) - وابن حبان.

مِنْ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

بَابُ: فِي النِّفَقَاتِ

[7]..... خرچہ، نفقہ کا بیان

[۱۲۰۹]..... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں ہند رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ابوسفیان (میرا خاوند) بخیل آدی ہے۔ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو۔ ہاں اگر میں ان کی لاعلمی میں اس کے مال سے لے لوں (تو گزارا ہو جاتا ہے) کیا مجھ پر اس کا کوئی گناہ تو نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اچھے طریقے سے اتالے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو۔

نوٹ:..... بیوی کا خرچہ خاوند کے ذمہ واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قَدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا﴾ (الطلاق: ۷)

”وسعت وکشادگی والے کو اپنی وسعت سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو وہ اللہ کے دیے ہوئے میں سے (حسب توفیق) خرچ کرے اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتے۔“

۲ اگر خاوند بیوی بچوں کی ضروریات پوری کرنے میں بخل سے کام لے تو بیوی خاوند کے مال سے حسب ضرورت

بغیر اجازت بھی لے سکتی ہے۔

۳ مصلحت کی غرض سے ایک دوسرے کے عیوب کو ظاہر کرنا معیوب نہیں۔

* أخرجه البخاری، النکاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج الى المسجد وغيره (۵۲۳۸)، ۹۰۰۔

ومسلم، الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب الخ (۴۴۲)۔

* أخرجه البخاری، النفقات، باب نفقة المرأة اذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد (۵۳۵۹)۔ ومسلم، الأفضية،

باب قضية هند (۱۷۱۴)۔

۱۴) نان و نفقہ کے سلسلہ میں خاوند کے مالی حالات اور ضرورت کی نوعیت کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۵) قاضی ذاتی معلومات پر بغیر گواہ طلب کیے بھی فیصلہ بنا سکتا ہے۔

۱۶) مظلوم غاصب کے مال سے اپنا جائز حق لے سکتا ہے۔

۱۷) ایک شخص کی عدم موجودگی میں بھی اس کے خلاف فیصلہ سنایا جاسکتا ہے۔

[۱۲۱۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُبَيْةَ
أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَكَيْسٌ
لِي مِنْهُ إِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ
بِالْمَعْرُوفِ)). *

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عبیدہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان بخیل آدمی ہے اور میرے پاس وہی خرچہ ہوتا ہے جو وہ مجھے دیتا ہے۔ (اور یہ میرے اہل کے لیے ناکافی ہے) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دستور کے موافق اتنا خرچہ اس کے مال سے لے لے جو تیرے اور تیرے بچوں کے لیے کافی ہو۔“

[۱۲۱۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ
عَلَى نَفْسِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ:
((أَنْفَقْهُ عَلَيَّ وَوَلَدِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ:
((أَنْفَقْهُ عَلَيَّ وَأَهْلِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ.
((أَنْفَقْهُ عَلَيَّ خَادِمِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ.
قَالَ: ((أَنْتَ أَعْلَمُ)). قَالَ سَعِيدٌ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو
هُرَيْرَةَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ: يَقُولُ وَلَدَكَ:
أَنْفَقْ عَلَيَّ إِيَّيْ مَنْ تَكَلِّمُنِي؟ يَقُولُ وَوَجَّتِكَ:
أَنْفَقْ عَلَيَّ أَوْ طَلَّقْتَنِي، يَقُولُ خَادِمِكَ: أَنْفَقْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اپنے آپ پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو بہتر جانتا ہے (کہ اسے کہاں خرچ کرنا ہے۔)“ سعید نے کہا کہ جب

* اخرجه البخاری، البيوع، باب من أجرى امر الامصار على ما يتعارفون الخ (۲۲۱۱)۔

علیٰ اَوْ یَعْنَى . *
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے، تیرا بیٹا کہتا ہے کہ مجھ پر خرچ کرو یا کسی اور کے سپرد کر دو؟ تیری بیوی کہتی ہے مجھ پر خرچ کر یا مجھے طلاق دے دے، اور تیرا خادم کہتا ہے کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے بچ دے۔

فتاویٰ: 1 انسان کے کمائے ہوئے مال میں سے سب سے مقدم حق اس کا اپنا ہے کیونکہ وہ خود تندرست ہوگا تو دوسروں کے لیے محنت و مشقت کر سکے گا۔

2 انسان کی اپنی جان کے بعد اس کے بیوی بچے جن کے اخراجات اس کے ذمہ ہیں اس کے مال کے سب سے زیادہ حقدار ہیں پھر زیر کفالت افراد مثلاً عزیز واقارب غلام، نوکر چاکر وغیرہ۔
 3 اگر ضروری اخراجات سے زائد مال موجود ہو تو انسان کو چاہیے خوب سوچ و بچار کے بعد اسے بہتر سے بہتر جگہ پر خرچ کرے۔

[۱۲۱۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

عن أبي الزناد، قال: سألت سعيد بن المسيب عن الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال: يفرق بينهما. قال أبو الزناد: قلت سنة، فقال سعيد: سنة. قال الشافعي: والذي يشبه قول سعيد: سنة، أن تكون سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم. *

ابو الزناد سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سعید رضی اللہ عنہ بن مسیب سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے تو انہوں نے کہا، دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے۔ ابو الزناد نے کہا میں نے پوچھا یہ سنت ہے؟ سعید نے کہا، ہاں سنت ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سعید کی بات سنت ہے، سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

فتاویٰ: 1 بیوی کے ضروری اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں اگر خاوند کے پاس اخراجات نہ ہوں تو کیا

* اخرجہ ابو داؤد، الزکاة، باب فی صلة الرحم (۱۶۹۱)۔ والنسائی، الزکاة، تفسیر ذلك (۲۵۳۶)۔ و صححه ابن خزيمة (۲۴۳۶)۔ والحاكم: ۱ / ۴۱۵۔ وابن حبان، و کلام ابی هريرة رواه البخاری، النفقات، باب وجوب النفقة على الاهل والعيال (۵۳۵۵)۔

* صحيح موقوفاً: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۶۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۵۰)۔ والدار قطني: ۳ / ۲۹۷۔
 وعبدالرزاق (۱۲۳۵۶)۔ وابن ابی شيبة (۱۹۰۰۶)۔

میاں بیوی کے درمیان جدائی کروائی جائے گی یا نہیں؟ تو اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں ایسی صورت میں حاکم جدائی ڈال سکتا ہے کیونکہ یہ صورت معروف طریقے سے اکٹھے رہنے اور عورت کو نقصان نہ پہنچانے کے منافی ہے جس کا ذکر قرآن کی آیات ﴿وَعَايِشُوا حَتَّىٰ تُؤْتُوا مَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْمَالَ بِطَوْلٍ وَلَا فِي مُسْتَعْذِرَاتٍ﴾ (البقرة: ۲۳۱) میں موجود ہے۔ ابن مسیب رضی اللہ عنہ کا مذکورہ فرمان بھی اسی ضمن ہے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک جدائی نہیں ڈالی جائے گی بلکہ عورت کو ان حالات میں صبر و قناعت اختیار کرنے کا کہا جائے کیونکہ مرد کے ذمہ اتنا ہی خرچہ ہے جتنے کی وہ طاقت و استطاعت رکھتا ہو۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ عطاء رضی اللہ عنہ وغیرہ اسی کے قائل ہیں۔ (دیکھیے: مصنف عبدالرزاق، رقم: ۱۲۳۵۶ و مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۱۹۰۱۷)

[۱۲۱۳]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ نَافِعٍ.....
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَىٰ أُمَّرَاءِ الْأَجْنَادِ فِي رِجَالِ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ فَأَمَرُوهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِهِمْ أَنْ يُنْفِقُوا أَوْ يُطَلِّقُوا، فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةٍ مَا حَبَسُوا. ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کے نام خط لکھا ان آدمیوں کے متعلق جو گھروں سے غائب اپنی عورتوں کے پاس نہیں ہیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کا اس بات پر مواخذہ کریں کہ وہ یا تو ان کو نفقہ دیں یا طلاق دے دیں۔ اور اگر وہ طلاق دیں تو جتنی دیر ان کو خرچہ نہیں دیا وہ بھی ساتھ دیں۔

نوٹ:..... خاوند گھر میں موجود ہو یا بیرون شہر یا بیرون ملک ہر حال میں بیوی کے اخراجات پورے کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔

۱) اگر خاوند بیوی کے ضروری اخراجات جان بوجھ کر ادا نہ کرے اور اس معاملہ میں مستقل اسی طرز عمل کا مظاہرہ کرتا ہو تو اسے اس حوالہ سے تنبیہ کرنا درست ہے۔

۲) اگر خاوند مستقل اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں غفلت کا مظاہرہ کرے تو میاں بیوی کے درمیان جدائی کروادینا بہتر ہے۔

۳) حاکم وقت کی ذمہ داری ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں، عایا سے متعلق مختلف احکامات جاری کرتا رہے۔

۴) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انتہائی زیرک انسان تھے۔

* صحیح موقوفاً: أخرجه البيهقي: ۷/ ۴۶۹ - وفي المعرفة السنن والأثار له (۴۷۴۸) - وعبدالرزاق (۱۲۳۴۶)۔

وابن ابی شیبہ (۱۹۰۱۳)۔

بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَقْرَابِ

[8].....رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا بیان

[۱۲۱۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا وَعِيَالًا، وَإِنَّ لِأَبِي مَالًا وَعِيَالًا، وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِي فَيُطْعِمَهُ عِيَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ)). أَخْرَجَهُ ابْنُ كِتَابٍ جِرَاحِ الْعَمَدِ. *

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے آ کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میں صاحب اولاد بھی ہوں، اور میرے باپ کے پاس بھی مال ہے اور وہ بھی صاحب اولاد ہیں، وہ (یعنی باپ) چاہتا ہے کہ میرے مال سے لے کر اپنے بچوں کو کھلائے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو بھی، اور تیرا مال بھی تیرے باپ کے لیے ہے۔“

حکایت:..... شریعت نے اولاد کی جائز ضروریات کو پورا کرنا والدین کے ذمہ لازم ٹھہرایا ہے تو والدین کے ساتھ حسن سلوک بھی اولاد کے فرائض میں شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳)

”اور آپ کے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ (لقمان: ۱۵)

”اور دنیا میں معروف طریقے سے ان کا ساتھ دو۔“

یقیناً والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تقاضا ہے کہ ان کی جائز دنیوی ضروریات کو پورا کیا جائے اور بوقت ضرورت انہیں خرچہ مہیا کیا جائے۔

[2] والدین حسب ضرورت اپنی اولاد کی کمائی سے لے سکتے ہیں۔

[3] ”انت و مالک لأبيك“ کا قطعاً یہ مفہوم نہیں کہ باپ بیٹے کے مال کا کلی طور پر مالک ہے بلکہ حسب

ضرورت بغیر اجازت بھی لے سکتا ہے کیونکہ شریعت میں باپ اور بیٹے دونوں کی ملکیت اور تصرف علیحدہ علیحدہ ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں وراثت قائم ہوتی ہے۔

* صحیح موصولاً: اخرجہ ابن ماجہ، التجارات، باب مال للرجل من مال (۲۲۹۱)۔

بَابُ فِي النُّشُوزِ

[9]..... زوجهین کی نائتافی کا بیان

[۱۲۱۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ كَانَتْ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَكَّرَهُ مِنْهَا أَمْرًا؛ إِمَّا كِبْرًا أَوْ غَيْرَهُ، فَأَرَادَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي، وَأَمْسِكْنِي وَأَقْسِمْ لِي مَا بَدَا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا﴾ [النساء: ۱۲۸] الْآيَةَ. *

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اسے ناپسند کرتے تھے، انہوں نے اُس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا، مجھے طلاق نہ دو، مجھے اپنے پاس روکے رکھو اور میرے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو مجھے منظور ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی بے

تعلق سے ڈرے۔“ (النساء: ۱۲۸)

۱۲۱۵..... مذکورہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم آیت کا حکم اپنی جگہ برقرار ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو کسی وجہ سے ناپسند کرے۔ یا اس سے علیحدہ رہنے کو معمول بنالے یا دوسری بیوی کو اس پر ترجیح دے یا کوئی اور سبب ہو اور عورت خاوند سے علیحدہ نہ ہونا چاہتی ہو تو ایسی صورت میں بیوی طلاق کی بجائے خاوند سے مصالحت کر لے تو ان دونوں پر کچھ بھی گناہ نہ ہوگا جیسا کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہبہ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۱۱۰، ۱۱۱۱۔

[۱۲۱۶]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ، سَمِعَهُ يَقُولُ: تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ بِنْتَ عْتَبَةَ. فَقَالَتْ لَهُ: اضْطِرُّ لِي وَأَنْفِقْ عَلَيَّ، وَكَأَنَّ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا تَقُولُ لَهُ: أَيْنَ عْتَبَةُ وَشَيْبَةُ؟ فَسَكَتَ عَنْهَا، فَدَخَلَ يَوْمًا بِرِمَا، فَقَالَتْ: أَيْنَ عْتَبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَيْنَ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ؟ فَقَالَ: عَلَى يَسَارِكِ فِی

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت عتبہ سے شادی کی، تو فاطمہ نے اسے کہا، تو میرے پاس بھی آ اور میں آپ پر خرچ بھی کروں گی، وہ جب بھی اس کے پاس آتے تو اسے کہتے عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ تو وہ (یہ سن کر) خاموش ہو جاتیں۔ ایک دن وہ اکتائے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو فاطمہ نے

* اسنادہ ضعیف لإرساله: أخرجه البيهقي: ۲۹۶ / ۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۶۶)۔ وابن ابی شیبہ

کہا، عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کہاں ہیں؟ عقیل نے کہا (غصہ میں) جب تو جہنم میں جائے گی تو وہ تیرے بائیں جانب ہوں گے۔ (یہ بات اس پر سخت گراں گزری) تو اس نے کپڑے باندھے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی، ان سے یہ ساری بات بیان کی، تو انہوں نے ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہما کو (فیصلہ کے لیے) بھیجا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں ضرور ان کے درمیان علیحدگی کرواؤں گا۔ اور معاویہ نے فرمایا: ”میں بنی عبد مناف کے دو بوڑھوں کے درمیان علیحدگی نہیں ہونے دوں گا۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا، وہ دونوں ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں کو سخت غصے میں پایا، پھر ان دونوں نے ان کے مابین صلح کروادی۔

النَّارِ إِذَا دَخَلَتْ . فَسَدَّتْ عَلَيْهَا نِيَابَهَا فَجَاءَتْ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَتْ لَهُ
ذَلِكَ فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ : لَا فُرْقَنَ بَيْنَهُمَا . وَقَالَ مُعَاوِيَةُ : مَا كُنْتُ
لَأُفْرِقَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ . قَالَ :
فَأَتِيَاهُمَا فَوَجَدَاهُمَا قَدْ شَدَّا عَلَيْهِمَا أَنْوَابَهُمَا
فَأَصْلَحَا أَمْرَهُمَا . *

[۱۲۱۷]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عبیدہ سے روایت ہے وہ اس آیت: ”اگر تمہیں میاں بیوی کی آپس کی ناچاکی کا خوف ہو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو۔“ (النساء: ۳۵) کے متعلق فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) ایک میاں بیوی اپنی برادری کے لوگوں کے ساتھ آئے، علی رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے بھیجیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں منصفوں سے کہا: کیا تم جانتے ہو تمہارا کام کیا ہے، اگر چاہو تو دونوں میں اتفاق کرادو اور

عَنْ عَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ مِنْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ [النساء: ۳۵] . قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَأَمْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِتْمَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَأَمَرَهُمْ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا ، ثُمَّ قَالَ لِلسَّحَكَمَيْنِ: تَذَرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَفْرَقَا ، قَالَ: قَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللَّهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَكَلِي . وَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَا الْفُرْقَةُ

* اسنادہ ضعیف لعنعتہ ابن جریر: اخرجہ البیہقی: ۷ / ۳۰۶ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۹۱)۔

وعبدالرزاق (۱۸۸۷)۔ والطبری فی تفسیرہ: ۵ / ۷۴-۷۵۔

فَلَا، فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَذَبَتْ وَاللَّهِ حَتَّى تُقَرَّرَ بِمِثْلِ الْإِدَى أَقْرَبَتْ بِهِ.*

اگر چاہو تو دونوں کو الگ الگ کر دو، یہ سن کر عورت نے کہا، میں اللہ کی کتاب کے فیصلہ پر راضی ہوں خواہ ملاپ کی صورت میں ہو خواہ جدائی کی صورت میں، اور آدمی نے کہا: مجھے جدائی نا منظور ہے۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جھوٹا ہے اللہ کی قسم تجھے دونوں صورتیں منظور کرنی پڑیں گی۔

عورت پر شوہر کی فرمانبرداری فرض ہے اور شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال، گھر اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اگر عورت اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرے تو شریعت اسلامیہ نے عورت کو سمجھانے کے لیے چند امور کا تعین فرمایا ہے۔ (i) عورت کو وعظ و نصیحت کی جائے تاکہ وہ خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ (ii) عورت سے وقتی اور عارضی علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اس سے صحبت و بات چیت ترک کر دی جائے، سمجھ دار عورت کے لیے یہ سنگین سزا ہے۔ (iii) اگر نصیحت اور ترک صحبت و کلام کا بھی فائدہ نہ ہو تو ہلکی پھلکی مار کی بھی اجازت ہے لیکن یہ مار ایسی ہرگز نہ ہو جس سے کوئی ہڈی ٹوٹ جائے یا زخم آئے۔ درج بالا تینوں طریقوں کا ذکر اللہ رب العزت کے اس فرمان میں موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾

(النساء: ۳۴)

”اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں ڈر ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مارو۔“

(iv) اگر مذکورہ تینوں طریقے کا گر ثابت نہ ہوں تو دونوں طرف سے ایک ایک نمائندہ جن لیا جائے اور وہ دونوں کے معاملہ یہ خوب غور و خوض کے بعد جو مناسب سمجھیں فیصلہ سنا دیں اور اسی کا تذکرہ مذکورہ واقعہ میں بھی ہے۔ (v) پانچواں اور آخری حل طلاق ہے لیکن افسوس مرد حضرات اس حق کو انتہائی ناجائز طریقے سے استعمال کرتے ہیں اور ذرا سی بات پر فوراً طلاق دے کر اپنی بیوی اور اولاد کی زندگی تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

[۱۲۱۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ مَيْتَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَبَيَّنْ بَيَانَ كَمَا كَرِهَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ كَيْ بَيَّنَّ

* صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۳۰۵، ۳۰۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۸۹)۔ والدار قطنی: ۳/ ۲۹۵۔

وعبدالرزاق (۱۱۸۸۳)۔

مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَكَّرَهُ
 مِنْهَا شَيْئًا إِمَّا كَبِيرًا وَإِمَّا غَيْرَهُ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا
 فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَنَا أَحِلُّ لَكَ. فَنَزَلَ فِي
 ذَلِكَ: ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ
 إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] الْآيَةِ. قَالَ: فَمَضَتْ
 بِذَلِكَ السُّنَّةُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ
 كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ وَالرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ
 النِّكَاحِ مِنَ الْإِمْلَاءِ.*

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، اور وہ اس کے
 بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اسے ناپسند کرتے تے،
 یہاں تک کہ انہوں نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا، تو اس
 نے کہا مجھے طلاق نہ دیں، میں آپ کے لیے اپنے
 حقوق سے دست بردار ہو جاتی ہوں۔ اس پر یہ آیت
 نازل ہوئی: ﴿وان امرأة خافت من بعلها نشوزا
 او اعراضا....﴾ (النساء: ۱۳۸) فرمایا: پھر یہی طریقہ
 رائج ہو گیا۔

بَابُ الْإِذْنِ فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ

[10]..... عورتوں کو مارنے کی اجازت کا بیان

[۱۲۱۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ
 اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ))،
 قَالَ: فَاتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
 فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذُفِرَ النِّسَاءُ عَلَى
 أَرْوَاجِهِنَّ، فَأِذْنٌ فِي ضَرْبِهِنَّ. فَأَطَافَ بِأَلِ
 مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا، كُلُّهُنَّ يَشْكُونَ أَرْوَاجِهِنَّ،
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ أَطَافَ
 بِأَلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ
 أَرْوَاجِهِنَّ، وَلَا تَجِدُونَ أَوْلِيَّكَ خِيَارَكُمْ)).
 أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ.*

ایاس بن عبد اللہ بن ابوذباب بیان کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی بندویوں کو مٹ مارو۔“ فرمایا
 آپ ﷺ کے پاس عمر بن خطاب تشریف لائے اور
 فرمایا: ”اے اللہ کے رسول! عورتیں اپنے خاوندوں کی
 نافرمان ہو گئیں، تو آپ نے لوگوں کو انہیں مارنے کی
 اجازت دے دی، بہت سی عورتوں نے رسول اللہ ﷺ
 کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی، تو نبی ﷺ
 نے فرمایا: ”ستر عورتوں نے محمد ﷺ کے گھر آ کر اپنے
 خاوندوں کی شکایت کی ہے، تم دیکھو ایسے لوگ اچھے
 نہیں ہیں۔“

* انظر الحديث السابق برقم: ١٢١٥.

* أخرجه ابوداؤد، النكاح، باب في ضرب النساء (٢١٤٦) - وابن ماجه، النكاح، باب ضرب النساء (١٩٨٥) -

وصححه الحاكم: ٢/ ١٨٨، ١٩١ - وواقفه الذهبي وابن حبان.

اور وحشیانہ نہ ہو۔

- ② خاوند، بیوی ایک دوسرے کے ناجائز رویے کو ایسے شخص سے بیان کر سکتے ہیں جو اس کا حل نکال سکتا ہو۔
- ③ عورتوں پر ظلم و زیادتی کرنا اور انہیں بلاوجہ بیٹنا انتہائی قبیح عمل ہے اور ایسے لوگ سخت ناپسندیدہ ہیں۔ (۵۰) صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم اپنی پریشانیاں رسول اللہ ﷺ اور آل رسول سے بیان کرتے اور پھر نبی ﷺ ان کا حل پیش فرماتے۔

بَابُ الْحَضَانَةِ

[11]..... بچوں کی پرورش کا بیان

[۱۲۲۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ، أَظُنُّهُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑکے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ كُومَاں اور باپ میں سے انتخاب کا اختیار دے دیا۔

وَأُمِّهِ .*

① اگر بچہ چھوٹا ہو اور اس کے ماں، باپ کے درمیان جدائی ہو جائے تو جب تک اس کی ماں اور نکاح نہ کرے وہ اس کی نگہداشت اور تربیت کی سب سے زیادہ مستحق ہے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں۔

ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کے لیے برتن، میری چھاتی (پستان) اس کے لیے مشکیزہ اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ تھی اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: ((أنتِ احقُّ بهِ ما لِمِ تنكحِي)) ”تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک (اور) نکاح نہ کرے۔“

(سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد، رقم: ۲۲۷۲۔ صحیح ابو داؤد، رقم: ۱۹۹۱)

② اگر بچہ سن تمیز کو پہنچ جائے تو اسے اختیار دیا جائے گا کہ والدین میں سے جس کے ساتھ جانا چاہے چلا جائے۔

③ ماں کے بعد تربیت کی مستحق خالہ ہے اور پھر والد۔

[۱۲۲۱]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

* أخرجه الترمذی، الأحكام، باب ما جاء فی تخيير الغلام بین ابويه اذا افترقا (۱۳۵۷)۔ وقال ”حسن صحیح“ وابن ماجه، الأحكام، باب تخيير الصبی بین ابويه (۲۳۵۱)۔ والنسائی، الطلاق، باب اسلام أحد الزوجین وتخير الولد (۳۵۲۶)۔ وصححه الحاكم ۹۷ / ۴۔ وابن حبان.

یونس بن عبداللہ الجرمی نے بیان کیا کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں اور چچا میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا، پھر میرے چھوٹے بھائی سے کہا، یہ بھی اسی طرح اختیار والا ہے، اگر یہ اس کی عمر کو پہنچ چکا ہوتا تو میں اسے بھی اختیار دے دیتا۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيِّ قَالَ: خَيْرَنِي عَلَى بَيْنِ أُمِّي وَعَمِّي، ثُمَّ قَالَ لَأَخِي أَصْغَرَ مِنِّي: وَهَذَا أَيْضًا لَوْ قَدْ بَلَغَ مَبْلَغَ هَذَا لَخَيْرْتُهُ. *

[۱۲۲۲]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ.....

یونس عن عمار کی سند سے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس حدیث میں کہا، میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

عَنْ يُونُسَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَكُنْتُ ابْنَ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانٍ سِنِينَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ. *

بَابُ الْإِبْلَاءِ

[12]..... ایلاء کا بیان

[۱۲۲۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایلاء کرنے والا وہ ہے، جو ہمیشہ کے لیے عورت کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھالے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: الْمَوْلَى الَّذِي يَحْلِفُ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ أَبَدًا. *

..... اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالے تو اس کو ایلاء کہتے ہیں۔

۱ مدت ایلاء کی مقدار میں اختلاف ہے تاہم اگر قسم چار ماہ سے کم مدت کے لیے ہو اور قسم پوری کرنے کے بعد تعلق قائم کر لیے جائیں تو شوہر کے ذمہ کچھ بھی نہیں اگر مدت گزرنے سے قبل تعلق قائم کرے تو اس صورت میں کفارہ قسم ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر قسم چار ماہ سے زائد یا غیر معینہ مدت کے لیے ہو تو ایسی صورت میں مدت چار ماہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

* اسنادہ ضعیف: لجهالة الجرمی اخرجہ البيهقي: ۴/ ۸- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۷۲).

* اسنادہ ضعیف جدا: لضعف شيخ الشافعی ولجهالة عمارة الجرمی انظر تخريج الحديث الذي قبله، برقم: ۱۲۲۱.

* صحيح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۳۸۰- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۲۲)- وعبدالرزاق (۱۱۶۰۸).

﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءَ فَإِنَّ اللَّهَ عُفُورٌ رَحِيمٌ﴾

(البقرة: ۲۲۶)

”جو لوگ اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے اگر وہ اپنی بات سے رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والے نہایت رحم کرنے والے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ ایلاء کیا تھا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۵۲۸۹)

[۱۲۲۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمَوْلَى. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَأَقْلُ بِضْعَةَ عَشَرَ أَنْ يَكُونُوا ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَهُوَ يَقُولُ: مِنَ الْأَنْصَارِ. *
سليمان بن يسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے دس سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ ایلاء کرنے والے کو روک کر پوچھتے (کہ وہ رجوع کرے یا طلاق دے)۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بضعة عشر“ کی کم سے کم تعداد تیرہ ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

نوٹ: ۱) صرف ایلاء کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

۲) ایلاء کرنے والا اگر مدت معینہ گزر جانے پر رجوع نہ کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ یا وہ حقوق زوجیت ادا

کرے یا پھر طلاق دے۔

۳) معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے اس سے طلاق دینے یا حقوق زوجیت ادا کرنے سے

متعلق دریافت کرتے تھے۔

۴) اللہ کا فرمان: ﴿وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۲۷) ”اور اگر طلاق کا

قصد کر لیں تو بے شک اللہ خوب سنے اور جاننے والے ہیں۔“ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ چار ماہ گزر جانے سے از خود طلاق واقع نہ ہوگی۔

[۱۲۲۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبًا مِنْ دَسٍّ مِنْ زَائِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يَأْتِيهِ سَارَ الْإِيْلَاءِ
سليمان بن يسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کیا کہ میں نے دس سے زائد رسول اللہ ﷺ کو پایا وہ سارے ایلاء

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۳۷۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۱۳)۔ والبغوي في شرح السنة

(۲۳۶۳)۔ وابن ابى شيبة (۱۸۵۵۸)۔

وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمَوْلَى. *
کرنے والے کو کھڑا کر کے (طلاق یا رجوع) کے

بارے میں پوچھتے۔

[۱۲۲۶]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْقَفَ الْمَوْلَى. *
عمر بن سلمہ نے بیان کیا کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا تو انہوں نے ایلاء کرنے والے کو (طلاق دینے یا رجوع

کرنے) کے بارے میں کھڑا کر کے پوچھا۔

[۱۲۲۷]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّوَانَ بْنَ حَكَمٍ سَأَلَهُ عَنِ الْمَوْلَى إِذَا طَلَّقَ أَوْ رَجَعَهُ، فَقَالَ: يُوقَفُ الْمَوْلَى. *
مروان بن حکم سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایلاء کرنے والے کو کھڑا کیا۔

[۱۲۲۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ.....

عَنْ طَاوُوسٍ: أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُوقِفُ الْمَوْلَى. *
طاووس سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے (طلاق یا رجوع) پوچھتے تھے۔

[۱۲۲۹]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ.....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِذَا ذُكِرَ لَهَا الرَّجُلُ يَخْلِفُ أَنْ لَا يَأْتِيَ أُمَّرَأَتَهُ فَيَدْعُهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ لَا تَرَى ذَلِكَ شَيْئًا حَتَّى يُوقِفَ. وَتَقُولُ: كَيْفَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا مَسَّكُمُ الْمَوْتُ أَوْ تَسْرِيحُ قَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ نَبِيٍّ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا ذُكِرَ لَهَا الرَّجُلُ يَخْلِفُ أَنْ لَا يَأْتِيَ أُمَّرَأَتَهُ فَيَدْعُهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ لَا تَرَى ذَلِكَ شَيْئًا حَتَّى يُوقِفَ. وَتَقُولُ: كَيْفَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا مَسَّكُمُ الْمَوْتُ أَوْ تَسْرِيحُ

* انظر الحديث السابق ، برقم: ۱۲۲۴ .

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۳۷۷ / ۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۱۵) - وعبدالرزاق (۱۱۵۶۷) - وابن ابی شیبہ (۱۵۵۳۳) .

* اسنادہ ضعیف: لضعف لیث بن ابی سلیم، الا ان المتن صحیح كما تقدم فی الحديث السابق - اخرجہ البیہقی: ۳۷۷ / ۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له: ۴۵۱۵ - وعبدالرزاق (۱۱۶۵۶) - وابن ابی شیبہ (۱۸۵۵۴) - والطبری فی تفسیره: ۴۳۳ / ۲ .

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه: فان طاووساً لم یسمع من عثمان - اخرجہ البیہقی: ۳۷۷ / ۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۱۶) - وابن ابی شیبہ (۱۸۵۵۷) - وعبدالرزاق (۱۱۶۶۴) .

سہلؓ نے اسے خبر دی کہ وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں۔ اور رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے نکلے تو اندھیرے میں حبیبہ بنت سہل کو اپنے دروازے پر پایا، رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے پوچھا: ”تجھے کیا پریشانی ہے؟“ اس نے کہا، میں اور ثابت اکٹھے نہیں رہ سکتے، پھر جب ثابت بن قیسؓ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”یہ حبیبہ بنت سہل ہے، اس کے متعلق جو اللہ نے چاہا آپ نے بات چیت کی۔“ حبیبہ نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ اس نے (بطور حق مہر) مجھے دیا ہے وہ میرے پاس ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (ثابت سے) کہا: (اپنا دیا ہوا حق مہر) اس سے لے لو۔“ انہوں نے وہ واپس لے لیا اور حبیبہؓ اپنے گھر خلع لے کر بیٹھ گئیں۔

أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلِ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالَتْ: أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَتْ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتٌ لِي زَوْجَهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ، قَدْ ذَكَرْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَذْكُرَ)). فَقَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حُذِّ مِنْهَا)) فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا. *

نکاح: ❶ اگر زوجین میں ذہنی ہم آہنگی نہ رہے اور عورت حق مہر واپس دے کر شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے تو اس کو خلع کہتے ہیں۔

❷ اگر خاوند بیوی کو چھوڑنے پر رضا مند نہ ہو اور عورت علیحدگی پر مہر ہو تو ایسی صورت میں قاضی بھی حالات و واقعات کا جائزہ لے کر علیحدگی کروا سکتا ہے۔

❸ اگر عورت سمجھے کہ وہ خاوند کی فرمانبرداری میں شرعی حقوق ادا نہیں کر سکے گی تو اس کے لیے خلع لینا جائز ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ (البقرة: ۲۲۹)

”اور اگر تمہیں ڈر محسوس ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت کچھ دے کر اپنی جان

* أخرجه ابو داؤد، الطلاق، باب في الخلع (۲۲۲۷)۔ والنسائي، الطلاق، باب ما جاء في الخلع (۳۴۹۲)۔

وصححه ابن الجارود (۷۴۹)۔ وابن حبان.

چھڑا (خلع) لے تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔“

۱۱ بلاوجہ عورت کا خلع کا مطالبہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایما امرأة سألت زوجها طلاقاً في غير ما بأس فحرامٌ عليها رائحة الجنة) ”جو عورت بغیر کسی وجہ کے خاوند سے طلاق کا سوال کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

(سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، رقم: ۲۲۲۶۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱۸۷ وقال حسن)

۱۲ خلع فتح نکاح ہے طلاق نہیں اور اس کی عدت ایک حیض ہے سیدہ ام حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔ (دیکھیے: سنن ابو داؤد، رقم: ۲۲۲۹، ۲۲۲۸۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱۸۵)

۱۳ معلوم ہوا علیحدگی کے بعد ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میکے چلی گئیں، اگر خلع طلاق ہوتا تو وہ شوہر کے گھر عدت گزار تیں۔

۱۴ خلع میں شوہر دیا ہوا حق مہر واپس لے سکتا ہے جبکہ طلاق کی صورت میں مہر واپس لینا جائز نہیں ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا﴾ (البقرة: ۲۲۹)

”تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو نہیں (بطور حق مہر) دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو۔“

[۱۲۳۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ.....

عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ: أَنَّهَا آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَلَسِ وَهِيَ تَشْكُو شَيْئًا يَبْدِيهَا وَهِيَ تَقُولُ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا ثَابِتُ خُذْ مِنْهَا)). فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ. *

حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندھیرے میں آئیں، اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کے متعلق شکایت کرتے ہوئے کہنے لگیں، میں اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہما اکٹھے نہیں رہ سکتے، حبیبہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا: ”اے ثابت اس سے دیا ہوا حق مہر لے لے۔“ انہوں نے حق مہر لے لیا اور وہ خلع لے کر بیٹھ گئیں۔

[۱۲۳۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لَصْفِيَّةِ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، فَلَمْ يُنْكَرْ

نافع رضی اللہ عنہ نے صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی کے متعلق بیان کیا کہ اس نے اپنے خاوند سے اپنا سب کچھ

* صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۳۱۳، ۳۱۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۹۴)۔ وعبدالرزاق (۱۱۷۶۲)۔

وسعيد بن منصور في سننه (۱۴۳۰)، (۱۴۳۱)۔

نوٹ:..... خلع چونکہ نكاح ہے لہذا اس کے بعد طلاق لغو ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس بات کو نہیں لیا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ:

((اقبل الحديقة وطلقها تطليقة))

”باغ لے لو اور اسے طلاق دے دو۔“

(بخاری، کتاب الطلاق، باب الخلع وكيف الطلاق..... رقم: ۵۲۷۳)

بعض علماء کے نزدیک ”طلقها تطليقة“ سے لغوی معنی یعنی چھوڑ دے مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

[۱۲۳۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَلْحَقُ الْمُخْتَلَعَةُ الطَّلَاقُ فِي الْعِدَّةِ؛ لَأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم دونوں سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: خلع لینے والی کو عدت میں طلاق نہ دی جائے کیونکہ اب خاوند نے اسے طلاق دی ہے جو اس کی بیوی نہیں۔



کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

[۱۲۳۹]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:.....

ابوزیر نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ایمن مولیٰ عزہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کر رہے تھے اور ابوالزیر سن رہا تھا، انہوں نے پوچھا، آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (خود) اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے (ابن عمر کو) کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اگر چاہے تو طلاق دے دے یا اسے نکاح میں روک لے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے شروع میں طلاق دو، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فی قبل عدتہن اور لقبیل عدتہن میں شک کیا ہے۔

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ. فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرَةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهَّرَتْ، فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُْمْسِكْ)). قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ أَوْ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ * الشَّافِعِيُّ شَكَّ.

[۱۲۴۰]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

مجاہد سے روایت ہے کہ وہ بھی فطلقوہن لعدتہن کو فی قبل عدتہن ہی پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرُؤُهَا كَذَلِكَ *.

[۱۲۴۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے کہ ”اذا طلقتم النساء فطلقوہن“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقْرُؤُهَا: إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ *.

* اخرجہ مسلم، الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، وأنه لو خاف..... الخ (۱۴۷۱).

* اسنادہ ضعيف: لعنعة ابن جريج- اخرجہ البيهقي: ۷/ ۲۲۳- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۱۰)- وعبد

الرزاق في تفسيره: ۳/ ۳۱۵- والطبري في تفسيره: ۲۸/ ۱۳۰.

* صحيح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۲۲۳- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۱۱).

لقبل عدتھن“

[۱۲۴۲]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:.....

ابوزیر نے بیان کیا کہ اس نے عبد اللہ بن ایمن کو سنا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہا ہے اور ابوزیر سن رہا تھا، آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی؟ تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی جب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔“ اس کو میری طرف لوٹا دیا اور کچھ حرج نہیں سمجھا، اور فرمایا: ”جب یہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اگر تو چاہے تو طلاق دے یا نکاح میں روک لے۔“

[۱۲۴۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حیض کی حالت میں طلاق دے دی، جب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن عمر کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بغیر کسی حرج کے میری طرف لوٹا دیا، اور فرمایا: ”جب یہ حیض سے پاک ہو جائے تو وہ طلاق دے دے یا اپنے نکاح میں روک لے۔“

[۱۲۴۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

* انظر الحديث السابق برقم: ۱۲۳۹.

* انظر الحديث السابق برقم (۱۲۳۸).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، جب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن عمر سے کہو وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے حیض ختم ہونے تک اپنے نکاح میں رکھے، پھر وہ حائضہ ہو اور جب اس کے بعد وہ حیض سے پاک ہو تو اگر چاہے تو اپنے نکاح میں روکے رکھے اور اگر چاہے تو اس سے ہم بستری سے پہلے ہی طہر میں طلاق دے دے، یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔“

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرَّهٗ فَلْيَرْاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَيَتَلَّكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النَّسَاءَ)). *

نوٹ: ❶ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ عورت کو حالت طہر میں اس حال میں طلاق دے کہ اس سے ہم بستری نہ کی ہو اور دو گواہ بھی مقرر رہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الطلاق قبل الحدیث، رقم: ۵۲۵۱)

❷ طلاق دینا شرعاً جائز ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور پھر ان سے رجوع فرمایا تھا۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب المراجعة، رقم: ۲۲۸۳)۔

❸ اگر میاں بیوی کا اکٹھے رہنا محال ہو جائے تو ایک رجعی طلاق دینا اور تعلق کو ختم کر لینا بہتر ہے۔

❹ ایام حیض یا ایسا طہر جس میں عورت سے ہم بستری کی ہو طلاق دینا غیر مسنون ہے۔

❺ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو دوران حیض طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کا حکم دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایام حیض میں بھی طلاق واقع ہوگی کیونکہ رجوع طلاق کے بعد ہی ہوتا ہے۔

❻ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ۱)

”اے نبی! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو انہیں عدت کے آغاز میں طلاق دو۔“

معلوم ہوا حالت طہر عدت کا آغاز ہے لہذا ایام حیض یا طہر میں ہم بستری کے بعد طلاق دینا جائز نہیں۔

[۱۲۴۵]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُمْ أُرْسِلُوا إِلَى نَافِعٍ يَسْأَلُونَهُ: هَلْ حَسَبْتَ تَطْلِيقَةَ ابْنِ عُمَرَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِبَاحَةِ الطَّلَاقِ وَإِلَى آخِرِ الثَّامِنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

ابن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے نافع رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی ﷺ کے عہد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دی ہوئی طلاق شمار کی گئی تو انہوں نے کہا: ہاں۔

بَابُ صَرِيحِ الطَّلَاقِ [2]..... طلاق صریح کا بیان

[۱۲۴۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْعَلُ وَاحِدَةً وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثٌ مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ. *

طاؤوس سے روایت ہے کہ ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تین طلاقوں کو رسول اللہ ﷺ کے عہد، ابوبکر کی خلافت اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے تین سال تک، ایک کر دیا جاتا تھا، تو ابن عباس نے فرمایا: ہاں۔

نوٹ:..... ① ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق (زبانی یا تحریری) دینا ناپسندیدہ عمل ہے تاہم اس سے ایک رجعی طلاق واقع ہو جائے گی۔

② معلوم ہوا عہد رسالت، عہد ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ابتدائی دور میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔

③ عہد نبوی ﷺ میں شریعت نازل ہوئی اور مکمل بھی ہوئی لہذا ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جائے گا۔

④ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ((ان الناس قد استعجلوا في امر قد كانت لهم فيه اناة، فلو امضيا))

* استاده ضعیف: لإرساله، وعدم تصريح ابن جريج بالسماع من نافع- أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۲۴- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۱۴).

* أخرجه مسلم، الطلاق، باب طلاق الثلاث (۱۴۷۲).

علیہم)) لوگوں نے جس معاملہ میں ان کے لیے مہلت تھی جلدی کرنا شروع کر دی ہے اگر ہم ان پر اس کو نافذ کر دیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث، رقم: ۱۴۷۲)

اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہما کو بیک وقت دی ہوئی تین طلاقوں کو تین نافذ کرنے پر اضطراب تھا۔ اور انہوں نے محض تہدیداً تینوں کے نفاذ کا حکم صادر فرمایا تھا۔

[۱۲۴۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ: مجاہد نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عباس سے کہا کہ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً، قَالَ: تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدْعُ سَبْعًا وَتَسْعِينَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *
میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق، طلاق کہہ دیا، تو انہوں نے کہا، تو تین لے لے اور ستانوے کو چھوڑ دے۔

بَابُ مِنْهُ: فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا قَبْلَ الدَّخُولِ

[3]..... ہم بستری سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان

[۱۲۴۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْبَانَ.....

محمد بن ایاس بن بکیر نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا اس سے نکاح کا پروگرام بنا تو وہ مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا اور اس نے ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے خیال میں جب تک وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے شادی نہ کر لے یہ نکاح نہیں کر سکتا، اس آدمی نے کہا، میرا ایک طلاق کا ارادہ تھا، ابن عباس نے فرمایا: تو نے اپنا (سارا) حق استعمال کر لیا۔ * فَضْلِي.

* اسنادہ ضعیف، لعنۃ ابن جریر: أخرجه البيهقي: ۳۳۷/۷. وفي المعرفة السنن والآثار له، رقم: ۴۴۲۳۔

وعبدالرزاق، رقم: ۱۱۳۴۸، ۱۱۳۴۹۔ وابن ابی شیبہ، رقم: ۱۷۷۹۷۔

* صحیح: أخرجه ابوداؤد، الطلاق، نسخ المراجعة بعد التلويقات الثلاث (۲۱۹۸)۔ والبيهقي: ۳۳۵/۷۔ وفي

المعرفة السنن والآثار له (۴۴۶۶)۔ وسعيد بن منصور (۱۰۷۵)۔

[۱۲۴۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَاشٍ الزُّرْقِيِّ.....

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا، کہ کنواری کے حق میں ایک وارد ہوگی، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تو قصہ خواں ہے، ایک طلاق اسے تہ بنا دے گی، اور تین اسے اس وقت تک حرام بنا دیں گی جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

نکاح:..... ❶ ”قاص“ اس شخص کو کہتے ہیں جو مختلف واقعات کے ساتھ وعظ و نصیحت کرے۔

❷ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عطاء رضی اللہ عنہ کو بغیر سوچے سمجھے بات کرنے سے منع کیا۔

[۱۲۵۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شُهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ.....

محمد بن ایاس بن بکیر نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا اسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہوا تو وہ مسئلہ پوچھنے آیا تو میں اس کے ساتھ ہولیا تاکہ اس کے لیے مسئلہ پوچھوں، پھر اس نے ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا تو ان دونوں نے کہا، ہمارے خیال میں یہ اس وقت تک اس سے نکاح نہیں کر سکتا جب کہ وہ کسی اور خاوند سے شادی نہ کر لے، اس آدمی نے کہا، میں نے تو اسے ایک ہی طلاق دی تھی۔ اس پر ابن عباس نے فرمایا: تو نے اپنا سارا حق استعمال کر لیا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أُرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا عَبَّابُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا. *

❶ صحیح: أخرجه البيهقي: ۳۳۵/۷، وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۷۶)۔

❷ انظر الحديث السابق برقم (۱۲۴۸)۔

ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے تین طلاقیں دینے کو برا نہیں جانتا۔

[۱۲۰۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ.....

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے آدمی کا مسئلہ پوچھنے آیا جس نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ عطاء کہتے ہیں میں نے کہا، بے شک کنواری کے حق میں ایک وارد ہوگی تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق اسے بتہ بنا دے گی اور تین اسے اس وقت تک کے لیے حرام بنا دیں گی جب تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے جب اس نے تین طلاقیں دیں تو یہ نہیں کہا کہ تو نے بہت برا کیا (یعنی اس کے اس عمل پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا)۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا. قَالَ عَطَاءٌ: فَقُلْتُ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبُكَرِ وَاحِدَةٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ. الْوَاحِدَةُ تَبْتُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَقُلْ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: يَنْسَ مَا صَنَعْتَ حِينَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا. *

[۱۲۰۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ

ابن ابی عیاش سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے ان کے پاس آ کر پوچھا کہ جنگل میں رہنے والوں میں سے ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے سے پہلے اسے تین طلاقیں دے دیں ہیں آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ اس پر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اس بارے میں ہمیں کسی بات کا علم نہیں آپ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے پاس چلے جائیے، میں نے

عَنِ ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَّاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ، أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَلُّهُمَا ثُمَّ آتَيْنَا فَأَخْبَرْنَا، فَذَهَبَ

ان دنوں کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود پایا ہے، ان سے مسئلہ پوچھیے پھر ہمیں بھی آ کر بتائیں، وہ گیا اور اس نے ان سے دریافت کیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ آپ کے پاس ایک سنگین معاملہ لایا ہے اسے فتویٰ دیجیے! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق اسے بتہ بنا دے گی اور تین اسے اس وقت تک کے لیے حرام کر دیں گی جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح فرمایا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان تین صحابہ نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند نہیں کیا۔

فَسَأَلَهُمَا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفْتَيْهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَدْ جَاءَ تَكَ مُعْضَلَةٌ . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْوَاحِدَةُ تَبْتُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ . قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَعْبا عَلَيْهِ الثَّلَاثُ وَلَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيَّاحَةِ الطَّلَاقِ ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ . *

نوٹ: ❶ نکاح کے بعد رخصتی سے قبل دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ایسی مطلقہ عورت کی عدت نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا﴾ (الاحزاب: ۴۹)

”اے ایمان والو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو اور انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔“

❷ جب عورت کو چھونے سے قبل طلاق دی گئی ہو تو پھر ایسی صورت میں مرد کے لیے رجوع کا حق بھی نہیں ہے۔

❸ قبل از مباشرت ایک طلاق بھی کافی ہے اور اس سے عورت بائند ہو جائے گی۔

❹ شرعی طور پر ازدواجی تعلقات ختم ہونے کے بعد دو صورتیں ایسی ہیں جن کے بعد میاں بیوی دوبارہ اکٹھے نہیں

ہو سکتے۔ (الف) ایک صورت یہ ہے کہ خاوند وقفہ وقفہ سے تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں مطلقہ سابقہ خاوند کے لیے حرام ہو جاتی ہے الا یہ کہ وہ کسی اور آدمی سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے تو عدت گزرنے کے بعد یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ (ب) لعان کی صورت میں ہونے والی علیحدگی فیصلہ کن ہوگی اور لعان کرنے والے میاں بیوی کا آپس میں دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔

* صحیح: اخراجہ للبیہقی ۷ / ۳۳۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۸۶)۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار:

5) جس عورت کو مباشرت سے قبل تین طلاقیں دے دی جائیں اس سے تحلیل شرعی کے بغیر دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں اس مسئلہ میں صحابہ و تابعین کی دو آراء ہیں بعض کے نزدیک تحلیل شرعی ضروری ہے جبکہ بعض کے نزدیک یہ ضروری نہیں راجح بات یہی ہے کہ ایسی صورت میں اگر یہ دونوں آپس میں باہمی رضامندی کے بعد بطور میاں بیوی زندگی گزارنا چاہیں تو شرعی نکاح کے بعد اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

6) امام ابو داؤد و ترمذی فرماتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قول کہ عورت تین طلاقوں سے خواہ شوہر نے اس سے مباشرت کی ہو یا نہ کی ہو باندہ ہو جاتی ہے اور یہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوئی جب تک کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ سے رجوع فرمایا تھا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب نسخ المراجعة بعد التطبيقات الثلاث، رقم: ۲۱۹۸)

بَابُ مِنْهُ فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ بَعْدَ الدُّخُولِ

[4]..... ہم بستری کے بعد تین طلاقیں دینے کا بیان

[۱۲۵۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ امْرَأَةً رِفَاعَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي قَبْتَ طَلَاقِي، وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ تَزَوَّجَنِي وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ)). *

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ (القزلی) کی بیوی نے نبی ﷺ سے آ کر کہا کہ رفاعہ رضی اللہ عنہا نے مجھے طلاق دے دی تھی اور طلاق بھی بنتہ (بائن) اور پھر عبدالرحمن بن زبیر نے مجھ سے نکاح کر لیا، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا: ”تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو اس (اپنے موجودہ شوہر) کا ذائقہ نہ چکھ لے اور وہ تیرا ذائقہ نہ چکھ لے۔“

[۱۲۵۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ.....

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زُبَيْرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

* اخرجہ البخاری، الطلاق، باب من جوز الطلاق الثلاث، لقول الله تعالى ﴿الطلاق مرتان﴾ الخ (۵۲۶۰)، (۲۶۳۹)۔ ومسلم، النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ (۱۴۳۳)۔

نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس سے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا، انہوں نے اس سے ہم بستری سے پہلے ہی اسے علیحدہ کر دیا، تو رفاعہ رضی اللہ عنہا نے جو ان کے پہلے خاوند تھے جنہوں نے اسے طلاق دی تھی اس سے پھر نکاح کرنا چاہا، تو یہ بات نبی ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے ان کو اس سے شادی سے منع کر دیا اور فرمایا: ”یہ آپ کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کہ اپنے موجودہ خاوند کا ذائقہ نہ چکھ لے۔“

رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهَبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَانْكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمْسَهَا، وَفَارَقَهَا فَأَرَادَ رِفَاعَةَ أَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَقَالَ: ((لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ)). *

[۱۲۵۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ وَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ))، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤَدَّنَ لَهُ فَتَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ *

عَنْ عُرْوَةَ.....

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رفاعہ رضی اللہ عنہا قرظی کی بیوی نے نبی ﷺ سے آ کر کہا، میں رفاعہ کی بیوی تھی اور اس نے مجھے طلاق بائن دے دی، پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی، اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے (یعنی وہ نامرد ہے) رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا: ”کیا تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ یہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تو اپنے موجودہ خاوند کا اور وہ تیرا ذائقہ نہ چکھ لے۔“ عروہ نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے کہ انہوں نے آواز دی، اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت نبی ﷺ کے پاس کیا باتیں کر رہی ہے۔

* اسنادہ ضعیف لإرساله: أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۷۵. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۱).

* انظر الحديث السابق برقم: ۱۳۵۳.

[۱۲۵۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ القرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا میں رفاعہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نکاح کر لیا، اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ”تو دوبارہ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ تیرا ذائقہ اور تو اس کا ذائقہ نہ چکھ لے۔“ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے، کہ انہوں نے آواز دی، اے ابوبکر! کیا آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس کیسی باتیں کر رہی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ، يَعْنِي: الْقُرْظِيَّ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ)). وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤَذَّنَ لَهُ فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ وَالرَّابِعَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

- نوٹ:** ① ایسی طلاق جس کے بعد خاوند کے لیے رجوع کا حق باقی نہ رہے ”طلاق بتہ“ کہلاتی ہے۔
- ② دو رجعی طلاقیں دینے کے بعد اگر خاوند تیسری طلاق بھی دے دے تو خاوند کے لیے رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے اور اب یہ عورت عدت گزرنے کے بعد کسی دوسرے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔
- ③ اگر کسی وجہ سے دوسرے خاوند کے ساتھ بھانہ ہو سکے اور وہ طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔
- ④ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا پہلے خاوند کے پاس واپس آنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے خاوند نے صحبت کے بعد طلاق دی ہو۔

۵ پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے مشروط نکاح حلالہ حرام ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمُحْلِلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ“

”رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب المحلل والمحلل له، رقم: ۱۹۳۴، المنتقى لابن الجارود، رقم: ۶۸۴)

بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ وَإِنِّهَا تَحْرِمُ عَلَيْهِ بَانْتِنِينَ

[5]..... غلام کی طلاق کا بیان اور اس کی بیوی اس پر دو طلاقوں سے ہی حرام ہو جائے گی

[۱۲۵۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ:.....

حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدَانَ لِعَبْدِهِ أَنْ يَنْكِحَ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهِ مِنْ طَلَاقِهِ شَيْءٌ *
 نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ جس نے اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے دی تو طلاق کا اختیار غلام ہی کے پاس ہے، غلام کے علاوہ اور کسی کو کچھ بھی طلاق کا اختیار نہیں ہے۔

۶..... اسلام خیر خواہی کا نام ہے جو غلاموں کے حقوق کو بھی تحفظ فراہم کرتا اور انہیں شادی بیاہ کی اجازت دیتا ہے غلام کو نکاح کے لیے مالک سے اجازت لینا ضرورت ہے۔

۷ اگر کوئی مالک اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے دے تو طلاق کا اختیار بھی غلام ہی کے پاس ہوگا۔ کیونکہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے چاہے آزاد ہو یا غلام۔

[۱۲۵۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ: أَنَّ نَفِيعًا مَكَاتِبًا لَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَةً لِي حُرَّةً تَطْلِقَتَيْنِ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: حَرَمَتْ عَلَيْكَ *
 محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے روایت ہے کہ نافع جس نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کی تھی، نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا کہ میں نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دی ہیں، تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۶۰ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۸۰) - وعبدالرزاق (۱۲۹۶۸) -

وابن ابی شیبہ (۱۸۳۸۳) - ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في طلاق العبد.

* اسنادہ ضعیف: لإنقطاعه فان محمد بن ابراهيم التيمي لم يسمع من زيد بن ثابت أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۶۹ -

وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۸۲) - ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في طلاق العبد.

[۱۲۵۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ.....

سليمان بن يزار سے روایت ہے کہ نفع جس نے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کی تھی کا ایک غلام تھا جس کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی، اس نے اس کو دو طلاقیں دے دیں، پھر اس سے رجوع کرنا چاہا تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے کہا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھ لو، وہ ان کے پاس گیا تو وہ اسے درج مقام پر اس حال میں لے گیا کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اس نے ان دونوں سے سوال کیا، تو ان دونوں نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہو چکی، وہ تجھ پر حرام ہو چکی۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ نُفَيْعًا مَكَاتِبًا لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ عَبْدٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَقَهَا اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَرَا جَعَهَا. فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ إِحْذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ. *

[۱۲۶۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ.....

ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نفع جس نے اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کی تھی اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ نُفَيْعًا مَكَاتِبًا لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقَ امْرَأَتَهُ حُرَّةً تَطْلِيْقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ، وَهِيَ آخِرُ مَا فِيهِ. *

.....: غلام مرد کا نکاح آزاد عورت سے اور اسی طرح آزاد مرد کا لونڈی سے نکاح بھی درست ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

* صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۳۶۰، ۳۶۸۔ وابن ابی شيبة (۱۸۲۴۲)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في طلاق العبد.

* صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۳۶۸-۳۶۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۸۳)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في طلاق العبد.

ہیں جبکہ شوہر کی نیت طلاق کی ہو۔

3 جس طرح اشارے کنائے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح ہنسی مزاح میں بھی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثلاثٌ جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة))

”تین کام ایسی ہیں جن کا ارادہ و قصد بھی قصد ہے اور ہنسی مذاق بھی قصد ہے نکاح، طلاق اور رجوع۔“

(سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی الطلاق عن الهزل، رقم: ۲۱۹۴۔ ترمذی، رقم: ۱۱۸۴)

بَابُ تَخْيِيرِ الْأَمَةِ إِذَا عَتَقْتُ

[7]..... آزاد کرنے کے بعد لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

[۱۲۶۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ سُنَنِ وَكَانَتْ فِي إِحْدَى السَّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخَيْرَتْ فِي زَوْجِهَا. *

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تین سنتیں قائم ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہیں آزاد کیا گیا تو پھر اپنے خاوند کے متعلق اختیار بھی دیا گیا (یعنی اگر چاہیں تو نکاح فرم کر سکتی ہیں۔)

1..... اگر خاوند اور بیوی دونوں غلام ہوں اور عورت خاوند سے پہلے آزاد ہو جائے تو اسے خاوند کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار ہے۔

2 بریرہ رضی اللہ عنہا سے متعلق باقی دو سنتیں یہ ہیں۔ (i) بریرہ رضی اللہ عنہا پر لوگوں نے صدقہ کیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تو آپ نے تناول فرمایا اور کہا ”یہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

(ii) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ولاء“ کا تعلق اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب العتق، باب بیان أن الولاء لمن اعتق، رقم: ۱۵۰۴)

3 مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۰۷۳۔

[۱۲۶۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

* اخرجه البخاری، الطلاق، باب لا یكون بیع الأمة طلاقاً (۵۲۷۹)۔ ومسلم، العتق، باب بیان ان الولاء لمن أعتق (۱۵۰۴)۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتَعْتِقُ: إِنْ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا، فَإِنْ مَسَّهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما اس لوٹڈی کے متعلق کہتے جو غلام کے نکاح میں ہو اس کا آقا سے آزاد کر دے تو اگر اس کے خاوند نے اس سے ہم بستری نہیں کی تو اسے اختیار ہے اگر اس نے ہم بستری کر لی تو اس کو کچھ اختیار نہیں ہے۔

نوٹ: معلوم ہوا آزاد شادی شدہ لوٹڈی کو اس وقت تک اختیار حاصل ہے جب تک اس کا خاوند آزاد ہونے کے بعد اس سے مقاربت اختیار نہ کرے اور اگر خاوند نے مقاربت اختیار کر لی تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

اگر لوٹڈی آزاد ہونے کے بعد نکاح کا اختیار استعمال کرتے ہوئے خاوند سے الگ ہو جائے تو اسے تین حیض عدت گزارنا ہوگی اور اس کے بعد وہ آگے نکاح کر سکتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أمرت بريرة ان تعتد بثلاث حيض“
 ”بریرہ رضی اللہ عنہا کو تین حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا۔“

(سنن ابن ماجہ، ابواب الطلاق، باب خيار الأمة اذا اعتقت، رقم: ۲۰۷۷)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی عدی بن کعب کی آزاد کردہ لوٹڈی جس کا نام زبراء تھا اس نے انہیں بتایا کہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، اور وہ اس وقت لوٹڈی تھی کہ اس کے آقا نے اسے آزاد کر دیا، وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پیغام بھیج کر انہیں بلایا اور فرمایا، میں تجھے ایک بات بتلانے لگی ہوں، اور میں پسند نہیں کرتی کہ تو کچھ کرے۔ وہ یہ کہ تیرا معاملہ اب اس وقت تک تیرے ہاتھ میں ہے جب تک کہ تیرا خاوند تیرے ساتھ ہم بستری نہ کرے، تو اس نے اس کو (خاوند کو) تین مرتبہ علیحدہ کر دیا۔

[۱۲۶۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....
 عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَوْلَاةَ لَبْنِي عَدِيٍّ بِنِ كَعْبٍ، يُقَالُ لَهَا: زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ، وَهِيَ أُمَّةٌ يَوْمَئِذٍ فَعْتَقَتْ، قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ إِلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَعْتَنِي، فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرُكَ خَبْرًا، وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا، إِنَّ أَمْرَكَ بِيَدِكَ مَا لَمْ يَمَسَّكَ زَوْجُكَ، قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا. *

* اسنادہ صحیح: اخرجه البيهقي: ۲۲۲ / ۷، ۲۲۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۲۶۹)۔ ومالك في الموطأ،

الطلاق، باب ما جاء في الخيار.

* اسنادہ ضعیف: لجهاله زبراء۔ اخرجه البيهقي: ۷ / ۲۲۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۲۷۰)۔ ومالك في

الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الخيار.

۱۲۶۵۔ عروہ سے روایت ہے کہ بنی عدی کی آزاد کردہ لوٹھی جس کا نام زبراء تھا اس نے اسے بتایا کہ وہ جب لوٹھی تھی تو اس وقت ایک غلام کے نکاح میں تھی، اس کو اس کے آقا نے آزاد کر دیا، فرماتی ہے، حصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلایا اور فرمایا: میں تجھے ایک بات بتانے لگی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ تو کچھ کرے، وہ یہ کہ اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک کہ تیرا خاوند تجھ سے ہم بستری نہ کرے، وہ کہتی ہیں کہ اس نے اس کو تین دفعہ علیحدہ کر دیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حصہ رضی اللہ عنہا نے اسے یہ نہیں کہا کہ تیرے لیے اسے تین طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔

[۱۲۶۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....
عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ مَوْلَاةَ لِبْنِي عَدِيٍّ، يُقَالُ لَهَا:
زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ عَبْدٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ
أَمَةٌ فَعَتَّقَتْ. قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ إِلَيْ حَفْصَةَ
فَدَعَتْنِي فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكَ خَبِيرًا، وَلَا
أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنْ أَمْرُكَ بِبَيْدِكَ مَا لَمْ
يَمْسَكَ زَوْجُكَ، قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا. قَالَ
الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ تَقُلْ لَهَا حَفْصَةُ: لَا يَجُوزُ أَنْ
تُطَلِّقِي ثَلَاثًا. *

[۱۲۶۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: یہ بنی فلاں کا غلام مغیث تھا، گویا اب بھی میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ روتے ہوئے راستے میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ
زَوْجَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي
فُلَانٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَّبِعُهَا فِي الطَّرِيقِ وَهُوَ
يَبْكِي. *

[۱۲۶۷]..... أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ
عَبْدًا. أَخْرَجَ السُّنَّةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ
أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *

* انظر الحديث الذي قبله، برقم: ۱۲۶۴.

* أخرجه البخاري، الطلاق، باب خيار الأمة تحت العبد (۵۲۸۱).

* اسنادہ ضعیف جدا: لأن القاسم بن عبد الله بن عمر متروك. أخرجه البيهقي: ۷/ ۲۲۲. وفي المعرفة السنن

والآثار له (۴۲۶۶). والدارقطني: ۳/ ۲۹۳.

بَابُ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

[8]..... جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے اس کا بیان

[۱۲۶۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ.....
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ابن سيرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، جس کے ہاتھ
الزَّوْجِ * میں عقد نکاح ہے وہ خاوند ہے۔

..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَبْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَيَصِفْ مَا قَرَضْتُمْ إِلَّا
أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة: ۲۳۷)

”اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے ان کا حق مہر مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا
آدھا حصہ ادا کرو الا یہ کہ وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔“
آیت میں مذکورہ ”بیدہ عقدہ النکاح“ سے مراد خاوند ہے کیونکہ نکاح کو ختم کرنا اور باقی رکھنا اس کے ہاتھ
میں ہے۔

[۱۲۶۹]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجِ *
سعيد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ میں نکاح
کا عقد ہے وہ خاوند ہے۔

[۱۲۷۰]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ
ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں سعید بن مسیب
سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا: وہ خاوند ہے۔
كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيْلَاءِ *.

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٢٣٤) - والطبري في تفسيره: ٥٤٦ / ٢.

* صحيح بشواهد: أخرجه البيهقي: / ٢٥١٧ - وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٢٦) - وعبد الرزاق (١٠٨٥٧).

وابن أبي شيبة (١٦٩٧٠) - والطبري في تفسيره: ٥٤٧ / ٢، ٥٤٨.

* صحيح بشواهد: أخرجه البيهقي: ٧ / ٢٥١ - وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٢٧) - وعبد الرزاق

(١٠٨٦٠)، (١٠٨٦١) - وابن أبي شيبة (١٦٩٧٣)، (١٦٩٨٠) - والطبري في تفسيره: ٥٤٧ / ٢.

بَابُ الطَّلَاقِ قَبْلَ الْمَسِّ وَنِصْفِ الصَّدَاقِ

[9]..... ہم بستری سے پہلے طلاق اور نصف حق مہر کا بیان

[۱۲۷۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، اس کے لیے حق مہر آدھا ہے اور اس پر عدت بالکل نہیں ہے، یعنی وہ عورت جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو، اور تم نے حق مہر بھی مقرر کر دیا ہو“ (البقرة: ۲۳۷) اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”پھر تم انہیں ہم بستری سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت نہیں جسے تم شمار کرو“ (احزاب: ۴۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْسَ لَهَا إِلَّا نِصْفُ الْمَهْرِ وَلَا عِدَّةٌ عَلَيْهَا. يَعْنِي لِمَنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ [البقرة: ۲۳۷]. وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا﴾ [الأحزاب: ۴۹] *

[۱۲۷۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے متعہ طلاق ہے سوائے اس عورت کے جس کا حق مہر مقرر کیا گیا پھر اسے ہم بستری سے پہلے طلاق دے دی گئی تو اس کا حق مہر آدھا شمار ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّاقَةٍ مُتَعَةٌ إِلَّا الَّتِي فَرَضَ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَحَسَبُهَا نِصْفُ الْمَهْرِ. *

ترجمہ:..... ہر طلاق یافتہ عورت کو متعہ طلاق دینا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَتَّعُوهُنَّ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدَرَهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرَهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرة: ۲۳۶]

”اور انہیں فائدہ پہنچاؤ خوشحال اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق دستور کے ساتھ اچھا فائدہ دے یہ احسان کرنے والوں پر لازم ہے۔“

* اسنادہ ضعیف: لضعف لیث بن ابی سلیم۔ اخرجہ البیہقی: ۷/ ۲۵۴، ۲۵۵، ۴۲۴۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۲۶۳۲)۔ وعبدالرزاق (۱۰۸۸۲)، (۱۰۸۸۳)۔ وابن ابی شیبہ (۱۶۶۹۹)، (۱۶۷۰۰)۔
* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۷/ ۲۵۷۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۳۳۲)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في متعة الطلاق.

۱۱ اگر کسی عورت کو ہمبستری سے قبل طلاق دے دی جائے اور اس کا حق مہر متعین ہو چکا ہو تو اس کے لیے متعہ طلاق کی بجائے نصف مہر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَيُضْفِ مَا فَرَضْتُمْ﴾

(البقرة: ۲۳۷)

”اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے ان کا حق مہر مقرر کر دیا ہو تو مقررہ (حق مہر) کا آدھا ادا کرو۔“

معلوم ہوا خاوند کے لیے نصف مہر کی ادائیگی ضروری ہے الا یہ کہ عورت معاف کر دے۔

۱۲ جس عورت کو مباشرت سے قبل طلاق دے دی جائے اس کے لیے عدت نہیں ہے۔

(مزید دیکھئے نوائل حدیث نمبر: ۱۲۳۸)

[۱۲۷۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّقةٍ مُتَعَةٌ إِلَّا الَّتِي يُطَلِّقُهَا وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا مَا فُرِضَ لَهَا. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے، ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے متعہ طلاق ہے سوائے اس کے جس کا حق مہر مقرر کیا گیا پھر اس سے ہم بستری سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی تو اس کے لیے وہی حق مہر شمار ہوگا جو اس کے لیے مقرر کیا گیا۔

[۱۲۷۴]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنِ طَاوُسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَخْلُو بِهَا وَلَا يَمْسُهَا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا: لَيْسَ لَهَا إِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَيُضْفِ مَا فَرَضْتُمْ﴾ [البقرة: ۲۳۷] *
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس نے شادی کے بعد خلوت اختیار کی لیکن ہم بستری نہیں کی، پھر اس نے بیوی کو طلاق دے دی، کہ اس پر آدھا حق مہر واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور تم انہیں طلاق دو ہاتھ لگانے سے پہلے، اور تم نے حق مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو جو تم نے مقرر کیا

اس کا نصف دے دو۔“ (البقرة: ۲۳۷)

* انظر الحديث السابق، برقم: ۱۲۷۲.

* انظر الحديث السابق، برقم: ۱۲۷۱.

غَيْرُهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا
 زَوْجَهَا الْأَوَّلُ؟ قَالَ: هِيَ عِنْدَهُ مَا بَقِيَ. أَخْرَجَهُ
 مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ. *
 پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گیا، پھر
 دوبارہ اس عورت سے پہلے خاوند نے نکاح کر لیا تو عمر بن الخطاب
 نے فرمایا: اب اس خاوند کو بقیہ (طلاق) کا اختیار ہوگا۔

نوٹ: عورت ایک یا دو طلاقوں کے بعد عدت ختم ہونے پر آگے نکاح کر سکتی ہے۔

2 اگر دوسرا خاوند طلاق دے دے یا فوت ہو جائے اور یہ عورت بعد از عدت اپنے سابقہ خاوند سے نکاح کر لے تو

یہ جائز ہے۔



* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: 7/ 353، 365. وفي المعرفة السنن والآثار له (4492). وابن أبي شيبة (18371). وعبدالرزاق (11149). (11153).

كِتَابُ الرَّجْعَةِ

رجوع کے مسائل

بَابُ مَا كَانَ مِنَ الطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ

[1]..... جو طلاق اور رجوع کا طریقہ (جاہلیت میں) رائج تھا

[۱۲۷۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا (اسلام سے پہلے دستور تھا) کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے اس سے رجوع کر لیتا، اگرچہ وہ اسے ہزار مرتبہ طلاق دیتا تب بھی آدمی اپنی بیوی کی طرف دوبارہ قصد کر لیتا، پھر اس کو طلاق دینے کے بعد مہلت دے دیتا، یہاں تک کہ جب اس کی عدت ختم ہونے والی ہوتی، وہ اس سے رجوع کر لیتا پھر طلاق دے دیتا، اور وہ کہتا، اللہ کی قسم نہ میں تجھے بساؤں گا اور نہ ہی تجھے چھوڑوں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”یہ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ، وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَهْمَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتْ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا، ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أُوِيكَ إِلَيَّ وَلَا تَحْلِينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹] فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا

من يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ. *
 طلاق دو مرتبہ ہے، پھر یا تو دستور کے مطابق روکنا ہے یا
 اچھے طریقے سے چھوڑ دینا ہے۔“ (البقرة: ۲۲۹) اس
 آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے نئے سرے سے
 طلاق کا خیال رکھنا شروع کیا، جس نے ان میں سے
 طلاق دی تھی یا نہ دی تھی۔

[۱۲۷۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عروہ نے بیان فرمایا، (اسلام سے پہلے دستور تھا) کہ
 ایک آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اس کی عدت ختم
 ہونے سے پہلے اس سے رجوع کر لیتا، اور اگر وہ اسے
 ایک ہزار مرتبہ طلاق دیتا تو دوبارہ اپنی بیوی کی طرف
 قصد کر لیتا، اور پھر اسے طلاق دے دیتا، یہاں تک کہ
 اس کی عدت ختم ہونے والی ہوتی تو وہ پھر اس سے رجوع
 کر کے طلاق دے دیتا، پھر کہتا اللہ کی قسم نہ میں تجھے
 بساؤں گا اور نہ ہی تجھے بالکل چھوڑوں گا تو اللہ تعالیٰ نے
 یہ آیت نازل فرمائی: ”کہ طلاق دو مرتبہ ہے، پھر یا تو
 دستور کے مطابق روکنا ہے یا پھر اچھے طریقے سے چھوڑ
 دینا ہے۔“ (البقرة: ۲۲۹) اس آیت کے نزول کے بعد
 لوگوں میں سے جس نے طلاق دی اور جس نے نہ دی
 سب نے نئے سرے سے طلاق کا خیال رکھنا شروع کیا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ
 الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ
 تَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ، وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ
 مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَتِهِ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا
 شَارَفَتْ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا،
 ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا أُوِيكَ إِلَيَّ وَلَا تَحْلِينَ أَبَدًا،
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فِيمَا سَاكَ
 بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹]
 فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ
 طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يُطَلِّقْ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ
 الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ وَالثَّانِي مِنَ كِتَابِ
 الْعِدَّةِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. *

گزارنے کی دعوت دیتا ہے۔ ظہور اسلام سے قبل معاشرتی، عائلی، سیاسی اور نظریاتی خامیوں کی دائمی اسلام نے احسن
 انداز سے اصلاح فرمائی۔

* أخرجه الترمذی، الطلاق واللعان، باب نزول قوله: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ﴾ (۱۱۹۲) وقال ”صحيح“ - والبيهقي: ۷/

۴۴۴ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۲۵) - وصححه الحاكم: ۲/ ۲۷۹.

* انظر الحديث السابق، برقم: ۱۲۷۷.

﴿ زمانہ جاہلیت کی بے شمار خرابیوں میں سے عورت کا استحصال بھی تھا جس کی ایک قسم مذکورہ بالا حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

﴿ اللہ تعالیٰ نے طلاق کی حد بندی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ رجعی طلاق دو مرتبہ ہے۔ اگر کوئی تیسری بار اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو وہ عورت اس کے لیے حرام ہو جائے گی۔

بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْاِثْنَيْنِ

[2]..... ایک یا دو طلاقوں کے بعد رجوع کا بیان

[۱۲۷۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ.....

نافع بن عجمیر بن عبد یزید سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اور اللہ کی قسم میرا ایک ہی کا ارادہ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تصدیق طلب کرتے ہوئے) فرمایا: ”اللہ کی قسم تیرا ایک ہی کا ارادہ تھا۔“ تو رکانہ نے کہا، ہاں میرا ایک ہی کا ارادہ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوبارہ ان کے پاس بھیج دیا۔

عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْمِيرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ: أَنَّ رُكَانَةَ بِنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ، وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً))، فَقَالَ رُكَانَةُ: مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ. *

[۱۲۸۰]..... أَخْبَرَنَا عَمِيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ.....

نافع بن عجمیر بن عبد یزید سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ المزنیہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاقیں دے دیں، اور اللہ کی قسم، میرا ایک ہی طلاق کا ارادہ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے کہا: ”اللہ کی قسم تیرا ایک ہی کا ارادہ تھا، پھر رکانہ نے کہا اللہ کی قسم! میرا ایک ہی کا

عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْمِيرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ: أَنَّ رُكَانَةَ بِنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سَهِيمَةَ الْمَزْنِيَّةَ الْبَتَّةَ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سَهِيمَةَ الْبَتَّةَ، وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُكَانَةَ: ((وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟))، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ مَا

* ضعيف: أخرجه البيهقي: ۷/ ۳۴۲، وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۳۱).

ارادہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ اسے رکانہ ﷺ کے پاس لوٹا دیا، پھر رکانہ نے اس کو دوسری طلاق عمر ﷺ کے زمانہ (خلافت) میں دی اور تیسری طلاق عثمان ﷺ کے زمانہ (خلافت) میں دی۔

أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. *

[۱۲۸۱]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو.....

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے مطلب بن حطب نے بیان کیا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی، پھر وہ عمر بن خطاب ﷺ کے پاس آیا تو یہ بات ان سے عرض کی تو انہوں نے کہا، تو نے یہ کام کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں میں نے کہا، بس میں نے یہ کام کر دیا، یہ سن کر عمر ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے، تو یقیناً یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ مضبوطی والا ہو۔“ (النساء: ۶۶) تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے کہا، بس میں نے یہ کر دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا، اپنی عورت کو اپنے پاس روک لے، بے شک یہ ایک ہی ہیں۔

أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: فَقَرَأَ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثِيْبًا﴾ [النساء: ۶۶] مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ فَإِنَّ الْوَاحِدَةَ تَبَّتْ. *

نوٹ: بَتَّتْ کا معنی قطع کر دینا اور کاٹنا ہے۔ ایسی طلاق جس میں خاوند نکاح کو منقطع کرتے

ہوئے بیوی سے اپنا تعلق مکمل طور پر کاٹ لے طلاق بتہ کہلاتی ہے۔

① طلاق بتہ کے الفاظ سے بولنے والے کی مراد کبھی تین طلاقیں ہوتی ہیں اور کبھی ایک بائن۔

② طلاق بتہ میں مرد کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔

③ طلاق بتہ سے مقصود اگر ایک رجعی ہو تو اس کے بعد رجوع کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

* أخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب في البتة، (۲۲۰۶)، (۲۲۰۷) والترمذی، الطلاق، واللعان، باب ما جاء في الرجل يطلق امرأته البتة (۱۱۷۷) وقال سألت محمداً عن هذا الحديث فقال فيه اضطرابٌ وابن ماجة، الطلاق، باب طلاق البتة (۲۰۵۱).

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۳/ ۷ / ۳۴۳. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۳۳). وعبدالرزاق (۱۱۱۷۵). وابن ابی شيبه (۱۸۱۳۰).

۵۔ تہ، خلیہ، بریہ، یہ طلاق بالکناہیہ کے الفاظ ہیں بعض صحابہ و محدثین کے نزدیک یہ الفاظ ایک طلاق جبکہ بعض کے نزدیک یہ تین طلاقوں پر دلالت کرتے ہیں درست بات یہی ہے کہ ان الفاظ کو ادا کرنے والے کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔

۶۔ ایمان و اطاعت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ہر معاملہ میں احکاماتِ الہیہ کو مقدم رکھے اور انہیں کے مطابق اپنے جمیع امور انجام دے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا اس مقام پر آیت کی تلاوت سے بھی یہی مقصود تھا کہ شرع میں موجود طلاق کے احکامات کو اختیار کرنا بہتر و اولیٰ تھا۔ (واللہ اعلم)

[۱۲۸۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلتَّوَّاءِ مِثْلَ قَوْلِهِ لِلْمُطَلِّبِ. *
سليمان بن يسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جس طرح مطلب کو کہا اسی طرح ہی توامہ سے بھی کہا تھا۔

[۱۲۸۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، فِي الْوَاحِدَةِ وَالْآخَرَتَيْنِ. *
ابن مسیب سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ اس کے رجوع کا زیادہ حقدار ہے، یہاں تک کہ وہ تیسرے حیض سے غسل کرے، یہ رجوع پہلی اور دوسری طلاق کی صورت میں ہے۔

۱۔: مطلقہ عورت سے رجوع کا حق اس کا خاوند زیادہ رکھتا ہے۔

۲۔ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے۔ تیسری طلاق کے ساتھ ہی رجوع کی گنجائش بھی ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔ دورانِ عدت خاوند بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبِعُقُولَتَيْنِ مِنْ بَرِّئَيْنَ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾ (البقرة: ۲۲۸)

”اور ان کے خاوند اگر صلح کا ارادہ رکھیں تو وہ انہیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔“

۴۔ اگر پہلی اور دوسری طلاق کے بعد عدت گزر جائے اور یہ دونوں رجوع کرنا چاہیں تو ایسی صورت میں نکاح

۱۲۸۲۔ اسنادہ ضعیف لإسقاطه، فان سليمان بن يسار لم يسمع من عمر بن الخطاب۔ اخرجہ البيهقي: ۷/

۳۴۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۳۴)۔ وعبدالرزاق (۱۱۱۷۳)۔

* اسنادہ صحيح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۴۱۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۱۳)۔ وعبدالرزاق (۱۰۹۸۳)،

(۱۰۹۸۴)۔ وابن ابی شيبه (۱۸۸۹۴)۔

جدید کے ساتھ آپس میں مل سکتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: ۲۳۲)

”اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے (سابقہ) خاندانوں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ وہ آپس میں معروف طریقے سے رضامند ہوں۔

❶ قول و فعل یعنی گفتگو اور مقاربت دونوں طرح سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

❷ رجوع کے سلسلہ میں عورت کی رضامندی کا اعتبار نہ ہوگا اللہ کے فرمان ﴿بُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ﴾

(البقرة: ۲۲۸) کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم

[۱۲۸۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حصہ رضی اللہ عنہما کے گھر میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اور ان کا مسجد کا راستہ ادھر سے گزرتا تھا، اس کے بعد وہ گھروں کے پیچھے سے دوسرے راستے سے مسجد جاتے، اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ کہیں وہ ان کے ہاں آ نہ جائے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ فِي مَسْكِنِ حَفْصَةَ، وَكَانَ طَرِيقَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْآخَرَ مِنْ أَدْبَارِ الْبُيُوتِ كَرَاهِيَةً أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالسَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الْعَدَدِ. ❶

بَابُ الْإِشْهَادِ عَلَى الرَّجْعَةِ

[3]..... رجوع پر گواہ بنانے کا بیان

[۱۲۸۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكِ الْجَزْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَشْهَدُ عَلَى رَجْعَتِهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِذَلِكَ، قَالَ: هِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ

علی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق مروی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کے ساتھ رجوع کرنے پر کسی کو گواہ بنایا جبکہ اس کی بیوی کو علم نہیں ہے۔ تو فرمایا: یہ عورت پہلے خاوند کے لیے ہے، دوسرے نے

❶ اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۳۷۲ / ۷. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۰۳)۔ وعبد الرزاق (۱۱۰۲۴)۔

الرجعة * اس کے ساتھ محبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

تواند: معلوم ہوا ایک آدمی کچھ لوگوں کی موجودگی میں اپنی بیوی سے رجوع کرے اور اس کی بیوی کو علم نہ ہو تب بھی اس کا وہ رجوع شمار ہوگا۔

رجوع کے وقت گواہ بنا لینا بہتر و اولیٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ (الطلاق: ۲)

”اور جب یہ عورتیں اپنی عدت مکمل کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں دستور کے مطابق اپنے نکاح میں روکے رکھو یا اچھے طریقے سے انہیں جدا کر دو اور آپس میں سے دو عادل افراد کو گواہ بنا لو۔“

بَابُ فِي تَمْلِيكِ الْمَرْأَةِ أَمْرَهَا

[4]..... عورت کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

[۱۲۸۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ: كَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَقُولُ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا أَنْ يُنَاكِرَهَا الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: لَمْ أُرِدْ إِلَّا تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ، وَيَكُونُ أَمْلَكَ لَهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا * نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق کا مالک بنا دے، تو فیصلہ وہی ہے جو عورت نے کیا سوائے اس کے کہ مرد اس کا انکار کرے اور کہے، میں نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا (یعنی اسے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا) اور وہ اس بات پر قسم بھی اٹھائے، اور وہ خاوند جب تک عورت عدت میں

قسم بھی اٹھائے، اور وہ خاوند جب تک عورت عدت میں ہے اس کے بارے میں زیادہ اختیار والا ہے۔

[۱۲۸۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَاتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس محمد بن ابی عتیق روتے ہوئے آئے۔ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسے

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۷۳- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۰۳)۔ وابن أبي شيبة (۱۸۸۹۸)۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۴۸- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۴۶)۔ وعبد الرزاق (۱۱۹۰۵)۔

(۱۱۹۰۶)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما يبين من التملك.

پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے عورت کو اس کے معاملہ کا اختیار دیا تو اس نے مجھے اپنے آپ سے جدا کر دیا، زید رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا، تقدیر میں ایسا ہی تھا۔ پھر زید رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، اگر تو چاہے تو اس سے رجوع کر لے، کیونکہ یہ ایک ہی طلاق ہے، اور تو اس کا اب بھی زیادہ مالک ہے۔

سَأَلْتُكَ؟ قَالَ: مَلَكَتُ أَمْرًا يُؤْمَرُهَا فَفَارَقْتَنِي، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ: الْقَدَرُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: أَرْتَجِعُهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ، وَأَنْتَ أَمْلِكُ بِهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. *

نوٹ: 1) اگر خاوند بیوی کو طلاق کا اختیار سوچ دے اور عورت بھی علیحدگی اختیار کر لے تو طلاق واقع ہو جائے گی لیکن محض اختیار سوچنے سے طلاق واقع نہ ہوگی جب تک کہ عورت اس اختیار کو استعمال نہ کرے۔

2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب يَأْتِيهَا النَّبِيُّ قُلُوبًا لَأُزْوَاجِكُ إِنْ كُنْتُنَّ... (الاحزاب: ۲۸) آیت نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اختیار دے دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ یا ایہا النبی قل لآزواجک..... الخ، رقم: ۴۷۸۵۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۴۷۵)

3) اگر ایک یا تین طلاقیں کے اختیار میں میاں بیوی کے مابین نزاع ہو جائے تو خاوند سے حلف کے ذریعے ایک یا تین طلاقیں کے اختیار کی تصدیق کی جائے گی۔

4) عورتوں کو طلاق کا اختیار دینے کے معاملہ میں مرد حضرات کو احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ عورت فطرتاً جذباتی اور ناشکرے پن کی مالک ہے جبکہ مرد اس کے مقابلہ میں مضبوط اعصاب اور بہترین قوت فیصلہ رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت نے طلاق کا حق مرد کے پاس رکھا ہے۔



* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۳۴۸۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۴۵)۔ وعبد الرزاق (۱۱۹۹۳)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما يجب فيه تليقة واحدة من التملك.

كِتَابُ الْعِدَّةِ وَالسُّكْنَى وَالنَّفَقَاتِ

عدتوں، رہائش اور خرچے کے مسائل

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّغَةِ

[1].....مطلقہ کی عدت کا بیان

[۱۲۸۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: انْتَقَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حِينَ دَخَلْتُ فِي الدَّمِ فِي الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: صَدَقَ عُرْوَةُ، وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذَلِكَ نَاسٌ، وَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ [البقرة: ۲۲۸] فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صَدَقْتُمْ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ؟ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.*

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حفصہ بنت عبد الرحمن جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہو گئیں تو مکان بدل لیا۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عمروہ بنت عبد الرحمن سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا، عروہ نے سچ کہا ہے بلکہ لوگوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض کرتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تین قروء“ (تک مطلقہ اپنے آپ کو روکے رکھیں) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بالکل سچ کہا، کیا تمہیں پتا

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷/ ۴۱۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۰۴)۔ وعبد الرزاق (۱۱۰۰۴)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الاقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض.

ہے اقراء سے کیا مراد ہے؟ اقرار سے مراد طہر ہیں۔

فتاویٰ: ۱ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ (البقرة: ۲۲۸) ”اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین قرو تک روکے رکھیں۔“ آیت میں موجود لفظ ”قرو“ کی تفسیر میں سلف صالحین کے درمیان اختلاف ہے بعض نے اس کا معنی حیض اور بعض نے طہر کیا ہے۔

۲ تین حیض یا تین طہر عدت اس عورت کی ہے جو نہ حاملہ ہو نہ ایسی جسے مقاربت سے قبل طلاق دی گئی ہو اور نہ ہی وہ عورت جس کو حیض آنا بند ہو گیا ہو یا ابھی حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا۔

۳ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو تین حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الطلاق، باب خيار الامة اذا اعتقت، رقم: ۲۰۷۷)

[۱۲۸۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:.....

سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هَذَا. ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں میں نے تمام فقہاء کو یہی بات کہتے ہوئے پایا ہے یعنی جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی، (کہ قروء سے مراد طہر ہے۔)

[۱۲۹۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عَمْرَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِذَا طَعَنْتِ الْمُطَلَّقَةَ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرَّتِ بِنْتَهُ. * عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا، جب مطلقہ عورت کو حیض کا تیسرا خون آنا شروع ہو جائے تو وہ اپنے خاوند کی عدت سے فارغ ہوگی۔

[۱۲۹۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

نَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ الْأَخْوَصَ هَلَكَ بِالسَّامِ حِينَ دَخَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنْ حَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ. وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ عَاوِيَةَ إِلَى زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، كَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ: إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنْ سُلَيْمَان بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اخوص کی بیوی تیسرے حیض میں داخل ہوئی تو اخوص شام میں وفات پا گئے، انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے مسئلہ پوچھا، تو زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا، کہ جب یہ تیسرے حیض

و اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷ / ۴۱۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۲۰۵) - وعبد الرزاق (۱۱۰۰۵) -

بن ابی شیبہ (۱۸۸۸۵) - والطحاوی فی شرح المعانی: ۳ / ۶۱ -

و اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي فی المعرفة السنن والآثار (۴۶۰۶) -

الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرَّاءَ مِنْهَا، كَخَوْنِ مَنْ دَخَلَ فِيهَا تَحِيًّا تَوَيْتُ بِأَخِي خَالِدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ وَبَرَّاءَ مِنْهَا، فَكَيْفَ بَرَّئْتُ مِنْهُ وَبَرَّاءَ مِنْهَا، لَا تَرْتَهُ وَلَا يَرْتُهَا. *

اس سے بری ہو چکے تھے، یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

.....: اگر عورت عدت میں ہے تو میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں لیکن بعد از انقضاء عدت ہر قسم کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔

خاص و عام کو چاہیے جید علماء سے دینی مسائل دریافت کریں۔

[۱۲۹۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ قَالَ: إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَحَيْضٌ شَرُوعٌ هُوَ جَائِزٌ تَوَيْتُ بِأَخِي خَالِدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ وَبَرَّاءَ مِنْهَا، فَكَيْفَ بَرَّئْتُ مِنْهُ وَبَرَّاءَ مِنْهَا، لَا تَرْتَهُ وَلَا يَرْتُهَا. *

[۱۲۹۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، فَكَيْفَ بَرَّئْتُ مِنْهُ وَبَرَّاءَ مِنْهَا، لَا تَرْتَهُ وَلَا يَرْتُهَا. *

أَخْرَجَ السُّنَنَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَّةِ. *

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہو جائے تو یہ عورت اپنے خاوند سے اور وہ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔ نہ یہ اس کی وارث بنے گی اور نہ وہ اس کا وارث بنے گا۔

بَابُ عِدَّةِ الْأَمَةِ

[2]..... لوٹڈی کی عدت کا بیان

[۱۲۹۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۰۷) - وعبد الرزاق (۱۱۰۰۶)، (۱۱۰۰۸) - وابن أبي شيبة (۱۸۹۹۲).

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۰۸) - وعبد الرزاق (۱۱۰۰۳) - وابن أبي شيبة (۱۸۸۸۳) - (۱۸۸۸۶).

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۶۰۹) - وعبد الرزاق (۱۱۰۰۴) - وابن أبي شيبة (۱۸۸۸۶) - ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الاقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض.

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ أُمَّرَأَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَتَعَدُّ الْأُمَّةُ حَيْضَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرَيْنِ أَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ثِقَّةً.*

فرمایا: ”غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے، اور وہ دو ہی طلاقیں دے گا، اور لونڈی کی عدت دو حیض شمار ہوگی، اگر وہ حائضہ نہ ہو تو عدت دو یا ڈیڑھ ماہ ہوگی۔“

نوٹ: ❶ غلام بیک وقت دو عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے۔

❷ آزاد مرد کی طرح اسے تین طلاقوں کا اختیار نہیں، وہ صرف دو طلاقیں دے سکتا ہے۔ بیوی چاہے لونڈی ہو یا آزاد عورت مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۲۵۹۔

❸ لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

❹ ایسی لونڈی جس کو چھوٹی عمر کی وجہ سے ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہے اس کی عدت ڈیڑھ یا دو ماہ ہے۔

[۱۲۹۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ.....

عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَوْ اسْتَطَعْتُ لَجَعَلْتُهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا، فَقَالَ رَجُلٌ: فَاجْعَلْهَا شَهْرًا وَنِصْفًا. فَسَكَتَ عُمَرُ.*

ثقیف کے ایک آدمی سے روایت ہے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں طاقت رکھتا تو میں اس کی عدت ڈیڑھ حیض کر دیتا، اس پر ایک آدمی نے کہا، آپ اس کی عدت ڈیڑھ ماہ کر دیں، تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

[۱۲۹۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ فِي أُمِّ الْوَالِدِ يَتَوَقَّى عَنْهَا سَيْدُهَا، قَالَ: تَعْتَدُ بِحَيْضَةٍ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَّةِ.*

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ام ولد جس کا آقا فوت ہو جائے تو وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

* صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۲۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۶۳۹)۔ وعبد الرزاق (۱۲۸۷۲)، ۱۳۱۳۴۔ والدارقطني: ۳ / ۳۰۸.

* إسناده ضعيف: لإيهام شيخ عمرو بن أوس - اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۲۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۶۴۰)۔ وعبد الرزاق (۱۲۸۷۴)۔ وابن أبي شيبة (۱۸۷۶۸).

* إسناده صحيح: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۴۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۶۹۳)۔ وعبد الرزاق (۱۲۸۷۰)، (۱۲۹۳۰)۔ وابن أبي شيبة (۱۸۷۴۷).

..... ❶ ایسی لونڈی جس سے صحبت کی وجہ سے مالک کی اولاد ہو ”ام الولد“ کہلاتی ہے۔

❷ معلوم ہوا ام الولد کا جب مالک وفات پا جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

❸ بعض علماء کے نزدیک ام الولد کی عدت تین حیض جبکہ بعض کے نزدیک چار ماہ دس دن ہے۔

❹ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾

(البقرة: ۲۳۴)

اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو عدت میں رکھیں۔
ام الولد ”ازواج“ میں شامل نہیں۔

❺ جب مالک و آقا اپنی لونڈی سے مقاربت اختیار کرے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد آزاد ہوگی۔

❻ ام الولد کے بیچنے میں اختلاف ہے۔

❼ سیدہ ماریہ قطیبہ رضی اللہ عنہا کی ام ولد لونڈی تھیں۔

❸ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت میراث میں کوئی درہم، دینار، غلام اور لونڈی وغیرہ نہیں چھوڑا سوائے سفید حجر، اپنے جنگی ہتھیار اور زمین کے جسے آپ نے صدقہ فرما دیا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصیا، رقم: ۲۷۳۹)

معلوم ہوا ام الولد آقا و مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

بَابُ مَنْ رَفَعَتْهَا حَيْضَةٌ

[3]..... جس کو حیض آنا بند ہو جائے اس کی عدت کا بیان

[۱۲۹۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ.....

عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَةً فَإِنَّهَا تَسْتَنْظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ، وَإِلَّا اعْتَدَتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ أَشْهُرٍ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ

ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق ہوئی پھر اسے ایک یا دو حیض آئے، اور اس کے بعد حیض آنا بند ہو گیا تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر حمل واضح ہو گیا تو یہی عدت کی مدت ہے، وگرنہ وہ نو ماہ بعد تین مہینے اور انتظار کرے گی پھر

حَلَّتْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْعَدَّةِ. * عدت سے فارغ ہوگی۔

نکاح: جس عورت کو حیض آتا ہے اس کی بعد از طلاق تین حیض عدت ہے۔

حیض کا خون عموماً حمل کی وجہ سے منقطع ہوتا ہے لہذا خون کے بند ہو جانے پر ایسی عورت کو نو ماہ وضع حمل کی مدت بطور عدت گزارنا ہوگی۔ (واللہ اعلم)

بَابُ عِدَّةٍ مَنْ نَكَحَتْ فِي الْعِدَّةِ

[4]..... جس نے عدت میں دوسرا نکاح کر لیا اس کی عدت کا بیان

[۱۲۹۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

ابن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلحہ، رشید ثقیفی کے نکاح میں تھیں کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق بائن دے دی، پھر اس نے اپنی عدت میں دوسرا نکاح کر لیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اور اس کے دوسرے خاوند کو درے لگائے اور ان کے درمیان جدائی ڈال دی پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنی عدت میں نکاح کیا، اگر اس کے اس خاوند نے جس سے اس نے شادی کی ہے صحبت نہیں کی تو اس دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی، پھر وہ اپنے پہلے خاوند سے باقی رہنے والی عدت گزارے گی اور یہ (دوسرا خاوند) نکاح کا پیغام بھیجنے والوں میں سے ایک نکاح کا پیغام بھیجنے والا شمار ہوگا۔ اگر انہوں نے صحبت کر لی ہے تو بھی ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی، پھر یہ عورت پہلے اور دوسرے خاوند دونوں کی عدت

عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ طَلْحَةَ كَانَتْ تَحْتِ رُشَيْدِ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ، فَنَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا. فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمُخَفَقَةِ ضَرْبَاتٍ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا، فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اعْتَدَتْ بِقِيَّةِ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ، وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخَطَّابِ، وَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَتْ بِقِيَّةِ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ اعْتَدَتْ مِنَ الْآخِرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا. قَالَ سَعِيدٌ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا. *

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۷/ ۴۱۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۲۶)۔ وعبد الرزاق (۱۱۰۹۵)۔

وابن ابی شیبہ (۱۸۹۹۰)۔

* اسنادہ ضعیف: لأنقطاعه فإن سعيد بن سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار لم يسمعا من عمر۔ اخرجہ البیہقی: ۷/

۴۴۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۸۰)۔ وعبد الرزاق (۱۰۵۳۹)۔

گزارے گی پھر ہمیشہ کے لیے اس (دوسرے) سے نکاح بھی نہیں کر سکتی۔ سعید نے کہا، اس عورت کے لیے صحبت کرنے کی وجہ سے مہر بھی ادا کرنا ہوگا۔

[۱۲۹۹]..... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ.....

علیؑ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کے متعلق فیصلہ دیا، جس نے اپنی عدت میں شادی کی کہ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے (یعنی نکاح فسخ کر دیا) اور اس عورت سے صحبت کی وجہ سے اس کے لیے حق مہر بھی ہے، جس عدت کو عورت نے خراب کیا اسے بھی مکمل کرے، اور دوسرے خاوند سے بھی عدت گزارے۔

عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَضَى فِي الَّتِي تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا أَنْ يُفْرَقَ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَتُكْمَلُ مَا أَفْسَدَتْ مِنْ عِدَّةٍ، وَتَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَّةِ. *

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَقَّئِ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

[5]..... اس حاملہ کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا

[۱۳۰۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ سبیحہ بنت حارثؓ نے اپنے خاوند کی وفات کے کچھ دنوں بعد بچہ جنا، تو اس کے پاس سے ابوسناہلؓ بن بلکک گزارے تو انہوں نے کہا، تو نے شادی کے لیے بناؤ سنگھار کر لیا، جبکہ تیری عدت تو چار ماہ دس دن ہے، سبیحہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوسناہل نے غلط بیان کی یا جس طرح ابوسناہل نے کہا مسئلہ ایسے نہیں، تم عدت سے نکل چکی ہو، شادی کر لو۔“

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سُبَيْحَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكُوكَ، فَقَالَ: قَدْ تَصَنَعْتَ لِلزَّوْجِ، إِنَّهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، فَذَكَرْتَ ذَلِكَ سُبَيْحَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((كَذَبَ أَبُو السَّنَابِلِ، أَوْلَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو السَّنَابِلِ، قَدْ حَلَلْتَ فَتَزَوَّجِي)). *

* اسنادہ ضعیف: أخرجه البيهقي: ۷ / ۴۴۱ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۸۰) - وعبد الرزاق (۱۰۵۳۲) - وابن أبي شيبة (۱۸۷۸۶).

* صحيح ثبت موصولاً: أخرجه البخاري، المغازي، باب فضل من شهد بدرأ (۳۹۹۱) - ومسلم، الطلاق، باب انقضاء علة المتوفى عنها وغيرها، بوضع حمل (۱۴۸۴).

فتاویٰ: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾

(البقرة: ۲۳۴)

”تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو عدت میں رکھیں۔“
اس آیت میں موجود حکم ایسی عورتوں کے لیے ہے جو حمل سے نہ ہوں اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ۴) اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ۴) عام ہے اس میں مطلقہ اور بیوہ شامل ہیں اور اسی طرح یہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ (البقرة: ۲۳۴) کے لیے ٹھہریں بھی ہے۔ (شرح النووی علی سلم: ۱۰/۱۰۹)

❶ معلوم ہوا پیغام نکاح بھیجنے والوں کے لیے عورتوں کا زیب و زینت اختیار کرنا مستحب ہے۔

❷ اختلافی امور میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی طرف رجوع کرنا ہی ایمان ہے۔

[۱۳۰۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ.....

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اس حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو جائے تو ابن عباس نے فرمایا، دو عدتوں میں سے آخری عدت اسے گزارنی ہوگی، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب بچہ پیدا ہو جائے تو عدت ختم ہو جائے گی، پھر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ اُمّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، کہ سیدہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے آدھا ماہ بعد بچہ جنا، تو اسے دو آدمیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا، ان میں سے ایک نوجوان تھا جبکہ دوسرا ادھیڑ عمر کا، تو انہوں نے بھی نوجوان کو نکاح کا پیغام بھیج دیا، پھر ادھیڑ عمر نے کہا، ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی، اور ان کے

فَقَالَ: ((قَدْ حَلَلْتِ، فَأَنْكِحِي مَنْ شِئْتِ)). *
 گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے، اس شخص نے یہ امید کی
 کہ جب وہ آئیں گے تو اسے (نوجوان پر) ترجیح دیں
 گے۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری عدت ختم ہو چکی ہے جس
 سے تو چاہے نکاح کر لے۔“

قوالہ: ”آخر الاجلین“ یعنی دو عدتوں میں سے بعد والی اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بیوہ کو چار
 ماہ دس دن سے پہلے حل ہو جائے تو اسے چار ماہ دس دن پورے کرنا ہوں گے اور اگر چار ماہ دس دن گزرنے کے بعد
 وضع حمل ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی۔ یہ سیدنا ابن عباس، سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہ کا موقف ہے جبکہ راجح بات یہی ہے
 کہ بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

[۱۳۰۲] أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ
 اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَنْفُسُ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا
 بِلَيْالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرَ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ
 أَبُو سَلَمَةَ: إِذَا نَفَسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ. قَالَ: فَجَاءَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أُخِي، يَعْنِي: أَبَا
 سَلَمَةَ، فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ
 سَلَمَةَ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ
 أَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةَ الْأَسَلَمِيَّةَ بَعْدَ وِفَاةِ
 زَوْجِهَا بِلَيْالٍ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: ((قَدْ حَلَلْتِ
 فَأَنْكِحِي)). *

* اخرجه النسائي، الطلاق، باب عدة الحاحل المتوفى عنها زوجها (۳۵۴۰)۔ واحمد: ۶/ ۳۱۹۔ و صححه ابن
 حبان.

* اخرجه البخاري، التفسير، باب ﴿وأولات الأحمال أجلهن ان يضعن حملهن﴾، (۴۹۰۹)، (۵۳۱۸)۔
 ومسلم، الطلاق باب انقضاء عدة المتوفى عنها وغيرها، بوضع الحمل (۱۵۸۵)۔

پاس آیا اور اس نے بتایا کہ انہوں نے کہا کہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے کچھ دن بعد بچہ جنا تو اس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے اسے کہا: ”تیری عدت ختم ہو چکی لہذا تو نکاح کر لے۔“

[۱۳۰۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے کچھ دن بعد بچہ جنا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔

عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْحَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ بَعْدَ وَقَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي أَنْ تَنْكِحَ فَأُذِنَ لَهَا. *

[۱۳۰۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ حاملہ ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب وضع حمل ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی، ان کو ایک انصاری آدمی نے بتایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی عورت نے بچہ جنا کہ اس کا خاوند چار پائی پر ہے ابھی ذن نہیں کیا گیا تو بھی اس کی عدت ختم ہوگی۔

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَوَقَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ. فَأَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْ وَلَدَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنَ لِحَلَّتْ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَّةِ. *

نوٹ:..... معلوم ہوا اگر خاوند کی وفات کے فوراً بعد وضع حمل ہو جائے تو اس کے ساتھ ہی عدت بھی ختم ہو جائے گی۔

* اخرجه البخاری، الطلاق، باب اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن (۵۳۲۰).

* صحیح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۴۳۰ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۶۹) - ومالك في الموطأ، الطلاق، باب عدة المتوفى عنها زوجها اذا كانت حاملاً.

بَابُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا

[6]..... عدت ختم ہونے سے پہلے جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا

[۱۳۰۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ، وَهِيَ تَرْضِعُ ابْنَتَهُ فَمَكَتَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا لَا تَحِيضُ، يَمْنَعُهَا الرِّضَاعُ أَنْ تَحِيضَ ثُمَّ مَرِضَ حَبَّانُ بَعْدَ أَنْ طَلَّقَهَا بِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ أَوْ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَمْرًا تَكُ تُرِيدُ أَنْ تَرْتِ. فَقَالَ لِأَهْلِيهِ: احْمِلُونِي إِلَى عَثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَحَمَلُوهُ إِلَيْهِ، فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ امْرَأَتِهِ وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُمَا عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَا: نَرَى أَنَّهَا تَرْتُهُ إِنْ مَاتَ، وَيَرْتُهَا إِنْ مَاتَتْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقَوَاعِدِ اللَّاتِي قَدْ يَتَسَنَّ مِنَ الْمَحِيضِ، وَلَيْسَتْ مِنَ الْأَبْكَارِ اللَّاتِي لَمْ يَيْلُغَنَّ مِنَ الْمَحِيضِ، ثُمَّ هِيَ عَلَى عِدَّةِ حَيْضِهَا مَا كَانَ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ، فَرَجَعَ حَبَّانُ إِلَى أَهْلِهِ وَأَخَذَ ابْنَتَهُ، فَلَمَّا فَقَدَتِ الرِّضَاعَ حَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تُوفِّيَ حَبَّانُ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّلَاثَةَ، فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَوَرِثَتْهُ. قَالَ: فِي كِتَابِ فِي حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ بِالْبَاءِ. ❊

عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ حبان بن منقذ انصاری نے تندرستی میں اپنی بیوی کو طلاق دی، اور وہ عورت ان کی بیٹی کو دودھ پلاتی تھی کہ سترہ ماہ گزر گئے اور اسے حیض نہ آیا، دودھ پلانے کی وجہ سے اسے حیض نہیں آتا تھا، پھر طلاق دینے کے سترہ یا اٹھارہ ماہ بعد حبان بیمار ہو گئے، تو میں نے ان سے کہا، آپ کی بیوی آپ کی وارث بنا چاہتی ہے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا، مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو، وہ انہیں ان کے پاس لے آئے، تو انہوں نے انہیں اپنی بیوی کے ارادہ کے متعلق بتایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس، علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ ان دونوں نے کہا، ہمارے خیال میں اگر یہ فوت ہو جائے تو وہ عورت اس کی وارث بنے گی، اور اگر وہ فوت ہو جائے تو یہ وارث بنے گا، کیونکہ یہ نہ تو ان عورتوں میں سے ہے جن کا حیض آنا بند ہو چکا ہو، اور نہ ہی ان لڑکیوں میں سے ہے جو ابھی حیض کی عمر کو نہ پہنچی ہوں۔ پھر یہ اپنی حیض کی عدت پر ہے۔ (یہ سن کر) حبان اپنے گھر آئے اور اس سے اپنی بیٹی لے لی، جب دودھ پلانا بند ہوا تو اسے ایک حیض پھر دوسرا حیض آیا، پھر اس کو تیسرا حیض

❊ اسنادہ ضعیف: لعنعة ابن جریج وعبد الله بن ابی بکر لم يدرك عثمان - اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۱۹ - وفي

المعرفة السنن والآثار له (۴۶۲۰) - وعبد الرزاق (۱۱۱۰۱)، (۱۱۱۰۱).

آنے سے پہلے ہی حبان وفات پاگئے، تو اس نے وہ عدت گزاری جو فوت شدہ خاوند والی عورت گزارتی ہے اور اس کے مال کی وارث بھی بنی۔

[۱۳۰۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ اس کے دادا کے نکاح میں ایک ہاشمی اور ایک انصاری عورت تھی۔ انہوں نے انصاری عورت کو طلاق دے دی، جبکہ وہ دودھ پلاتی تھی اور ایک سال گزر گیا کہ وہ فوت ہو گئے اور اس عورت کو حیض نہ آیا، اس عورت نے کہا، میں اس کی وارث بنوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا، یہ اپنا جھگڑالے کر عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے انصاری عورت کے لیے میراث کا فیصلہ دیا، اس پر ہاشمی عورت نے عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو انہوں نے فرمایا: یہ کام تمہارے چچا زاد بھائی کا ہے، ان کا اشارہ اس سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَدِّهِ هَاشِمِيَّةً وَأَنْصَارِيَّةً، فَطَلَّقَ الْأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرَضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ هَلَكَ وَكَمْ تَحِضُ. فَقَالَتْ: أَنَا أَرْتُهُ لَمْ أَحِضْ، فَأَخْتَصَمُوا إِلَيَّ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَضَى لِلْأَنْصَارِيَّةِ بِالْمِيرَاثِ، فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكَ، هُوَ أَشَارَ عَلَيْنَا بِهَذَا، يَعْنِي: عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَّةِ. *

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَكَمْ يَدْخُلُ بِهَا

[7]..... جس عورت کا خاوند ہم بستری سے پہلے ہی فوت ہو گیا اس کی عدت کا بیان

[۱۳۰۷]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.....

عبد خیر سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا، جس نے شادی کی پھر ہم بستری سے پہلے ہی فوت ہو گیا، اور اس نے بیوی کا حق مہر بھی مقرر نہیں کیا تو اس عورت کے لیے میراث کا حصہ ہے اور اس

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَمُوتُ وَكَمْ يَدْخُلُ بِهَا وَكَمْ يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا أَنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا. *

* اسنادہ ضعیف لإقطاعه، فإن محمد بن يحيى بن حبان لم يدرك جدّه۔ اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۱۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۱۹)۔ وعبد الرزاق (۱۱۰۲)۔

* اسنادہ صحيح: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۲۴۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۰۹)۔

پر عدت بھی ہے البتہ اس کے لیے حق مہر نہیں ہے۔

۱۱..... ایسی بیوہ جس کا شوہر سے ملاپ نہ ہوا ہو، شوہر کی وفات پر پوری عدت وفات گزارے گی۔

۱۲ عدت خاوند کی وفات کی وجہ سے ہے۔

۱۳ نکاح کے بعد بیوی کو تمام حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔

۱۴ خاوند و بیوی ایک دوسرے کے ترکہ میں حصہ دار ہوں گے اگرچہ نکاح کے بعد رخصتی نہ بھی ہوئی ہو۔

۱۵ مذکورہ روایت میں ہے رخصتی سے قبل جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کے لیے حق مہر نہیں ہے جبکہ رسول

اللہ ﷺ نے بلال بن مرہ رضی اللہ عنہ کی بیوہ بروح بنت واشق کے لیے مہر مثل مقرر فرمایا تھا۔ (سنن ابو داؤد، کتاب

النکاح، باب فیمن تزوج ولم یسم لها صداقا حتی مات، رقم: ۲۱۱۶-۲۱۱۴)

مہر مثل سے مراد یہ ہے کہ عورت کے مہر کا تعین اس عورت کے خاندان کی دوسری عورتوں کے حق مہر کی روشنی میں کیا

جائے گا۔

۱۶ بوقت نکاح اگر مہر کا تعین نہ بھی ہو تو درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ تعین کر لیا جائے۔

[۱۳۰۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی

اور اس کی ماں، زید بن خطاب کی بیٹی سے متعلق بیان

کرتے ہیں کہ (عبید اللہ بن عمر کی بیٹی) عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھی، کہ وہ صحبت سے پہلے ہی

وفات پا گئے اور انہوں نے اس کے لیے حق مہر بھی مقرر

رہ گیا تھا، جب اس کی ماں نے اس کے لیے حق مہر کی

ادائیگی کا مطالبہ کیا، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے

حق مہر نہیں ہے اور اگر اس کا حق مہر بنتا تو ہم اسے نہ

روکتے اور نہ ہی اس عورت پر ظلم کرتے، اس کی ماں نے

یہ بات ماننے سے انکار کر دیا تو انہوں نے زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ کو فیصل مقرر کیا، تو انہوں نے فیصلہ دیا کہ اس کے

لیے حق مہر نہیں البتہ میراث ہے۔

أَنَّ بِنْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَا بِنْتُ زَيْدِ بْنِ

الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،

فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يُسَمَّ لَهَا صَدَاقًا،

فَاتَّبَعَتْ أُمُّهَا صَدَاقَهَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ

لَهَا صَدَاقٌ، وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نَمْنَعْكُمْوه

وَلَمْ نَظْلِمِمْهَا، فَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ، فَجَعَلَ

بَيْنَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَضَى أَنَّ لَا صَدَاقَ لَهَا

وَلَهَا الْمِيرَاثُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ

اِخْتِلَافِ عَلِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ

مِنَ الشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ

وَالْإِبْلَاءِ. *

بَابُ الْإِحْدَادِ

[8]..... سوگ کا بیان

[۱۳۰۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ.....

عن حميد بن نافع، عن زينب بنت أبي سلمة أنها أخبرته هذه الأحاديث الثلاثة، قالت: قالت زينب: دخلت على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي أبو سفيان فدعت أم حبيبة بطيب فيه صفرة خلوق أو غيره، فدهنت منه جارية ثم مسحت بعارضيتها، ثم قالت: والله مالي بالطيب من حاجة غير التي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث ليال، إلا على زوج أربعة أشهر وعشراً)).

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ اسے زینب بنت سلمہ نے تین احادیث بیان کیں فرمایا کہ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت آئی جب ان کے والد ابوسفیان کا انتقال ہوا تھا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق کی زردی یا کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی، پھر وہ ایک لونڈی نے انہیں لگائی، پھر خود انہوں نے اسے اپنے رخساروں پر لگایا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی خواہش نہ تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار ماہ دس دن ہے۔“

نوٹ: معلوم ہوا سوگ ترک زینت کا نام ہے۔

۱) اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، زیورات پہننا وغیرہ زینت کے کام ہیں۔

۲) عدت گزارنے والی بیوہ پر بھی لازم ہے کہ زیب و زینت ترک کر دے اور وہ اسی مکان میں عدت گزارے

جہاں وہ شوہر کے ساتھ مقیم تھی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کو اسی مکان میں عدت گزارنے کا حکم دیا جس میں وہ شوہر کے ساتھ رہتی تھیں، اور پھر انہوں نے وہیں چار ماہ دس دن عدت گزارے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی المتوفی عنہا تنتقل، رقم: ۲۳۰۰۔ سنن ترمذی، رقم:

۱۲۰۴) وقال حسنٌ صحيحٌ

✽ أخرجه البخاری، الطلاق، باب تحد المتوفی عنہا اربعة اشهر وعشراً (۵۳۴)۔ ومسلم، الطلاق، باب وجوب الإحداد فی عدة الوفاة الخ (۱۴۸۶)۔

۱ عورتوں کے لیے عام رشتہ داروں کی وفات پر تین دن جبکہ خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ ہے۔

۲ اللہ اور آخرت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ آدمی احکام شرع کی پابندی کرے۔

۳ تعزیت و سوگ کے سلسلہ میں مسجد، گھروں یا کسی اور جگہ پر اکٹھے ہو کر بیٹھنا ثابت نہیں ہے۔

۴ مردوں کے لیے سوگ نہیں ہے۔

۵ عام حالات میں عورتوں کے لیے بھی خوشبو کا استعمال درست ہے۔

۶ اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد سیدنا ابوسفیان صحیح بن حرب بن امیہ رضی اللہ عنہما سے قبل کفار مکہ کے سپہ

سالار اور قائد تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔

[۱۳۱۰]..... وَقَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ

اور زینب نے بیان فرمایا کہ اس کے بعد میں زینب بنت جحش کے پاس اس وقت آئی جب ان کے بھائی فوت

ہوے، تو انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی خواہش نہ تھی، لیکن میں نے رسول

اللہ ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ ”کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی

ہو کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے اس کے خاوند کی میت کے، کیونکہ اس کا سوگ

چار ماہ دس دن ہے۔“

سَوَّأَ اس کے خاوند کی میت کے، کیونکہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔“

أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). *

۱ معلوم ہوا عمل بالحدیث کی غرض سے بعض اوقات غیر ضروری کاموں کا بجالینا مستحب ہے۔

۲ صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم اتباع نبوی کے جذبہ صادق سے سرشار تھے۔ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۰۹۔

[۱۳۱۱]..... وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ

اور زینب نے بیان کیا کہ میں نے اپنی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی ہیں، ایک عورت نبی ﷺ کے پاس

آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے بیوی کا شوہر فوت ہو گیا، اور اس کی آنکھیں خراب ہیں کیا وہ

سرمہ لگا سکتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“

أَفَنُكْحِلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

* اخبرجه البخاری، الطلاق، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا (۵۳۳۵)۔ ومسلم، الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة الخ (۱۴۸۷)۔

دو یا تین دفعہ کہا، ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں، پھر فرمایا ”یہ (عدت شرعی) چار ماہ دس دن ہے، جاہلیت میں تو تمہیں ایک سال بعد بیٹھنی پھیکنی پڑتی تھی۔ (یعنی جاہلیت میں تو عدت ایک سال تھی اور اب چار ماہ دس دن پر بھی صبر نہیں۔)“ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا، جب کسی عورت کا (زمانہ جاہلیت میں) خاندان فوت ہو جاتا تو وہ ایک تنگ کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، اور وہ سب سے برے کپڑے زیب تن کرتی، خوشبو یا کوئی اور چیز استعمال نہ کرتی یہاں تک کہ اسی حال میں سال گزر جاتا، پھر (عدت سے باہر آنے کے لیے) ایک چوپایا، گدھایا بکری یا کسی پرندے کو لایا جاتا اور وہ اس کو پکڑتی، ایسا کم ہی ہوتا کہ وہ کسی جانور کے کسی حصے کو پکڑتی اور وہ نہ مرتا ہو، پھر عدت سے نکلتی، اور اسے بیٹھنی دی جاتی جسے وہ پھیکنی، پھر وہ خوشبو یا اور کوئی چیز استعمال کرتی۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حش کا مطلب ہے، چھوٹا، بالوں اور اینٹوں وغیرہ سے بنا ہوا گھر، اور القبض سے مراد ہے کہ آپ اپنی انگلیوں سے چوپائے کی کسی جگہ کو پکڑیں۔ اور قبض سے مراد تمام ہتھیلی سے پکڑنا بھی ہے۔

نکاح عورت کے لیے دوران عدت ایسی چیزوں کا استعمال بطور علاج بھی درست نہیں جو بطور زینت استعمال ہوتی ہیں مثلاً سرمہ، مہندی وغیرہ۔

② اسلامی احکامات غیر اسلامی رسم و رواج سے کہیں زیادہ بہتر اور آسان ہیں۔

③ معلوم ہوا جاہلیت میں یہ عورت خاندان کی وفات کے بعد ایک سال تک ایک جھونپڑی میں رہتی، انتہائی بوسیدہ کپڑے زیب تن کرتی، کسی قسم کی خوشبو وغیرہ استعمال نہ کرتی، اور پھر ایک اونٹ کی منگیلی لے کر پھیکنی گویا اس بات کا

④ اخرجه البخاری، الطلاق، باب تحد المتوفی عنها اربعة اشهر وعشرا (۵۳۳۶)۔ ومسلم، الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة، وتحريمه فی غیر ذلك الخ (۱۴۸۸)، (۱۴۸۹)۔

اظہار کرتی کہ خاوند کی محبت میں ایک سال کا سوگ بھی انتہائی معمولی ہے۔ اسلام نے اس قبیح رسم کا خاتمہ کیا۔
 [۵] زمانہ جاہلیت کے لوگ رسم ورواج پر بڑی سختی سے عمل کرتے اور آج بھی نام نہاد مسلمان احکام شرع کی بجائے
 رسم ورواج ہی کے دلدادہ ہیں۔

[۵] مسلمانوں کو چاہیے اللہ کی شریعت پر عمل کریں کیونکہ اسی میں خیر ہے۔

[۶] اسلام نے عورتوں کو جو حقوق عطا کیے ہیں کسی اور مذہب میں بالکل نہیں، آج بھی ہندوؤں میں "ستی" کے نام

سے خاوند کے ساتھ ہی بیوہ ہو جانے والی عورت کو زندہ جلائے کی رسم موجود ہے۔

[۱۳۱۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ.....

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا اپنے خاوند کے کہ (اس کا سوگ) چار ماہ دس دن ہے۔"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَحَفْصَةَ، أَوْ عَائِشَةَ أَوْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبَعْدِ.

بَابُ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ

[9]..... جس عورت کا خاوند گم ہو گیا

[۱۳۱۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ.....

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ: إِنَّهَا لَا تَتَزَوَّجُ.*

عورت کے متعلق فرمایا: وہ (دوسری جگہ) شادی نہیں کرے گی۔

* أخرجه مسلم، الطلاق، باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة وتحريمه في غير ذلك الاثلاثة أيام (١٤٩٠)، (١٤٩١).

* اسنادہ ضعیف، لضعف عباد بن عبد الله الأسدي۔ أخرجه البيهقي: ٧ / ٤٤٤ - وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٨٧).

[۱۳۱۴]..... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هُثَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ.....

عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ الْمَفْقُودِ إِذَا قَدِمَ، وَتَزَوَّجَتْ امْرَأَتَهُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَلَا تُخَيَّرُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْبَعْدِ. *
یہاں ابی الحکم سے روایت ہے کہ علیؑ نے گمشدہ خاوند والی عورت کے متعلق فرمایا: جب اس کا خاوند واپس آئے اور اس کی بیوی نے دوسری جگہ شادی کر لی ہو، تو وہ اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر چاہے تو نکاح میں روکے رکھے، اور عورت کو اس کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔

فتاویٰ:..... اس باب کی دونوں روایات سنداً کمزور ہیں تاہم ایسی عورت جس کا خاوند لاپتہ ہو اور تمام ممکنہ ذرائع استعمال کرنے کے باوجود اس کا سراغ نہ ملے تو اس کو دوسرے نکاح کے لیے کتنا عرصہ انتظار کرنا پڑے گا۔ اس مسئلہ میں متقدمین آئمہ دین میں خاصا اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کا باعث اس مسئلہ میں صحیح مرفوع حدیث کا نہ ہونا ہے۔ احناف کے نزدیک ایسی عورت خاوند کے یوم ولادت سے لے کر ایک سو بیس سال تک انتظار کرے گی اور ایک قول کے مطابق اس کے خاوند کے ہم عمر افراد کی وفات کا اعتبار ہوگا۔ (الہدایہ، مفقود الخبر: ۱/ ۴۲۳)۔

امام مالکؒ کے نزدیک ایسی عورت خاوند کے لاپتہ ہونے کے وقت سے چار سال گزرنے تک انتظار کرے گی پھر اس کے خاوند پر فوت ہونے کا حکم لگایا جائے گا، اس کے بعد وہ عدت و وفات گزار کر آگے نکاح کر سکتی ہے۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الطلاق، باب عدة النی تفقد زوجها)

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ”باب حکم المفقود فی اہله و مالہ“ کے تحت جو احادیث و آثار پیش کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک لاپتہ خاوند والی عورت ایک سال تک انتظار کرے گی۔ پھر امام بخاریؒ نے حدیث لفظ سے بھی اس بات پر استدلال فرمایا ہے کہ اگر کسی کو کوئی گر پڑی چیز ملے تو وہ اس کا ایک سال تک اعلان کرے۔ (صحیح بخاری، کتاب الطلاق، باب حکم المفقود فی اہله و مالہ، رقم: ۵۲۹۲) موجود حالات میں جہاں ذرائع مواصلات عام ہیں اور جدید ترین کمیونیکیشن کا دور ہے امام بخاریؒ کا موقف قرین قیاس دکھائی دیتا ہے لہذا ایک سال کا انتظار کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایسی صورت میں بذریعہ عدالت فتح نکاح کا سرٹیفکیٹ لے کر عورت کو آگے نکاح کرنا چاہیے۔ (۳) عدالت یا نیچائیت کے بغیر لاپتہ خاوند والی عورت کا آگے نکاح کرنا درست نہیں۔

* اسنادہ ضعیف: فان ہثیم بن بشیر مدلس وقد عنعن۔ اخرجہ البیہقی: ۷/ ۴۴۴۔ وفی المعرقۃ السنن والآثار لہ

بَابُ فِي سُكْنَى الْمُطَلَّغَةِ

[10]..... طلاق یافتہ عورت کی رہائش کا بیان

[۱۳۱۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَأَمْرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ أَمْرَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي فَاعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ.*

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اسے طلاق بتہ (تیسری طلاق بائن) دی جبکہ وہ شام میں تھے پھر لمبی حدیث بیان کی اور اس میں کہا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا خرچہ اس کے ذمہ نہیں ہے۔“ اور آپ نے اسے ام شریک رضی اللہ عنہا کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا، یہ ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا کثرت سے آنا جانا ہے لہذا تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزار، وہ نابینا آدمی ہے تو وہاں اپنے کپڑے (حجاب) بھی اتار سکتی ہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَغْرِبُوا عَنْهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ﴾ (الطلاق: ۱)

”تم ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ از خود نکلیں۔“

اسی طرح ایک آیت میں ہے:

﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ﴾ (الطلاق: ۶)

”اپنی حیثیت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو انہیں (طلاق یافتہ عورتوں کو) بھی رکھو۔“

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ رجعیہ کی دوران عدت رہائش کا بندوبست کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔

۱) طلاق بائن کے بعد دوران عدت عورت کی رہائش کا بندوبست کرنا خاوند کے ذمہ نہیں ہے۔

۲) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند نے شام سے تیسری اور فیصلہ کن طلاق بھیجی تھی۔

۳) گھر سے غیر حاضر آدمی بھی اپنی منکوحہ کو طلاق دے سکتا ہے۔

* اخرجه مسلم، الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (۱۶۸۰)۔

۵ بیوی کی عدم موجودگی میں دی ہوئی طلاق بھی موثر ہوگی۔

۶ اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ عورت اجنبی اور غیر حرم مرد کی طرف دیکھ سکتی ہے جبکہ مرد غیر حرم عورتوں کی طرف نہیں دیکھ سکتے حالانکہ یہ استدلال کمزور ہے صحیح بات یہ ہے کہ غیر محرم مرد وزن کا ایک دوسرے کو دیکھنا ممنوع ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: ۳۰)

”مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔“

اس سے اگلی آیت میں یہی حکم عورتوں کو بھی دیا گیا ہے۔ اور پھر مذکورہ حدیث میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ تم عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھ لینا بلکہ محض اتنا ہے کہ وہاں عدت گزارنے میں یہ سہولت ہے کہ اس کی نظر سے بچنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[۱۳۱۶]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِهَا، فَدَفَعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَبْتُوتَةِ، فَقَالَ: تَعْتَدُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا. فَقُلْتُ: فَأَيْنَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: هَاهُ وَوَصَفَ أَنَّهُ تَغِيظٌ، وَقَالَ: قَتَلَتْ فَاطِمَةُ النَّاسَ وَكَانَ لِسَانُهَا ذَرَابَةً فَاسْتَظَالَتْ عَلَى أَحْمَانِهَا فَآمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ مَكْتُومٍ. *

مییون بن مهران کہتے ہیں، میں مدینہ آیا اور میں نے مدینہ کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو مجھے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا گیا، میں نے ان سے طلاق بائن والی عورت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ اپنے خاوند کے گھر عدت گزارے گی، تو میں نے کہا، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث میں تو یہ مسئلہ نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہائے افسوس، انہوں نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: فاطمہ کے واقعہ نے لوگوں کو ہلاک کر دیا، حالانکہ اس کی زبان میں درہنگی تھی، جو اس کے خاوند کے رشتہ داروں کے لیے ناگوار ہو گئی تو اسے رسول اللہ ﷺ نے ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم دیا۔

[۱۳۱۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ وَسَلَيْمَانَ، أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ: أَنَّ قَاسِمَ بْنَ سَلِيمَانَ بْنِ إِسْرَافِيلَ سَأَلَ رَوِيَتْ بِهِ، وَدُونِ

* صحیح من غیر هذا الطريق۔ اخرجہ ابوداؤد، الطلاق، باب من أنكر ذلك على فاطمة بنت قيس (۲۲۹۶)۔

بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق بتہ دے دی، تو عبدالرحمن بن حکم انہیں شوہر کے گھر سے لے آئے، عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے امیر مدینہ مروان بن حکم کو پیغام بھیجا اور فرمایا، اے مروان اللہ سے ڈرو! اور عورت کو اس کے (خاوند کے) گھر لوٹا دو، سلیمان کی بیان کردہ حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا، عبدالرحمن نے میری بات نہیں مانی، اور قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے جواباً کہا، کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس کے معاملہ کا علم نہیں ہے؟ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم فاطمہ کا واقعہ نہ بیان کرتے تو بھی تمہارا یہ حق نہیں (کیونکہ وہ تمہارے لیے دلیل نہیں ہے) مروان نے اس کے جواب میں کہا، اگر فاطمہ کا شوہر کے گھر سے منتقل ہونا شوہر کے رشتہ داروں کے مابین کشیدگی کی وجہ سے تھا تو وہ کیفیت یہاں بھی موجود ہے (یعنی ان کے ہاں بھی کشیدگی ہے۔)

يَحْيَىٰ بِنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَكَمِ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَىٰ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مَرْوَانُ، وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَىٰ بَيْتِهَا. فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَلَنِي. وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَتْ: لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَذْكَرَ شَأْنَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ: إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الشَّرُّ فَحَسْبُكَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ. *

نوٹ:..... سیدنا عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ تیسری طلاق کے بعد عدت گزارنے والی عورت کے نان و نفقہ اور رہائش کا بندوبست خاوند کے ذمہ ہے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اس بات کا انکار کیا اور اس سلسلہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ہی کی بات راجح ہے کہ مطلقہ بائنتہ کے لیے نان و نفقہ اور رہائش نہیں ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۱۵۔

[۱۳۱۸]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.....
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ فَقَدْ

* أخرجه البخاری، الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس وقول الله عز وجل ﴿واتقوا الله﴾ الخ، رقم:

عَلِمْتُ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ ذَلِكَ * تھا؟ (یعنی شوہر کے گھر کی بجائے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا)

[۱۳۱۹]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ﴾ [الطلاق: ۱] قَالَ: أَنْ تَبْدُوَ عَلَى أَهْلِ زَوْجِهَا فَإِذَا بَدَتْ فَقَدْ حَلَّ إِخْرَاجُهَا. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَّةِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں۔“ (الطلاق: ۱) کے سلسلہ میں روایت ہے فرمایا کہ اس کی بے حیائی اس کے گھر والوں پر واضح ہو جائے تو پھر اس کو گھر سے بھیج دینا درست ہے۔“

حکایت: اللہ تعالیٰ نے مطلقہ رجعیہ کے لیے خاندان کے ذمہ نان و نفقہ اور رہائش رکھی ہے ساتھ ہی یہ بات بھی بیان فرمائی کہ اگر ایسی عورتیں دورانِ عدت بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کو گھروں سے نکالنا جائز ہے۔ (سورۃ الطلاق: ۱) معلوم ہوا اگر عورت بدکاری، بدزبانی یا بد اخلاقی وغیرہ کا مظاہرہ کرے جس سے گھر والوں کو تکلیف ہو تو اس کو گھر سے نکالنا جائز ہے۔

بَابُ فِي نَفَقَةِ الْمُطَلَّغَةِ

[11]..... طلاق یافتہ کے خرچہ کا بیان

[۱۳۲۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا س سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے انہیں تیسری آخری طلاق دی اور وہ اس وقت شام میں تھے، وہاں موجود نہ تھے (یعنی وہیں سے طلاق بھیج

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا وَكَيْلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخَطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا لَكَ

* اخبرجه البخاری، الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس الخ (۵۳۲۲)۔ ومسلم، الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (۱۴۸۰) بمعناه.

* اسنادہ حسن: اخبرجه البيهقي: ۷ / ۴۳۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۶۵۶)۔ وعبد الرزاق (۱۱۰۲۱)، (۱۱۰۲۲)۔ وابن ابی شيبة (۱۹۱۹۸)۔

عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ)). *

دی، تو اس کے وکیل نے ان (فاطمہ) کی طرف کچھ جو بھیج دیئے، جس پر وہ ناراض ہو گئیں تو اس نے کہا، اللہ کی قسم! تمہارا کچھ بھی حق ہم پر نہیں ہے، (یہ سن کر) وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے تیرا نفقہ (خرچہ) اس کے ذمہ نہیں ہے۔“

سوال: نان و نفقہ اور لین دین کے معاملات میں وکالت جائز ہے۔

2 رجعی طلاق یافتہ عورت کے لیے اس کے خاوند کے ذمہ نان و نفقہ ہے جبکہ طلاق بائن کے بعد دوران عدت عورت کو خرچہ دینا مرد کے ذمہ نہیں ہے۔

3 طلاق بائن کے بعد اگر عورت حاملہ ہے تو ایسی صورت میں دوران عدت اس کا خرچہ خاوند کے ذمہ ہے کیونکہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أَوْلَاتٍ حَمْلٌ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: 6)

”اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان پر خرچ کرو۔“

ایک روایت میں ہے نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((لا نفقة لك الا ان تكون حاملاً))

”تیرے لیے کوئی خرچہ نہیں الا یہ کہ تو حاملہ ہوئی۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی نفقة

المبتوتة، رقم: ۲۲۹۰) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۱۵۔

[۱۳۲۱] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَفَقَةُ الْمُطَلَّاقَةِ مَا لَمْ

تَحْرُمَ فَإِذَا حُرِّمَتْ فَامْتَاعَ بِالْمَعْرُوفِ. *

جب حرام ہوگئی (یعنی تین طلاقیں واقع ہو گئیں) تو اسے

اچھے طریقے سے فائدہ پہنچانا ہے۔

سوال: 1 مطلقہ بائنه کے لیے نان و نفقہ نہیں ہے جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا البتہ اسے طلاق کے وقت

* انظر الحديث السابق برقم: ۱۳۱۵ .

* اسنادہ صحیح: اخرجه البيهقي: ۷ / ۴۷۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۶۲).

تھوڑا بہت مالی تعاون کر دینا درست ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: ۲۴۱) اور مطلقہ عورتوں کو اچھی طرح فائدہ پہنچانا مستحقین پر لازم ہے۔

[۱۳۲۲]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ.....

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَتْ الْمُجْتَوِنَةُ الْحُبْلَى مِنْهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَنْفِقَ عَلَيْهَا مِنْ أَجْلِ الْحَبْلِ، فَإِذَا كَانَتْ غَيْرَ حُبْلَى فَلَا تَفَقَّهَ لَهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. *
ابن جریج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاق یافتہ، حاملہ کے لیے خاوند کے ذمہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ اس کے حمل کی وجہ سے جو اس پر خرچ کرے، اور اگر وہ حاملہ نہ ہو، تو اس کا خرچہ (خاوند پر) نہیں ہے۔

..... دیکھیے نوادہ حدیث نمبر: ۱۳۲۰۔

بابُ فِي سُكْنَى الْمُتَوَقِّفِي عَنْهَا وَنَفَقَتِهَا

[12]..... بیوہ عورت کے مکان اور خرچہ کا بیان

[۱۳۲۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ

كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتَيْهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ:.....
فَرِيْرَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ سَنَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعْمَ، أَنَّهُ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدِ لَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرْفِ الْقُدُومِ لِحَقْمِهِمْ فَقَتَلُوهُ. فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنِ يَمْلِكُهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ))، فَاَنْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمْرِي فَدُعِيتُ، فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتِ))؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ
فرییر بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ مجھے اپنے (ماں، باپ کے) گھر بنی خدرہ میں بھیج دیں، ان کا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا، جب وہ قدموں کے مقام پر پہنچا تو وہ اسے مل گئے، پھر انہوں (غلاموں) نے اسے قتل کر دیا، فرییر رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے میکے چلے جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ میرے خاوند نے مجھے کسی ایسے گھر نہیں چھوڑا تھا جس کا وہ مالک ہو، کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ (تم میکے جاسکتی ہو۔) جب میں واپس حجرے یا مسجد میں پہنچی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا یا مجھے بلانے کا حکم دیا اور

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷ / ۳۷۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۶۳) - وعبد الرزاق (۱۲۰۱۵) .

الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي . فَقَالَ : ((اَمْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ)) .
 قَالَتْ : فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، فَلَمَّا
 كَانَ عُمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ ،
 فَأَخْبَرْتُهُ فَأَتَبَعَهُ وَقَضَى بِهِ . *

مجھے بلایا گیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”تو نے کیا کہا؟“
 فرمائی ہیں پھر میں نے دوبارہ اپنے خاوند کا واقعہ بیان کیا
 تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے پہلے گھر ہی رہو یہاں
 تک کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔“ وہ کہتی ہیں، میں
 نے وہاں چار ماہ دس دن عدت گزار لی، مزید کہتی ہیں کہ
 جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے تو انہوں نے کسی کو میرے پاس
 بھیجا اور مجھ سے یہ مسئلہ دریافت کیا، تو میں نے انہیں بتایا
 پھر انہوں نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

.....: ۱۱ معلوم ہوا یہ وہ عدت کو عدت اسی مکان میں گزارنی چاہیے جہاں وہ خاوند کی وفات سے قبل

رہائش پذیر ہو۔

- ۱۲ اگر فتویٰ دینے اور مسئلہ بتا دینے کے بعد دلیل یاد آ جائے تو رجوع کر لینا چاہیے۔
- ۱۳ خلفائے راشدین احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں فیصلے صادر فرماتے تھے۔
- ۱۴ عورتیں مسائل پوچھ بھی سکتی ہیں اور آگے بیان بھی کر سکتی ہیں۔

[۱۳۲۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ
 الْبَادِيَةِ يَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا : إِنَّهَا تَنْتَوِي حَيْثُ
 يَنْتَوِي أَهْلُهَا . *

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ
 انہوں نے اس دیہاتی عورت کے متعلق فرمایا: جس کا
 خاوند فوت ہو گیا کہ یہ وہیں قیام پذیر ہوگی جہاں اس کے
 گھر والے رہتے ہیں۔

[۱۳۲۵]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدُ ، عَنِ ابْنِ
 جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامِ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا

ایک اور سند سے ہشام نے اپنے باپ اور عبید اللہ بن
 عبد اللہ بن عتبہ سے سابقہ حدیث کی طرح یا اس کے ہم
 معنی بیان کیا ہے۔

* أخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب في المتوفى عنها تنتقل (۲۳۰۰)۔ والترمذی، الطلاق واللعان، باب ماجاء
 ابن تعنتد المتوفى عنها زوجها (۱۲۰۴) وقال "حسن صحيح"۔ وابن ماجه (۲۰۳۱)۔ والنسائي (۳۵۵۸)۔
 مسحه ابن الجارود (۷۵۹)۔ والحاكم: ۲ / ۲۰۸۔ وابن حبان.
 اسنادہ صحيح: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۶۶۷)۔

يُخَالِفُهُ. *

[۱۳۲۶]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
 عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجًا جَابِرٌ ۚ قَالَ: بَيَّانٌ فَرَمَايَا كَمَا يَبُوءُ كَمَا لِي خَرْجٌ نَحْبُهَا
 نَفَقَةٌ، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ أَسْفَلٍ وَرِثَتْ (كَا حَصَّة) هِيَ كَافِي هِيَ۔
 كِتَابِ الرَّسَالَةِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ
 الْعُدَّةِ. *

نوٹ: ۱) بیوہ کے لیے شوہر کی وفات کے بعد خرچہ نہیں بلکہ وہ خاوند کے ترکہ سے وراثت میں حصہ دار بنے گی۔

۲) اگر بیوہ حاملہ ہو تو خرچہ لازم ہے امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "تجب علی الزوج للزوجة والمطلقة رجعیا لا بائنا ولا فی عدة الوفاة فلا نفقة ولا سکنی الا ان تکون حاملتین" خاوند پر بیوی کا خرچہ لازم ہے، طلاق رجعی والی کے لیے بھی خرچہ ہے جبکہ بائنے کے لیے نہیں اور نہ ہی عدت گزارنے والی بیوہ کے لیے مرد پر خرچہ اور رہائش ہے الا یہ کہ دونوں (مطلقہ بائنے اور متوفی عنہا زوجہ) حاملہ ہوں۔

(الدر البہیہ، کتاب الطلاق، باب النفقة)

[۱۳۲۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَسْأَلُ: لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ تَبِيْتُ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ وَفَاةٍ أَوْ طَلَاقٍ إِلَّا فِي بَيْتِهَا. *
 سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی عورت کے لیے یہ بات درست نہیں کہ وہ خاوند کی وفات یا طلاق کی عدت میں سے کوئی ایک رات اپنے گھر کے علاوہ (کہیں اور) گزارے۔

[۱۳۲۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....
 عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِ نَافِعٍ ۚ قَالَ: بَيَّانٌ فَرَمَايَا كَمَا يَبُوءُ كَمَا لِي خَرْجٌ نَحْبُهَا
 نَفَقَةٌ، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ أَسْفَلٍ وَرِثَتْ (كَا حَصَّة) هِيَ كَافِي هِيَ۔

* صحیح: اخرجہ البیہقی فی المعرفة السنن والآثار له (۴۶۶۸)۔

* استنادہ ضعیف: لعنعنہ ابن جریر وابی الزبیر۔ اخرجہ البیہقی: ۷ / ۴۳۱۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۶۵۱)۔ وعبد الززاق (۱۲۰۸۵)۔ (۱۲۸۷)۔ وابن ابی شیبہ (۱۸۹۷۰)۔

* صحیح: اخرجہ البیہقی: ۷ / ۴۳۶۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۶۷۴)۔ ومالك فی الموطأ، الطلاق، باب مقام المتوفی عنہا زوجہا فی بیتہا حتی تحل۔

اللَّهِ، فَطَلَّقَهَا الْبَيْتَةَ، فَخَرَجَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ فِي نِكَاحِهَا فِي تَحِيٍّ مِنْ تَحِيٍّ كَمَا قَالَ اللَّهُ فِي تَحِيٍّ مِنْ تَحِيٍّ
عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ
الْعَدَّةِ. *

.....: عورت کے لیے خاوند کے گھر عدت گزارنے کا حکم ہے اگر کوئی شرعی عذر ہو تو دوسری جگہ
بھی عدت گزار سکتی ہے۔

عدت والی عورت کے لیے بلا ضرورت گھر سے نکلنا درست نہیں ہے۔



کِتَابُ اللَّعَانِ

لعان کے مسائل

بَابُ سُنَّةِ اللَّعَانِ

[1].....لعان کے مسنون طریقہ کا بیان

[۱۳۲۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ:.....
 أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرَ
 الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِسَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ
 الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ
 رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ
 كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَأَلَ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ. فَسَأَلَ
 عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا
 سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
 فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ،

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمیر
 العجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے
 اور ان سے کہا، اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی
 اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو وہ اسے قتل
 کر دے تو تم اسے قصاص میں قتل کرو گے، پھر وہ کیا
 کرے؟ عاصم میرے لیے آپ یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے دریافت کر دیجیے۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
 سوالات کو ناپسند کیا اور اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
 بات کہی وہ عاصم رضی اللہ عنہ پر ناگوار گزری پھر جب عاصم رضی اللہ عنہ
 اپنے گھر آئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ نے ان سے آکر پوچھا کہ

اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ تو عاصم رضی اللہ عنہ نے عومیر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ سے مجھے خیر نہیں پہنچی، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناگوار جانا جو تم نے پوچھی تھی۔ عومیر نے کہا، اللہ کی قسم! میں یہ مسئلہ پوچھے بغیر نہیں رہوں گا، چنانچہ عومیر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، عومیر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاتا ہے اس کو قتل کر دے تو پھر تم اسے قصاصاً قتل کر دو گے؟ وہ کیا کرے؟ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، لہذا تم جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔“ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر دونوں (میاں، بیوی) نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھا، جب لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو عومیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (مطلب یہ ہوگا) کہ میں جھوٹا ہوں، لہذا اس نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی تین طلاق دے دیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا، کہ پھر لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُومَيْرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَنِي عَنْهَا. فَقَالَ عُومَيْرٌ: وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُومَيْرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَيْكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا)). فَقَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُومَيْرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ. *

[۱۳۳۰]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: جَاءَ عُومَيْرٌ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: يَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، لَعَانْتُ امْرَأَتِي وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا، فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَيْكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا)). فَقَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُومَيْرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ. *

* أخرجه البخاری، الطلاق، باب اللعان ومن طلق بعد اللعان (۵۳۰۸)۔ ومسلم، اللعان (۱۶۹۲)۔

یہ رسول اللہ ﷺ! سے یہ مسئلہ پوچھ دو کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پاتا ہے اور وہ اس (غیر مرد) کو قتل کر دے تو پھر اسے قصاصاً قتل کیا جائے گا؟ لہذا وہ کیا کرے؟ عاصم نے نبی ﷺ سے سوال کیا، تو نبی ﷺ نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا۔ پھر عاصم رضی اللہ عنہ کو عویمر رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے پوچھا: آپ نے (میرے مسئلہ کا) کیا کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے پوچھا لیکن تجھ سے مجھ سے بھلائی نہیں پہنچی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ کو یہ مسئلہ ناگوار گزرا۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں خود رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر دریافت کروں گا، وہ آئے تو آپ پر ان دونوں (میاں، بیوی) کے متعلق قرآن نازل ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا اور ان کے درمیان لعان کروایا، پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر اب بھی میں اس کو ساتھ لے کر جاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ لہذا انہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو دیکھو! اگر یہ سیاہ فام، کالی آنکھوں والا، بڑی سریٹوں والا بچہ جنے تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا، اور اگر یہ (عورت) سرخ، وحرہ کی طرح پست قد والا بچہ جنے تو میں سمجھوں گا کہ عورت سچی ہے (اور خاوند نے تہمت لگائی ہے)۔ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ بری صفت پر تھا (یعنی اس مرد کے ہم شکل تھا جس سے وہ بدنام ہوئی تھی)۔ ابن شہاب نے

عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ: سَلَّ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَيَقْتُلُ بِهِ؟ أَمْ كَيْفَ يَضَعُ؟ فَسَأَلَ عَاصِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ، فَلَقِيَهُ عُوَيْرٌ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ الْمَسَائِلَ. فَقَالَ عُوَيْرٌ: وَاللَّهِ لَا يَبِينُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا سَأَلَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا فَدَعَاهُمَا فَلَا عَنَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ عُوَيْرٌ: إِنْ أَنْطَلَقْتُ بِهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انظروها فإن جاءت به أسحمت أدعج عظيم الأكتيين، فلا أراه إلا قد صدق، وإن جاءت به أحمر كأنه وحرسة، فلا أراه إلا كاذباً)) فَبَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ. *

* صحیح: اخرجہ ابن ماجہ، الطلاق، باب اللعان (۲۰۶۶)، وابداؤد، الطلاق، باب فی اللعان (۲۲۴۸)

بیان کیا، کہ پھر لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

.....: ﴿غیرت اچھی چیز ہے لیکن اس کی وجہ سے قتل و غارت جائز نہیں۔﴾

﴿کسی دوسرے شخص کے ذریعے شرعی مسائل دریافت کرنے جائز ہیں۔﴾

﴿نبی ﷺ نے اس سوال کو معیوب اس لیے جانا کہ ابھی تک ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا تھا ورنہ دین سے متعلقہ ضروری مسائل تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معمول کے مطابق دریافت کرتے اور آپ اس پر اعتراض نہ فرماتے تھے۔﴾

﴿اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے تو اس کے لیے بیوی کو قتل کرنا جائز نہیں گویا غیرت کے نام پر قتل و غارت کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔﴾

﴿اگر کوئی شخص کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ چار گواہ پیش کرے ورنہ اس کو اسی درے حد قذف لگے گی۔﴾ (سورۃ النور: ۴)

﴿اگر شوہر اپنی بیوی کے متعلق زنا کاری کا دعویٰ کرے تو اس پر حد قذف نہیں لگے گی۔ بلکہ وہ چار گواہوں کے نہ ہونے پر اپنی صداقت کی چار قسمیں کھائے گا اور پانچویں مرتبہ اپنے آپ پر لعنت کرے گا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔ اگر عورت خاوند کی بات کا انکار کرے تو وہ اپنے دفاع میں چار قسمیں اٹھائے گی کہ میرا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے گی کہ اگر یہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔﴾ (سورۃ النور: ۶، ۹)۔ اسی کو لعان کہتے ہیں۔

﴿لعان حاکم و قاضی کے روبرو ہونا چاہیے۔﴾

﴿لعان میں مشروع یہ ہے کہ مرد سے ابتداء کی جائے۔﴾

﴿لعان کے طلاق یا فسخ نکاح ہونے میں علماء کے مابین اختلاف ہے رائج بات یہی ہے کہ لعان فسخ نکاح ہے اور اس کے بعد میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے علیحدگی ہو جاتی ہے اور پھر رجوع بھی نہیں ہو سکتا (واللہ اعلم)۔﴾

﴿لعان خود جدائی کا باعث ہے اس کے بعد طلاق کی ضرورت نہیں۔﴾

﴿مسجد میں لعان درست ہے چنانچہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ لعان مسجد میں ہوا اور میں وہاں موجود تھا۔﴾

(صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب القضاء واللعان فی المسجد، رقم: ۴۲۳)

﴿"ففسارقها قبل ان یأمرہ رسول اللہ ﷺ" سے معلوم ہوا عویر رضی اللہ عنہ نے طلاق رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نہیں، بلکہ فطری غیرت و غصہ کی وجہ سے دی تھی۔ واللہ اعلم۔﴾

﴿"فجاءت بہ علی النعت المکروہ" سے مراد یہ ہے کہ وہ بچہ ایسی شکل و شباہت کا مالک تھا جس سے عورت کا جرم ثابت ہوتا تھا۔﴾

۱۴ معلوم ہوا آیات لعان کے نزول کا سبب مذکورہ واقعہ اور اس طرح کے دیگر واقعات ہیں۔

[۱۳۳۱]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عومیر رضی اللہ عنہ عاصم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا، ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پاتا ہے اور وہ اسے قتل کرنے، پھر تم سے بھی قصاص کے طور پر قتل کر دو گے؟ لہذا وہ آدمی کیا کرے؟ عاصم میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھ دو، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اسے ناپسند جانا اور ناگواری کا اظہار کیا، عاصم رضی اللہ عنہ، عومیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ کو ناپسند جانا اور ناگواری کا اظہار بھی کیا، تو عومیر نے کہا، اللہ کی قسم! میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا، وہ آئے تو عاصم رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد قرآن نازل ہو چکا تھا، انہوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے، پھر وہ دونوں (میاں، بیوی) آئے اور انہوں نے لعان کیا، پھر عومیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر میں اب بھی اسے اپنے نکاح میں رکھوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں جھوٹا ہوں چنانچہ انہوں نے اسے علیحدہ کر دیا (یعنی طلاق دے دی) جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا، پھر یہی طریقہ لعان کرنے والوں میں رائج ہو گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دیکھو! اگر اس (عورت) نے سرخ، پست قد والا چھپکلی کی مانند بیج جتا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس پر تہمت لگائی ہے اور

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ عُوَيْرًا جَاءَ إِلَى عَاصِمٍ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ؟ سَلَ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلِ وَعَابَهَا فَرَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى عُوَيْرٍ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسْأَلِ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْرٌ: وَاللَّهِ لَا تَيِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ خِلَافَ عَاصِمٍ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ نَزَلَ فِيكُمْ الْقُرْآنُ فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ: كَذَبْتَ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتَهَا فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَتْ سِنَّةُ الْمُتَلَاعِنِينَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انظروها فإن جاءت به أحييصر قصيرا كأنه وحره فلا أحسبه إلا قد كذب عليها، وإن جاءت به أسحم أعين ذو ألتين فلا أحسبه إلا قد صدق عليها فجاءت به على التعت المكرهه.

✽ اخبره البخاری، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من التعمق والتنازع..... الخ (۷۳۰۴):

اگر اس نے سیاہ رنگ کا، بڑی آنکھوں والا، اور بڑی سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ ناپسندیدہ صفت کا تھا (یعنی زنا سے تھا)۔

[۱۳۳۲]..... سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ.....

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ سرخ اور سیدھے بالوں والا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے، اور اگر یہ کالا سیاہ بچہ جنے تو وہ اس کا ہے، جس کے بارے میں تہمت لگی ہے، فرمایا: پھر اس نے کالا سیاہ بچہ جنا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَشْقَرٌ سَبَطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَدْبِجٌ فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهَمُهُ قَالَ: فَجَاءَتْ بِهٖ أَدْبِجٌ. *

[۱۳۳۳]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار سے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے تو وہ اسے قتل کر دے؟ پھر آپ بھی اسے قصاص میں قتل کریں گے یا اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی وہ آیات نازل کیں جن میں لعان کرنے والوں کی تفصیل ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں فیصلہ ہو گیا۔“ بیان کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا اور میں وہاں موجود تھا، پھر شوہر نے بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کے بعد یہ دستور ہو گیا کہ لعان کرنے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بِنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنِينَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَىٰ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ، ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سَنَةً بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ. وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَىٰ إِلَىٰ أُمِّهِ. *

* اسنادہ ضعیف: لإرساله۔ أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٥٥٨)۔

* أخرجه البخاري، الطلاق، باب التلاعن في المسجد (٥٣٠٩)۔ ومسلم، اللعان (١٤٩٢)۔

والوں کو علیحدہ علیحدہ کرایا جائے، اور وہ عورت حاملہ تھی تو اس کے خاوند نے بچے کا باپ بننے سے انکار کر دیا تو وہ بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

[۱۳۳۴]..... أَخْبَرَنَا سَعْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ.....
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ الْمُتْلَاعَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ
شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ
رَجَمْتُهَا)). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ
كَانَتْ قَدْ أَعْلَنْتُ. *

قاسم بن محمد سے روایت ہے فرمایا کہ میں اس وقت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب انہوں نے لعان کرنے والوں کی بات بیان کی، تو عبداللہ بن شداد نے انہیں کہا، یہ وہی تھی جس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو بغیر گواہی کے رجم کرتا تو اس عورت کو کرتا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں وہ تو علانیہ فحش حرکات کرتی تھی۔

نکات:..... شرعی حد زنا کے نفاذ کے لیے چار چشم دید گواہ ہوں گے یا پھر مجرم خود اعتراف جرم کرے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَزُمُونَ الْمُبْحَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْقَاسِقُونَ﴾ (النور: ۴)
”اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت زنا لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں۔“
② غامد یہ عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اعتراف زنا پر رجم کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، رقم: ۱۶۹۵)
اسی طرح ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ کو بھی اعتراف زنا کرنے پر رجم کیا گیا۔

(بخاری، کتاب الحدود، باب هل يقول الامام للمقر لعلك لمست..... الخ، رقم: ۶۸۲۴)
③ شکوک و شبہات کی بنا پر حدود کا نفاذ نہ ہوگا۔

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شرعی احکامات کے پابند تھے۔

⑤ مقدمات کا فیصلہ گواہوں اور شہوتوں کی بنیاد پر ہونا چاہیے محض شک اور الزام کی بنا پر لوگوں کو کوئی کئی سالوں کے

اخرجه البخاری، الحدود، باب من اظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغیر بیئہ (۶۸۵۵)، (۷۲۳۸)۔ ومسلم، لعان (۱۴۹۷)۔

لیے جیلوں میں ڈال دینا درست نہیں۔

⑥ مشکوک کردار کے مالک افراد کو تنبیہ کرنا درست ہے۔

[۱۳۳۵]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُتَلَاعِنِينَ،
قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((ابْصُرُوا هَذَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجِ
الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ، فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ
صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَحْرَةٌ، فَلَا
أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ
الْمَكْرُوهِ)). *

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے لعان کرنے والوں کی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو دیکھو! اگر اس نے سیاہ فام، سیاہ آنکھوں والا، بڑی سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا اور اگر اس نے سرخ، چھپکلی کی مانند (پستہ قد والا) بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس پر تہمت لگائی ہے، اس عورت نے اس آدمی کے ہم شکل بچہ جنا جو بری صفت والا تھا۔“

[۱۳۳۶]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ أَبِيهِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ بِهِ أُمَيْغِرَ سَبَطًا فَهُوَ لَزُوجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُدَيْعَجَ جَعَدًا فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهَمُهُ)).
فَجَاءَتْ بِهِ أُدَيْعَجَ. *

سعید بن مسیب اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ سرخ، سیدھے بالوں والا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے، اور اگر یہ کالا اور گھنگھر یا لے بالوں والا بچہ جنے تو وہ اس کا ہے جس سے تہمت لگائی گئی ہے۔“ اس نے کالا سیاہ بچہ جنا۔

[۱۳۳۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْلَانِيُّ وَهُوَ أَحْمَرٌ سَبَطٌ يَضُوءُ الْخَلْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شَرِيكَ بَنِ السَّحْمَاءِ، يَعْنِي: ابْنَ عَمِيهِ، وَهُوَ رَجُلٌ عَظِيمُ الْأَلْيَتَيْنِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ حَالٌ

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عومیر رضی اللہ عنہ عجلانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ سرخ رنگ سیدھے بالوں والے اور کمزور جسم کے مالک تھے۔ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا شریک بن سحماء یعنی میرے چچا زاد بھائی کے متعلق کیا خیال ہے۔ وہ بڑی سرین

* انظر الحديث السابق ۱۳۳۰.

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۳۲).

والے، کالی آنکھوں اور مضبوط اعضاء کے مالک، زیادہ گوشت والے آدمی تھے۔ وہ فلاں عورت - یعنی ان کی بیوی - کو پہنچا اور وہ اب حاملہ ہے، اور میں اس دن سے اس کے قریب نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے شریک کو بلایا، تو انہوں نے انکار کر دیا اور پھر عورت کو بلایا تو اس نے بھی انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان لعان کرایا، جب کہ وہ عورت حاملہ بھی تھی۔ پھر فرمایا: ”تم دیکھنا اگر اس نے کالا سیاہ، بڑی سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے خاوند نے سچ کہا ہے اور اگر اس نے سرخ، چھپکلی کی مانند بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس (کے خاوند) نے اس پر تہمت لگائی ہے۔ پھر اس نے کالا، بڑی سرینوں والا بچہ جنا، جو بات ہمیں پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہوا ہوتا تو اس کا معاملہ واضح ہے۔“ یعنی یہ بچہ اسی کا ہے جس سے اس نے زنا کیا، اگر اللہ کا یہ حکم نہ ہوتا کہ فیصلہ اقرار یا بذات خود اعتراف پر کیا جائے، لہذا دونوں میں سے کسی ایک کے دوسرے پر تہمت لگانے پر فیصلہ درست نہیں اگرچہ معاملہ واضح ہی ہو۔ اور اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس میں دوسرا فیصلہ (یعنی رجم) کرتا۔ بعد میں نہ آپ ﷺ نے شریک سے کچھ کہا اور نہ ہی اس عورت سے، اور بہتر علم اللہ کے پاس ہے۔ اور حکم الہی کا نفاذ زیادہ بہتر ہے باوجود اس کے کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پھر بعد میں پتہ بھی چل گیا کہ خاوند اپنے دعویٰ میں سچا تھا۔

الْخَلْقِ يُصِيبُ فَلَانَةً، يَعْنِي: اِمْرَاتُهُ، وَهِيَ حُبْلَى، وَمَا قَرِيبَتُهَا مُنْذُ كَذَا، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيكًا فَجَحَدَهُ وَدَعَا الْمَرْأَةَ فَجَحَدَتْ، فَلَاعَنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَهِيَ حُبْلَى، ثُمَّ قَالَ: ((تُبْصِرُوَهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَدْعَجَ عَظِيْمَ الْاَلَيْتِيْنَ فَلَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحْيِمِرَ كَاَنَّهُ وَحْرَةٌ فَلَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)). فَجَاءَتْ بِهٖ اَدْعَجَ عَظِيْمَ الْاَلَيْتِيْنَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمَا بَلَّغْنَا: ((اِنَّ اَمْرَهُ لَيَبِيْنٌ لَوْ لَا مَا قَضَى اللّٰهُ)). يَعْنِي: اَنَّهُ لَمَنْ زَنَى لَوْ لَا مَا قَضَى اللّٰهُ مِنْ اَنْ لَا يُحْكَمَ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا بِاِقْرَارٍ اَوْ اِعْتِرَافٍ عَلٰى نَفْسِهٖ، لَا يَحِلُّ بِدَلَالَةٍ غَيْرِ وَاَحَدٍ مِنْهُمَا وَاِنْ كَانَتْ بَيِّنَةٌ، فَلَوْ لَا مَا قَضَى اللّٰهُ لَكَانَ لِي فِيْهَا قَضَاءٌ غَيْرُهُ وَلَمْ يَعْزُضْ لِشَرِيْكَ وَلَا لِلْمَرْأَةِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَاَنْفَذَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ اَحَدَهُمَا كَاذِبٌ. ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ اَنَّ الزَّوْجَ هُوَ الصّٰدِقُ. *

* اسنادہ معضل، الا ان المتن صحیح، انظر تخريج الحديث السابق برقم (۱۳۳۱)، (۱۳۳۲)، (۱۳۲۹).

[۱۳۳۸]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! جب سے کھجوروں کی تعمیر (پیوند کاری) ہوئی میں اپنے گھر والوں سے نہیں ملا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اعفار کا یہ مطلب ہے کہ کھجور کے درخت کو پیوند لگا کر چالیس روز تک یوں ہی چھوڑ دیتے پھر اسے پیوند لگانے کے بعد پانی نہیں دیتے تھے۔ اس آدمی نے کہا، (واقعہ یہ ہے) کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا، فرمایا: اس کا خاوند زرد رنگ والا، تہلی پنڈلیوں والا، اور سیدھے بالوں والا تھا، اور جس کے ساتھ اس پر تہمت لگائی گئی وہ موٹا، ساہی مائل رنگت والا اور سخت گھنگھر یا لے بالوں والا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس معاملہ کو واضح کر دے۔“ پھر ان دونوں کے درمیان لعان کرایا، پھر اس نے پچھاسی آدمی کی شکل کا جنا جس کے ساتھ زنا کی اس پر تہمت لگی تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عَفَّارِ النَّخْلِ، قَالَ: وَعَفَّارُهَا أَنَّهُ إِذَا كَانَتْ تُؤَبَّرُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَا تَسْقَى بَعْدَ الْإِبَارِ، قَالَ: وَقَدْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، قَالَ: وَكَانَ زَوْجَهَا مُصَفَّرًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ سَبَطَ الشَّعْرَ، وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ خَدَلًا إِلَى السَّوَادِ جَعْدًا قَطَطًا مُسْتَهًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ بَيْنَ)) . ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُشَبِّهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ . *

[۱۳۳۹]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان لعان کرایا تو ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ قسم کھانے والے کے منہ پر پانچوں قسم کے وقت ہاتھ رکھ دے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ لَاعَنَ بَيْنَ الْمُتْلَاعَيْنِ أَمْرًا رَجُلًا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ مُوجِبَةٌ)). *

* صحيح من غير هذا الطريق - اخرجہ البخاری، الطلاق، باب قول النبي ﷺ، ”لو كنت راجماً بغير بينة“ (۵۳۱۰)۔ ومسلم، اللعان (۱۴۹۷)۔

* اسنادہ حسن: اخرجہ ابو داؤد، الطلاق، باب في اللعان (۲۲۵۵)۔ والنسائي، الطلاق، باب الأمر بوضع اليد على في المتلاعنين عند الخامسة (۳۵۰۲)۔

(پانچویں قسم) ہلاکت و تباہی کی موجب ہے۔“

نوٹ:..... لعان سے قبل دونوں میاں بیوی کو خوف الہی دلا کر یہ بات باور کروانی چاہیے کہ دنیا کی ذلت اور اس کا عذاب آخرت کے عذاب اور ذلت و رسوائی کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے لہذا گناہگار اقرار کر کے خود کو حد کے لیے پیش کر دے اسی میں اس کے لیے خیر ہے۔

❷ قاضی کو چاہیے دوران لعان موقع بموقع دونوں مرد و عورت کو اللہ کی لعنت اور غضب کی سنگینی سے آگاہ کرے۔

❸ معلوم ہوا جھوٹا اللہ کے غضب یا لعنت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

[۱۳۴۰]..... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والے میاں بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا تھا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ پھر لمبی حدیث بیان کی اور اسے ان دوسروں کی مانند چنگلی سے محفوظ نہیں کیا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنِينَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ سَأَقِ الْحَدِيثَ فَلَمْ يُتَقِنَهُ إِتْقَانَهُ هَؤُلَاءِ. أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ مِنْ كِتَابِ الظَّهَارِ وَاللِّعَانِ، وَالسَّابِعِ وَالثَّامِنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالتَّاسِعِ مِنْ كِتَابِ إِبْطَالِ الاستِحْسَانِ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَإِلَى آخِرِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. *

بَابُ مِنْهُ: وَإِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْمَرْأَةِ

[2]..... لعان میں بچہ عورت کو دینے کا بیان

[۱۳۴۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ، وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور لڑکا عورت کو دے دیا۔

* أخرجه البخاری، الحدود، باب من اظهر الفاحشة والطلخ والتهمة بغير بنية (۶۸۵۴).

* أخرجه البخاری، الفرائض، باب ميراث الملاعنة (۶۷۴۸). ومسلم، اللعان (۱۴۹۴).

.....: ﴿۱﴾ لعان کرنے والوں کا بچہ ماں کے حوالے کیا جائے گا اور اس کا نسب بھی ماں کی طرف سے قائم ہوگا۔

﴿۲﴾ یہ دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

﴿۳﴾ لعان کی وجہ سے جدائی ہونے پر عورت کا خاوند بچے کا باپ نہیں کہلائے گا۔

﴿۴﴾ ایسے بچوں کو صحیح تربیت ہونی چاہیے اور انہیں والدین کے کیے ہوئے گناہ کی عار نہیں دلانی چاہیے تاکہ یہ معاشرے میں باوقار زندگی گزار سکیں۔

[۱۳۴۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک آدمی نے اپنی عورت سے لعان کیا اور پھر اس کے بچے سے بھی انکار کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَتْهُ مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقَّ الْوَالِدَ بِالْمَرْأَةِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الظَّهَارِ وَاللِّعَانِ وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. *

بَابُ فِي صَدَاقِ الْمَلَاعِنَةِ

[3]..... لعان کرنے والی عورت کے حق مہر کا بیان

[۱۳۴۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والے میاں بیوی سے کہا: ”تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر کوئی حق نہیں ہے۔“ اس صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! میرا مال (یعنی حق مہر واپس دلا دیجیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیرے لیے کوئی مال نہیں، اگر تم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُتْلَاعَيْنِ: ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي، قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَلِكَ أَبَعَدُ

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۴۲).

لَكَ مِنْهَا أَوْ مِنْهُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الطَّهَارِ وَاللِّعَانِ.*

سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ہے جو تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا، اور اگر تو نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے تو یہ پھر تیرے لیے اس سے بعید تر ہے (یعنی پھر تجھے وہ حق مہر کسی صورت بھی نہیں ملنا چاہیے)

فوائد: ❶ معلوم ہوا لعان کے بعد کسی قسم کی حد نہیں لگائی جائے گی اور ان دونوں میاں بیوی کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیا جائے گا۔

❷ لعان کی صورت میں خاوند کو ادا کیے ہوئے حق مہر سے کچھ بھی واپس نہیں ملے گا۔

بَابُ عَرَضِ التَّوْبَةِ وَمَنْ أَدْخَلَتْ عَلَيَّ قَوْمٌ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ جَحَدَ وَلَدَهُ [4]..... توبہ کی بات سامنے رکھنے، اور جس عورت نے کسی قوم میں کسی غیر قوم والے کو داخل کیا، اور

جس نے اپنے بچے کا انکار کیا

[۱۳۴۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں، بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دی، اور اس طرح کیا کہ اپنی شہادت اور درمیان والی انگلیوں کو ملایا پھر علیحدہ کر کے اشارہ سے بات سمجھائی۔ اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟“

فوائد: ❶ معلوم ہوا لعان کرنے والوں کو لعان کے عمل سے پہلے توبہ کی ترغیب دلانی چاہیے۔

❷ زانی کی توبہ یہ ہے کہ وہ خود کو حد کے نفاذ کے لیے پیش کر دے اور تہمت لگانے والا حد کا زنف کو قبول کر لے۔

[۱۳۴۵]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْمُقْبِرِيَّ يُحَدِّثُ الْفُرْطِيَّ، قَالَ الْمُقْبِرِيُّ:.....

* اخبرجه البخارى، الطلاق، باب قول الإمام للمتلاعنين: أن احذكما كاذب الخ (۵۳۱۲)۔ ومسلم، اللعان (۱۴۹۳)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۴۴)۔

حدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا امْرَأَةٌ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يَدْخِلْهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ. وَإِنَّمَا رَجُلٌ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، احْتَجَبَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الظَّهَارِ وَاللِّعَانِ. *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو جب لعان کی آیات نازل ہوئیں تو فرماتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے کسی قوم میں کسی کو داخل کر دیا جو ان میں سے نہیں ہے (یعنی زنا کی اولاد پیدا کی) تو اس عورت کے لیے اللہ کی طرف سے کچھ خیر نہیں ہے اور نہ ہی اللہ اسے جنت میں داخل کریں گے، اور جس آدمی نے اپنے بچے کا انکار کر دیا باوجود اس کے کہ وہ اس کی طرف دیکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے پردہ فرمائیں گے اور اسے پہلوں اور پچھلوں تمام لوگوں کے سامنے رسوا کریں گے۔“

فتاویٰ: 1) اسلام نے حسب و نسب کو شفاف بنانے کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہے کیونکہ انسانی زندگی

کے بے شمار معاملات کا انحصار اس کے نسب کے ثبوت و عدم ثبوت پر ہے۔

2) اگر کوئی عورت بدکاری کے بعد حاملہ ہو جائے اور بچے کو اپنے شوہر کی قوم سے ملا دے تو یہ خیانت اور کبیرہ

گناہ ہے۔

3) باپ کا بلا وجہ بچے سے انکار کر دینا بھی سنگین جرم اور انتہائی قبیح فعل ہے۔



* أخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب التغليظ في الانتفاء (٢٢٦٣). والنسائي، الطلاق، باب التغليظ في الإنتفاء من

الولد (٣٥١١). وصححه الحاكم: ٢ / ٢٠٢، ٢٠٣. وابن الجبان.

کِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالْوَصِيَّةِ

میراث اور وصیت کے مسائل

بَابُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

[1]..... مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا

[۱۳۴۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ.....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). * بن سکتا۔

نوٹ:..... ① قبل از اسلام لا قانونیت عام تھی کمزوروں اور ناداروں کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم کر دیا جاتا اسلام نے ہر ایک کے حقوق کا تعین کیا اور اسے تحفظ فراہم کیا۔ رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا رشتہ داری اور تعلق کے مطابق وارث بھی بنایا اور وراثت کے احکامات اسباب، موانع اور شرائط کو بالتفصیل بیان کیا۔

② معلوم ہوا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔ لہذا اختلاف دین وراثت کے موانع میں سے ہے خواہ کتنی ہی قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو۔

* أخرجه البخاري، المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الآية يوم الفتح (٤٢٨٣)۔ ومسلم، الفرائض، باب لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم (١٦١٤)۔

[۱۳۴۷]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

علی بن حسین نے بیان کیا کہ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے، علی اور جعفر رضی اللہ عنہما وارث نہیں بنے، فرمایا اسی لیے ہم نے اپنا شعب ابی طالب کا حصہ چھوڑ دیا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: إِنَّمَا وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيُّ وَلَا جَعْفَرٌ، قَالَ: فَلِذَلِكَ تَرَكْنَا نَصِيبَنَا مِنَ الشَّعْبِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضَيْنِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ.*

نوٹ:..... ① مذکورہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ سیدنا علی اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہما مسلمان ہونے کی وجہ سے ابوطالب کے وارث نہیں بنے تھے۔

② صحیحین میں موجود حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے نے وارث بنتے ہی جائیداد کو فروخت کر دیا تھا جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ آپ کل کہاں اتریں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”وہل ترک لنا عقیل منزلاً“ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم: ۳۰۵۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۳۵۱)

③ ابوطالب کے دو بیٹے عقیل اور طالب اس کے وارث بنے تھے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ۱۵۸۸)

بَابُ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنْ مَقْتُولِهِ شَيْئًا

[2]..... قَاتِلُ أَبِي مَقْتُولِهِ كَيْسِي حَيْزِ كَا وَارِثُ نَيْسِي حَا

[۱۳۴۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ بنی مدیج کے ایک آدمی قنادہ نے اپنے بیٹے کو مارا یا تلوار سے مارا (یہ راوی کا شک ہے) جو اس کی پنڈلی کو لگی تو اس کے زخم سے خون مسلسل بہتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ پھر سراقہ بن جحشم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ، يُقَالُ لَهُ: قَنَادَةُ، حَدَفَ ابْنَهُ أَوْ حَدَفَ بِسَيْفٍ، فَأَصَابَ سَاقَهُ فَتُرِي فِي جُرْحِهِ قِمَاتٌ. فَقَدِمَ سَرَّاقَةُ بْنُ جَعْفَشِمٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ.

* اسنادہ ضعیف لانتقطاعه، فان علی بن الحسین لم یسمع من جدہ علی بن ابی طالب۔ اخرجه عبد الرزاق

(۹۸۵۳)، (۹۸۵۴)۔ والمروزی فی السنة (۱۰۸)۔

فَقَالَ عُمَرُ: اَعْدُدْ لِي عَلَى قُدَيْدٍ عِشْرِينَ وَمِائَةً
بَعِيرٍ حِينَ اَقْدَمُ عَلَيْكَ . فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ اَحَدًا مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ ثَلَاثِينَ حَقَّةً
وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَاَرْبَعِينَ خَلْفَةً ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ
اَخُو الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: هَاذَا ، قَالَ: خُذْهَا؛ فَاِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ
لِقَاتِلِ شَيْءٍ)) . اَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ
الْعَمَدِ . *

واقعہ کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں آپ کے پاس آؤں تو مقام قدید پر ایک سو بیس اونٹ تیار رکھنا۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے ان اونٹوں سے تیس حقے، تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لے کر فرمایا، مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اس نے کہا، میں یہاں ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان کو لے لے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قاتل کے لیے کچھ بھی (میراث یا دیت سے حصہ) نہیں ہے۔“

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”لا یقاد الوالد بالولد“ کہ والد سے بچے کے بدلے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (سنن ترمذی، کتاب الديات، باب ماء فی الرجل تقیل الخ، رقم: ۱۴۰۰۔ صحیح ترمذی، رقم: ۱۱۲۹، ۱۱۳۰)

معلوم ہوا والدین کو اولاد کے بدلے قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا تاہم ان سے دیت لینا درست ہے جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیت وصول فرمائی۔

2 دیت میں اصل سواونٹ ہیں ان کے علاوہ جو کچھ بھی دیا جائے گا وہ سواونٹوں کی قیمت کے مطابق ہوگا۔
3 سواونٹوں میں تیس حقے (تین سالہ اونٹنیاں) تیس جذعے (چار سالہ اونٹنیاں) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں شامل ہیں۔
4 قاتل کو وراثت سے محروم کرنے کا سبب وراثت کے حصول کے لیے اقدام قتل کی حوصلہ شکنی ہے کیونکہ قاتل کو قتل کی وجہ سے ترکہ بھی نہیں ملے گا اور اگر قصاص سے بچ بھی گیا تو بطور دیت اپنی دولت سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔
5 قاتل ہر حال میں مقتول کا وارث نہیں ہوگا اگرچہ قتل خطا ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ تَوْرِيْثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

[3]..... شوہر کے خون بہا سے بیوی کی میراث کا بیان

[۱۳۴۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....
عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَّةٍ
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے کہ دیت وارثوں پر واجب ہے۔ اور

* اسنادہ حسن بشواہدم: اخرجه ابن ماجه، الديات، باب القاتل لا يرث (۲۶۴۶)۔ واحمد: ۱ / ۴۹۔ والبيهقي: ۳۸ / ۸، ۷۲، ۶ / ۲۱۹۔ ومالك في الموطأ، العقول، باب ميراث العقل والتغليظ فيه .

زَوْجَهَا شَيْئًا ، حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: يَبُوءُ بِأَنَّهُ شَهِدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُورِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَّتِهِ ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . *

بیوی اپنے شوہر کے خون بہا سے کسی چیز کی بھی وارث نہ ہوگی، حتیٰ کہ انہیں ضحاک بن سفيان نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھ کر بھیجا کہ اشیم الضبابی رضی اللہ عنہ کے خون بہا سے اس کی بیوی کو وارث بناؤ، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا۔

11: مقتول کی ملنے والی دیت اس کی وراثت شمار ہوگی اور یہ دیت بھی اس کے ترکے کے ساتھ تمام ورثاء میں تقسیم ہوگی۔

12 مقتول کی بیوہ چونکہ اس کے شرعی ورثاء میں شامل ہے لہذا اسے بھی دیت سے حصہ ملے گا۔

13 اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع ہی ایمان کا تقاضا ہے۔

14 اللہ اور اس کے رسول کی بات کے مقابلے میں کسی کی بھی بات نہیں مانی جائے گی۔ یہی دین اسلام کی بنیاد اور

اللہ ورسول کی محبت کا تقاضا ہے۔

بس اتنی سی حقیقت ہے ، ہمارے دین و ایمان کی

کہ اس جان جہاں کا ، آدمی دیوانہ ہو جائے

[۱۳۵۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيَّ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ أَنْ يُورِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَّتِهِ . قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَكَانَ أَشِيمٌ قُتِلَ خَطَأً . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ . *

ابن شہاب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ضحاک بن سفیان کی طرف لکھا کہ اشیم رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کے خون بہا سے وارث بناؤ۔

* اخرجہ ابو داؤد، الفرائض، باب فی المرأة ترث من دية زوجها (۲۹۲۷)۔ وابن ماجه، الديات، باب الميراث من الدية (۲۶۴۲)۔ والترمذی، الفرائض، باب ما جاء فی ميراث المرأة من دية زوجها (۲۱۱۰)۔ وقال "حسن صحيح"۔ و صححه ابن الجارود (۹۶۶)۔

* اسنادہ ضعیف: لإرساله إلا أن المتن صحيح انظر ما قبله، برقم: ۱۳۴۹۔ اخرجہ البيهقي: ۱۳۴/۸۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۹۳)۔

بَابُ إِرْثِ الْمَبْتُوتَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا

[4]..... طلاق بائن والی عورت کے وارث بننے کا بیان جبکہ اس کی عدت میں اس کا خاوند فوت ہوا
[۱۳۵۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:.....

أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ،
عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيُسْتَهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ
فِي عِدَّتِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ثَمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ
الْكَلْبِيَّةَ فَبَتَّهَا، ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا،
فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ:
وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَى أَنْ تَوَرَّثَ مَبْتُوتَةٌ.*

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ اس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیتا ہے پھر وہ
فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ عورت عدت میں ہے۔ تو عبداللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تماضر
بنت اصغ کلبیہ کو طلاق بتہ دی۔ پھر وہ فوت ہو گئے جبکہ وہ
عورت عدت میں تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے وارث بنایا۔
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رہی میری بات تو میں یہ سمجھتا
ہوں کہ طلاق بائن والی عورت کو وارث نہیں بنایا جائے گا۔

فتاویٰ..... مرض الموت میں دی ہوئی طلاق بتہ میں عورت کے وارث بننے اور نہ بننے میں صحابہ و تابعین و
ائمہ دین رضی اللہ عنہم کے اس مسئلہ میں تین مختلف اقوال درج ذیل ہیں۔ (i) جس عورت کو طلاق بتہ ہو جائے وہ وارث نہیں بن
سکتی کیونکہ وارث بننے کے لیے شرعی طور پر بیوی ہونا ضروری ہے اور طلاق بتہ والی عورت زوجہ نہیں رہی۔ (ii) اگر طلاق
فقط وراثت سے محروم کرنے کی غرض سے دی اور خاوند فوت ہو گیا اور اس عورت نے آگے کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کیا
ہو تو وارث بنے گی اگرچہ عدت گزر چکی ہو۔ (iii) اگر دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو وارث بنے گی بصورت دیگر
نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم)

[۱۳۵۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:
وَكَانَ أَعْلَمَهُمْ بِذَلِكَ. وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ

طلحہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا، اور وہ ان میں
اس مسئلہ کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور ابوسلمہ
بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ نے بیماری میں اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی، تو

* صحیح: اخبره البيهقي: ۷/ ۳۶۲، ۳۶۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۸۶)۔ والدارقطني: ۴/ ۱۲،
۴۶۔ وعبد الرزاق (۱۲۱۹۱)۔ وابن ابی شیبہ (۱۹۰۲۶)۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا. أَخْرَجَ عِثَانُ بْنُ عَمْرٍو فِي اس کو ان کے مال کا عدت ختم ہونے کے بعد وارث بنایا۔

بَابُ: لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ، وَالْحَجَّةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ
[5]..... وارث کے لیے وصیت نہیں، اور فرض حج کی ادائیگی اصل مال سے ہے

[۱۳۵۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ.....
عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ)). *
”وارث (بننے والے) کے لیے وصیت نہیں ہے۔“

نوٹ: معلوم ہوا وارث کے حق میں وصیت جا کر نہیں ہے۔

2) وارث کے حق میں وصیت سے اس لیے روکا گیا ہے کہ اگر وارث کے لیے شرعی ہدایت کے مطابق وصیت کی جا رہی ہے تو اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور اگر وصیت غیر شرعی ہے تو اس پر عمل نہ ہوگا کیونکہ ایسی وصیت باطل ہے۔

[۱۳۵۴]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ: أَنَّهُمَا قَالَا: الْحَجَّةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. *
ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ طاؤس اور عطاء رحمہما نے بیان فرمایا کہ: واجب حج (جو میت کے ذمہ تھا) اس کی ادائیگی اصل مال سے ہوگی۔



* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۶۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار (۴۴۸۷)۔ وعبد الرزاق (۱۲۱۹۵)۔ وسعيد بن منصور (۱۹۷۰)۔

* صحیح من غير هذا الطريق۔ اخرجہ ابو داؤد، الوصايا، باب ما جاء في الوصية للوارث (۲۸۷۰)، (۳۵۶۵)۔ وابن ماجه، الوصايا، باب لا وصية لوارث (۲۷۱۳)، (۲۷۱۴)۔ والترمذی، الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث (۲۱۲۰) وقال: ”حسن صحیح“۔

* في اسنادہ ضعف من أجل مسلم بن خالد الزنجي۔ اخرجہ البيهقي: ۴ / ۳۳۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۲۶۷۰)۔

21

كِتَابُ الْبَيْعِ

خرید و فروخت کے مسائل

بَابُ: لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَيَّ بَيْعِ أَخِيهِ

[1]..... کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچ پر بیچ نہ کرے

[۱۳۵۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی دوسرے کی بیچ پر بیچ نہ کرے۔“

[۱۳۵۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی دوسرے کی بیچ پر بیچ نہ کرے۔“

✽ أخرجه البخاری، البيوع، باب لا يبيع على بيع أخيه..... الخ (۲۱۳۹)، (۲۱۶۵). ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك (۱۴۱۲).

✽ أخرجه البخاری، البيوع، باب النهي للبايع أن لا يحفل الإبل..... الخ (۲۱۵۰). ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك (۱۴۱۲).

[۱۳۵۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔“

[۱۳۵۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ الْخِطَابِ الْحَدِيثِ.

ایک اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح مروی ہے۔

تجارت ولین دین مشروع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاحْتَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (البقرة: ۲۷۵) اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

خرید و فروخت اور تجارت انسانی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے اس لیے شریعت نے اس سے متعلق ایسے اصول و ضوابط وضع فرمائے ہیں جن کو اپنا کر اس نظام کو ظلم و جور سے پاک اور منفعت بخش بنایا جاسکتا ہے۔

تجارتی اصولوں میں سے ایک اصول مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ بیع پر بیع جائز نہیں یعنی جب دو شخص کسی چیز سے متعلق سودا کر رہے ہوں تو تیسرے کو اجازت نہیں کہ دخل اندازی کرتے ہوئے اس چیز کو خود خرید لے یا سودا خراب کر دے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”قال سفيان لا يبيع بعضكم على بيع بعض ان يقول ان عندى خيرا منه بعشرة“

سفيان رضی اللہ عنہ نے کہا بیع پر بیع نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ (تیسرا) آدمی کہے میرے پاس اس سے دس گنا

بہتر (مال موجود) ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الاجارہ، باب فی التلقی، رقم: ۳۴۳۷)

ایسی حرکات سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے دوسروں کی حق تلفی ہو اور مسلمانوں میں فتنہ و فساد کا خدشہ ہو۔

✽ اخراجه البخاری، البيوع، باب لا يبيع على بيع اخيه..... الخ (۲۴۱۰)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة

على خطبة اخيه حتى يأذن أو يترك (۱۴۱۳)۔

✽ صحيح: اخراجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۵۲۵)۔

بَابُ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

[2]..... شہری، دیہاتی کا مال نہ بیچے

[۱۳۵۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)). *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔“

[۱۳۶۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ.....

عَنْ جَابِرِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُوا اللَّهَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). *
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے، لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق دیتے ہیں۔“

نوٹ:..... معلوم ہوا کسی شہری کے لیے دیہاتی کا سامان بیچنا جائز نہیں ہے۔

② ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ حدیث کی وضاحت طلب کی گئی تو انہوں نے فرمایا: ”لا یکون له سمساراً“ کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے دلال نہ بنے۔ (صحیح بخاری، رقم: ۲۱۵۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۵۲۱)
③ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قال اصحابنا والمراد به ان يقدم غريب من البادية او من بلد آخر بمتاع نعم الحاجة اليه لبيعه بسعر يومه فيقول له البلدي اترکه عندی لأبيعه علی التدریج بأعلى“

”ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اجنبی آدمی دیہات سے یا دوسرے شہر سے ایسا سامان جس کی سبھی کو ضرورت ہے اس روز کے نرخ کے مطابق فروخت کرنے کے لیے لاتا ہے اور شہری اسے کہتا ہے اس کو میرے پاس چھوڑ دوتا کہ میں اسے بتدریج اعلیٰ نرخ یہ بیچوں۔“ (شرح مسلم: ۱۰/۱۶۳)

④ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”لا یبیع حاضر لباید“ کے سلسلہ میں اپنی صحیح میں دو باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے:

(۱) ایک باب کا عنوان قائم کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ”هل یبیع حاضر لباید بغیر اجر اجر؟ وهل عینہ او ینصحہ؟“ اس باب کے تحت انہوں نے سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث ”والنصح لكل مسلم“ سے استدلال کیا ہے۔ (بخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث: ۲۱۵۷)

⑤ اخرجه البخاری، البیوع، باب من کره ان یبیع حاضر، لباید باجر (۲۱۵۹).

⑥ اخرجه مسلم، البیوع، باب تحريم بیع الحاضر لباید (۱۵۲۲).

(ii) اس سے اگلا باب ”من کره ان یبیع حاضر لباد باجر“ قائم کیا ہے۔ گویا امام صاحب کے نزدیک بغیر کمیشن کے شہری کے لیے دیہاتی کا سامان بیچنا اور اس کے لیے سامان خریدنا جائز بلکہ افضل ہے اور اگر شہری یہ کام اجرت پر کرے تو جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)۔

5 لوگوں کے خرید و فروخت کے معاملات میں مداخلت جائز نہیں ہے۔

6 معلوم ہوا اللہ رب العزت لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق دیتے ہیں لہذا تجارت آزاد دینی چاہیے تاکہ اشیاء ضرورت ہر انسان تک آسانی سے پہنچتی رہیں۔

[۱۳۶۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَلْقُوا السِّلْعَ)) . ”قالوں سے آگے بڑھ کر نہ ملو۔“

أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ

اِخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

7 سامان تجارت لے کر آنے والے قالوں کو شہر اور منڈی سے باہر راستے میں سامان خریدنے کی غرض سے ملنا ممنوع ہے۔

8 مذکورہ صورت میں چونکہ دھوکہ دہی اور ضرر رسانی کا پہلو موجود ہے اس لیے اس طریقہ تجارت کو بھی اسلام نے غیر مشروع قرار دیا ہے۔

9 اگر کوئی آدمی منڈی میں مال بیچنے سے پیشتر سودا کر لے تو بائع کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا تلقوا الجلب فمن تلقى فاشترى منه فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار))

”باہر سے شہر غلہ لانے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور جو کوئی آگے جا کر ملاقات کر کے مال خرید لے اور مال کا

مالک بعد میں منڈی میں آئے تو اسے سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔“

(کتاب البيوع، باب تحريم تلقى الجلب، رقم: ۱۵۱۹)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَدَةِ

[3]..... بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کی ممانعت کا بیان

[۱۳۶۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ

* اخرجه مسلم، البيوع، باب تحريم تلقى الجلب (۱۵۱۹) .

جَبَّانٌ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.*

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

نوٹ:..... سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا اور اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا بیچنے کے لیے خریدار کی طرف پھینکے اس سے پہلے کہ وہ کپڑے کو الٹ پلٹ کر کے غور و فکر سے دیکھے (صرف پھینک دینے سے بیع لازم ہو جاتی ہے) اور ملامسہ سے بھی منع فرمایا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو بغیر دیکھے چھوتا ہے (اور اسی سے بیع لازم ہو جاتی ہے)۔

(صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الملامسة، رقم: ۲۱۴۴۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۵۱۲) مذکورہ بیوع میں چونکہ دھوکہ و فریب کا اندیشہ ہے اس لیے ان سے منع فرمایا گیا نیز یہ دونوں طریقے خیار مجلس کے ابطال پر بھی دلالت کرتے ہیں۔

چیز خریدتے وقت خریدار کو حق حاصل ہے کہ وہ چیز کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرے تاکہ دھوکہ و فریب سے محفوظ رہ سکے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

[4]..... دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے کی ممانعت کا بیان

[۱۳۶۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ.....
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش (دھوکا نہی عَنِ النَّجْشِ)* دینے کے لیے قیمت بڑھانے) سے منع کیا۔

[۱۳۶۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا دُحُوكَا دِينَكَ لِيَوْمِ تَبْتَاعُ بِهِ نَفْسَكَ))

* اخراجه البخاری، البیوع، باب بیع المناذلة (۲۱۴۶)۔ مسلم، البیوع، باب ابطال بیع الملامسة والمناذلة (۱۵۱۱)
 * اخراجه البخاری، البیوع، باب البخش ومن قال: لا يجوز ذلك البيع (۲۱۴۲)۔ مسلم، البیوع، باب تحريم بیع الرجل علی بیع اخیه..... الخ (۱۵۱۶)۔

تَنَاجَشُوا)). *

[۱۳۶۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَمَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ. *

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی طرح مروی ہے۔

[۱۳۶۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل روایت ہے۔

نَجَشٌ: نَجَشٌ: کسی کو دھوکا دینے کے لیے جو چیز بکتی ہے اس کی تعریف کرنا، دھوکا دینے کی نیت سے نرغ بڑھانا تاکہ دوسرا شخص اس کو جلد خریدے یا کسی بکتی ہوئی چیز کی برائی کرنا تاکہ خریدار اس کو چھوڑ کر دوسری طرف جائے۔ (لغات الحدیث: ۳۰۵، ۳۰۴/۳)

2 اگر آدمی خریدار ہو تو قیمت بڑھا کر بولی دے سکتا ہے لیکن جھوٹ بول کر صرف دھوکہ دہی کے لیے اور چیز کی قیمت بڑھانے کی غرض سے بولی لگانا جائز نہیں ہے۔

بَابُ الْأَشْتِرَاطِ فِي الْبَيْعِ

[5]..... بیع میں شرط عائد کرنے کا بیان

[۱۳۶۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ..... عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَمَرُّهَا)) "جس نے پیوند کاری کے بعد کسی کو کھجور کا درخت بیچا تو اس

* اخرجه البخاری، البيوع، باب لا يبيع على بيع اخيه، ولا يسوم..... الخ (۲۱۴۰)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم المخطبة على خطبة اخيه..... الخ (۱۴۱۳)۔

* اخرجه البخاری، البيوع، باب النهي للبايع ان لا يحفل..... الخ، رقم: ۲۱۵۰۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه..... الخ (۱۵۱۵)۔

* صحيح: اخرجه البيهقي: ۵ / ۳۴۴۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ۳۵۲۳۔

لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الْمُبْتَاعَ)) * .
 کا (اس سال کا) پھل بھی بیچنے والے ہی کا ہے، ہاں اگر
 خریدار شرط لگا لے (کہ وہ پھل بھی لے گا) تو یہ جائز ہے۔“

[۱۳۶۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرِتَ، فَثَمَرَتُهَا
 لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الْمُبْتَاعَ)) * .
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”جس نے پیوند کاری کے بعد کھجور کا درخت بیچا، تو اس کا
 پھل بیچنے والے کا ہے، سوائے اس کے کہ خریدار شرط لگا
 لے (کہ وہ پھل بھی لے گا)۔“

نوٹ:..... ❶ نر درختوں کی شاخ کاٹ کر مادہ درخت کی شاخ کے ساتھ باندھ دینے کے عمل کا نام پیوند
 کاری ہے۔

❷ درختوں سے زیادہ سے زیادہ پھل حاصل کرنے کا قدیم طریقہ پیوند کاری ہے یہ طریقہ آج بھی رائج ہے اور
 اب نت نئے تجربات نے اس فن کو بہت زیادہ ترقی دی ہے۔ یہ عمل شرعاً جائز ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔
 ❸ خرید و فروخت اور لین دین کے معاملات میں جائز شروط طے کر لینا درست ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھئے:
 فوائد حدیث نمبر: ۱۰۷۴۔

❹ خرید و فروخت کے وقت اصل اشیاء اور ان سے متعلقہ امور کی وضاحت کر لینی چاہیے تاکہ بعد میں اختلافات
 اور جھگڑے پیدا نہ ہوں۔

[۱۳۶۹]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ.....
 عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: ((مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ،
 إِلَّا يَشْتَرِي الْمُبْتَاعَ)) * . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ
 كِتَابِ الْبُيُوعِ وَالثَّلَاثِ مِنْ كِتَابِ الرَّسَائِلَةِ * .
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”جس نے مال والا غلام بیچا، تو اس کا مال بیچنے والے کا
 ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا لے تو پھر اس کا ہے۔“

نوٹ:..... ❶ مالک اپنے غلام کو ضروریات کے لیے مال دے اور پھر غلام بیچا جائے تو ایسی صورت میں

* اخرجہ البخاری، المساقاة، باب الرجل یكون له ممر أو شرب فی حائط أو فی نخل (۲۳۷۹)۔ ومسلم،
 البیوع، باب من باع نخلا علیها تمر (۱۵۴۳)۔

* اخرجہ البخاری، البیوع، باب من باع نخلا قد ابرت أو ارضاً مزروعة أو باجارة (۲۲۰۴)۔ ومسلم، البیوع،
 باب من باع نخلا علیها تمر (۱۵۴۳)۔

* انظر الحدیث السابق برقم (۱۳۶۷)

غلام کے پاس موجود مال اس کے مالک کا ہوگا؟ یہ مال غلام کے ساتھ نہیں جائے گا۔

اگر خریدار وضاحت کرے کہ میں مال سمیت غلام خرید رہا ہوں اور پھر دونوں کے معاملات طے پا جائیں تو اس صورت میں شرط کے مطابق وہ مال بھی خریدار کو ملے گا۔

بَابُ فِي الْخِيَارِ فِي الْبَيْعِ

[6]..... بیع میں اختیار کا بیان

[۱۳۷۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خریدنے اور بیچنے والے میں سے ہر ایک کو دوسرے پر علیحدہ ہونے تک اختیار باقی ہوتا ہے۔ سوائے بیع خیار کے (یعنی وہ بیع جس میں اختیار کی شرط پہلے سے لگا دی گئی ہو۔)“ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جب کوئی چیز بیچتے اور وہ بیع نافذ کرنا چاہتے تو اپنے ساتھی سے علیحدہ ہو کر تھوڑا چلتے پھر واپس آجاتے (اس طرح بیع نافذ ہو جاتی۔)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَّفِقَا إِلَّا بِبَيْعِ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَابْنُ عُمَرَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ابْتَاعَ الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَجِبَ لَهُ، فَارَقَ صَاحِبَهُ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ. *

ایک اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

[۱۳۷۱]..... أَخْبَرَنَا بِدَلِكِ سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. *

[۱۳۷۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اس وقت تک اختیار حاصل ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، سوائے بیع خیار کے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ الْخِيَارُ مَا لَمْ يَتَّفِقَا إِلَّا بِبَيْعِ الْخِيَارِ)). *

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (۲۱۱۱)۔ ومسلم، البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (۱۵۳۱)۔

* اخرجہ مسلم، البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (۱۵۳۱)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۷۰)

[۱۳۷۳]..... وَأَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَمَلَى عَلِيَّ نَافِعَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ:.....

اَنْ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ)). قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ الْبَيْعَ فَأَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ يَرْجِعُ.*

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب دو خریدنے اور بیچنے والے بیچ کریں تو ہر ایک کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں یا ان کے درمیان بیچ خیار نہ ہو۔ نافع نے کہا، کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کوئی بیچ کرتے اور اس کو نافذ کرنا چاہتے تو اس جگہ سے تھوڑا سا چل کر دوبارہ واپس آ جاتے۔

نوٹ:..... معلوم ہوا خریدار اور مالک جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں دونوں کو بیچ فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

جدائی سے مراد جسمانی طور پر جدائی ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے واضح ہے۔
 اگر مالک اور خریدار کے درمیان اختیار کی مہلت طے پا جائے مثلاً اگر یہ چیز ہمیں پسند آئی تو رکھ لیں گے وگرنہ دو، تین دن میں واپس کر دیں گے یا مالک کہے دو دن تک واپس لے آؤ تو ٹھیک ورنہ میں واپس نہ کروں گا تو اسے بیچ خیار کہا جاتا ہے۔

بہی رضا مندی سے بیچ خیار میں کم یا زیادہ مدت طے کی جاسکتی ہے۔
 [۱۳۷۴]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَأَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا، وَجَبَتِ الْبَرَكَةُ فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا)).*

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ جدا نہ ہوں (بیچ توڑنے کا) اختیار حاصل ہے۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب نہ چھپائیں تو ان کی بیچ میں برکت واجب ہو جاتی ہے، اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیچ سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

* تقدم تخريجه برقم (۱۳۷۱)

* أخرجه البخاري، البيوع، باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع؟ (۲۱۱۳)، (۲۱۱۰). ومسلم، البيوع باب الصدق في البيع والبيان (۱۵۳۱)، (۱۵۳۲).

نوائے: ❶ تجارت پیشہ لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اموال کی خوبیاں اور خامیاں ظاہر کریں۔
 ❷ ملین دین اور عام معاملات زندگی میں سچ کو اختیار کرنا چاہیے کیونکہ سچ خیر و برکت کا باعث ہے جبکہ جھوٹ سے شر اور بے برکتی آتی ہے۔

❸ دوسروں کو دھوکہ اور فریب دینا کبیرہ گناہ ہے۔

❹ اگر تجارت میں صدق و امانت موجود ہو تو یہ انتہائی افضل عمل ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

”التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء“

”سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

(سنن ترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار و تسمیة النبی ﷺ باہم، رقم: ۱۲۰۹)

❺ جھوٹ بول کر، جھوٹی قسمیں اٹھا کر سودا سلف فروخت کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تین افراد سے اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ

ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو جھوٹی قسم

کے ذریعے سودا بیچتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلط تحریم الاسباب..... الخ، رقم: ۱۵۴)

[۱۳۷۵]..... أَخْبَرَنَا الْيَقْفَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةٍ.....

عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي عَزَاةٍ فَبَاعَ ابوالوضی نے بیان کیا کہ ہم ایک جنگ میں تھے کہ

صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا مِنْ رَجُلٍ، فَلَمَّا أَرَدْنَا ہمارے ایک ساتھی نے ایک آدمی سے گھوڑے کی بیچ

الرَّجِيلَ خَاصَمَهُ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: کی، جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو وہ تنازعہ کو ابو بززہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، کے پاس لے آیا تو ابو بززہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے

يَقُولُ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا)). * رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”دو خرید و فروخت

کرنے والوں کو علیحدہ ہونے تک اختیار حاصل ہے۔“

نوائے: ❶ دیکھئے، نوائد حدیث نمبر: ۱۳۷۰۔

[۱۳۷۶]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَيْرٌ عبد اللہ بن طاؤس اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں

* اخرجہ ابو داؤد، البیوع، باب فی خيار المتبايعين (۳۴۷۵)۔ وابن ماجه، التجارات باب، البيعان بالخيار ما

لم ينفقا (۲۱۸۲)۔ و صححه ابن الجارود (۶۱۹)۔

نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے بیع (نافذ ہو جانے) کے بعد ایک آدمی کو اختیار دیا تو اس آدمی نے کہا، اللہ آپ کو لمبی زندگی دے آپ کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریش کا ایک آدمی۔“ عبد اللہ نے کہا، میرا باپ قسم کھاتا تھا کہ بیع (نافذ ہو جانے) کے بعد اختیار ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بَعْدَ الْبَيْعِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَمَرَكَ اللَّهُ فَمَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمْرٌ مِنْ قُرَيْشٍ)). قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَحْلِفُ مَا الْخِيَارُ إِلَّا بَعْدَ الْبَيْعِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ وَالسَّنَدَ بِلَا مَتْنٍ بَعْدَهُ، فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَإِلَى آخِرِ السَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الْبَيْعِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ. *

بَابُ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ وَأَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

[7]..... عیب نکلنے کی صورت میں سودا واپس لوٹانے اور فائدہ اسی کو ملے گا

جو نقصان برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے

[۱۳۷۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَنْتَهُمْ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، قَالَ:.....

مخلد بن خفاف نے بیان کیا کہ میں نے غلام خریدا پھر اس سے نفع حاصل کیا، پھر اس میں کوئی عیب پایا، تو میں نے اس کا مقدمہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے ہاں درج کیا تو انہوں نے اس کے واپس لوٹا دینے کا فیصلہ دیا، اور ساتھ ہی اس کا کمایا ہوا غلہ بھی دینے کا کہا، پھر میں عروہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جب ان کو بات بتائی تو انہوں نے کہا، میں شام کے وقت ان کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے مقدمہ میں فیصلہ یہ دیا کہ آمدنی اس کو ملے گی جو نقصان برداشت کرنے کا ضامن اور جواب دہ ہے۔“ میں جلدی سے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور

أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ خَفَافٍ، قَالَ: ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ، ثُمَّ ظَهَرَتْ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ، فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ، وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ، فَاتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أُرْوَحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ، فَأَخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ، فَعَجَلْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ مَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا

* اسنادہ ضعیف، لارسالہ: اخرجہ البیہقی: ۵ / ۲۷۰ - وعبدالرزاق (۱۴۲۶۱)، (۱۴۲۷۰).

انہیں وہ بات بتائی جو عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرے لیے اپنا فیصلہ بدلنا کتنا آسان ہے۔ اللہ جانتا ہے میرا اس میں بھی حق کے سوا اور کوئی ارادہ نہ تھا، اب مجھے اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ پہنچ چکا ہے، لہذا میں عمر کے فیصلے کو رد کر کے سنت رسول ﷺ کو نافذ کرتا ہوں، پھر شام کو عروہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہاں تشریف لائے، تو انہوں نے میرے لیے یہ فیصلہ دیا کہ میں وہ آمدنی واپس لے لوں۔

أَيَسَّرَ عَلَيَّ مِنْ قَضَاءِ قَضِيَّتِي، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أُرِدْ فِيهِ إِلَّا الْحَقَّ، فَبَلَّغَنِي فِيهِ سُنَّةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ قَضَاءَ عُمَرَ وَأَنْفِذُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ، فَقَضَى لِي أَنْ أَخَذَ الْخَرَاجَ مِنَ الْبَدْيِ قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ. *

..... ❶ اگر کسی سودا میں عیب نکل آئے تو خریدار کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

❷ ایک مسئلہ کی تحقیق مختلف اہل علم سے کی جاسکتی ہے۔

❸ حق کو قبول کرنا اہل حق کی نشانی ہے۔

❹ مذکورہ واقع عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے تتبع سنت ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

❺ اپنی بات کو چھوڑ کر نبی ﷺ کی بات کو اختیار کر لینا ہی ایمان کا تقاضا ہے۔

❻ اختلافات کا حل اتباع نبوی ﷺ میں ہے۔

[۱۳۷۸]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. *

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ خراج (آمدنی) ضمان (جواب دار بننے) کی وجہ سے ہے۔

[۱۳۷۹]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

* أخرجه أبو داود، البيهقي، باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً (۳۵۰۸)، (۳۵۰۹)۔ والترمذي، البيهقي، باب ما جاء فيمن اشترى العبد ويستغله ثم يجد به عيباً (۱۲۸۵) وقال "حسن صحيح"۔ وابن ماجه، التجارات، باب الخراج بالضمان، (۲۲۴۲)۔ والنسائي (۴۴۹۵)۔ وصححه ابن الجارود (۶۲۷)۔ والحاكم: ۲/ ۱۵۔ وابن حبان۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۷۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَرَاجُ بِالضَّمَانِ)). *

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فائدہ اسی کو ملے گا جو نقصان برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے۔“

.....: ﴿۱﴾ معلوم ہوا ضامن ہی آمدنی کا حقدار ہے یعنی اگر کسی نے فائدہ دینے والی چیز خریدی بعد میں واپس کر دی تو جتنے دن اس نے فائدہ اٹھایا ہے اس فائدہ کا معاوضہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ اس دوران وہ چیز برباد ہو جائے یا چوری ہو جائے تو اس کا نقصان خریدار کو ضامن ہونے کی وجہ سے ہوگا۔

[۱۳۸۰]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ جَارِيَةً فَأَخْبِرَ أَنَّ لَهَا زَوْجًا فَرَدَّهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے لونڈی خریدی تو انہیں بتایا گیا کہ اس کا خاندن بھی ہے تو انہوں نے اس کو واپس پھیر دیا۔

بَابُ بَيْعِ الْمَصْرَاةِ

[8]..... بَيْعِ مَصْرَاةٍ كَابِيَانِ

[۱۳۸۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تُصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، وَإِنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهِيَ بِخَيْرٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اونٹوں اور بکریوں کا دودھ نہ روکو، اور اگر کسی نے روکے ہوئے دودھ والا جانور خرید لیا تو اس کو اختیار ہے دودھ

* اخبرجہ الترمذی، البيوع، باب ماجاء فيمن اشترى العبد ويستغله ثم يجد به عيباً، رقم: ۱۲۸۶ وقال ”حسن صحيح“ - وابوداود، البيوع، باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً، رقم: ۲۲۴۳ - وصححه ابن الجارود: ۶۲۶ - والحاكم: ۱۴ / ۲، ۱۵ - وابن حبان.

* اسنادہ ضعیف لانتقطاعه، فان ابا سلمة بن عبدالرحمن لم يسمع من ابيه شيئاً: اخبرجہ البيهقي: ۵ / ۳۲۳ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۶۱۹).

النَّظْرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا، إِنَّ رَضِيهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). *
 دوہنے کے بعد اگر پسند آجائے تو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو
 تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی ساتھ دے۔“

[۱۳۸۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اوتنوں اور بکریوں کا دودھ نہ
 روکو، اور جس نے روکے ہوئے دودھ والا جانور خرید لیا تو
 اس کو اختیار حاصل ہے دودھ دوہنے کے بعد اگر پسند ہو تو
 رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو واپس پھیر کر ساتھ ایک صاع
 کھجور بھی دے دے۔“

نوٹ:..... لوگ کئی کئی دن تک دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ روک کر ان کو بیچتے ہیں ایسا کرنا
 دھوکہ و فریب ہے اور دھوکہ حرام و ممنوع ہے۔

جس جانور کا دودھ روک کر اسے فروخت کیا گیا ہو اسے خریدنے کے بعد خریدار کو بیچ فسخ کرنے کا اختیار ہے۔
 خریدار کو تین دن تک جانور کو آزمانے کی اجازت ہے اگر وہ ایسا جانور رکھنا چاہے تو اس کی مرضی اور اگر واپس
 لوٹانا چاہے تو ساتھ ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجور بھی دے گا۔
 بعض الناس کا اس حدیث کو اپنے فقہی اصولوں کے خلاف قرار دے کر ناقابل عمل ثابت کرنا یا اس حدیث کو
 منسوخ سمجھنا درست نہیں۔

حدیث کے راوی سیدنا و محبوبنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ قرار دینا اور کہنا کہ اگر غیر فقیہ راوی قیاس کے خلاف
 حدیث بیان کرے تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا ظلم و نا انصافی ہے۔

تمام قواعد و ضوابط اور اصولوں کے ماخذ کتاب و سنت ہیں ہر وہ اصول جو نصوص شرعیہ کے خلاف ہو باطل ہے۔
 [۱۳۸۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ
 ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ابنِ سیرین، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
 سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ

* اخرجه البخاری، البيوع، باب النهی للباع ان لا يحفل الابل والبق والغنم وكل محفلة (۲۱۵۰)۔ ومسلم،
 البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه، وسومه..... الخ (۱۵۱۵)۔

* صحيح: اخرجه النسائي، البيوع، باب النهی عن المصراة وهو ان يربط اخلاف الناقة او الشاة..... الخ
 (۴۴۹۲)۔ واحمد: ۲/ ۲۴۲۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ)).
 أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ
 اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

نوٹ: عرب میں کھجور کی پیداوار عام تھی جبکہ گندم باہر سے لائی جاتی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے عام غذائی جنس دینے کا حکم دیا۔

بَابُ الْمُصَارَفَةِ

[9]..... بیع صرف کا بیان

[۱۳۸۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، لَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). *

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کو سونے کے عوض برابری کے سوا اور طریقہ سے نہ بیچو، اور ایک کو دوسرے سے زیادہ بھی نہ کرو، نہ چاندی کو چاندی کے بدلے برابری کے سوا اور طریقہ سے بیچو، ہاں نقد و نقد، ہاتھوں ہاتھ اور نہ ایک کو دوسرے سے زیادہ کرو، اور نہ ہی ان میں کسی غیر موجود چیز کو موجود کے بدلے میں بیچو۔“

[۱۳۸۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). *

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کو سونے کے عوض برابری کے سوا کسی اور طریقہ سے نہ بیچو، اور نہ غائب چیز کو حاضر کے بدلے میں بیچو۔“

نوٹ: سونے کا سونے اور چاندی کا چاندی کے بدلے تبادلہ جائز ہے بشرطیکہ مقدار برابر اور سودا

* اخراجہ مسلم، البيوع، باب حكم بيع المصراة (۱۵۲۴)۔

* اخراجہ البخاری، البيوع، باب بيع الفضة بالفضة (۲۱۷۷)۔ ومسلم، البيوع، باب الربا (۱۵۸۴)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۸۴)

نقد ہو۔

2 سونے اور چاندی کی جنس کے تبادلہ میں کمی بیشی اور ادھار درست نہیں۔ کیونکہ ہم جنس اشیاء کے تبادلہ میں کمی بیشی یا ادھار دونوں سود ہیں۔

3 سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے عوض یا ایک کرنسی کو دوسری کرنسی کے عوض بیچنے میں کمی بیشی درست ہے لیکن ادھار درست نہیں۔

4 ایک جنس کی دو اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا سود ہے اور اسے ”ربا الفضل“ کہتے ہیں۔ اگر کمی بیشی نہ ہو اور ایک طرف سے چیز نقد جبکہ دوسری طرف سے ادھار ہو تو یہ بھی سود ہے اور اسے ”ربا النسبیۃ“ کہتے ہیں۔

5 سود اسلامی تعلیمات کی ضد ہے اور یہ اسلام کے معاشی و معاشرتی نظام میں مفسد کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جرم کے مرتکبین کو اللہ اور رسول سے جنگ کی وعید سنائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ (البقرة: ۲۷۸-۲۷۹)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کے لیے تیار رہو۔“

[۱۳۸۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَدِّهِ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِاللِّدِينَارِينِ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِاللِّدْرَهَمَيْنِ)). * بدلے اور ایک درہم کی دو درہم کے بدلے بیع نہ کرو۔

..... 1 معلوم ہوا ایک دینار کو دو دینار کے عوض اسی طرح ایک درہم کو دو درہم کے عوض بیچنا جائز

نہیں۔

2 عہد نبوی میں درہم و دینار چاندی اور سونے سے بنے ہوئے سکے تھے جن کو بطور کرنسی استعمال کیا جاتا تھا۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۸۵۔

[۱۳۸۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((الدِّينَارُ بِاللِّدِينَارِينِ)) فرمایا: ”دینار کی دینار کے بدلے اور درہم کی درہم کے

* صحیح من غیر هذا الطريق: اخرجہ مسلم، البيوع، الربا (۱۵۸۵)۔

وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)). *
عوض زیادتی جائز نہیں۔“

..... دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۸۵۔

[۱۳۸۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا تَبِيعُوا
الدَّهَبَ بِالدَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشْفُوا
بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ
إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى
بَعْضٍ. *

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سونے کو
سونے کے عوض برابری کے علاوہ اور کسی طریقہ سے نہ بیچو،
اور ایک کو دوسرے سے زیادہ بھی نہ کرو، (اسی طرح)
چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر بیچنے کے سوا اور کسی
طریقہ سے نہ بیچو، اور نہ ہی ایک کو دوسرے سے زیادہ کرو۔

[۱۳۸۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: الدِّينَارُ
بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا
هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا
وَعَهْدُنَا إِلَيْكُمْ. *

مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، دینار
دینار کے عوض اور درہم درہم کے عوض ہے ان میں
زیادتی جائز نہیں یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سے اور ہمارا
تم سے عہد ہے۔

[۱۳۹۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ
بَاعَ سِقَايَةَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ وَزْنِهَا،
فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ
هَذَا. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا أَرَى بِهِدًا بَأْسًا. فَقَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ، أَخْبِرْهُ

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی
سفیان رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سونے یا چاندی کا برتن اس کے
وزن سے زیادہ قیمت پر بیچا، تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں
کہا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا
ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے خیال میں اس میں کوئی
حرج نہیں، تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، معاویہ کے معاملہ

* اخرجہ مسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدا (۱۵۸۸)۔

* صحيح من قول عمر بن الخطاب: اخرجہ البيهقي: ۲۷۹ / ۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۷۳)۔

وعبدالرزاق (۱۴۵۶۲)۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار: ۷۰ / ۴۔

* صحيح: اخرجہ النسائي، البيوع، باب بيع الدرهم بالدرهم (۴۵۷۲)۔ والبيهقي: ۲۷۹ / ۵۔ وعبدالرزاق

(۱۴۵۷۴)۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لَا أَسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ . أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبَيْعِ ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ ، وَالْحَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ ، وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ . *

میں کون میرا عذر مانتا ہے، میں اسے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنانا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے بتاتا ہے، میں اس علاقے میں ہی نہیں رہوں گا، جس میں (اے معاویہ!) تم رہتے ہو۔

بعض علماء کے نزدیک زیورات یا سونے چاندی سے بنی اشیاء کو درہم و دینار یا اشرفیوں کے بدلے بیچنے کی صورت میں زیورات یا اشیاء کی تیاری پر اٹھنے والے اخراجات کے بدلے اضافی سونا چاندی لینا جائز ہے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ سونے، چاندی کا تبادلہ بغیر کمی بیشی کے ہونا چاہیے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قال العلماء هذا يتناول جميع انواع الذهب والورق من جيد وردى وصحيح و مكسور و حلى و تبر و غير ذلك سواء الخالص والمخلوط بغير وهذا كله مجمع عليه .“

علماء کے نزدیک سونے اور چاندی میں ہر قسم کا سونا اور چاندی شامل ہے خواہ عمدہ ہو یا ردی، صحیح ہو یا ٹوٹا ہوا، زیورات کی صورت میں ہو یا ڈلی کی صورت میں، خالص ہو یا ملاوٹ شدہ اور اس پر اجماع ہے۔

(شرح النووی علی مسلم: ۱۱ / ۱۰)

معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک حدیث کے مقابلہ میں رائے کا اظہار انتہائی ناپسندیدہ عمل تھا۔

موطا امام مالک میں ہے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ شام کو چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے آئے اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سارا واقعہ سنایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو آئندہ ایسی بیچ سے منع فرمادیا۔

(موطا امام مالک، کتاب البيوع، باب بيع الذهب بالورق عیناً وتبراً)

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تشربوا فی انیة الذهب والفضة ولا تأكلوا فی صحافها، فانها لهم فی الدنيا

* اسنادہ صحیح: اخرجه النسائی، البيوع، باب بيع الذهب بالذهب (۴۵۷۶)۔ واحمد: ۶ / ۴۴۸۔ والبيهقي: ۵ /

ولکم فی الآخرة“

”سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ۔ کیونکہ وہ دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔“

(بخاری، کتاب الاطعمة، باب الاکل فی اناء مفضض، رقم: ۵۴۲۶۔ مسلم، رقم: ۲۰۶۷)

بَابُ مِنْهُ: فِي الذَّهَبِ وَالْحَبُوبِ

[10]..... سونے اور گندم کے دانوں کا بیان

[۱۳۹۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

مالک بن انس بن حدثان سے روایت ہے کہ انہیں سو دینار (درہم سے) بدلنے تھے، بیان کیا کہ مجھے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا، ہم نے اپنے معاملہ کی بات چیت کی یہاں تک کہ میرا معاملہ طے ہو گیا، انہوں نے دینار لیے اور انہیں اپنے ہاتھ میں لٹنے پلٹنے لگے پھر فرمایا: ذرا میرے خزانچی مرد یا خزانچی عورت کو غابہ سے آئینے دو۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ مجھے شک ہوا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ یہ باتیں سن رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم! جب تک تم طلحہ سے روپیہ لے نہ لو جدانہ ہونا۔ پھر فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونا، سونے کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہے، کھجور کھجور کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہے، اور جو جو کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حدیث مالک رضی اللہ عنہ پر بغیر شک کے صحیح پڑھی، پھر لمبا وقت گزر گیا اور میں یاد نہ رکھ سکا لہذا مجھے ”خازنی“ اور ”خازنی“ میں شک ہو گیا۔ البتہ میرے علاوہ دوسرے

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ: أَنَّهُ التَّمَسَ صَرَفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَتَرَأَوْنَا حَتَّى اضْطَرَفَ مِنِّي، وَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي أَوْ حَتَّى تَأْتِيَ خَازِنَتِي مِنَ الْغَابَةِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَنَا شَكَّكْتُ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: عُمَرُ: وَاللَّهِ لَا يَفَارِقُهُ حَتَّى يَأْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ صَحِيحًا لَا شَكَّ فِيهِ، ثُمَّ طَالَ عَلَيَّ الزَّمَانُ فَلَمْ أَحْفَظْ حِفْظًا فَشَكَّكْتُ فِي خَازِنَتِي أَوْ خَازِنِي وَعَيْرِي يَقُولُ عَنْهُ: خَازِنِي. *

* اخبره البخاری، البيوع، باب بيع الشعير بالشعير (۲۱۷۴)۔ و مسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً (۱۵۸۶)۔

راوی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ”خازنی“ بیان کرتے ہیں۔

سونے اور چاندی کا باہمی تبادلہ کی بیشی سے جائز ہے بشرطیکہ دونوں طرف سے فوری ادائیگی ہو۔

2 طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عشرہ مشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اس کے باوجود انہیں مسئلہ معلوم نہ تھا حتیٰ کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث سنا کر توجہ دلائی۔ معلوم ہوا بعض مسائل بڑے بڑے اہل علم و فضل سے بھی مخفی رہ سکتے ہیں۔

3 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت محمدیہ رضی اللہ عنہم کا امتیازی وصف ہے اور اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

4 گفتگو میں تاکید کے لیے قسم اٹھانا جائز ہے۔

5 آدمی مالی معاملات کی نگرانی اور حساب و کتاب کے لیے خزانچی رکھ سکتا ہے۔

[۱۳۹۲]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ. وَقَالَ: ((حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي))، قَالَ: فَحَفِظْتُ لَا شَكَّ فِيهِ *.

ایک اور سند سے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی سند والی حدیث کی طرح روایت ہے، اور فرمایا: ”یہاں تک کہ میرا خزانچی آئے۔“ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، میں نے بغیر شک کے یاد کیا۔

[۱۳۹۳]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ.....

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونے کی چاندی کے عوض بیچ اگر نقد نہ ہو تو سود ہے، دانوں کی دانوں کے بدلے میں بیچ اگر نقد نہ ہو تو سود ہے۔ کھجور کی کھجور کے بدلے بیچ اگر نقد نہ ہو تو سود ہے اور اگر جو کی بیج جو کے بدلے نقد نہ ہو تو سود ہے۔“

((الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)) *.

[۱۳۹۴]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ.....

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة (۲۱۳۴)۔ ومسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً (۱۵۸۶)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۹۱، ۱۳۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض، دانوں کے بدلے دانوں کو، جو کے بدلے جو کو، اور نمک کے بدلے نمک کو برابر برابر اور معین کو معین کے عوض، اور نقد کو نقد کے علاوہ نہ بیچو، لیکن سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے عوض، گیہوں کو جو کے بدلے، جو کو گیہوں کے عوض کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے عوض ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہو بیچو۔“ فرمایا: ”مسلم بن یسار اور دوسرے آدمی میں سے ایک نے کھجور یا نمک کو کم کیا ہے۔“ ابو العباس نے کہا میری کتاب میں عن ایوب عن ابن سیرین ہے، پھر شیخ یعنی ربیع کی کتاب میں دیکھا۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ)). قَالَ: ((وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ أَوْ الْمِلْحَ)). قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ: فِي كِتَابِي: عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهِ بِنَظَرٍ فِي كِتَابِ الشَّيْخِ، يَعْنِي: الرَّبِيعَ. *

[۱۳۹۵]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ.....

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض، گیہوں کو گیہوں کے عوض، جو کو جو کے عوض، کھجور کو کھجور کے عوض، اور نمک کو نمک کے عوض، برابر برابر بیچنے کے سوا، معین کو معین کے سوا، نقد و نقد کے علاوہ نہ بیچو، اور لیکن سونے کو چاندی کے عوض، چاندی کو سونے کے عوض، گیہوں کو جو کے عوض، جو کو گیہوں کے عوض، کھجور کو نمک کے عوض، اور نمک کو کھجور کے عوض جس طرح چاہو نقد و نقد بیچو۔“ دونوں میں سے ایک کھجور یا نمک کو کم کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک نے یہ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ)). وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ أَوْ الْمِلْحَ، وَزَادَ أَحَدُهُمَا: ((مَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ

* انظر الحديث الآتي، برقم (۱۳۹۵)

أَرْبَى)) . أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ زِيَادَتِي بَيَانِ كَيْفَ "جس نے اضافہ دیا یا زیادہ طلب کیا الْبَيْعُ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ اس نے سودی کام کیا۔" الْحَدِيثِ . *

نوٹ: ❶ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا چھ اشیاء سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور نمک کا باہمی تبادلہ کی بیشی اور ادھار کے ساتھ ناجائز و حرام ہے اور یہ سود ہے۔ اگر تبادلہ دست بدست اور برابر وزن کے ساتھ ہو تو درست ہے۔ ❷ اگر جنس مختلف ہو تو وزن اور مقدار میں کمی بیشی جائز ہے لیکن دونوں طرف سے فوری ادائیگی ضروری ہے۔ ❸ کرنسی کے نئے اور پرانے نوٹوں کے بدلے پرانے ایک سو دس یا بیس لیٹنا، دینا سود ہے۔ ❹ ایک کرنسی کا دوسری کرنسی سے کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے بشرطیکہ ادھار نہ ہو۔ ❺ بعض علماء کے نزدیک مذکورہ چھ اشیاء کے علاوہ دیگر ہم جنس غذائی اشیاء مثلاً چاول، دالیں وغیرہ میں بھی تبادلہ کے وقت برابری اور نقد بقصد ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ: إِنَّمَا الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ

[11]..... سود صرف ادھار کی صورت میں ہے

[۱۳۹۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ:.....

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ)). أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔" سود صرف الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

نوٹ: ❶ مختلف الاجناس اشیاء کا باہم کمی بیشی سے تبادلہ درست ہے بشرطیکہ نقد ہو اور اگر ادھار ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں اور یہی ”ربا بالنسیئۃ“ ہے۔

* صحیح: اخرجہ النسائی، البيوع، باب بيع البر بالبر (۴۵۶۴)، (۴۵۶۵)۔ وابن ماجه، التجارات، باب الصرف وما لا يجوز متفاضلا يدا بيد (۲۲۵۴)۔ ومسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً (۱۵۸۷)۔ عن طريق آخر .

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع الدينار بالدينار نساء (۲۱۷۸)، (۲۱۷۹)۔ ومسلم، المساقاة، باب بيع الطعام مثلاً بمثل (۱۵۹۶)۔

③ ایک درہم کو دو درہم یا ایک دینار کو دو دینار کے عوض نقد بیچنا بھی جائز نہیں جیسا کہ بیچے گزر چکا ہے دیکھئے
حدیث نمبر: ۱۳۸۷، ۱۳۸۸۔

④ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ تھا کہ سو صرف ادھار کی صورت میں ہے یعنی ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نقد بیچنا درست ہے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اختلاف کرتے ہوئے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے یا اسے کتاب اللہ میں پایا ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ”کل ذلك لا اقول، وانتم أعلم برسول الله ﷺ مني“ میں ان میں سے کسی بات کا بھی دعویٰ نہیں کرتا، آپ لوگ رسول اللہ ﷺ (کے فرامین) کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الدینار بالدینار نساء، رقم: ۲۱۷۸، ۲۱۷۹)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ

[12]..... جو چیز قبضہ میں نہیں اس کی بیع سے ممانعت کا بیان

[۱۳۹۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)). *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو غلہ خریدے اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اسے پوری طرح اپنے قبضہ میں نہ کر لے۔“

[۱۳۹۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)). *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غلہ خریدا وہ اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک کہ اس پر پوری طرح قبضہ نہ کر لے۔“

نوٹ:..... ① معلوم ہوا کھانے پینے کی اشیاء (غلہ) کو قبضہ میں لینے سے پہلے ہی فروخت کر دینا جائز نہیں۔ غلہ یا مال کو پورا وصول کر لینے اور قبضہ میں لینے کے بعد فروخت کرنے میں بے شمار حکمتیں ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں: (i) ماپ تول کے عمل سے گزرنے پر اس کا اصل وزن معلوم ہو جاتا ہے۔ (ii) خریدار دھوکے اور داؤ سے

* اخرجہ البخاری، البیوع، باب الکیل علی البائع والمعطی (۲۱۲۶)۔ ومسلم، البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض (۱۵۲۶)۔

* اخرجہ البخاری، البیوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرۃ (۲۱۳۳)۔ ومسلم، البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض (۱۵۲۶)۔

محفوظ رہتا ہے۔ (iii) مال کی کوالٹی اور معیار سامنے آ جاتا ہے۔ (iv) مارکیٹ میں جمود نہیں رہتا۔ (v) سرمایہ گردش و حرکت میں رہتا ہے۔ (vi) مال کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی صورت میں مزدوروں کو مزدوری ملتی ہے۔ (vii) سرمایہ دارانہ نظام کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ (viii) مہنگائی کنٹرول میں رہتی ہے۔^۱

[۱۳۹۹]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يَبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ: وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. *
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا، جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا وہ غلہ ہے کہ اسے مالک بننے تک نہ بیچا جائے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے سے کہا، میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کے لیے یہی ضابطہ ہے۔

[۱۴۰۰]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي. *
حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کے بیچنے سے منع کیا جو میرے پاس نہیں ہے۔

نوٹ: ۱) معلوم ہوا جو چیز آدمی کے پاس موجود نہیں اس کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔

۲) بعض دکاندار گاہک کو مطلوبہ اشیاء بازاروں سے منگوا کر دے دیتے ہیں حالانکہ وہ چیزیں ان کے پاس موجود نہیں ہوتیں اور ان کی قیمت بھی وصول کر لی جاتی ہے ایسا کرنا درست نہیں۔ الا یہ کہ گاہک دکاندار سے چیز منگوا کر دینے کا مطالبہ کرے۔

۳) متنازعہ اشیاء، زمین جائیداد وغیرہ کا فیصلہ اور قبضہ ہونے سے قبل بیچنا بھی ناجائز ہے۔

۴) اگر چیز کی قسم، وزن، مقدار، رقم اور اوصاف کا تعین کر لیا گیا ہو اور پھر مقررہ مدت پر ادائیگی ہو جائے تو پیشگی قیمت دے کر وقت مقررہ پر چیز وصول کر لینا جائز ہے اور اسے بیع سلم یا سلف کہتے ہیں۔

[۱۴۰۱]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ

* أخرجه البخاری، البيوع، باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة (۲۱۳۲)، (۲۱۳۵)۔ ومسلم، البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (۱۵۲۵)۔

* أخرجه الترمذی، البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع ما ليس عنده (۱۲۳۲)، (۱۲۳۳)، (۱۲۳۵) وقال "حسن"۔ وابدؤاؤد، البيوع، باب في الرجل يبيع ما ليس عنده (۳۵۰۳)۔ وابن ماجه، التجارات، باب النهی عن بيع ما ليس عند وعن ربح ما لم يضمن (۲۱۸۷)۔ وصححه ابن الجارود (۶۰۲)۔

صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جِرَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَمْ أَنْبَأُ، أَوْ أَلَمْ يَلْغُزْنِي أَوْ كَمَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ: أَنْكَ تَبِيعَ الطَّعَامَ؟" قَالَ حَكِيمٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَبِيعَنَّ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ)). *
 حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا مجھے نہیں پتا چلا یا کیا مجھے یہ بات نہیں پہنچی یا جیسا کہ اللہ نے اس سے چاہا، کہ تو غلہ بیچتا ہے؟" حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں یا رسول اللہ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غلہ کو ہرگز نہ بیچو حتیٰ کہ تم اسے خرید لو اور اس کے مالک بن جاؤ۔"

..... * غذائی اجناس کا کاروبار درست ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غلہ کو پوری طرح قبضہ میں لینے سے قبل فروخت کرنے کی ممانعت سے متعلق دریافت کیا گیا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: (اگر ایسا نہ ہو) تو یہ تو درہموں کا درہموں کے بدلے بیچنا ہوا جبکہ غلہ تو میعاد آنے پر ہی دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب البيوع باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة، رقم: ۲۱۳۲)
 اس کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے دو من گندم دس ہزار کے عوض خریدے اور گندم ایک ماہ بعد لینا طے پائے تو اب پہلا آدمی کسی تیسرے کو وہی گندم بارہ ہزار کے عوض فروخت کر دے جبکہ گندم ابھی اس کے قبضہ میں نہ آئی ہو تو ایسی صورت میں پہلے شخص نے دس ہزار کو بارہ ہزار کے عوض بیچا جو صریحاً سود ہے۔ کیونکہ گندم تو وقت مقررہ پر طے گی۔ (واللہ اعلم)

[۱۴۰۲]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ذَلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جِرَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
 ایک اور سند سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

[۱۴۰۳]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ.....
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا وہ غلہ کی بیچ ہے جو قبضہ میں لیے بغیر

* صحیح: اخرجہ النسائی، البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يستوفى (۶۶۰۵)۔ واحمد: ۳/ ۴۰۳۔

* اخرجہ النسائی، البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يستوفى (۶۶۰۶)۔ واحمد: ۳/ ۴۰۲، ۴۰۳۔ و صححه ابن

الجارود (۶۰۲)۔ وابن حبان۔

نہ کی جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے سے کہا، میں ہر چیز میں یہی ضابطہ سمجھتا ہوں۔

حَتَّى يُقْبَضَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ : وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ . أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ وَقَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ ، وَالسَّابِعَ وَقَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . *

نوٹ:..... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے مرفوعہ حدیث کے مطابق ہے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۴۰۰۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ وَالْتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا
[13]..... گیہوں کی جو کے بدلے اور کھجور کی کھجور کے بدلے

بیع کی ممانعت اور بیع العرایا میں رخصت کا بیان

[۱۴۰۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ :.....

ابو عیاش زید نے بیان کیا کہ اس نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے گیہوں کے عوض جو کی بیع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، ان دونوں میں سے بہتر کیا ہے؟ تو اس نے کہا، گیہوں، پھر انہوں نے اس سے روک دیا اور فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجوروں کو تر کھجوروں کے بدلے بیچنے کا سوال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تر کھجوروں خشک ہونے کے بعد کم ہو جاتی ہیں؟“ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

أَنَّ زَيْدًا أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : الْبَيْضَاءُ ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ ، وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَيْتَقُّصُ الرُّطْبُ إِذَا يَيْسَ)) ؟ فَقَالُوا : نَعَمْ . فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ . *

* انظر الحديث السابق برقم (۱۳۹۹)

* اخرجه ابوداود، البيوع، باب في التمر بالتمر (۳۳۵۹)۔ والترمذی، البيوع، باب ماجاء في النهي عن المحاقلة والمزانية (۱۲۲۵)، وقال ”حسن صحيح“۔ وابن ماجه، التجارات، باب بيع الرطب بالتمر (۲۲۶۴)۔ وصححه ابن الجارود (۶۵۷)۔ والحاكم ۲/ ۳۸، ۳۹۔ والذهبي وابن حبان .

فتاویٰ: ❶ ”سلت“ جو کے مشابہ غلہ کی ایک قسم ہے اس پر چھلکا نہیں ہوتا۔

❷ معلوم ہوا جو کو سلست کے عوض برابر برابر بیچنا جائز و درست نہیں کیونکہ اس میں اعلیٰ کا ادنیٰ سے تبادلہ ہے۔

❸ خشک کھجور کا تازہ کھجور سے باہم تبادلہ ممنوع ہے اگرچہ دست بدست اور برابر وزن سے ہی کیوں نہ ہو کیونکہ خشک اور تازہ کھجور بظاہر ہم وزن ہونے کے باوجود حقیقت میں ہم وزن نہیں ہیں کیونکہ تر کھجور خشک ہو جانے کے بعد وزن میں کم ہو جاتی ہے۔

[۱۴۰۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ.....

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ
التَّمْرِ بِالتَّمْرِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ
فِي الْعَرَايَا. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک
کھجور کے درخت کے پھل کا پک جانا ظاہر نہ ہو اس کی
بیع سے منع فرمایا، اسی طرح خشک کھجوروں کی خشک
کھجوروں کے بدلے بیع سے بھی منع فرمایا۔ عبداللہ نے
بیان فرمایا کہ ہمیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی۔

فتاویٰ: ❶ پھلوں کی پختگی اور صلاحیت ظاہر ہونے سے قبل ان کو بیچنا جائز نہیں کیونکہ ایسی صورت میں
بہت سے مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۱۶، ۱۳۱۹۔

❷ درخت پر لگی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اہل عرایا کے سوا کسی اور کے لیے بیچنا جائز نہیں ہے۔ (۳) امام
بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”قال مالك: العرية ان يعرى الرجل الرجل نخلة ثم يتأذى بدخوله عليه فرخص له
ان يشتريها منه بتمز وقال ابن ادريس: العرية لا يكون الا بالكيل من التمريداً بيدي لا
يكون بالجفاف.“

”امام مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عریہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنے باغ کا درخت عاریتاً دے پھر اس شخص
کا باغ میں آنا جانا ناگوار معلوم ہو تو ایسی صورت میں عاریتاً دینے والا خشک کھجور کے عوض اپنا درخت خرید
لے تو اس کے لیے جائز ہے۔“

امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عریہ کے لیے ضروری ہے کہ خشک کھجور کا وزن کر کے دست بدست دی جائے، دونوں

* اخرجه البخاری، البيوع، باب بيع المزابنة، وهي بيع التمر بالتمر..... الخ (۲۱۸۳)، (۲۱۹۹)۔ ومسلم،
البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۳۴)۔ (۱۵۳۹)۔

طرف سے اندازہ درست نہیں۔ (صحیح بخاری، باب تفسیر العرایا، قبل الحدیث، ۲۱۹۲)

[۱۴۰۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ أَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: بَعَثَ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي بِمِائَةِ وَسْقٍ، إِنْ زَادَ فَلَهُمْ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا إِلَّا أَنَّهُ أَرْحَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا. *

اسماعیل الشیبانی یا ان کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا کہ میں نے کھجور کے درختوں کے اوپر ہی کھجوروں کو سو وسق کے بدلے اس شرط پر بیچا کہ اگر زیادہ ہوں تو خریدار کی ہوں گی اور اگر (سو وسق سے) کم ہوئیں تو نقصان بھی اسی پر ہوگا۔ پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ آپ نے عرایا کی بیع میں اجازت دی۔

[۱۴۰۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرَصِهَا. *

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زید بن ثابت کے واسطے سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ والے کے لیے رخصت دی کہ وہ کھجوروں کو اندازے سے بیچ دے۔

.....: **فتاویٰ** معلوم ہوا شریعت میں اندازہ و تخمینہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ اندازہ لگانے والا ایماندار ہو اور اپنے من سے آگاہ ہو۔

② کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی رخصت پانچ یا اس سے کم وسق ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۰۸۔

[۱۴۰۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْحَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. شَكَ دَاوُدُ، قَالَ: خَمْسَةُ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربیہ کی اجازت پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق میں دی ہے۔ داود رضی اللہ عنہ کو شک گزرا تو فرمایا: ”پانچ وسق یا پانچ سے کم وسق۔“

① صحیح: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۴۴۳)۔ واحمد: ۱۱ / ۲۔ والطحاوي في شرح معاني الآثار: ۲۹ / ۴۔ وابن ابی شيبه (۲۲۵۸۱)۔

② اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع المزانية، وهي بيع التمر بالتمر..... الخ (۲۱۸۸)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۳۹)۔

③ اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب او الفضة (۲۱۹۰)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۴۱)۔

نوٹ: معلوم ہوا اہل عرایا کے لیے پانچ وسق یا اس سے کم مقدار کا فروخت کرنا جائز ہے اس سے زیادہ درست نہیں۔

② ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً اڑھائی کلو وزن کے برابر ہے۔

[۱۴۰۹]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:.....

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْمَةَ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ أُرْخِصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رَطْبًا.*

سہل بن ابی حمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کی خشک کھجور سے بیع کرنے سے منع فرمایا البتہ آپ نے عریہ کی بیع میں اجازت دی کہ انہیں اندازے سے بیچا جائے کہ عریہ والے اس کے عوض تازہ کھجوریں کھائیں۔

[۱۴۱۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُرَابِنَةِ وَالْمُرَابِنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ أُرْخِصَ فِي الْعَرَايَا. أَخْرَجَ السَّبْعَةُ الْأَحَادِيثُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ.*

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزینہ سے منع فرمایا اور مزینہ یہ ہے کہ درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچا جائے البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی۔

نوٹ: بیع مزینہ ممنوع ہے تاہم ضرورت و حاجت رفع کرنے کی غرض سے بیع عرایا کی پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں اجازت دی گئی ہے۔

② بیع مزینہ کی تفصیل کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۱۱۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ

[14]..... مزینہ، محافلہ اور مخابره کی ممانعت کا بیان

[۱۴۱۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْمُرَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزینہ

* أخرجه البخاری، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة (۲۱۹۱)۔ ومسلم، البيوع،

باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۴۰)۔

* أخرجه البخاری، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة (۲۱۸۹)۔ ومسلم، البيوع،

باب النهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة..... الخ (۱۵۳۶)۔

وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالْتَّمْرِ كَيْلًا ، وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّرْبِيبِ كَيْلًا . *
 سے منع فرمایا، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر، اور تیل پر لگے انگور کو خشک انگور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے۔

.....: ﴿۱۴۱۲﴾ درخت یا تیل پر لگے پھل کو اسی قسم کے خشک پھل کے بدلے بیچنا جس کی مقدار معلوم ہو مزابنہ کہلاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔

﴿۱﴾ درخت یا تیل کے پھل کی مقدار چونکہ معین و معلوم نہیں ہے اس لیے اس بیع سے منع کیا گیا ہے۔

﴿۲﴾ اہل عرایا کے لیے پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں درخت پر لگے پھل کو خشک پھل کے بدلے بیچنا جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۰۴، ۱۳۰۸۔

[۱۴۱۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ.....
 عَنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ . وَالْمُحَاقَلَةُ: اسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ . *
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع سے منع فرمایا، مزابنہ، درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے خریدنے کو کہتے ہیں اور محاقلہ، زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینے کو کہتے ہیں۔

[۱۴۱۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....
 عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ . وَالْمُحَاقَلَةُ: اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالدَّهَبِ
 سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ، درخت کی کھجوروں کو، ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے بدلے خریدنے کا نام ہے، اور محاقلہ، بالی کے اندر گیہوں کو صاف گیہوں کے عوض خریدنے کا نام ہے۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع المزابنة، وهي بيع التمر بالتمر..... الخ (۲۱۸۵)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۴۲)۔

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع المزابنة، وهي بيع التمر بالتمر..... الخ (۲۱۸۶)۔ ومسلم، البيوع، باب كراء الارض (۱۵۴۶)۔

وَالْفِضَّةُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.*
میں نے زمین کو کرایہ پر درہم و دینار کے عوض دینے کے متعلق دریافت کیا تو ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

نوٹ:..... ۱۱) بایلوں میں کھڑی بھتی کو اسی جنس کے معلوم اور متعین غلہ کے عوض فروخت کرنے کا نام ”محاقلہ“ ہے۔ مثلاً گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ جیسے کہ مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔
۱۲) زمین کو ٹھیکے اور کرائے پر دینے سے متعلق دیکھئے تفصیل حدیث نمبر: ۱۳۶۶۔

[۱۴۱۴]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....
عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابِنَةِ. وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطِيَّةٍ. وَالْمُزَابِنَةُ: أَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ. وَالْمُخَابَرَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ.*
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابره، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ محاقلہ، یہ ہے کہ آدمی بالی میں موجود گیہوں کو سو فریق (ایک پیمانہ کا نام ہے) صاف گیہوں کے عوض بیچے، اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر موجود کوٹوٹی ہوئی کھجور کے سو فریق کے بدلے بیچے اور مخابره یہ ہے کہ زمین کو تیسرے یا چوتھے حصے کے عوض بنائی پر دے دے۔

نوٹ:..... ۱۱) زمین کے مالک اور کاشتکار کے درمیان پیداوار کے ثلث، رابع یا نصف پر معاملہ طے ہو جائے یہی ”مخابرہ“ ہے اور یہ مزارعت کا دوسرا نام ہے۔ اس کی جائز صورت یہ ہے کہ کل پیداوار میں حصہ مقرر کیا جائے اگر مالک مخصوص حصہ کی پیداوار لینے کی شرط عائد کرے تو یہ ممنوع ہے۔

۱۲) ضرورت سے زائد زمین کو بغیر کسی معاوضہ کے حاجت مند کاشتکاروں کو دینا زیادہ بہتر ہے اور یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

۱۳) زمین کو روپے پیسے کے عوض ٹھیکہ پر دینا بھی جائز ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۱۳۶۶۔

[۱۴۱۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نُمَاخِرُ، فَلَا تَرَى بِذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانَ فَرَمَايَا هُمْ مُمَاخِرَهُ كَرْتِے اور اس میں

* صحیح موصوفا: اخرجه ابو داود، البيوع، باب في التشديد في ذلك (۳۴۰)۔ وابن ماجه، التجارات، باب بيع المزابنة والمحاقلة (۲۲۶۷)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۱۰)

بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، فَتَرَكَنَاهَا مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ.*

حرج محسوس نہیں کرتے تھے، حتیٰ کہ رافع رضی اللہ عنہ نے خیال ظاہر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، تو ہم نے اس وجہ سے اس کو چھوڑ دیا۔

نوٹ: ۱۰) بخاریہ جس سے شریعت نے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک زمین کے حصوں کو خاص کر کے ان کی آمدنی خود لینے کی شرط پر زمین کا شکار کے حوالے کرے۔ جیسا کہ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”کنا اکثر اهل المدينة حقلًا وكان احدنا يكرى ارضه فيقول: هذه قطعة لى وهذه

لك وربما أخرجت ذه ولم تخرج ذه فنهاهم النبي صلی اللہ علیہ وسلم“

”ہمارے پاس مدینہ میں دوسرے لوگوں سے زیادہ زمین تھی اور جب ہم سے کوئی اپنی زمین جنس کے عوض

کرایہ پر دیتا تو یہ شرط لگا لیتا کہ اس حصہ کی پیداوار میری ہوگی اور اس حصہ کی پیداوار تمہاری ہوگی۔ پھر کبھی

ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار اچھی ہوتی جبکہ دوسرے حصہ کی پیداوار نہ ہوتی اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح

کے معاملہ سے منع فرما دیا۔“

(صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب ما یکرہ من الشروط فی المزارعة، رقم: ۲۳۳۲)

۱۱) مطلق مزارعت پر زمین دنیا اور مجموعی پیداوار سے متعین حصہ لینا ممنوع نہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر

سے یہی معاملہ فرمایا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

”ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أعطى خيبر اليهود على ان يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما

يخرج منها“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کھیتی باڑی کریں گے اور اس کی

پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب المزارعة مع اليهود، رقم: ۲۳۳۱)

۱۲) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زہد و ورع کے معاملات میں بہت زیادہ محتاط تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی تعمیل کے لیے

ہر وقت مستعد رہتے اور مشتبہ امور میں بھی احتیاط سے کام لیتے۔

۱۳) اخرجہ البخاری، الاجارة، باب اذا استأجر ارضًا فمات احدہما (۲۲۸۵)، (۲۲۸۶)۔ و مسلم، البیوع، باب

کراء الارض (۱۵۴۷)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحَهَا

[15]..... پھلوں کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کی ممانعت کا بیان

[۱۴۱۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَالِمٍ.....
عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحَهُ. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے پختہ ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

[۱۴۱۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحَهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِي. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا۔

[۱۴۱۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِنَحْوِهِ. *
ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

[۱۴۱۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ.....
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تُزْهِىَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا تُزْهِى؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَ)). وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَ فِيمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟)) *
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو ”زہو“ سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، تو پوچھا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ”زہو“ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائیں۔“ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے، جب اللہ کے حکم سے پھلوں پر آسمانی آفت آجائے تو تم

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۰۵)

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع التمار قبل أن يبدو صلاحها (۲۱۹۴)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۳۴)۔

* اخرجہ البخاری، الزكاة، باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه..... الخ (۱۴۸۵)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (۱۵۳۴)۔

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب اذا باع التمار قبل ان يبدو صلاحها..... الخ (۲۱۹۸)، (۱۴۸۸)۔ ومسلم، المساقاة، باب وضع الحوائج (۱۵۵۵)۔

اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض لوگے؟“

.....: ﴿۱﴾ معلوم ہوا پھلوں کے پکنے سے قبل ان کی بیج جائز نہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں کسی ایک فریق کے شدید نقصان کا اندیشہ ہے جس سے اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔

﴿۲﴾ شریعت اسلامیہ کے دیے ہوئے اصول تجارت کا تقاضا ہے کہ بائع اور مشتری نقصان سے محفوظ رہیں اور ان کے معاملات برضا و خوشی طے پائیں۔

﴿۳﴾ باغوں کے پھل جب کچے ہوتے ہیں تو سبز ہوتے ہیں آہستہ آہستہ جب وہ پکنے کے قریب آتے ہیں تو ان کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے اور اصل رنگت ظاہر ہو جاتا ہے جب کسی پھل کا اصل رنگ ظاہر ہو جائے تو اس کے ضائع ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اس لیے شریعت اسلامیہ نے پھل کے اصل رنگ کے ظاہر ہونے پر بیع کا حکم دیا ہے تاکہ خریدار نقصان سے محفوظ رہے۔

[۱۴۲۰]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قَيْلٌ: وَمَا تَزْهُو؟ قَالَ: تَحْمَرُ.*

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت پر لگی کھجوروں کی بیج زہو سے پہلے منع فرمائی۔ ان سے پوچھا گیا، یہ زہو کیا ہے؟ تو فرمایا: ”سرخ ہونا ہے۔“

[۱۴۲۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ.....

عَنْ عَمْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ.*

عمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میوؤں کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے بچ جائیں۔

[۱۴۲۲]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ. قَالَ عُثْمَانُ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ: مَتَى

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میوؤں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ آفت کا ڈر جاتا رہے۔ عثمان نے کہا میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، یہ

﴿۱﴾ انظر الحديث السابق برقم (۱۴۱۹)

﴿۲﴾ صحيح موصولاً: أخرجه احمد: ۶/ ۷۰، ۱۰۵، ۱۰۶۔ والطحاوی فی شرح المعانی: ۴/ ۲۲۔ ومالك فی

الموطأ البيوع، باب النهی عن بیع الثمار حتی یدو صلاحها.

ذَلِكَ؟ فَقَالَ: طُلُوعَ الشَّرِيَاءِ. *

کون سا وقت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، پختگی کا ظاہر ہونا۔

نوٹ: پھل دار درخت پر جب پھول لگتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ پھل بہت زیادہ لگے گا لیکن بہت سارے پھول ہوا اور دیگر عوامل کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں پھر جب پھول سے پھل بنتے ہیں اور ان کا سائز ابھی چھوٹا ہوتا ہے تو آندھیوں کی وجہ سے بہت سا پھل ضائع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جب پھل پکنے کے قریب آتا ہے تو اس وقت اس کے ضائع ہونے کے امکانات انتہائی کم ہوتے ہیں اور یہ اندازہ لگانا بھی آسان ہوتا ہے کہ پھل کتنی مقدار میں حاصل ہو پائے گا اس لیے نبی ﷺ نے پھلوں کو آفت سے محفوظ ہو جانے کے بعد بیچنے کا حکم دیا۔ سیدنا عطاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آفت سے مراد وہ تمام ظاہری اسباب ہیں جو مال کو ضائع کر دیں مثلاً بارش، ژالہ باری، ٹڈی دل، تیز ہوا آندھی یا آگ لگنا وغیرہ۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الاجارہ، باب فی تفسیر الجالحة، رقم: ۳۴۷۱)

نوٹ: پھل کی صلاحیت اور پختگی ظاہر ہونے کے بعد بھی اگر کوئی آفت آجائے جس سے باض یا فصل تباہ ہو جائے تو بیچنے والے کو چاہیے کہ قیمت وصول نہ کرے اور اگر قیمت وصول کر چکا ہو تو واپس کر دے۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ بَعْتَ مِنْ أُخِيكَ ثَمْرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَا تَأْخُذُ مَالَ أُخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ؟)) "اگر تو اپنے بھائی کو پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے (جس سے پھل تباہ ہو جائے) تو اب تیرے لیے اس سے قیمت لینا حلال نہیں ہے (اگر تو لے گا) تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا ناحق مال لے گا؟"

(صحیح مسلم، کتاب المسافات، باب وضع الحوائج، رقم: ۱۵۵۴)

[۱۴۲۳]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ، إِنَّ شَاءَ اللَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ: أَخْصَّ جَابِرٌ النَّخْلَ أَوْ التَّمْرَ؟ قَالَ: بَلِ النَّخْلُ. وَلَا نَرَى كُلَّ ثَمْرَةٍ إِلَّا مِثْلَهُ. *

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میوؤں کو پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کیا جابر رضی اللہ عنہ نے بھجور کے درخت کو خاص کیا یا بھجوروں کو، تو انہوں نے کہا، بلکہ بھجور کے درخت کو، اور ہم ہر پھل کے لیے یہی اصول سمجھتے ہیں۔

* صحیح: أخرجه البيهقي: ۳۰۰ / ۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۹۲) - واحمد: ۴۲ / ۲، ۵۰ والطحاوی فی شرح المعانی: ۲۳ / ۴.

* أخرجه البخاری، البيهقي، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة (۲۱۸۹)، (۲۳۸۱) - ومسلم، البيهقي، باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع (۱۵۳۶).

[۱۴۲۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا يُبْتَاعُ
الْتَّمَرُ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحَهُ، وَسَمِعْنَا عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّهُ يَقُولُ: لَا يُبَاعُ التَّمَرُ حَتَّى يُطْعَمَ.*
طاووس سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو
فرماتے سنا کہ میووں کو پختہ ہونے سے پہلے نہ بیچا
جائے۔ اور ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ
میووں کو نہ بیچا جائے یہاں تک کہ وہ کھائے جائیں
(یعنی کھانے کے قابل ہو جائیں۔)

[۱۴۲۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَار.....

عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ، أَطْنَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ
يَبِيعُ التَّمَرِ مِنْ غُلَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ، وَكَانَ لَا
يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ غُلَامِهِ رَبًّا. أَخْرَجَ الْعَشْرَةَ
الْأَحَادِيثُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ.*
ابومعبود سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کھجوروں کو
اپنے غلام سے بیچتے ان کے کھائے جانے سے پہلے اور
اس کو خریدنے والے اور اپنے غلام کے درمیان سو نہیں
بجھتے تھے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ وَالْمُسَامَحَةِ فِي الْبَيْعِ

[16]..... آفتِ سماوی کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا حکم اور بیع میں نرمی کا بیان

[۱۴۲۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَنِ بَيْعِ
السِّنِينَ، وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. قَالَ
الشَّافِعِيُّ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ
كَثِيرًا فِي طَوْلِ مُجَالَسَتِي لَهُ مَا لَا أَحْصِي مَا
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کئی ممال تک درخت کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا اور
آسمانی آفت کی صورت میں (جو نقصانات میوہ خریدنے
والوں کو ہوں) ان کو مجرا دینے کا حکم دیا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: میں نے سفیان رضی اللہ عنہ کو بہت دفعہ یہ حدیث

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۵ / ۳۰۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۹۷)۔ وقد ثبت مرفوعاً عن ابن
عمر اخرجہ احمد: ۲ / ۶۱، ۸۰۔ والنسائی، البيوع، باب بيع التمر قبل ان يبدو صلاحها (۴۵۲۶)۔ وعن ابن
عباس، اخرجہ احمد: ۱ / ۲۴۹، ۳۵۷۔ والدارقطني: ۳ / ۱۴، ۱۵۔ وصححه الحاكم: ۲ / ۳۷۔ وابن حبان.
* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۵ / ۳۰۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۹۸)۔ وعبدالرزاق (۱۴۳۷۸)۔
وابن ابی شیبہ (۲۰۰۳۴)، (۲۰۰۳۵)۔

بیان کرتے سنا، وہ لمبا عرصہ جو میں ان کے ساتھ رہا انہوں نے یہ حدیث اتنی دفعہ بیان کی کہ میں شمار نہیں کر سکتا، جو میں نے اکثر انہیں بیان فرماتے سنا اس میں ”امر بوضع الجوائح“ نہیں ذکر کرتے تھے بلکہ ان ”النبی ﷺ“ نے بیع السنین پر کچھ بھی زیادتی نہیں کرتے تھے، پھر بعد میں انہوں نے ”امر بوضع الجوائح“ بیان کیا تو سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا، حمید ”بیع السنین“ کے الفاظ کے بعد اور ”وضع الجوائح“ سے پہلے کوئی بات بیان کرتے تھے جسے میں یاد نہ رکھ سکا جس وجہ سے میں ”وضع الجوائح“ کے الفاظ کا ذکر کرنے سے رک جاتا، کیونکہ میں نہیں جانتا وہ کیسی بات تھی، اور اس حدیث میں ہے کہ آسانی آفت کی صورت میں (خریدنے والوں کو) نقصان کا معاوضہ دینے کا حکم دیا۔

ایک اور سند سے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ مِنْ كَثْرَتِهِ لَا يُذَكِّرُ فِيهِ: ((أَمْرٌ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ))، لَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمْرٌ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ حُمَيْدٌ يَذْكُرُ بَعْدَ بَيْعِ السِّنِينَ كَلَامًا قَبْلَ وَضْعِ الْجَوَائِحِ لَا أَحْفَظُهُ وَكُنْتُ أَكْفُ عَنْ ذِكْرِ وَضْعِ الْجَوَائِحِ؛ لِأَنِّي لَا أَدْرِي كَيْفَ كَانَ الْكَلَامُ، وَفِي الْحَدِيثِ أَمْرٌ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. *

[۱۴۲۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. *

نوٹ: معلوم ہوا آنے والے کئی سالوں کا پھل بیج کر قیمت وصول کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ بات معلوم نہیں کہ آئندہ سالوں میں پھل ہوگا بھی یا نہیں یا ہوگا تو کتنا ہوگا۔ اس لحاظ سے یہ ایک قسم کی بیج غرر (دھوکے کی بیج) ہے اور ہر وہ بیج جس میں خریدی اور بیچی جانے والی اشیاء کی مقدار کا اندازہ ممکن نہ ہو دھوکے کی بیج ہے اور ایسی بیج منع ہے۔

2 اگر خریدار کو آفات کی وجہ سے نقصان ہو تو بیچنے والے کو چاہیے کہ نقصان کی تلافی کرے اور خریدار کو رقم واپس کر دے مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۲۲۔

* اخرجہ مسلم، المساقاة، باب وضع الجوائح (۱۵۵۴)۔

* اخرجہ مسلم، البيوع، باب النهي عن المحاقلة والمزابنة، وعن المخابرة..... إلخ (۱۵۳۶)۔

[۱۴۲۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ
 عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: ابْتَاعَ رَجُلٌ تَمْرَ
 حَائِطٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَعَالَجَهُ وَأَقَامَ عَلَيْهِ حَتَّى تَبَيَّنَ لَهُ
 النُّقْصَانُ ، فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ أَنْ يَضَعَ فَحَلَفَ
 أَنْ لَا يَفْعَلَ ، فَذَهَبَتْ أُمُّ الْمُشْتَرِي إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ .
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 ((تَأْتِي أَنْ لَا يَفْعَلَ خَيْرًا؟)) فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَبُّ
 الْمَالِ فَاتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هُوَ لَهُ . أَخْرَجَ
 الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبَيْعِ . *

عمر وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں
 ایک آدمی نے باض کی کھجوریں خریدیں اس نے ان کی
 دیکھ بھال کی حتیٰ کہ اس کو نقصان ہو گیا تو اس نے باض
 کے مالک سے کہا کہ وہ اسے رعایت دے تو اس نے قسم
 اٹھائی کہ وہ رعایت نہیں دے گا۔ پھر خریدار رسول اللہ
 ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ سے یہ بات بیان کی تو
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اچھا کام نہ کرنے
 کی قسم اٹھائی؟“ جب باض کے مالک نے یہ بات سنی تو
 وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے اللہ کے
 رسول! وہ اسی کے لیے ہے۔ (یعنی میں نے رعایت
 دے دی)

نوٹ: ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ وہ
 آپ کی خواہشات کا بھی احترام کرتے اور ہر حال میں آپ کی اتباع اپنی دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری
 سمجھتے تھے۔

❷ کھتی باڑی مشروط ہے۔ بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پیشہ سے منسلک تھے۔

❸ قسم توڑ دینے میں بہتری ہو تو قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن بن

سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فإنت الذي هو خير وكفر عن

يمينك“

”جب تم کوئی قسم کھاؤ اور پھر اس کے خلاف کو اس سے بہتر پاؤ تو وہی کرو جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ

دے دو۔“

(بخاری، کفارات الايمان، باب الكفارة قبل الحنث وبعده، رقم: ۶۷۲۲، ومسلم، رقم: ۱۶۵۲)

* اخرجه مسلم، المساقاة، باب استحباب الوضوع من الدين (۱۵۵۷)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ السِّنِينِ

[17]..... کئی سال تک کے لیے بیع کی ممانعت کا بیان

[۱۴۲۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ.....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ السِّنِينِ. *
 جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سال تک درخت کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا۔
 [۱۴۳۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. *

ایک اور سند سے بھی جابر رضي الله عنه کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

[۱۴۳۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ بَيْعِ النَّخْلِ مَعَاوَمَةً. *
 جابر رضي الله عنه سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن زبیر رضي الله عنه کو کئی سال تک کے لیے کھجور کے درختوں کی بیج سے منع فرمایا۔

[۱۴۳۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ بَيْعِ النَّخْلِ مَعَاوَمَةً. *
 جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه فرماتے ہیں، میں نے ابن زبیر رضي الله عنه کو کھجور کے درختوں کی کئی سال تک کے لیے بیج سے منع فرمایا۔

فوائد:..... کسی باغ یا پھل کی کئی سالوں کے لیے پیشگی بیج درست نہیں مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۲۶۔

[۱۴۳۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ السِّنِينِ. *
 جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال تک کے لیے بیج سے منع فرمایا۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۲۶)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۲۷)

* صحيح موقوفاً: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۴۰۸) - وعبدالرزاق (۱۴۳۰).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۳۱)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۲۶)

ایک اور سند سے بھی جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

[۱۴۳۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الْمَزَارَعَةِ وَكَرْبِي الْأَرْضِيِّينَ. *

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ إِلَى الْعَطَاءِ وَالْأَنْدَرِ وَالِدِّيَّاسِ

[18]..... مال دینے والے، اندر مقام اور اناج کوٹنے والے سے بیچ کی ممانعت کا بیان

[۱۴۳۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَبِيعُوا إِلَى الْعَطَاءِ وَلَا إِلَى الْأَنْدَرِ وَلَا إِلَى الدِّيَّاسِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. *

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وظیفہ (یعنی تنخواہ) تک، فصل سے غلہ نکل آنے تک اور غلہ فروخت ہو جانے تک (کے ادھار پر)

خرید و فروخت نہ کرو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهَا

[19]..... کھجور کے نامعلوم وزن والے ڈھیر کے بیچنے کی ممانعت کا بیان

[۱۴۳۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے نامعلوم وزن والے ڈھیر کو، اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو، بیچنے سے منع فرمایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. *

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۲۷)

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۶/ ۲۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ۲۵۸۵۔ وعبدالرزاق، رقم: ۱۴۰۶۶۔

وابن ابی شیبہ ۲۰۲۴۲، ۲۰۲۴۳۔

* اخرجہ مسلم، البیوع، باب تحریم بیع صبرۃ التمر المجهولہ القدر بتمر (۱۵۳۰)۔

قوانین: ① معلوم ہوا کھجوروں کے ڈھیر کو متعین و معلوم وزن کی کھجوروں سے بچنا جائز نہیں۔

② ہم جنس اشیاء کا باہم تبادلہ برابری کی بنیاد پر درست ہے چونکہ مذکورہ بالا صورت میں ڈھیر کی کھجوروں کے معلوم وزن والی کھجوروں سے کم یا زیادہ ہونے کا احتمال موجود ہے اس لیے ایسی بیچ سے منع کر دیا گیا۔

③ ایک جنس کا دوسری جنس سے کمی، بیشی کے ساتھ تبادلہ درست ہے۔

④ اناج کا ڈھیر بغیر ماپے اور تولے اندازے کے ساتھ قینتا خریدنا جائز ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں میں نے عہد رسول ﷺ میں دیکھا لوگ سواروں سے اناج کے ڈھیر خریدا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، رقم: ۱۵۲۵۔ بخاری، رقم: ۲۱۳۷)

بَابُ السَّلْفِ الْمَضْمُونِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

[20]..... اس طے شدہ بیچ سلف کا بیان جس میں معیاد مقرر ہو

[۱۴۳۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَانَ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ السَّلْفَ الْمَضْمُونِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَأَذِنَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَسْتُمْ بِدِينٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ [البقرة: ۲۸۲] .

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ مقررہ معیاد تک طے شدہ بیچ سلف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جائز قرار دیا اور اس میں اجازت بھی دی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ”اے ایمان والو! جب تم مقررہ مدت تک آپس میں قرض کا معاملہ کرو۔“ (البقرة: ۲۸۲)

قوانین: ① وہ بیچ جس میں قبل از وقت رقم ادا کر دی جائے اور مال کی مقدار، وزن، ماپ اور کوالٹی معلوم ہو اور مال متعین مدت پر مہیا کرنے کی شرط ہو اور یہ ذمہ داری فروخت کرنے والے پر ہو ”بیچ سلف“ (مسلم) کہلاتی ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔

② اگر رقم بعد میں دی جائے اور مال پہلے وصول کر لیا جائے تو یہ بھی بیچ مسلم ہی ہے اور جائز ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور (اس کے بدلے) اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھی۔ (صحیح بخاری، کتاب السلم، باب الكفيل في السلم، رقم: ۲۲۵۱)

③ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے معلوم ہوا اگر فروخت کرنے والا چیز کی فراہمی کی ذمہ داری لے اور مدت بھی

④ اخبرجه عبدالرزاق، رقم: ۱۴۰۶۴۔ والبيهقي: ۶/ ۱۹، ۱۸۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۵۵۸)۔ ابن ابی

شيبه (۲۲۳۱۲)۔ و صححه الحاكم: ۲/ ۸۶۔

متین ہو تو بیع سلم جائز ہے اور یہی ”اذا تدايتتم بدین الی اجلی مسمی“ کا تقاضا ہے۔

② معلوم ہوا ادھار لین دین جائز ہیں۔

[۱۴۳۸]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ أَبِي الْمُنْهَالِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ ایک اور دو سال تک کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے، اور بعض دفعہ تین کا لفظ بھی بولا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیع سلم کرے اسے چاہیے کہ مقررہ پیمانے اور مقررہ وزن کے ساتھ، مقررہ مدت کے لیے کرے۔“ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس طرح میں نے حدیث بیان کی اسی طرح میں نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے کئی بار سن کر یاد کی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، وَرَبِمَا قَالَ: وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: ((مَنْ سَلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)). قَالَ: فَحَفِظْتُهُ كَمَا وَصَفْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا.*

③..... معلوم ہوا بیع سلم یا سلم قبل از اسلام راجح تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی توثیق فرمائی۔

④ بیع سلم کے لیے وزن اور مدت کا مقرر ہونا ضروری ہے بصورت دیگر یہ بیع بہت سی خرابیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ مجھے اس نے بتایا، جس کی میں تصدیق کرتا ہوں، اس نے سفیان سے روایت کیا اور اسی طرح فرمایا جس طرح میں نے کہا اور مدت کے متعلق فرمایا: کہ ”مدت معلوم ہو۔“

[۱۴۳۹]..... أَخْبَرَنِي مَنْ أَصَدَّقُهُ، عَنِ سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ كَمَا قُلْتُ، وَقَالَ فِي الْأَجَلِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.*

⑤ [۱۴۴۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ أَبِي الْمُنْهَالِ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والے ایک، دو اور تین سال تک کھجوروں میں بیع سلم کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیع سلم کرے تو وہ مقررہ پیمانے، مقررہ وزن اور مقررہ مدت تک کرے۔

[۱۴۴۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ أَبِي الْمُنْهَالِ..... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

* اخرجه البخاری، البيوع، باب السلم في وزن معلوم (۲۲۴۰)۔ ومسلم، المساقاة، باب السلم (۱۶۰۴)۔

وَوَزْنٌ مَّعْلُومٌ وَأَجَلٌ مَّعْلُومٌ أَوْ إِلَىٰ أَجَلٍ مَّعْلُومٍ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالرَّابِعَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

بَابٌ مِنْهُ

[21]..... اسی مسئلہ کا بیان

[۱۴۴۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِأَسَا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ شَيْئًا إِلَىٰ أَجَلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ. *
 نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک آدمی ایسی چیز ایک مقررہ مدت تک کے لیے بیچے جس کی اصل اس کے پاس نہیں۔

نوٹ:..... مذکورہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ اس شخص سے بھی بیع سلم جائز ہے جس کے پاس اصل مال موجود نہ ہو جیسا کہ محمد بن ابی مجالد بیان کرتے ہیں مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں گیہوں کی بیع سلم کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم شام کے کاشتکاروں کے ساتھ گندم، جو اور زیتون کے مقررہ وزن اور مقررہ مدت کے لیے سودا کرتے تھے۔ محمد بن ابی مجالد کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ صرف اسی شخص سے سودا کرتے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا، تو انہوں نے کہا ہم اس سے متعلق ان سے نہیں پوچھتے تھے۔ محمد بن ابی مجالد کہتے ہیں اس کے بعد ان دونوں (صحابہ) نے مجھے عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے یہی بات دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ مبارک میں بیع سلف کرنے اور ہم یہ نہیں پوچھا کرتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب السلم، باب السلم الی من لیس عنده اصل، رقم: ۲۲۴۴، ۲۲۴۵)

معلوم ہوا بیع سلم ہر شخص سے درست ہے بشرطیکہ وزن و مدت کا تقرر ہو اور فروخت کرنے والا فراہمی کی ذمہ داری

* انظر الحدیث السابق برقم (۱۴۳۸)

* اسنادہ ضعیف، لضعف شیخ الشافعی، اخرجہ البیہقی: ۶/ ۲۰۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۳۵۷۱)۔

وابن ابی شیبہ (۲۰۴۷۴)۔

لے۔ واللہ اعلم

[۱۴۴۲]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَيْكٍ اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی
عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. * ہے۔

[۱۴۴۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ سَلَمَةَ بْنِ مُوسَى، عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَلِكَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: یہ بات عام ہے کہ
الْمَعْرُوفُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضُهُ طَعَامًا وَيَعْضُهُ أَيْكٍ آدمی دوسرے کو دینار دے کر اس سے غلہ لے
دَنَائِيرَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ لے
الْبَيْعِ. *

بَابُ السَّلْفِ فِي الْوَرِقِ

[22]..... چاندی میں بیع سلم کرنے کا بیان

[۱۴۴۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَاسِمِ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَفَ سے سنا کہ ان سے ایک آدمی پوچھ رہا تھا ایک ایسے آدمی
فِي سَبَائِكَ، قَالَ الرَّبِيعُ: سَبَائِكَ، فَأَرَادَ أَنْ کے متعلق جس نے کپڑوں میں بیع سلم کی اور ان کا مالک
يَبِيعُهَا قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ بنے سے پہلے انہیں بیچنا چاہا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ، وَكَرِهَ ذَلِكَ. وَقَالَ مَالِكٌ: یہ تو چاندی کو چاندی کے عوض بیچنے کی طرح ہے اور اس
وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى لِأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مِنْ صَاحِبِهِ بیع کو ناپسند کیا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے خیال
الَّذِي اشْتَرَاهُ بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا میں چونکہ اس نے اسی آدمی کو جس سے بیع کی تھی زیادہ
مِنْهُ، وَلَوْ بَاعَهَا مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ لَمْ قیمت پر بیچنا چاہا، (اس لیے ناپسند کیا) اور اگر جس سے
يَكُنْ بَيْعُهُ بِأَسْفَلِ. * مال خریدتا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو بیچا جائے تو اس بیع
میں حرج نہیں ہے۔

* اسنادہ ضعیف، لعنة ابن جریر: أخرجه البيهقي: ۶ / ۲۰۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۵۷۱)۔

* اسنادہ قوی: أخرجه البيهقي: ۶ / ۴۷۔ وعبدالرزاق (۱۴۱۰۱)، (۱۴۱۰۲)۔ وابن ابی شیبہ: (۱۹۹۸۱)،
(۱۹۹۸۲)۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه مالك في الموطأ، البيوع، باب السلف في العروض.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا، پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے۔ ابورافع نے کہا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اس آدمی کا اونٹ واپس کر دوں، جب میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے عمدہ رباعی اونٹ کے سوا اور اونٹ نہیں ملتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے وہی دے دو، لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔“

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اسْتَسَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَ تَهُ إِبِلُ الصَّدَقَةِ، قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رِبَاعِيًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). *

..... ❶ معلوم ہوا جانوروں میں بھی بیع سلف جائز ہے۔

❷ قرض ادا کرنے والا اپنی خوشی سے قرض دینے والے کو زیادہ یا بہتر مال دے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پہلے سے یہ

شرط طے نہ ہو۔

❸ بلا شرط اگر قرض دینے والے کو مال زیادہ دیا جائے تو یہ احسان ہے اور یہ اللہ کے فرمان: ﴿هَلْ جَزَاءُ

الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (الرحمن: ۶۰) میں شامل ہے۔

❹ رباعی سے مراد وہ اونٹ ہے جس کے دودھ کے چار دانت ٹوٹ چکے ہوں۔

❺ مذکورہ حدیث نبی ﷺ کے خلقِ عظیم کی بھی واضح دلیل ہے اللہ ہر مسلمان کو اخلاقِ حسنہ عطا فرمائے۔ آمین۔

❻ قرض کی ادائیگی کے لیے دوسروں کو وکیل بنانا جائز ہے۔

❼ قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

❽ قرض لینے والے کو چاہیے بہتر سے بہتر انداز میں قرض واپس کرے۔

❾ قرض کی وصولی میں نرمی کا مظاہر کرنا یا قرض کو بالکل معاف کر دینا انتہائی افضل عمل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

(البقرہ: ۲۸۰)

”اور اگر مقرر قرض تنگ دست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور اگر تم صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لیے

بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔“

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۴۷)

[۱۴۴۹]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. أَخْرَجَ
 الْإِسْلَامُ مِنَ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثُ مِنَ كِتَابِ الْبَيْعِ. *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ مُتَفَاضِلًا

[24]..... حیوان کی حیوان کے بدلے اضافے کے ساتھ بیع کا بیان

[۱۴۵۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ عَبْدُ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ، وَلَمْ يَسْمَعْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ بِرِيْدِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِعَهُ))، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، وَلَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ: أَعْبَدُ هُوَ أَوْ حُرٌّ. *

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کرنے پر بیعت کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم نہ کیا کہ وہ غلام ہے کہ اتنے میں اس کا مالک اسے لینے آ گیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو بیچ دو۔“ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کی جب تک کہ یہ نہ پوچھ لیا کہ کیا وہ غلام ہے یا آزاد۔

نوٹ: ① غلاموں اور مویشیوں کی خرید و فروخت تبادلے کی صورت میں کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے

یعنی ایک عمدہ اونٹ کے بدلے دو ادنیٰ قسم کے اونٹ خریدنا درست ہے۔

② غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا۔

③ علم غیب صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے۔

④ غذائی اجناس کا باہمی تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ درست نہیں۔ دیکھے حدیث نمبر: ۱۳۹۱، ۱۳۹۲۔

[۱۴۵۱]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ أَخْبَرَهُ.....

* اخرجہ البخاری، الوکالہ، باب وكالة الشاهد والغائب جائزة (۲۳۰۵)۔ ومسلم، البيوع، باب جواز اقتراض الحيوان، واستحياب..... الخ (۱۶۰۱)۔

* اخرجہ مسلم، البيوع، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه، متفاضلاً (۱۶۰۲)۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام زیاد بن ابی تیمیہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو صدقہ اکٹھا کرنے کے لیے بھیجا تو وہ سواری والے دوندے اونٹ لے آئے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ”تو خود بھی تباہ ہو گیا اور (دوسروں کو بھی) تو نے ہلاک کر دیا۔“ اس پر اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں دو اور تین اونٹوں کو ایک دوندے اونٹ کے عوض نقد و نقد بیچتا تھا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری والے اونٹوں کی ضرورت کو جانتا تھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تب ٹھیک ہے۔“

أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي تَمِيمٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُصَدِّقًا لَهُ فُجَاءَ بَطْهَرٍ مُسْنَاتٍ، فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((هَلَكْتَ وَأَهْلُكَتَ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَبِيعُ الْبُكْرَيْنِ وَالثَّلَاثَ بِالْبَعِيرِ الْمُسْنِ يَدَا بَيْدٍ، وَعَلِمْتُ مِنْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الظَّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَذَلِكَ إِذْنٌ)). *

[۱۴۵۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک اونٹ کے عوض دو اونٹوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: بعض دفعہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ، قَالَ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ. *

[۱۴۵۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ.....

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک اونٹ جس کا نام عصفیر تھا کو میں اونٹوں کے عوض ایک مدت تک کے لیے بیچا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عَصْفِيرًا بِبَعِيرَيْنِ بَعِيرًا إِلَى أَجَلٍ. *

[۱۴۵۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اونٹ

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعٍ

* اسنادہ ضعیف لإرساله ولعننة ابن جریج: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۵۷۹)۔ وعبدالرزاق (۱۴۱۴۵)۔

* اسنادہ صحيح: اخرجہ البيهقي: ۵ / ۲۸۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۵۷)۔ وعبدالرزاق (۱۴۱۴۰)۔ والبخاری تعليقا قبل الحديث (۲۲۲۸)۔

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان الحسن بن محمد لم يسمع من علي بن ابی طالب: اخرجہ البيهقي: ۵ / ۲۸۸، ۲۲۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۵۸)۔ وعبدالرزاق (۱۴۱۴۲)۔

أَبْعِرَةٌ مَضْمُونَةٌ عَلَيْهِ يَوْفِيهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبْدَةِ. * سواری کے لیے چار اونٹوں کے بدلے میں خریدا تھا، جس کے متعلق یہ طے ہوا تھا کہ وہ مقام ربذہ میں نہیں دے گا۔

نوٹ: معلوم ہوا جانور کو جانور کے بدلے کی پیشی اور ادھار کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔

② خرید و فروخت کے وقت جائز شروط لگانا درست ہے۔

③ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۵۰۔

اسی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے عوض خریدا جس کے متعلق طے تھا کہ وہ مقام ربذہ میں دیں گے۔

[۱۴۵۰] وَبِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ بِالرَّبْدَةِ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالسَّادِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِاللَّحْمِ

[25]..... جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے کی ممانعت کا بیان

[۱۴۵۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدْتُ جُزُورًا قَدْ جُزِرَتْ فَجُزِّتْ أَجْزَاءً، كُلُّ جُزْءٍ مِنْهَا بِعَنَاقٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ مِنْهَا جُزْءًا، فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَاعَ حَيٌّ بِمَيْتٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ، فَأَخْبَرْتُ عَنْهُ خَيْرًا. *

قاسم بن ابوزہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ آیا تو میں نے اونٹوں کو ذبح شدہ پایا، اور ان کے گوشت کے حصے بھی ہو چکے تھے، ہر ایک جز بکری یا بھیڑ کے ایک سال کے بچے کے برابر تھا۔ میں نے ان میں سے ایک حصہ خریدنا چاہا تو مدینہ والوں میں سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو مردہ کے عوض بیچنے سے منع فرمایا۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے اس آدمی کے

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۵/ ۲۸۸، ۲۲- وابن أبي شيبة ۲۰۴۲۲۱- ومالك في الموطأ، البيهقي، باب ما

يجوز من بيع الحيوان بعضه ببعض والسلف فيه والبخارى تعليقا قبل الحديث، رقم: ۲۲۲۸.

انظر الحديث السابق برقم (۱۴۵۴)

* اسنادہ ضعیف لتضعف مسلم بن خالد ولعنة ابن جریج ولجهالة من حدث القاسم: أخرجه البيهقي: ۵/

۲۶۶، ۲۹۷- وفي المعرفة السنن والآثار له (۲۳۷۹)- والبعغوی (۲۰۶۷).

متعلق پوچھا تو مجھے اس کے بارے میں اچھا تعارف
 کروایا گیا۔

[۱۴۵۷]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّاءِ مَوْ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْحَيَّوَانِ بِاللَّحْمِ . أَخْرَجَ
 ابن عباس کے واسطے سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جانور کو گوشت کے بدلے بیچنا ناپسند کیا ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ وَاللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا

[26]..... بکریوں پر موجود اون اور تھنوں میں موجود دودھ کو بیچنے کی مکروہیت کا بیان

[۱۴۵۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ
 عُبَيْدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ
 بَيْعَ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ ، وَاللَّبَنِ فِي
 ضُرُوعِ الْغَنَمِ إِلَّا بِكَيْلٍ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ
 ابْن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بکریوں پر موجود اون کی بیچ اور بکریوں کے تھنوں میں موجود دودھ کی بیچنے کے بغیر بیچ کو ناپسند کرتے تھے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْاِئْتِيَاعِ وَالْبَيْعِ

[27]..... خرید و فروخت میں وکیل مقرر کرنے کا بیان

[۱۴۵۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شَيْبِ بْنِ
 عَرْقَدَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ يَحْدِثُونَ.....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ شَاةً أَوْ
 أُضْحِيَّةً ، فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا
 عروہ بن جعد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ کے لیے ایک بکری خرید کر لائیں، تو انہوں نے آپ کے لیے (اس دینار سے) دو بکریاں

* اسنادہ ضعیف لضعف شيخ الشافعي: اخرجہ البيهقي: ۵ / ۲۹۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۸۰)۔

وعبدالرزاق (۱۴۱۶۵)۔

* اسنادہ قوی بشواهد: اخرجہ البيهقي: ۵ / ۳۴۰ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۵۰۹)۔ وعبدالرزاق

(۱۴۳۷۴)۔ وابن ابی شیبہ (۲۰۵۰۰)۔ (۲۱۹۰۵)۔

خریدیں، پھر ایک بکری ایک دینار کی بیچ کر آپ ﷺ کو دینار بھی واپس کر دیا اور بکری بھی دی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے تجارت میں برکت کی دعا کی، پھر ان کا حال یہ تھا کہ اگر وہ مٹی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہو جاتا۔

ایک اور سند سے بھی یہی سابقہ قصہ یا اس کے ہم معنی عروہ بن ابوالجعد کے واسطے سے مروی ہے۔

بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبُرْكَاتِ، فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى تَرَابًا لَرِيحَ فِيهِ. *

[۱۴۶۰]..... قَالَ: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ فَوَصَلَهُ وَيَرْوِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهِذِهِ الْقِصَّةِ أَوْ مَعْنَاهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرَّهُونِ وَالْإِجَارَاتِ. *

.....: خرید و فروخت میں وکالت جائز ہے۔

۱) وکیل کے لیے موکل کے معاملات میں مفید تصرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ موکل نے اسے تصرف سے منع نہ کیا ہو۔

۲) جب وکیل یا کوئی اور آدمی کسی کام میں معاونت کرے تو اس کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے اور اس کے لیے دعائے خیر

کرنی چاہیے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

[28]..... شراب کی بیچ کے حرام ہونے کا بیان

[۱۴۶۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

ابن وعلہ المصری سے روایت ہے کہ اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگوروں سے نچوڑی جانے والی شراب کے متعلق پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ ہدیہ دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس آدمی نے کہا، نہیں۔ ایک آدمی نے اس کے

عَنْ ابْنِ وَعَلَةَ الْمِصْرِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعَصَّرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا؟)). فَقَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ. فَقَالَ: ((بِمِ

* اخرجه البخاری، المناقب، باب (۳۶۴۲).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۵۹)

پاس سرگوشی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اس سے کیا سرگوشی کی؟“ تو اس نے کہا میں نے اسے اس کو بیچنے کا کہا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔“ پھر اس نے دونوں مشکیزے کھولے یہاں تک کہ وہ خالی ہو گئے (یعنی شراب بہا کر ضائع کر دی۔)

سَارَرْتَهُ؟ فَقَالَ: أَمْرُهُ بَيْنَعَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)). فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا. *

حکایت: 1) معلوم ہوا شراب پینا اور اس کا کاروبار دونوں چیزیں حرام ہیں۔

2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کو بطور تحفہ مختلف اشیاء دیتے رہتے تھے۔

3) حرام چیز کا تحفہ لینا اور دینا درست نہیں۔

4) تین سے زائد آدمیوں کی موجودگی میں سرگوشی کرنا جائز ہے۔

5) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتباع نبوی ﷺ کے جذبہ صادقہ سے سرشار تھے کہ جیسے ہی صحابی کو معلوم ہوا شراب کا پینا اور

بیچنا حرام ہے فوراً ساری شراب بہا دی۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی عامل بالمحدیث بنائے۔ آمین

[۱۶۶۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ایک آدمی نے شراب بیچی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے کھلا کر بیچا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ أَنْ رَجُلًا بَاعَ خَمْرًا. فَقَالَ: قَاتِلَ اللَّهُ فُلَانًا بَاعَ الْخَمْرَ، أَمَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَاتِلَ اللَّهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا قَبَّأُوهَا)). *

حکایت: 1) شراب سے متعلق ہر قسم کا کاروبار ممنوع ہے۔

2) شراب کو بطور دروا استعمال کرنا یا ایسی ادویات کو فروخت کرنا جن میں شراب موجود ہونا جائز و حرام ہے۔

3) محرمات منصوصہ کو حیلوں، بہانوں سے حلال بنانے کی کوشش کرنا انتہائی قبیح فعل ہے۔

4) شرعی احکام میں حیلے، بہانوں کے ذریعہ رد و بدل کرنا یہودیوں کا کام ہے مگر افسوس کتب فقہ میں مستقل طور پر

* اخرجه مسلم، المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، (۱۵۷۹).

* اخرجه البخاری، البيوع، باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه (۲۲۲۳).

”کتاب الخیل“ موجود ہے جس میں حیلوں سے کام نکلانے کے گرتائے گئے ہیں اللہ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں شریعت پر بغیر حیلوں کے چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

۵ معلوم ہوا یہود پر چربی حرام تھی انہوں نے حیلہ کر کے اسے اپنے لیے حلال قرار دے لیا جس کی وجہ سے وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوئے۔

[۱۴۶۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ: إِنَّا نَبْتَعُ مِنْ تَمْرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ ، فَنَعَصِرُهُ خَمْرًا فَنَبِيعُهَا . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنِّي أَشْهَدُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ يَسْمَعُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَيْ لَا أَمْرُكُمْ بَيْنَهُمَا وَلَا تَبْتَاغُوهَا وَلَا تَعَصِرُوهَا وَلَا تَسْقُوها؛ فَإِنَّهُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ . أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِيَةِ . *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عراقیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا، ہم کھجوروں اور انگوروں کو خریدیں گے پھر ہم شراب نچوڑ کر اسے بیچیں گے۔ تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور انسانوں، جنوں میں سے جو کوئی بھی سن رہا ہے اسے تمہارے اوپر گواہ بناتا ہوں کہ نہ میں تمہیں یہ بیچنے کا حکم دیتا ہوں نہ خریدنے کا نہ نچوڑنے کا اور نہ ہی پلانے کا، کیونکہ یہ گندگی شیطانی عمل ہے۔

نوٹ:..... معلوم ہوا شراب خریدنا، بیچنا، بنانا، پینا، پلانا سب کام ممنوع ہیں۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۶۱، ۱۳۶۲۔

بَابُ التَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْعِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

[29]..... کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے ممانعت کا بیان

[۱۴۶۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَمَهْرِ الْبَيْعِيِّ ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ . *

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے منع فرمایا۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۸ / ۲۸۶ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۰۷) .

* أخرجه البخاري ، البيهقي ، باب ثمن الكلب (۲۲۳۷) . ومسلم ، المساقاة ، باب تحريم ثمن الكلب ، وحلوان الكاهن الخ (۱۵۶۷) .

[۱۴۶۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.....

ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے منع فرمایا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک شکاری اور غیر شکاری کتوں کی بیع اس لیے مکروہ کی گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ. قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا كَرِهَ بَيْعَ الْكِلَابِ الضَّوَارِي وَغَيْرِ الضَّوَارِي لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْيُسُوعَ، وَالثَّانِي وَقَوْلَ مَالِكٍ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

نوٹ:..... اس حدیث میں مطلق کتے کی بیع سے منع کیا گیا ہے لیکن وہ کتے جن کو رکھنے کی اجازت ہے ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا سوائے شکاری کتے کے۔ (سنن نسائی، کتاب الصيد، باب الرخصة في ثمن الصيد، رقم:

۴۳۰۰۔ صحیح سنن نسائی رقم: ۴۶۸۲۔ السلسلة الصحيحة، رقم: ۳۴۸۰)

۲۲ عہد جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں سے بالجبر زنا کا پیشہ کرواتے اور اس کام پر اجرت حاصل کرتے اسلام نے اس مکروہ فعل سے سختی کے ساتھ روکا اور ایسی آمدن کو حرام قرار دیا اسلام میں زنا حرام ہے، خواہ بالجبر ہو یا دوستی اور محبت کے نام پہ باہمی رضامندی سے کیا جائے۔ زنا کی صورت میں حاصل ہونے والی آمدنی اجرت ہو یا تحنہ کی صورت میں وہ بھی حرام ہے۔

۲۳ جو لوگ مستقبل میں واقع ہونے والے امور سے متعلق آگاہی دیں اور قسمت کے احوال بتائیں انہیں کاہن و نجومی کہا جاتا ہے۔ عرب میں بے شمار لوگ کہانت کے پیشہ سے وابستہ تھے آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں، ان کا پیشہ بھی حرام ہے ان کو شریعتی پیش کرنا اور ان کو دی گئی شریعتی سے کھانا درست نہیں۔

۲۴ کاہن و نجومی کے پاس جانا اس سے فال کھوانا، مستقبل کے احوال جاننا یا ان کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنا سب ممنوع اور کبیر گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من اتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة"

حدیث سے ملتی جلتی بات مروی ہے۔

[۱۴۶۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سالم رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔
عَنْ سَالِمٍ بِمِثْلِهِ . *

[۱۴۷۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ عَلَى اللَّذَى يَكْرِيه أَرْضَهُ
أَلَا يَعُرَّهَا ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدَعَ عَبْدُ اللَّهِ
الْكِرَى . أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ
الرُّهُونَ وَالْإِجَارَاتِ ، وَالْحَامِسَ مِنْ كِتَابِ
الدَّعَاوَى وَالْيَسَابِ . *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان سے کوئی ان کی
زمین کرایہ پر لیتا تو وہ یہ شرط عائد کرتے کہ وہ (زمین
میں) کھاد نہیں ڈالے گا اور یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے زمین کو کرایہ
پر دینے کا معاملہ چھوڑ دینے سے پہلے کی بات ہے۔

بَابُ الْمَسَاقَاةِ

[31]..... مساقات کا بیان

[۱۴۷۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْيَهُودِ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ:
(أَقْرِكُمْ عَلَى مَا أَقْرَكُمُ اللَّهُ عَلَى أَنْ الثَّمَرَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ)) ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَهُمْ . ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ
فَلِي . *

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو یہودیوں سے کہا: ”میں تمہیں
اس حکم پر یہاں رہنے دیتا ہوں جس پر اللہ نے تمہیں
نظہر آیا ہے اور وہ یہ کہ میوے ہمارے اور تمہارے درمیان
برابر تقسیم ہوں گے۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہ رضی اللہ عنہ
کو بھیجتے اور وہ میووں کا اندازہ لگا کر تقسیم کرتے پھر ان
سے کہتے، انتخاب کا اختیار تمہیں ہے۔

مساقات مزارعت ہی کی ایک قسم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مزارعت زمین میں فصلوں کی

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۳۱ ، ۱۳۳ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۲۷) - وعبدالرزاق (۱۴۴۴) - وابن أبي شيبة (۲۲۴۲۸) ، (۲۲۴۳۰) .

* اسنادہ ضعيف لضعف شيخ الشافعي: أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۳۹ - وفي المعرفة السنن والآثار له ۳۷۲۲ - وابن أبي شيبة ۲۲۳۵۶ .

* صحيح موصولاً: أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۱۵ - من طريق ابن المسيب عن أبي هريرة: والبخاري ، الحرث والمزارعة ، باب المزارعة مع اليهود (۲۳۳۱) - عن ابن عمر بمعناه .

صورت میں ہوتی ہے جبکہ مساقات درختوں میں کہ درختوں کا مالک کسی دوسرے انسان کو درخت اس شرط پر دے کہ وہ ان کا خیال رکھے انہیں پانی دے اور پیداوار ہونے پر مالک اور نگرانی کرنے والا دونوں شریک ہوں۔

② معلوم ہوا نبی ﷺ نے فتح خیبر کے بعد خیبر کے یہودیوں کو زمینوں میں محنت و مزدوری کے عوض حصہ دیا تھا۔

③ تخمینے اور اندازے سے مشترک چیز کو تقسیم کرنا جائز ہے۔

④ تخمینہ لگانے والے کو چاہیے کہ چناؤ کا اختیار دوسرے فریق کو دے۔

⑤ نبی ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو محنت کے عوض نصف پیداوار دینے کا معاملہ کیا تھا۔ (بخاری، رقم: ۲۳۳۱)

⑥ جب مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم میں مواخات کا سلسلہ قائم ہوا تو مہاجرین کا معاشی مسئلہ بھی مساقات ہی کے ذریعے حل ہوا باغات انصار کے تھے مہاجرین محنت کرتے اور نفع میں دونوں شریک ہوتے۔

(بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب اذا قال اكفني الخ، رقم: ۲۳۲۵)

[۱۴۷۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُودِ خَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((أَفْرُكُمُ مَا أَفْرَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَنْ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي، فَكَانُوا يَأْخُذُونَهُ. *

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو یہودیوں سے کہا: ”میں تمہیں یہاں اس حکم پر رہنے دیتا ہوں جس پر تمہیں اللہ نے ٹھہرایا ہے وہ یہ کہ کھجوریں ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہوں گی۔“ فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے اور وہ ان کے لیے اندازہ لگا کر فرماتے کہ انتخاب کا اختیار تمہیں حاصل ہے، تو وہ پہلے لے لیتے تھے۔

[۱۴۷۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُودِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. *

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے اور وہ آپ کے اور یہود کے درمیان اندازے سے تقسیم کرتے۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۷۱) * صحيح موصول: أخرجه البيهقي في التمعرفه السنن والآثار (۲۳۱۸)

22

كِتَابُ الرَّهْنِ وَالْقِرَاضِ وَالْحَبْرِ

وَالْتَفْلِيسِ وَاللَّقْطَةِ

کوئی چیز گروی رکھنے، مضاربت کرنے، تصرف سے روکنے، کسی کو مفلس قرار دینے اور گمشدہ چیز اٹھالینے کے مسائل

بَابُ رَهْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ
[1]..... نبی ﷺ کے اپنی زرہ گروی رکھنے کا بیان

[۱۴۷۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ظَفَرٍ.*

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی ظفر کے ایک آدمی ابو شحم یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

[۱۴۷۵]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّأَوْرِدِيُّ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَهَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ.*

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ ابو شحم یہودی کے پاس گروی رکھی۔

[۱۴۷۶]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرُهُ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

* اسنادہ ضعیف: لأعضاله، أخرجه البيهقي: ۳۷/۶، وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۱۸)

* اسنادہ ضعیف لاعضاله، أخرجه البيهقي: ۳۷/۶، وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۶۰۶)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ
الْيَهُودِيِّ . أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ ،
وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الرَّهْنِ ، وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ
الرُّهُونِ وَالْإِجَارَاتِ . *

نوٹ: اس باب کی روایات اگرچہ سنداً معطل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہیں تاہم شرعی دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مال کو قرض حاصل کرنے کے لیے بطور ضمانت دینا درست ہے تاکہ عدم ادائیگی کی صورت میں قرض دینے والا اپنا حق اس مال سے وصول کر لے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنَ مَقْبُوضَةً﴾ (البقرہ: ۲۸۳)

”اگر تم سفر میں ہو اور (قرض کے معاملات) لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی چیز قبضہ میں رکھ لیا کرو۔“

مذکورہ آیت میں سفر کا ذکر ہے تاہم رسول اللہ ﷺ سے حضر میں بھی گروی رکھنا ثابت ہے۔ سیدہ عائشہ فرماتی رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی زرع میں صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ما قیل فی درع النبی..... الخ، رقم: ۲۰۶۹۔ مسلم، رقم: ۱۶۰۳) یہ بھی معلوم ہوا کفار سے لین دین کے معاملات جائز ہیں ان سے شریعت نے منع نہیں کیا۔

بَابُ غَنَمِ الرَّهْنِ وَغَرْمِهِ

[2]..... گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے اور اس کے تاوان کا بیان

[۱۴۷۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ،

عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ ، لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ)) . قَالَ الشَّافِعِيُّ : غَنَمُهُ : زِيَادَتُهُ ، وَغَرْمُهُ : هَلَاكُهُ وَتَقْضُهُ . *

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گروی رکھی ہوئی چیز گروی رکھنے والے سے نہیں روکی جائے گا، گروی رکھنے والے کے لیے گروی رکھی ہوئی چیز کی منفعت بھی ہے اور اس کا تاوان بھی اسے ہی دینا ہوگا۔“ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا غنمہ کا مطلب ہے اس کی زیادتی، فائدہ اور غرمہ کا مطلب ہے اس کا ہلاک

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۷۵)

* اسنادہ ضعیف لارسالہ ولعننہ ابن شہاب ، اخرجہ الدارقطنی : ۳۱ / ۳ ، ۳۳ . والحاکم : ۵۱ / ۲ .

ہونا، اس میں نقصان ہو جانا۔

[۱۴۷۸]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنِ مَسْبُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....
عَنْهُ مِثْلُهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ. *
حدیث کے مثل یا ہم معنی مروی ہے۔

[۱۴۷۹]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهْنَهُ، لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ)). *
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گروی رکھنے والے سے گروی رکھی ہوئی چیز نہیں روکی جائے گی، اس کا فائدہ بھی اسی کے لیے ہے اور تاوان کا بھی وہی ذمہ دار ہے۔

[۱۴۸۰]..... وَقَدْ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرَّهْنِ، وَالثَّلَاثِ وَالرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الرَّهُونِ وَالْإِجَارَاتِ. *

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہ حدیث نبی ﷺ سے ابن ابی وہب کی سند والی حدیث کی مثل مروی ہے۔

نوٹ:..... زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب راہن (گروی رکھنے والا) معین وقت تک زر رہن ادا نہ کرتا تو شی مرہون (گروی رکھی ہوئی چیز) مرہن (جس کے پاس گروی رکھی گئی ہے) کی ملک (ملکیت) ہو جاتی۔ اسلام نے یہ قاعدہ باطل کر دیا۔ (نغات الحدیث: ۳۳۱/۳)

اس باب کی روایات اگرچہ ضعیف ہیں تاہم علماء و فقہاء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز کو نہ تو ہمیشہ کے لیے روکنا جائز ہے اور نہ ہی مرہن مرہونہ چیز کا مالک ہوگا۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۶۲۱)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۷۷)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۴۷۷)

* تقدم تخريجه برقم (۱۴۷۷)

بَابُ الْقِرَاضِ

[3]..... قراض کا بیان

[۱۴۸۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَعُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَا فِي جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ، فَلَمَّا قَفَلَا، مَرَّ بِعَامِلٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ، وَقَالَ: وَلَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى أَمْرِ أَنْفَعَكُمَا بِهِ، لَفَعَلْتُ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى إِنَّ هَهُنَا مَالًا مِنْ مَالِ اللَّهِ تَعَالَى أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَسْلَفُكُمَا فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ، ثُمَّ تَبَيَعَانِي بِالْمَدِينَةِ، فَتَوَدَّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَكُونُ لَكُمَا الرِّبْحُ، فَقَالَا: وَدِدْنَا نَفْعَلُ، فَكَتَبَ لَهُمَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ، فَلَمَّا قَدِمَا الْمَدِينَةَ بَاعَا، فَرَبِحَا، فَلَمَّا دَفَعَا إِلَى عُمَرَ قَالَ لَهُمَا: أَكَلَّ الْجَيْشِ قَدْ أَسْلَفَهُ كَمَا أَسْلَفُكُمَا؟ فَقَالَا: لَا. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ابْنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْلَفُكُمَا. أَدَيَا الْمَالَ وَرَبِحَهُ قَامَا عَبْدَ اللَّهِ، فَسَكَتَ، وَأَمَّا عُبَيْدُ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا يَنْبَغِي لَكَ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ هَلَكَ الْمَالُ أَوْ نَقُصَ، لَضَمَمْتَاهُ، فَقَالَ: أَدَيَاهُ، فَسَكَتَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ

زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عبداللہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہما مجاہدین کے لشکر میں عراق کی طرف نکلے، جب دونوں واپس مڑے تو یہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر کے پاس سے گزرے اس نے ان کو خوش آمدید کہا اور وہ بصرہ کا امیر تھا۔ اس نے کہا، اگر مجھے تمہارے لیے کسی معاملے کا اختیار ہوتا تو تمہیں ضرور فائدہ پہنچاتا، پھر اس نے کہا، ہاں (یاد آیا) یہاں اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مال ہے جسے میں امیر المؤمنین کی طرف بھیجنا چاہتا ہوں، میں وہ تمہیں بطور قرض دیتا ہوں تم دونوں اس سے عراق کا مال لے جا کر مدینہ میں بیچ دینا پھر اصل مال امیر المؤمنین کو دے دینا اس سے تمہیں فائدہ ہو جائے گا۔ تو ان دونوں نے کہا، ہمیں منظور ہے آپ مال ہمیں دے دیں۔ پھر امیر بصرہ نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھ کر دیا کہ ان سے مال وصول کر لیں۔ جب وہ دونوں مدینہ آئے تو انہوں نے مال بیچ کر نفع حاصل کیا۔ پھر جب اصل مال عمر رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے دونوں سے پوچھا کیا انہوں نے سارے لشکر والوں کو اس طرح قرض دیا جس طرح تم دونوں کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین کے دو بیٹوں کو ہی قرض دیا! تم اصل مال اور اس سے حاصل شدہ نفع دونوں ادا کر دو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ تو یہ سن کر خاموش رہے البتہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر

جَعَلْتَهُ قَرَاضًا، فَأَخَذَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأْسَ الْمَالِ وَنَصَفَ رِبْحَهُ، وَأَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ نِصْفَ رِبْحِ ذَلِكَ الْمَالِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرَّهُونِ وَالْإِجَارَاتِ.*

المؤمنین! یہ آپ کے لیے جائز نہیں ہے، کیونکہ اگر مال تباہ ہو جاتا یا اس میں نقصان ہوتا تو ہم اس کے ضامن تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو ادا کر دو، عبد اللہ بن عمر ﷺ تو خاموش رہے البتہ عبید اللہ نے دوبارہ بات دہرائی، پھر عمر ﷺ کے پاس بیٹھے لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اے امیر المؤمنین! اگر آپ اسے قراض (مضاربت) کی صورت دے دیں تو بہتر ہے پھر عمر ﷺ نے اصل مال اور آدھا نفع لے لیا اور اس مال کا آدھا نفع عبد اللہ ﷺ اور عبید اللہ ﷺ نے لیا۔

فتاویٰ: 1) قراض کا دوسرا نام مضاربت ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی کا سرمایہ اور دوسرا اس سرمایہ سے محنت و تجارت کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔

2) تجارت کی پسندیدہ صورتوں میں سے ایک مضاربت ہے جب تک فریقین نیک نیت رہیں انہیں اللہ کی نصرت و مدد حاصل رہتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل فرماتے ہیں:

”أَنَا ثَلَاثُ الشَّرِيكِينَ مَالِمٌ يَخُنُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَذَا خَانَ خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِهِمْ
”میں دو شریکوں کا تیسرا ہوں جب تک ان میں سے کوئی دوسرے سے خیانت نہ کرے جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔“

(سنن ابو داؤد، کتاب البيوع، باب في الشركة، رقم: ۳۳۸۳)

3) معلوم ہوا صحابہ کے مقدس عہد میں سرمایہ اور محنت کی نفع میں برابر شراکت ہوتی تھی۔

4) مضاربت کی شکل میں مال محنت کرنے والے کے پاس بطور امانت ہوتا ہے اگر مال کسی وجہ سے ضائع ہو جائے

تو اس کا تاوان محنت کرنے والے پر نہیں ہے۔

5) اگر کوئی آدمی قرض لے کر کاروبار کرے اور مال تلف ہو جائے تو ایسی صورت میں مقروض نقصان کا ذمہ دار ہوگا

اور قرض لوٹانا اس کی ذمہ داری ہے۔ امیر المؤمنین کے بیٹوں کو بیت المال کی رقم بطور قرض دی گئی تھی۔

6) مضاربت میں فریقین کے نفع و نقصان میں برابر شریک ہونے کی شرط عائد کرنا درست نہیں بلکہ نقصان کی

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۱۰، ۱۱۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۰۲)۔ والدارقطني: ۳/

۶۳۔ والبغوي في شرح السنة (۲۱۸۳)۔

صورت میں سرمایہ دار کا سرمایہ اور محنت کرنے والے کی محنت رائیگاں جائے گی اور نفع کی صورت میں دونوں طے شدہ نفع میں شریک ہوں گے۔

۷۸ مضاربت میں صاحب مال کا شرعی طور پر جائز کاروباری شروط عائد کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی کو مضاربت پر اپنا مال دیتے تو شرط طے کرتے کہ مال سے جانوروں کی بیج نہ کرنا، نہ سمندری سفر کرنا، مال کو پانی کی گذرگاہ میں نہ لے جانا، اور اگر ان کاموں میں سے کوئی بھی کیا تو مال کی ضمانت تمہیں ادا کرنا ہوگی۔

(سنن دار قطنی، کتاب السیوع، رقم: ۳۰۱۴)

۷۹ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو بیت المال کی رقم بصرہ کے امیر سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے دی تھی۔

(موطا امام مالک کتاب القراض، باب ماجاء فی القراض)

۹۰ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نظر میں تمام رعایا برابر تھی اسی لیے انہوں نے اپنے بیٹوں کو دیگر لوگوں پر دی جانے والی برتری کو ناپسند فرمایا۔

۹۱ امیر و حاکم کو چاہیے کہ اپنوں اور غیروں کا برابر احتساب کرے کیونکہ قوانین کے نفاذ میں امتیازی سلوک معاشرے میں ظلم و نا انصافی کو جنم دیتا ہے جس سے انار کی پھلتی ہے۔

بَابُ الْحَجْرِ

[4]..... تصرف سے روکنے کا بیان

[۱۴۸۲]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: قُلْتُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَوْ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقِ فِي الْحَدِيثِ أَوْ هُمَا، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ابْتِاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْعًا، فَقَالَ عَلِيُّ: لَا تَبْنَ عُمَانَ فَلَاحْجَرَنَّ عَلَيْكَ وَأَعْلَمَ ذَلِكَ ابْنُ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: أَنَا شَرِيكَكَ فِي بَيْعِكَ، فَأَتَى عُمَانَ، فَقَالَ: احْجُرْ عَلَيَّ هَذَا. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا شَرِيكَهُ، فَقَالَ: عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَحْجُرْ عَلَيَّ رَجُلِي شَرِيكَهُ الزُّبَيْرُ؟ أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضَيْنِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنْ

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت ہے فرمایا، عبد اللہ بن جعفر نے مال خریدا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں گا اور تیرے خلاف تصرف نہ کرنے کا مقدمہ درج کروں گا۔ جب عبد اللہ بن جعفر نے یہ بات زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا، میں تیری بیج میں تیرا شریک ہوں۔ پھر وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اس کو (مال میں) تصرف سے روک دیں تو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اس کا حصے دار ہوں۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں ایسے آدمی کو تصرف سے کیسے روک

سکتا ہوں جس کا حصے دار زیر اللہ ہے۔

الشَّافِعِيُّ * .

بَابُ التَّفْلِيسِ

[5]..... کسی کو مفلس قرار دینے کا بیان

[۱۴۸۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی آدمی مفلس ہو گیا، پھر آدمی نے اپنا مال بیعیم (مفلس کے پاس) پالیا تو وہ (دوسروں کی نسبت) اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

[۱۴۸۴]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنا مال بیعیم مفلس آدمی کے پاس پالے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔“

نوٹ:..... جب کوئی شخص اس حد تک مقروض ہو جائے کہ وہ قرض ادا کرنے سے قاصر ہو تو ایسی صورت میں اس کے گھریلو اور دیگر سامان کو بیچ کر قرض ادا کرنا جائز ہے۔

اگر دیوالیہ ہونے والے انسان کے پاس قرض خواہ کی اصل چیز بیعیم موجود ہو تو ایسی صورت میں اس بیع کو بیع قرار دے کر مال واپس کیا جائے گا اور اگر دیوالیہ ہونے والے نے اس چیز میں تصرف کیا ہو تو یہ چیز دیگر اشیاء کی طرح

* فی اسنادہ مقال: اخرجه البيهقي: ٦١ / ٦ - وفي المعرفة السنن والآثار له بعد الحديث (٣٦٥٦) - وعبدالرزاق (١٥١٧٦).

* اخرجه مسلم، المساقاة، باب من ادرك ما باعه عند المشتري، وقد افلس، فله الرجوع (١٥٥٩).

* انظر الحديث السابق برقم (١٤٨٣)

مقروض کی ملکیت تصور کی جائے گی۔

❶ دیوالیہ شخص کا ساز و سامان قرض خواہوں میں قرض کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

❷ اگر کسی شخص پر اتنا قرض ہو جائے کہ وہ ادائیگی سے قاصر ہو تو اس کی صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ کے مال سے

معاونت کرنا درست ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ایک شخص نے پھل خریدے جن میں اسے خسارہ ہوا اور وہ بہت زیادہ مقروض ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تصدقوا علیہ“ اس پر صدقہ کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صدقہ کیا لیکن اس سے اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا:

”خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك“

”تمہیں جو کچھ ملتا ہے لے لو اس کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين، رقم: ۱۵۵۶)

[۱۴۸۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُعْتَمِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ.....

مدینہ کے قاضی ابوخلدہ الرقی نے بیان کیا کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مفلس آدمی کو لے کر آئے تو انہوں نے فرمایا: اسی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی آدمی فوت ہو گیا یا مفلس ہو گیا تو سامان کا مالک جب اپنے مال کو بیچنے اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ، فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ التَّفْلِيسِ، وَهِيَ مَا فِيهِ *.

بَابُ اللَّقْطَةِ

[6]..... گمشدہ چیز ملنے کا بیان

[۱۴۸۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

* أخرجه ابو داود، البيهقي، باب في الرجل يفسد فيجد الرجل متاعه بعينه عنده (۳۵۲۳)۔ وابن ماجه، الاحكام، باب من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۶۰)۔ وصححه ابن الجارود (۶۳۴)۔ والحاكم ۲/ ۵۰۔ والذهبي.

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے لقطہ (راستے میں گری چیز کے اٹھا لینے) کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی تھیلی اور بندھن کی خوب جانچ پڑتال کرو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اس عرصہ میں اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو ورنہ وہ چیز تمہاری ہے۔“

عَنْ زَيْدِ مَوْلَى الْمُنبِئِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ، فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَاتِمٍ عَرَفَهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَسَانِكَ بِهَا)). *

نوٹ: ① گمشدہ چیز اٹھانے والے کو چاہیے کہ اس چیز کی حفاظت کرے۔

② گم شدہ چیز کا مالک چیز کی صحیح نشانیاں بتا دے تو اسے واپس لوٹانا ضروری ہے۔

③ اٹھانے والے کے پاس گمشدہ چیز امانت ہے۔

④ چیز کے گم ہو جانے سے مالک کی ملکیت زائل نہیں ہوتی۔

⑤ گمشدہ چیز ملنے پر اس کا ایک سال تک اعلان کرنا ضروری ہے۔

⑥ اگر سال گزرنے کے بعد مالک آجائے تب بھی اسے وہ چیز واپس کرنا ہوگی۔

⑦ سال گزرنے کے بعد گمشدہ چیز کو اپنی ضرورت میں خرچ کرنا جائز ہے لیکن مالک آجانے پر (خرچ کرنے والا) اس کا ضامن ہوگا۔

⑧ گری چیز کو اٹھا کر چھپا لینا یا اسے ہضم کر جانے کی نیت سے اٹھانا کسی صورت بھی جائز نہیں۔

⑨ اسلام نے امانت و دیانت سے متعلق اتنے شاندار اصول متعارف کروائے ہیں جن پر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے اللہ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان اصولوں کو اپنا کر فلاح و بہبود کے راستے کو اپنائیں۔

[۱۴۸۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلًا بِطَرِيقِ الشَّامِ، فَوَجَدَ صُرَّةً فِيهَا ثَمَانُونَ دِينَارًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَرَفَهَا عَلَى أَبْوَابِ

عبيد اللہ بن بدر نے بیان کیا کہ اس نے شام کے راستوں پر سفر کیا تو انہوں نے راستے میں ایک تھیلی پائی جس میں اسی دینار تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے اس کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے دروازوں پر اس کا

* أخرجه البخاری، المساقاة، باب شرب الناس وسقى الدواب من الأنهار (۴۳۷۲)۔ ومسلم، اللقطة، باب

معرفة العفاص ولو كء وحكم ضالة الغنم والإبل (۱۷۲۲)۔

المَسْجِدِ، وَادْكُرْهَا لِمَنْ يَفْدُمُ مِنَ الشَّامِ سَنَةً، اعلان کرو، اور ایک سال تک جو بھی شام سے آئے اسے
فَإِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَشَأْنُكَ بِهَا. * بتاؤ اور جب سال گزر جائے، تو وہ تھیلی تمہاری ہے۔

نوٹ: ① معلوم ہوا گمشدہ چیز کا مالک فوری طور پر نہ مل سکے تو اس کا سال بھر موقع بہ موقع اعلان کرنا چاہیے۔
② تشہیر کے لیے تمام ممکنہ ذرائع، اخبارات، ریڈیو، نیوز چینلز وغیرہ کا استعمال درست ہے۔
③ جس علاقے سے گمشدہ چیز ملے تشہیری مہم کا مرکز بھی خاص طور پر وہی علاقہ ہونا چاہیے۔

[۱۴۸۸] أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً، فَجَاءَ إِلَى عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ لُقْطَةً، فَمَاذَا
تَرَى؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: عَرَفَهَا. قَالَ: قَدْ
فَعَلْتُ. قَالَ: زِدْ. قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَ: لَا
أَمْرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا.
أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ
مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے راستے سے
گری پڑی کوئی چیز اٹھالی پھر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس آیا اور کہا میں نے لقطہ پائی ہے، اب کیا کروں؟ تو
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا اعلان کرو، اس نے کہا: میں
نے کیا، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، مزید کرو، اس نے کہا، میں
نے بہت کیا پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز
کے کھانے کا حکم نہیں دیتا، اگر تو چاہتا تو اسے نہ پکڑتا۔

نوٹ: ① گری پڑی چیز کو اٹھالینا جائز ہے جیسا کہ گذشتہ احادیث سے واضح ہے۔

② ہلکی قیمت کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھا کر استعمال کر لینے میں حرج نہیں ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راستے میں کھجور پر نظر پڑی تو آپ نے فرمایا:

”لولا أني أخاف أن تكون من الصدقة لا كلتها“

”اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ یہ (کھجور) صدقہ کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔“

(صحیح بخاری، کتاب اللقطة، باب اذا وجد تمر في الطريق، رقم: ۲۴۳۱۔ مسلم، رقم: ۱۰۷۱)

③ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا سائل کو لقطہ کے استعمال کی اجازت نہ دینا ان کے تقویٰ کی علامت ہے ورنہ ایک سال کی
تشہیر کے بعد گمشدہ چیز کا استعمال جائز ہے۔ دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۸۶۔

* صحیح: اخرجہ البيهقي: ۱۹۳ / ۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۸۱۸)۔ ومالك في الموطأ، الأفضية،
ب القضاء في اللقطة.

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۱۸۸ / ۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۸۲۴)۔ وابن ابی شيبة (۲۱۶۳۴)۔
مالك في الموطأ، الأفضية، باب القضاء في اللقطة.

کِتَابُ الشُّفْعَةِ وَالصُّلْحِ وَإِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

شفعہ، صلح اور بنجر زمین کو آباد کرنے کے مسائل

بَابُ الشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمْ

[1]..... حق شفعا اس جائیداد میں ہے جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو

[۱۴۸۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ)). *
سعيد بن مسيب ۛ اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حق شفعا اس جائیداد میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو، جب حدود کا تعین کر دیا جائے تو پھر شفعا کا حق نہیں ہے۔“

[۱۴۹۰]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ. *
جابر بن عبد اللہ ۛ کے واسطے سے بھی رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح یا اس کے ہم معنی مروی ہے۔

* صحیح ثبت موصولاً: اخرجہ ابن ماجہ، الشفعا، باب اذا وقعت الحدود فلا شفعا (۲۴۹۷)۔ والبیہقی: ۶/

۱۰۲، ۱۰۴۔ و صححه ابن حبان.

* اخرجہ البخاری، البيوع، باب بيع الشريك من شريكه (۲۲۱۳)، (۲۲۱۴).

[۱۴۹۱]..... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....
 عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَابِرٌ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الشفعة فيما لم يقسم فإذا وقعت الحدود فلا شفعة)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ
 الْإِحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ الْخِلَافِ الْحَدِيثِ .

نوٹ: ❶ وہ مشترک زمین و مکان یا باغ جسے شریک کو بتائے بغیر کسی دوسرے کو بیچ دیا گیا ہو تو اسے مقررہ معاوضے کے بدلے شریک کی طرف منتقل کرنے کا نام ”شفعة“ ہے۔
 ❷ شفعة مشروط ہے اور ایک شریک دوسرے کو اپنا حصہ بیچ سکتا ہے۔
 ❸ زمین و مکان وغیرہ کی تقسیم سے قبل بیچ درست ہے۔
 ❹ جب جائیداد تقسیم ہو جائے تو حق شفعة ختم ہو جاتا ہے۔
 ❺ مشترک اشیاء کو شراکت دار کو اطلاع دیے بغیر فروخت کرنا درست نہیں۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من كان له شريك في ربة أو نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكة فان رضى أخذ، وان كره ترك))

”جس کا زمین یا باغ میں کوئی حصے دار موجود ہو اس کے لیے اپنے شریک کو بتائے بغیر اس (زمین یا باغ) کو فروخت کرنا جائز نہیں۔ اگر شریک چاہے تو خود لے لے اور اگر چاہے نہ لے۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب الشفعة، رقم: ۱۶۰۸)

بَابُ شَفْعَةِ الْجَارِ

[2]..... ہمسائے کے شفعة کا بیان

[۱۴۹۲]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: سُفْيَانُ أَخْبَرَهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ.....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الجار أحق بشفعتيه)). أَخْرَجَهُ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پڑوسی شفعة کا زیادہ حقدار ہے۔“

❶ اخراجه مسلم، المساقاة، باب الشفعة (۱۶۰۸).

مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . *

قوائد: ❶ وہ پڑوسی جو زمین یا باغ میں شریک نہیں اس کو شفعہ کا حق حاصل ہے یا نہیں اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ راجح یہی ہے کہ مجرد ہمسائیگی سے شفعہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے مشترک راستہ ہونا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

❷ اگر زمین یا مکان کے فروخت کے وقت شریک ہمسایہ موجود نہ ہو تو اس کے آنے پر بھی اسے حق شفعہ حاصل ہوگا۔
❸ ”جَارٌ“ کا لفظ اہل لغت کے ہاں شریک کار، جائیداد یا تجارت میں ساجھی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

(القاموس الوحید: ۲۹۷)

بَابُ الصَّلْحِ وَنَحْوِهِ [3]..... صلح اور اُس سے متعلقہ مسائل کا بیان

[۱۴۹۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ رضي الله عنه سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا فَرْقَ بَيْنَ بَيْعِ بَيْتَيْنِ بَيْنَهُمَا بَيْعٌ وَبَيْنَ بَيْعِ بَيْتَيْنِ بَيْنَهُمَا بَيْعٌ» فَرَمَا: «نَهْ أَبْتَدَاءُ نَقْصَانٍ بِبَيْعَانَا هُوَ وَأُورِئَهُ نَهْ نَقْصَانٍ كَيْفَ ضَرَرًا وَلَا إِضْرَارًا» . *

بدلے نقصان دینا ہے۔“

قوائد: ❶ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں پیار و محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

❷ ابتداء کسی کو نقصان پہنچانا یا نقصان کے بدلے نقصان پہنچانا دونوں سے اجتناب کرنا اور غنود درگزر سے کام لینا افضل و بہتر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ٥٠﴾

(الشوری: ۴۰)

”اور برائی کا بدلہ اسی طرح کی برائی ہے اور جو درگزر کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بے شک اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتے۔“

❸ مسلمانوں کے باہمی معاملات عدل و انصاف اور حسن سلوک پر مبنی ہوتے ہیں مگر افسوس آج مسلمان باہم

* أخرجه البخاری، الحیل، باب فی الهبة والشفعة (۶۹۷۷)، (۶۹۸۱).

* أخرجه البيهقي: ۶/ ۱۵۷، ۷۰- وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۶۴)- والدارقطني: ۳/ ۷۷، ۴/ ۲۸۸-

وصححه الحاكم: ۲/ ۵۷، ۵۸- والالبانی فی الصحیحة (۲۵۰).

دست و گریباں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے دکھائی دیے ہیں۔ کسی شاعر نے ہماری اسی حالت زار کو بیان کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے۔

اب درندوں سے نہ ہواؤں سے ڈر لگتا ہے
کیا زمانہ ہے کہ انسانوں سے ڈر لگتا ہے
عزت نفس کسی شخص کی محفوظ نہیں
اب تو اپنے ہی نگہبانوں سے ڈر لگتا ہے
خون ریزی کا یہ عالم ہے خدا خیر کرے
اب مسلمانوں کو مسلمانوں سے ڈر لگتا ہے

[۱۴۹۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ))، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللَّهِ لَأَرْمِينَنَّ بِهَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ *
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔“ اعرج نے کہا پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، یہ کیا ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اس بات کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا رہوں گا۔

نوٹ:..... ❶ اس حدیث میں ایک ہمسائے کے دوسرے ہمسائے پر موجود حقوق کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

❷ اگر ہمسایہ ہمسائے کی دیوار استعمال کرے تو اسے روکنا درست نہیں۔

❸ ”لارمین بین اکتافکم“ کا مطلب ہے تم اس حدیث پر عمل کرو یا نہ کرو میں تمہیں یہ شرعی حکم سناتا رہوں گا۔

❹ دعوت و تبلیغ کے معاملہ میں کسی قسم کی رورعایت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حق کو چھپانا کبیرہ گناہ ہے۔

❺ لوگ جن احادیث کی مخالفت کر رہے ہوں انہیں بار بار بیان کرنا سلف کا طریقہ ہے۔

❻ امیر و حاکم کے لیے لازم ہے کہ جب لوگ شرعی احکام سے غفلت برتیں تو وہ ان پر زبردستی ان کا نفاذ کرے۔

* أخرجه البخاری، المظالم، باب لا یمنع جارٌ جارہ ان یغرز خشبہ فی جدارہ، رقم: ۲۴۵۳۔ ومسلم، المساقا، باب غرز الخشبہ فی جدار الجار، رقم: ۱۶۰۹۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث رسول ﷺ کی مخالفت دیکھ کر غم و غصہ کا اظہار کرتے تھے اللہ ہمیں بھی ایسا جذبہ

نصیب فرمائے۔ آمین

[۱۴۹۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

یحییٰ مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے عریض مقام سے چھوٹی نالی اپنی فصل تک کے لیے بنائی، تو انہوں نے اسے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزارنا چاہا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، ضحاک نے اس بارے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے راستہ دے دیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو چیز تیرے بھائی کے لیے نفع مند ہے تو اس سے اسے کیوں روکتا ہے حالانکہ وہ تیرے لیے بھی نفع مند ہے کہ تیرے ساری زمین کو پانی بغیر مشقت کے مل جائے گا، پھر بھی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ نالی ضرور گزرے گی اگرچہ تیرے اوپر سے ہی کیوں نہ گزرے۔

نوٹ: ❶ باہمی تعاون و محبت و پیار کی علامت ہے جس سے معاشرے میں احساس کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور گھٹن کا خاتمہ ہوتا ہے۔

❷ جب دو مسلمانوں میں باہم اختلاف ہو تو حاکم و امیر کی ذمہ داری ہے ان کے درمیان صلح کروادے۔

❸ اگر فریقین میں سے کوئی ایک صلح پر آمادہ نہ ہو تو حاکم زبردستی دوسرے کو حق دلا سکتا ہے۔

[۱۴۹۶]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بچے ہوئے پانی کو اس لیے روکا کہ اس سے گھاس روکے تو اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

❶ اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۱۵۷ / ۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۶۹)۔ ومالك في الموطأ، الاقضية، باب القضاء في المرفق.

رَحْمَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ اِبْنِي رَحْمَتِ كُورُوك لِيْسَ كَغَـ“
 الْأَحَادِيثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ
 وَالشَّافِعِيِّ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ
 وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ
 الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

نوٹ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((المسلمون شركاء في ثلاث: في الماء والكلاء والنار))

”مسلمان تین چیزوں میں ایک دوسرے کے شریک ہیں، گھاس، پانی اور آگ۔“

(سنن ابو داؤد، کتاب الاجارة، باب فی منع الماء، رقم: ۳۴۷۷)

2 دریاؤں، چشموں اور تلابوں کا پانی سب کی مشترکہ ملکیت ہے لیکن اگر کسی نے مال خرچ کر کے ٹیوب ویل یا ملکا

لگایا ہو تو وہ اسی کی ملکیت ہوگا۔

3 ضرورت سے زائد پانی کو روکنا درست نہیں چاہے ذاتی اخراجات سے ہی وہ پانی حاصل کیوں نہ کیا گیا ہو۔

4 گھاس کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ پر کوئی کنواں یا تالاب موجود ہو اور وہاں گھاس بھی آگ پڑے تو پہلے آنے والا دوسروں کو اس جگہ سے پانی اس لیے نہ دے کہ اگر وہ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے یہاں لائیں گے تو وہ جانور گھاس بھی چریں گے لہذا گھاس کو بچانے کی غرض سے بھی زائد پانی کو روکنا ناجائز ہے۔

5 ضرورت کی چیزوں کو ایک دوسرے سے روکنا اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

بَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

[4]..... بنجر زمین آباد کرنے کا بیان

[۱۴۹۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ.....

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فِيهَا لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ). *

عروہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کی ہے، اور ظالم حق نہیں ہے۔“

* أخرجه البخاری، المساقاة، باب فمن قال: ان صاحب الماء احق بالماء حتى..... الخ (۲۳۵۳). ومسلم، المساقاة، باب تحريم بيع فضل الماء الذي يكون في الصلاة..... الخ (۱۵۶۶).
 * ثبت موصولاً: أخرجه الترمذی، الأحكام، باب ما ذكر في احياء الأرض الموات (۱۳۷۸). وقال ”حسن غريب“ - وابوداؤد، الخراج والفي والإمارة، باب في احياء الموات (۳۰۷۳).

أَبِيهِ.....

علقمہ بن نھلہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا، بیچ والی زمین بے شک زمین کے لیے بھی کہاں ہے۔ تو ابن فرقد اسلمی نے یہ سمجھا کہ میں نے ان کے حق سے اپنا حق نہیں پہچانا لہذا میرے لیے مروہ کی سفیدی (یعنی غیر آباد زمین) اور ان کے لیے اس کی سیاہی (یعنی آباد زمین) ہے۔ جب یہ بات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے فرمایا: مینڈوں کے علاوہ کی جگہ کسی کے لیے نہیں ہے۔ بے شک بجز زمین کو زندہ کرنا (آباد کرنا) جو کھیتی کی صورت میں ہو، یا کٹواں کھودنے کی صورت میں یا مینڈوں کے اٹھانے کی صورت میں، وہ تصرف کے باطل کرنے کی طرح ہے، یعنی اس کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو تصرف سے ممانعت والی چیز کا ہوتا ہے۔“

بَابُ مِنْهُ فِي إِقْطَاعِ الدُّورِ وَالْعَقِيقِ

[5]..... گھروں کو معین کرنے اور عقیق کا بیان

[۱۵۰۲]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

یحییٰ بن جعدہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگوں کے لیے گھروں کو معین کیا، جب بنو زہرہ کے ایک قبیلے جنہیں بنو عبد بن زہرہ کہا جاتا تھا نے کہا کہ ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہمارے گھروں سے ہٹائیں (یعنی ہمارے گھروں کے

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضَلَةَ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ قَامَ بِفِنَاءِ دَارِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: سَنَامُ الْأَرْضِ إِنَّ لَهَا سَنَامًا، زَعَمَ ابْنُ فَرْقَدِ الْأَسْلَمِيُّ أَنِّي لَا أَعْرِفُ حَقِّي مِنْ حَقِّهِ لِي بِيَاضِ الْمَرْوَةِ وَلَهُ سَوَادُهَا، وَلِي مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لِأَحَدٍ إِلَّا مَا أَحَاطَتْ عَلَيْهِ جُدْرَانُهُ، إِنَّ إِحْيَاءَ الْمَوَاتِ مَا يَكُونُ زَرْعًا أَوْ حَفْرًا أَوْ يُحَاطُ بِالْجُدْرَانِ وَهُوَ مِثْلُ إِبْطَالِهِ التَّحْجِيرِ، يَعْنِي مَا يَعْمُرُ بِهِ مِثْلَ مَا يُحَجَّرُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

* اسنادہ ضعیف لجهالہ حسن بن القاسم الأزرقی و لإنقطاع بین علقمة بن نضلة و عمر بن الخطاب: اخرجہ البيهقي: ۶ / ۱۴۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۰).

ابْتَعَثْنِي اللَّهُ إِذَنْ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةَ لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ)). *

پاس انہیں قطعہ زمین نہ دیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے کیوں بھیجا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتے جو مہمانوں کے حقوق ادا نہیں کرتی۔“

[۱۵۰۳]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْطَعَ الْعَقِيقَ أَجْمَعَ، وَقَالَ: أَيُّنَ الْمُسْتَقْطَعُونَ؟ وَالْعَقِيقُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

ہشام اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو قطعہ زمین دیا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقیق کے علاقے کے قطعہ بنائے اور لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: قطعہ زمین کا مطالبہ کرنے والے کہاں ہیں؟ اور عقیق مقام مدینہ کے قریب ہے۔

نوٹ:..... معلوم ہو اسر براہ مملکت کسی آدمی کو اس کی ملک و ملت اور دینی خدمات کے عوض لاوارث زمین

الاٹ کر سکتا ہے۔

بَابُ الْجَمِيِّ

[6]..... چراگاہ کا بیان

[۱۵۰۴]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا جَمِيَّ إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)). *

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی چراگاہ نہیں مگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“

* ثبت موصولاً: أخرجه الطبرانی (۱۰۵۳۴)۔ والبيهقي: ۶ / ۱۵۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۳۸)۔ وقال الهيثمي في مجمع الزوائد: ۴ / ۱۹۷۔ ”رجالہ ثقات“ وقال المنذر في الترغيب والترهيب: ۳ / ۱۱۹۔ ”استادہ جيد“ وقال ابن حجر في التلخيص الحبير: ۳ / ۶۳۔ ”استادہ قوی“۔

* استنادہ ضعیف لإرساله: أخرجه البيهقي: ۶ / ۱۴۶، ۱۴۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۷۴۸)۔

* أخرجه البخاري، المساقاة، باب لا حمى إلا لله ورسوله (۲۳۷۰)۔

.....: ﴿۱﴾ معلوم ہوا حاکم و امیر کے لیے کسی جگہ کو بطور چراگاہ خاص کر لینا اور دوسرے لوگوں کو وہاں آنے سے روک دینا جائز ہے لیکن عام لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔

﴿۲﴾ حاکم و امیر کی مختص کی ہوئی چراگاہ میں بیت المال کے جانور چریں گے۔

﴿۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ سے بیس میل کی مسافت پر مقام نقیع میں چراگاہ بنوائی تھی۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ۲۳۷۰)

[۱۵۰۵]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہنی نامی اپنے ایک غلام کو (سرکاری) چراگاہ کا نگران مقرر کیا، تو اس سے مخاطب ہو کر کہا، اے ہنی! اپنے ہاتھوں کو روک رکھنا (یعنی کسی پر ظلم نہ کرنا)، مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ گئے جنوں اونٹوں اور گنی چنی بکریوں والوں کو چراگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دینا، اور ابن عوف (مراد عثمان رضی اللہ عنہ ہیں) اور (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) ابن عوف جیسے امیر (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے موبیشیوں کے بارے میں احتیاط کرنا (یعنی ان کے دولت مند ہونے کی وجہ سے انہیں غرباء پر مقدم نہ کرنا) کیونکہ اگر ان کے جانور ہلاک ہو جائیں تو یہ کھجور کے باغات اور کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر لیں گے اور (موبیشیوں کے ہلاک ہونے کی صورت میں) گنی چنی بکریوں والا اپنے بچوں کی فریاد لے کر آئے گا اور کہے گا، اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! تو کیا میں انہیں جھوڑ دوں، تیرا باپ نہ ہو (ان کو پالنا)۔ ان کے لیے پانی اور چارے کا بندوبست کرنا درہم و دینار سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ کی قسم! شاید یہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَعْمَلَ مَوْلَى لَهُ يُقَالُ لَهُ: هُنَى عَلَى الْجَمَى، فَقَالَ لَهُ: يَا هُنَى، ضَمَّ جَنَاحَكَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ. وَأَدْخَلَ رَبَّ الصُّرَيْمَةَ وَالْغُنَيْمَةَ. وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنَ عَفَّانَ وَنَعَمَ ابْنَ عَوْفٍ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهَلَّكَ مَا شِئْتَهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى نَخْلِ وَرَزَعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الْغُنَيْمَةِ يَأْتِي بِعِيَالِهِ فَيَسْأَلُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَفْتَارِكُهُمْ أَنَا؟ لَا أَبَا لَكَ، فَالْمَاءُ وَالْكَلاَّ أَهْوَنُ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَإِنَّمُ اللَّهُ لَعَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَيُّ قَدْ ظَلَمْتَهُمْ إِنَّهَا لِبِلَادُهَا قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ. وَلَوْ لَا أَمْوَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَمَيْتُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

✽ اخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب اذا سلم قوم في دار الحرب ولهم مال وارضون فهم لهم (۳۰۹)۔

لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے کیونکہ یہ ان کی زمینیں ہیں، انہوں نے دور جاہلیت میں اس کے لیے لڑائیاں لڑیں، اور اسلام لانے کے بعد بھی یہ انہیں کے پاس ہیں۔ اور اگر وہ مال (مراد گھوڑے ہیں) نہ ہوتا جس پر میں لوگوں کو جہاد میں سوار کرتا ہوں تو میں مسلمانوں کی زمینوں میں سے تھوڑی سی زمین بھی چراگاہ نہ بناتا۔

.....: ❶ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی، خلیفہ دوم انتہائی زیرک و معاملہ فہم تھے۔

❷ چراگاہ کی حفاظت کے لیے ملازم رکھنا درست ہے۔

❸ ملازم کو اس کی ملازمت سے متعلق ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے فرائض اچھے انداز سے انجام

دے سکے۔

❹ حکومت کا فریضہ ہے کہ ضرورت مند افراد کو صاحبِ ثروت افراد پر سرکاری وسائل تقسیم کرتے وقت

ترجیح دے۔

❺ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مالدار صحابہ کرام میں سے تھے۔

❻ حکمران اگر کسی چراگاہ کو مخصوص کر لے تو اسے چاہیے کہ رعایا کو بھی اسے استفادہ کی اجازت دے۔ تاہم کسی

مصلحت کے تحت وہاں سے دوسرے کو استفادہ سے روکنا بھی جائز ہے۔



24

کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ وَالصَّيْدِ وَالدَّبَائِحِ

کھانے، شکار اور قربانی کے مسائل

بَابُ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

[1]..... گھوڑوں کے گوشت کا بیان

[۱۵۰۶]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ.*

جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھے کے گوشت سے منع کیا۔

.....: ﴿۱﴾ معلوم ہوا گھوڑا احلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

﴿۲﴾ پالتو اور گھریلو گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

﴿۳﴾ گدھوں کی حرمت ۷ ہجری غزوہ خیبر کے موقع پر نازل ہوئی۔

[۱۵۰۷]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ فَاطِمَةَ.....

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑا نحر کیا پھر ہم نے اس کے گوشت کو کھایا۔

* أخرجه الترمذی، الأطعمة، باب ماجاء فی أكل لحوم الخيل (۱۷۹۳)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ"۔ والنسائی،

الصيد والذبائح، باب اباحة أكل لحوم محر الوحش (۴۳۴۸)۔ وصححه ابن حبان.

أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
وَعِمْرَةَ الْأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ
الشَّافِعِيِّ. *

بَابُ فِي الضَّبُعِ

[2].....بجو کا بیان

[۱۵۰۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

ابن ابی عمار سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے جابر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بجو کا شکار جائز ہے؟ تو
انہوں نے فرمایا، ہاں پھر میں نے پوچھا، کیا اس کا کھانا
درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر
پوچھا، آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو
انہوں نے فرمایا: ہاں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصِيدُ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ:
أَتَوْكُلُّ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ. *

[۱۵۰۹]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

ابن ابی عمار سے روایت ہے فرمایا میں نے جابر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بجو کا شکار جائز ہے؟ تو
انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر پوچھا کیا اس کا کھانا
درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر
پوچھا، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟
انہوں نے فرمایا: ہاں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصِيدُ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ:
أَتَوْكُلُّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَ
الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ
الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. *

* أخرجه البخاری، الذبائح، والصید، ناب النحر والذبیح (۵۵۱۲)۔ ومسلم، الصید والذبائح، باب اباحة أكل
لحم الخیل (۱۹۴۲)۔

* أخرجه الترمذی، الحج، باب ما جاء فی الضبع یصیها المحرم (۸۵۱)۔ وقال "حسن صحیح"۔ والنسائی،
مناسک الحج، باب ما لا یقتله (۲۸۳۹)۔ وصححه ابن خزیمہ (۲۶۴۵)۔ وابن الجارود (۴۳۸)۔ والحاکم: ۱/

۴۵۲۔ وابن حبان۔ انظر الحدیث السابق برقم: ۱۵۰۸۔

نوٹ: ① صنغ کے معنی میں اختلاف ہے قاموس الوحید میں صنغ کا معنی یوں بیان ہوا ہے (i) لگڑ بھگا (لگڑ بگڑ) بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ (ii) بچو، یہ لفظ مادہ کے لیے ہے اور کبھی نر اور مادہ دونوں کے لیے آتا ہے۔ (القاموس الوحید ص: ۹۶۰)

② صنغ کا کھانا حلال اور جائز ہے۔

③ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا شکار بھی جائز ہے۔

④ مسائل دریافت کرتے وقت دلیل کا تقاضا درست ہے جو لوگ دلیل کے مطالبے پر سخت یا ہو جاتے ہیں ان کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

بَابُ فِي الضَّبِّ

[3]..... گوہ کا بیان

[۱۵۱۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ: ((لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا مُحَرَّمَةً)). *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔“

[۱۵۱۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. *
ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

[۱۵۱۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَشْكُ، أَقَالَهُ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْمُغْبِرَةَ أَنَّهُمَا دَخَلَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. *
ابن عباس اور خالد بن مغیرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی ہوئی گوہ لائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میمونہ رضی اللہ عنہا

* اخرجہ النسائی، الصيد والذبائح، الضب (۴۳۲۰)۔ والبیہقی: ۹/ ۳۲۲۔ واحمد: ۲/ ۵، ۱۳، ۴۳، ۱۱۵،

۱۱۶۔ وصححه الحاكم: ۱/ ۴۸۴۔

* اخرجہ البخاری، الذبائح والصيد، باب الضب (۵۵۳۶)۔ ومسلم، الصيد والذبائح، باب اباحة الضب (۱۹۴۳)۔

کے گھر میں موجود عورتوں نے کہا، تم رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کے متعلق بتا دو جو آپ کھانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ گوہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ ہمارے علاقے میں نہیں ہے، اس لیے طبیعت نہیں مانتی ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ مِّمُونَةٌ فَأَتَى بِضَبٍّ مَحْنُوزٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مِيمُونَةَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّهُ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. فَقُلْتُ: أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

نوٹ: گوہ حلال ہے۔

عزیز واقارب اور دوست احباب کی گھر میں دعوت کرنا مسنون ہے۔

رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔

ہر حلال چیز کا کھانا ضروری نہیں اگر طبیعت نہ چاہے تو اس کو چھوڑ دینا جائز ہے۔

جو عمل رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا جائے اور آپ اس پر خاموشی اختیار فرمائیں تو ایسی حدیث کو تقریری

حدیث کہتے ہیں، یہ حدیث بھی قولی اور فعلی احادیث کی طرح حجت و دلیل ہے۔

بَابُ الْمَيْتَانِ وَالذَّمَّانِ

[4]..... دومری ہوئی چیزوں اور دو خونوں کا بیان

[۱۵۱۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحَلَّتْ لَنَا مَيْتَانِ وَذَمَّانِ،" "دومری ہوئی چیزیں اور دو خون ہمارے لیے حلال

* اخراجہ البخاری، الذبائح، والصيد، باب الضب (۵۵۳۷)۔ ومسلم، الصيد والذبائح، باب اباحة الضب

الْمَيْتَانِ: الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالذَّمَانُ: أَحْسَبُهُ
 قَالُ: الْكَيْدُ وَالطَّحَالُ“. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ
 الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. *
 ”وہ جگر اور تلی ہیں۔“

نوٹ: اس حدیث کا سند موقوف ہونا صحیح ہے تاہم یہ مرفوعہ کے حکم میں ہے کیونکہ صحابی ”أُحِلَّتْ لَنَا“ کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

- ② معلوم ہوا ٹڈی اور چھلی اپنی طبعی موت میں یا کسی اور سبب سے ہر دو صورت میں ان کا کھانا حلال ہے۔
- ③ کبھی اور تلی اگر چہ جتے ہوئے خون میں ہیں تاہم یہ بھی حلال ہیں۔
- ④ یہ حدیث قرآن کی آیت: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمَيْتَاتِ وَالذَّمَّ﴾ (البقرة: ۱۷۳) بے شک تم پر مردار اور خون حرام ہے کے عموم کی تخصیص کرتی ہے۔
- ⑤ قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں ایک کے بغیر دوسرے کو سمجھنا ممکن نہیں۔
- ⑥ قرآنی آیات کی بہترین تفسیر احادیث رسول ﷺ ہیں۔

بَابُ: فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

[5]..... بچھنے لگائے والے کی کمائی کا بیان

[۱۰۱۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ: أَنَّ مُحَيِّصَةَ
 سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ
 الْحَجَّامِ، فَنَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ:
 ((أَطْعِمَهُ رَقِيقَكَ، وَأَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ)). *
 حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ محیصہ رضی اللہ عنہا نے
 رسول اللہ ﷺ سے سبکی لگانے کی کمائی کے متعلق
 دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان کو اس سے منع کر دیا۔ وہ
 برابر آپ ﷺ سے اس کے متعلق بات چیت کرتے
 رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس (کمائی)
 کو اپنے غلام کو کھلا دے، اور چارہ خرید کر پانی کھینچنے
 والے اونٹ کو کھلا دو۔“

* اسنادہ ضعیف، لضعف عبدالرحمن بن زید، اخرجہ ابن ماجہ، الأطلعة، باب الكبد والطحال (۳۳۱۴)۔
 واحمد: ۹۷ / ۳ / وللحدیث طریق آخر موقوف له حکم المرفوع اخرجہ البيهقي: ۱ / ۲۵۴ وقال ”هذا اسناد صحيح“.
 * اخرجہ الترمذی، البيوع، باب ماجاء فی كسب الحجام (۱۲۷۷) وقال ”حسن صحيح“۔ وابدوداد، البيوع،
 باب فی كسب الحجام (۳۴۲۲)۔ وابن ماجه، التجارات، باب كسب الحجام، رقم: ۲۱۶۶۔ وصححه ابن
 الجارود (۵۸۳)۔ وابن حبان.

[۱۵۱۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيَّبَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((اعْرِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ)). *

سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت مانگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کر دیا، (کہ یہ اجرت نہ لو) اس کے بعد وہ برابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے رہے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس (اجرت) کو پانی کھینچنے والے اونٹ اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔“

.....: **حکایت** ۱: حجام (سیگی لگانے والے) کی کمائی درست ہے تاہم اس پیشہ کو شریعت نے پسند نہیں کیا۔

۱ موجودہ دور میں نایوں کا پیشہ جس میں وہ سر وغیرہ کے بال کاٹتے ہیں اگر شریعت کے خلاف کوئی کام جیسے ڈاڑھی مونڈنا وغیرہ نہ کریں تو اس کی اجرت بھی جائز ہے۔

[۱۵۱۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَجَّمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُحَقِّقُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. *

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیگی لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مالکوں کو ان کے خراج میں تخفیف کا حکم دیا۔

.....: **حکایت** ۲: اگر سیگی لگانے والے کی کمائی ناجائز ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طیبہ کو اجرت نہ دیتے۔

معلوم ہوا سیگی لگانے کی اجرت لینا جائز ہے۔

۲ جائز کاموں میں سفارش کرنا مسنون ہے۔

۳ علاج کروانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

[۱۵۱۷]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: احْتَجَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: نَعَمْ حَجَّامُهُ أَبُو طَيْبَةَ،

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیگی لگوائی تو انہوں نے فرمایا، ابو طیبہ نے

* انظر الحديث السابق برقم (۱۵۱۴)

* اخرجه البخاری، البيوع، باب ذكر المحجم (۲۱۰۲).

فَاعْطَاهُ صَاعَيْنِ ، وَأَمَرَ مَوْلِيَهُ أَنْ يُخَفِّقُوا عَنْهُ مِنْ ضَرْبِيَّتِهِ ، وَقَالَ: ((إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ لَصَبِيَانِكُمْ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَلَا تُعْدِبُوهُمْ بِالْغَمَزِ)).¹

آپ ﷺ کو سیگی لگائی اور آپ ﷺ نے انہیں دو صاع دیئے، اور ان کے مالکوں سے کہا کہ ان کے خراج سے کچھ کمی کر دو اور فرمایا: ”تمہارے بہترین علاج میں سے کھینچنے لگانا ہے اور قسط بحرئیں صبیانکم من العذرة، ولا تعدبوهم بالغمز۔“

لیے ہے اور انہیں حلق دبا کر ایذا مت دو۔“

نوٹ:..... 1 بیماری کے علاج کے لیے جسم کے متاثرہ حصہ سے خون نکالنے کے عمل کا نام سیگی لگانا ہے، یہ اہل عرب کا مشہور طریقہ علاج تھا۔

2 سیگی لگوانا مسنون ہے اور بہترین طریقہ علاج ہے۔

3 ”القسط“ ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال ہوتی ہے۔

(القاموس الوحید: ۱۳۱۰)

4 معلوم ہوا قسط بحرئیں عود ہندی بچوں کے دردِ حلق کے لیے اکسیر ہے۔

5 ”عذرة“ ایک ورم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرتِ خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے اکثر یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب عذره ستارے نکلنے ہیں یعنی وسط گرما میں اور وہ پانچ ستارے ہیں شعری ستارے کے تلے بعض نے کہا عذره وہ زخم ہے جو ناک اور حلق کے درمیان بچوں کو ہو جاتا ہے۔ عرب کی عورتیں اس کا علاج اس طرح کرتی تھیں کہ حلق میں انگلی ڈال کر اس کو دباتیں یا چیتھڑے کو خوب بٹ کر سخت کر کے بچہ کی ناک میں گھسیڑتیں وہ اس زخم تک پہنچ کر کالا خون بہا دیتا جب بچہ اچھا ہو جاتا اس کو دغر کہتے، عرب لوگ کہتے ہیں عَذْرَاتِ الْبَصْبِيِّ۔ یعنی بچہ کا حلق دبا یا عذره کی بیماری میں۔ (لغات الحدیث: ۱۲۳/۳، ۱۲۵)

6 آج کل بھی بعض عورتیں بچوں کے حلق یا کوئے کو دباتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا یہ طریقہ علاج درست نہیں بلکہ ایسی بیماری میں دوا کا استعمال کرنا چاہیے۔

[۱۵۱۸]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سَيْسِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْحَجَّامِ: ((اشْكُمُوهُ)).

ایک سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ دوسری سند سے طاووس سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے سیگی لگوائی اور حجام کے واسطے فرمایا: ”اس کو اجرت دے دو۔“

1 اخرجه مسلم، المساقاة، باب حل أجرة الحجامة (۱۵۷۷).

أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ وَالسَّنَدَ بِلَا مَتْنٍ مِنَ
الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

بَابُ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ

[6]..... گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کا بیان

[۱۵۱۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ،

عَنْ نَافِعٍ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا سَبْقَ إِلَّا فِي نَصْلِ أَوْ حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)). *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مقابلہ بازی صرف تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اونٹ دوڑ میں جائز ہے۔“

1 شرمعاً جائز امور میں مقابلہ بازی کرنا جائز ہے۔

2 وہ کھیلیں جن سے جہاد کی تیاری میں مدد ملے ان کا انعقاد درست ہے۔

3 ایسی تمام کھیلوں سے جن سے وقت، دولت اور جسمانی و روحانی صلاحیتوں کا ضیاع ہو اجتناب کرنا چاہیے۔

4 عہد نبوی میں گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی وغیرہ کی مشقیں ہوتی تھیں۔

[۱۵۲۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ عَبَادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا سَبْقَ إِلَّا فِي حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)). *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مقابلہ بازی گھوڑ دوڑ اور اونٹ دوڑ کے علاوہ درست نہیں ہے۔“

[۱۵۲۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا سَبْقَ إِلَّا فِي حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)). *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* حدیث ابن عباس صحیح: أخرجه البخاری، البيوع، باب ذكر الحمام (۲۱۰۳)۔ ومسلم، الحج، باب جواز الحمامة للمحرم (۱۲۰۲) والذي بعده عن طاؤوس وهو ضعيف السند لارساله: أخرجه البيهقي: ۳۳۸ / ۹۔ والله اعلم بالصواب.

* أخرجه الترمذی، الجهاد، باب ماجاء في الرهان والسبق (۱۷۰۰)۔ وابوداود، الجهاد، باب في سبق (۲۵۸۴)۔ والنسائی، الخيل، باب سبق (۳۶۱۵)، (۳۶۱۶)۔ وصححه ابن حبان (۱۶۳۸).

* حدیث صحیح: أخرجه احمد: ۳ / ۳۵۸۔ والنسائی، الخيل، باب سبق (۳۶۱۹)۔ وابن ماجه، الجهاد، باب سبق والرهان (۲۸۷۸).

وَسَلَّمَ سَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ . كَيْهَ هَوْنِ گھوڑوں کے درمیان دوڑ کروائی۔
أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ السَّبْقِ
وَالرَّمْيِ وَالْقَسَامَةِ وَالْكُسُوفِ ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا
فِيهِ . *

توضیح: ❶ تضمیر سے مراد گھوڑوں کی جسمانی قوت و طاقت میں اضافے کے لیے ایک خاص انداز سے تربیت کرنا ہے جس میں کچھ عرصہ گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جاتا ہے پھر دانہ چارہ کم کر کے یا تو روز دوڑایا جاتا ہے یا پھر کسی کمرے میں بند کر دیتے ہیں جس سے اس کی قوت برداشت بڑھ جاتی ہے۔
❷ گھوڑوں کی تضمیر جائز ہے۔

❸ تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ مقام صفا سے ثنیۃ الودائع تک کروائی گئی ان دونوں جگہوں کا درمیانی فاصلہ پانچ یا چھ میل ہے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۲۸۶۸)

❹ راوی حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دوڑ میں شریک تھے۔ (بخاری، رقم: ۴۲۰)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
[7]..... چکی والے درندے کا گوشت نہ کھانے کا بیان

[۱۰۲۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

عَنْ أَبِي نُعْلَبَةَ الْحُشْنِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ .
ابو نعلبہ الحشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چکی والے درندے (کے گوشت) سے منع فرمایا۔

[۱۰۲۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ عُيَيْدَةَ بْنِ سُوَيْبَانَ الْحَضْرَمِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ حَرَامٌ))
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر چکی والے جانور کا کھانا حرام ہے۔"

* أخرجه البخاری، الصلاة، باب هل يقال مسجد بنی فلان (۴۲۰)۔ ومسلم، الامارة، باب المسابقة بين الخيل وتضميرها (۱۸۷۰)۔

* أخرجه البخاری، الطب، باب البان الأثن (۵۷۸۰)۔ ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذي ناب..... الخ (۱۹۳۲)۔

نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ)). *

[۱۵۲۴]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ.....
عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَثَلَهُ رضي الله عنه مِنْ رِوَايَةٍ هِيَ أَنَّ نَبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ. *

[۱۵۲۵]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ
أَبِي ثَعْلَبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ. *

نوٹ: کچلی نو کیلے تیز دانت کو کہتے ہیں انسانوں کے یہ چار دانت سامنے والے چار دانتوں کے بعد اور ڈاڑھوں سے پہلے دائیں، بائیں، اوپر، نیچے موجود ہوتے ہیں جبکہ درندوں کے یہ دانت دیگر دانتوں کے مقابلے میں بڑے اور واضح ہوتے ہیں۔

2 مذکورہ حدیث میں حرام جانوروں سے متعلق ایک اصول بیان کیا گیا ہے لہذا ہر وہ جانور جو ذی نَابٍ ہے حرام ہے خواہ ہم اس سے متعارف ہوں یا نہ ہوں۔

[۱۵۲۶]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ
بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضِينَ وَمَا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

* اخراجہ مسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم اكل كل ذی نَابٍ من السباع وكل ذی مخلب من الطير (۱۹۳۳)۔

* اخراجہ البخاری، الذبائح والصيد، باب اكل كل ذی نَابٍ من السباع (۵۵۳۰)۔

* تقدم تخريجه برقم (۱۵۲۲)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۵۲۳)

بَابُ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ

[8]..... شکاری کتے کا بیان

[۱۵۲۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئِيَ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانَ)). *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مویشیوں کی حفاظت اور شکار کے علاوہ کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

[۱۵۲۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ.....

أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ، هُوَ رَجُلٌ مِنْ أُرْدِ شَنْوَاءَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانَ)). قَالُوا: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.*
سفيان بن ابوزہیر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس نے کتا پالا اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔“ لوگوں نے پوچھا، آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ تو انہوں نے فرمایا، ہاں (میں نے سنی) مجھے اس مسجد کے رب کی قسم۔

نوٹ:..... 1) معلوم ہوا بلا ضرورت اور فضول شوق کی خاطر کتوں کا رکھنا ممنوع ہے۔

2) شکار، کھیتی باڑی اور جانوروں کی حفاظت وغیرہ کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔

3) بلا ضرورت کتا رکھنا ایک مسلمان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے کہ روزانہ اس کے ثواب سے دو قیراط کی کمی واقع ہوتی ہے۔ مگر انیسویں آج کئی مسلم گھرانوں میں بطور فیشن اور مغربی تہذیب کی نقالی میں کتے پالے جاتے ہیں اور ان کی

اس قدر خدمت کی جاتی ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لیے علیحدہ سے ملازم رکھے جاتے ہیں۔

4) مسلمانوں کو ہر اس کام سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے نیکیاں برباد ہوں اور گناہ لازم آئے۔

5) کتوں کے ذریعے شکار جائز ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

* اخرجہ البخاری، الذبائح، والصيد، باب من اقتنى كلبًا ليس بكلب صيد او ماشية (۵۴۸۲)۔ ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه..... الخ (۱۵۷۴)۔

* اخرجہ البخاری، الحرث والمزارعة، باب اقتناء الكلب للحرث (۲۳۴۳)۔ ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه..... الخ (۱۵۷۶)۔

بَابُ فِي ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ

[10]..... عرب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانوروں کا بیان

[۱۵۳۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

سعد جاری یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب میں سے نہیں ہیں۔ اور ان کے ذبح کردہ جانور بھی ہمارے لیے حلال نہیں ہیں، اور میں انہیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لیں یا میں ان کی گردنیں مار دوں۔

عَنْ سَعْدِ الْجَارِيِّ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ أَهْلُ كِتَابٍ، وَمَا تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ، وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.*

[۱۵۳۳]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

سعد الفلحی، مولی عمر یا ابن سعد الفلحی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب میں سے نہیں ہیں، ہمارے لیے ان کے ذبح کردہ جانور بھی حلال نہیں ہیں اور میں ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ وہ اسلام نہ لے آئیں یا میں ان سے قتال کروں گا۔

عَنْ سَعْدِ الْفَلْحِيِّ مَوْلَى عُمَرَ، أَوْ ابْنِ سَعْدِ الْفَلْحِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ، وَمَا تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ، وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.*

[۱۵۳۴]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ.....

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: بنی تغلب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانور نہ کھاؤ، کیونکہ انہوں نے شراب نہ پینے کے سوا اپنے دین کی کسی بات کو نہیں پکڑا

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ.*

* اسنادہ ضعیف، لضعف شیخ الشافعی: اخرجہ البیہقی: ۹/ ۲۱۶، ۲۸۴۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۵۵۳).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۵۳۲)

* صحيح: اخرجہ البیہقی: ۹/ ۲۸۴، ۲۱۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۵۵۵)۔ وعبدالرزاق (۱۰۰۳۴).

ہے (یعنی اس کے علاوہ باقی سب پر عمل چھوڑ دیا ہے۔) [۱۵۳۵]..... أَخْبَرَنَا الشُّقَّةُ سُفْيَانُ أَوْ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ أَوْ هُمَا، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ عَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى الْعَرَبِ بَنِي تَغْلِبَ؛ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ نَصْرَانِيَّتِهِمْ أَوْ مِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ. الشُّكُّ مِنَ الشَّافِعِيِّ.*

عبیدہ سلیمانی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنی تغلب کے عرب عیسائیوں کے ذبح کردہ جانور نہ کھاؤ، کیونکہ انہوں نے عیسائیت یا اپنے دین سے شراب نہ پینے کے علاوہ اور کسی چیز پر بھی عمل نہیں کیا۔

[۱۵۳۶]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي يُرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي إِحْلَالِ ذَبَائِحِهِمْ إِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ، أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ الدَّرَّاورِدِيِّ وَابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ ثَوْرِ الدِّيلِيِّ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبْحِ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَقَالَ قَوْلًا حَكَمِيًّا هُوَ إِحْلَالُهَا، وَتَلَا: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [المائدة: ۵۱] وَلَكِنَّ صَاحِبَنَا سَكَتَ عَنِ اسْمِ عِكْرِمَةَ، وَثَوْرٌ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْعِجْزِيَّةِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ الصَّنِيدِ وَالذَّبَائِحِ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَيَّ سِيرِ الْوَاقِدِيِّ.*

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانوروں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا، اس کے حلال ہونے کے بارے میں بات نقل ہوئی ہے اور یہ آیت تلاوت کی ”جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے۔“ (المائدہ: ۵۱) لیکن ہمارے استاد نے تو عکرمہ کا واسطہ نہیں بیان کیا، رہی ثور رضی اللہ عنہ کی بات تو ان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہی ثابت نہیں۔

..... اگر اہل کتاب ذبح کے وقت اللہ کا نام لیں تو ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

اگر اہل کتاب غیر اللہ کے نام پر ذبح کریں یا ذبح کرنے کی بجائے کسی اور طریقہ کو اختیار کریں جیسا کہ آج کل مشینی جھکے سے جانور کو مارا جاتا ہے تو پھر ان کے ہاتھ کا بنا ہوا گوشت جائز نہیں۔

* صحیح: اخرجہ البيهقي: ۹/ ۲۱۷- وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۵۵۴).

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۹/ ۲۱۷- وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۵۵۷). ومالك في الموطأ،

الذبائح، باب ما يجوز من الزكاة على حال الضرورة.

۳ اہل کتاب کے علاوہ دیگر کفار کا ذبیحہ حلال نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اہل کتاب کا ذکر فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾ (المائد: ۵)
 ”اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔“

۴ ”ومن يتولهم منكم فانه منهم“ کی تلاوت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصود یہ ہے کہ اگرچہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے تاہم ان سے دوستی رکھنا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم



کِتَابُ الْأَشْرِبَةِ وَالْأُنْبِذَةِ وَالْأَوْعِيَةِ

پینے پلانے، نبیذ اور برتنوں کے مسائل

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

[1]..... شراب کی حرمت کا بیان

۱۱۵۳۷۱..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ابو عبیدہ بن جراح، ابو طلحہ انصاری اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو چکی اور چکی کھجوروں سے بنی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ ان کے پاس ایک آنے والے نے آ کر کہا، بے شک شراب حرام کر دی گئی، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انس اٹھو! اور ان مٹی کے گھڑوں کو توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے غلہ کوٹنے والا موصل لیا اور ان کے نیچے مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ شَرَابًا مِنْ فُضَيْخٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آيَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ، فَمِنْ إِيَّايَ هَذِهِ الْجِرَارُ فَكَسِرْهَا، قَالَ أَنَسُ: فَقَمْتُ إِلَى مَهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهَا حَتَّى تَكَسَّرَتْ. *

* اخراجه البخاری، الأشربة، باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر (۵۵۸۲)۔ ومسلم، الاشربة، باب تحريم الخمر وبيان انها تكون من..... الخ (۱۹۸۰)۔

..... ﴿۱﴾ شراب حرام و نجس ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدہ: ۹۰)

”اے ایمان والو! بے شک شراب اور جو اور تھان اور فال نکالنے کے پانے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں ان سے اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

﴿۲﴾ شراب پینا، پلانا اور اسے خریدنا یا بیچنا سب ممنوع ہے۔

﴿۳﴾ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بائعہ نبوی کے جذبہ صادق سے سرشار تھے اور ہر وقت احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لیے خود کو تیار رکھتے۔

﴿۴﴾ حرام اشیاء کو گھر میں رکھنا بھی درست نہیں ہے۔

﴿۵﴾ بچوں سے خدمت لینا درست ہے۔

﴿۶﴾ خبر واحد حجت ہے۔ بشرطیکہ سند صحیح ثابت ہو۔

[۱۰۳۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرَبَةِ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہ کی، تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

..... ﴿۱﴾ شراب دنیا میں مہلک بیماریوں جبکہ آخرت میں جنت کی عمدہ ترین شراب سے محرومی کا باعث بنے گی۔ جنتی شراب سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۖ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۚ لَا يُصَلِّدُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ﴾ (الواقعة: ۷۱-۱۹)

”ان (جنتیوں) کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے رہیں گے چکر لگائیں گے، آنچورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی شراب سے پر ہوگا جس سے نہ سرد رہے گا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔“

﴿۲﴾ معلوم ہوا گناہ اللہ کے انعام و اکرام سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

* اخرجه البخاری، الأشربة، باب وقول الله تعالى "إنما الخمر والميسر..... الخ (۵۵۷۵)۔ و مسلم، الأشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وكل خمر حرام (۲۰۰۳)۔

۳۳) سچی توبہ کرنے سے اللہ رب العزت کبیرہ گناہ بھی معاف فرمادیتے ہیں۔

۳۴) عادی شراب نوش سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يدخل الجنة مدمنٌ خمرًا)) ”ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

(سنن ابن ماجہ، ابواب الاشربة، باب مدمن الخمر، رقم: ۳۳۷۶)

بَابُ: كُلُّ شَرَابٍ أُسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ

[26]..... ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے

[۱۵۳۹]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أُسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر پینے کی چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔“

شہادت:..... ہر نشہ آور مشروب حرام ہے خواہ کسی بھی شکل و صورت میں ہو۔

[۱۵۴۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أُسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع (شہد کی شراب) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی پینے والی چیز نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔“

[۱۵۴۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا وَهَبٍ الْجَيْشَانِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ طَاوُوسٍ سے روایت ہے کہ ابو وہب جیشانی نے رسول اللہ ﷺ سے بتع (شہد کی شراب) سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

✽ اخرجہ البخاری، الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر (۲۴۲)۔ ومسلم، الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وكل خمر حرام (۲۰۰۱)۔

✽ اخرجہ البخاري، الاشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع (۵۵۸۵)۔ ومسلم، الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام (۲۰۰۱)۔

حَرَامٌ)۔

..... ﴿۱﴾ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر

ارشاد فرمایا:

”تَزَلُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ الْعَنْبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
وَالْخَمْرِ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ“

”شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے تیار کی جاتی تھی اور خمر
(شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الاشریہ، باب الخمر

من العنب وغيره، رقم: ۵۵۸۱-مسلم، رقم: ۳۰۳۲)

﴿۲﴾ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ گندم، جو، شہد اور مکئی کی شراب حلال ہے اس کے پینے والے پر حد نہیں لگے گی اگرچہ اس

سے نشہ ہو جائے۔ (ہدایہ، کتاب الاشریہ: ۴/ ۴۹۶) حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے۔

[۱۵۴۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:.....

سَمِعْتُ أَبَا الْجَوَيْرِيَةَ الْجَرَمِيَّ، يَقُولُ: إِنِّي
لَأَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
وَهُوَ مُسْنَدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْكُعْبَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ
الْبَازِقِ. فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَازِقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. *
ابو جوریہ جرمی کہتے ہیں بے شک میں پہلا عربی ہوں جس
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بازق سے متعلق پوچھا اور وہ کعبہ
سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، تو انہوں نے فرمایا: ”محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بازق (کی ایجاد) سے پہلے ہی دنیا سے تشریف لے
گئے، جو بھی چیز نشہ دلائے وہ حرام ہے۔“

..... ﴿۱﴾ ”بازق“ انگور کا شیرہ جو تھوڑا پکا لیا جائے۔ (لغات الحدیث: ۱/ ۱۲۳)

﴿۲﴾ ”سبق محمد البازق“ کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازق شراب کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اس دنیا سے

تشریف لے گئے گویا آپ کے مبارک عہد میں یہ شراب نہیں تھی۔

﴿۳﴾ نشیات کا استعمال حرام ہے خواہ ان کا نام کچھ بھی ہو۔

[۱۵۴۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ
خَمْرٍ حَرَامٌ. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہر نشہ دلانے والی چیز
شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

﴿۱﴾ حدیث صحیح اخرجہ البیہقی: ۸/ ۲۹۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۰۵)۔

﴿۲﴾ اخرجہ البخاری، الأشریہ، باب البازق (۵۵۹۸)۔

﴿۳﴾ صحیح ثبت مرفوعاً: اخرجہ مسلم، الأشریہ، باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام (۲۰۰۳)۔

نوشہ: نشہ آور چیز کا کھانا، پینا، سوگھنا یا انجکشن کے ذریعے اسے جسم میں داخل کرنا حرام ہے۔

[۱۵۴۴]..... سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ، وَهُوَ يَحْتَجُّ فِي ذِكْرِ الْمُسْكِرِ، وَكَانَ كَلَامًا قَدْ تَقَدَّمَ لَا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ شَرِبَ عَشْرَةَ وَلَمْ يَسْكُرْ؟ فَإِنْ قَالَ: حَلَالٌ. قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ خَرَجَ فَأَصَابَتْهُ الرِّيحُ فَسَكِرَ، فَإِنْ قَالَ: حَرَامٌ، فَقُلْ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ شَيْئًا قَطُّ شَرِبَهُ فَصَارَ إِلَى جَوْفِهِ حَلَالًا ثُمَّ صَبَرَتْهُ الرِّيحُ حَرَامًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا أَسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ. *

ابوالعباس محمد بن يعقوب الاصبم کہتے ہیں میں نے ربیع رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے شافعی رحمہ اللہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے اور وہ مسکر کے ذکر سے استدلال کر رہے تھے۔ اس بات سے پہلے بھی کچھ بات ہو چکی تھی جسے میں یاد نہ کر سکا، انہوں نے فرمایا، آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی دس دفعہ پیے اور اسے نشہ نہ ہو تو؟ اگر جواب ہو کہ حلال ہے تو پھر کہا جائے گا، آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ نکلے اور اسے ہوا لگنے سے نشہ آجائے تو، اگر جواب ہو کہ پھر حرام ہے تو اس سے کہو، کیا آپ نے کبھی کوئی ایسی چیز بھی دیکھی جو پیٹ میں جانے تک حلال ہو پھر ہوا سے حرام ہو جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل بھی حرام ہے۔

نوشہ: جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل سے قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۲ ہر وہ طریقہ علاج جس میں شراب یا کسی بھی حرام چیز کا استعمال ہو اس سے اجتناب ضروری ہے صحیح بخاری میں تعلقاً مروی ہے ابن مسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم“
”اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا تم پر حرام کردہ چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔“

(بخاری، کتاب الاشریہ، باب شراب الحلواء والعسل قبل الحدیث: ۵۶۱۴)

۳۳ احناف کا یہ موقف کہ شراب کے جس پیالہ سے نشہ آئے صرف وہی حرام ہے خواہ اس سے پہلے کتنے ہی پیالے شراب پی لی گئی ہو۔ (الہدایہ: ۴ / ۴۹۶) حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔ کیونکہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرتی ہے اس کی کم سے کم مقدار بھی حرام ہے لہذا پہلا پیالہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح نشہ دلانے والا آخری پیالہ حرام ہے۔

[۱۵۴۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

* امام شافعی اس کو روایت کرنے میں متقدم ہیں۔

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خمیراء سے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں بھلائی نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔“ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زید بن اسلم نے کہا ”خمیراء“ جو ارکی شراب ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخُمَيْرَاءِ، فَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيهَا، وَنَهَى عَنْهَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ هِيَ السُّكْرَكَةُ. أَخْرَجَ السَّيِّئَةُ الْأَحَادِيثَ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. *

..... [3] جو ار اور باجرہ سے تیار ہونے والی شراب کو ”خمیراء“ کہا جاتا تھا۔ جھٹی لوگ اسی شراب کا استعمال کرتے تھے کیونکہ یہ شراب ٹھنڈی ہوتی ہے جبکہ ان کا علاقہ انتہائی گرم تھا۔

بَابُ فِي الْمَطْبُوحِ حَتَّى يَذْهَبَ ثَلَاثَةٌ

[3]..... وہ پکائی ہوئی شراب کہ جس کے دو ٹکٹ ختم ہو جائیں

[۱۵۶۶]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَلَامَةَ أَخِيهِ أُمِّ

محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام آئے تو شام والوں نے ان سے کہا اور آب وہوا کی خرابی کی شکایت کی اور کہا، ہمیں شراب کے علاوہ اور کوئی چیز تندرست نہیں رکھ سکتی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، تم شہد پی لیا کرو، انہوں نے کہا ہم شہد سے صحت یاب نہیں ہوتے ہیں۔ ایک آدمی نے انہیں میں سے کہا، اگر ہم شراب کو اس حالت پر لے جائیں کہ اس کا نشہ نہ رہے تو آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا، ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے اسے آگ پر پکایا حتیٰ کہ اس کے دو ٹکٹ خشک ہو گئے اور تیسرا حصہ رہ گئی، تو وہ اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اپنی انگلی ڈالی پھر اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا جب وہ چپکنے لگا تو انہوں نے فرمایا: یہ طلاء

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَشَكَا إِلَيْهِ أَهْلُ الشَّامِ وَبَالَ الْأَرْضِ وَثِقَلَهَا، وَقَالُوا: لَا يُصْلِحُنَا إِلَّا هَذَا الشَّرَابُ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اشْرَبُوا الْعَسَلُ. فَقَالُوا: لَا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَا يُسْكِرُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَطَبَخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ مِنْهُ الثَّلَثَانِ، وَبَقِيَ الثُّلُثُ، فَأَتَوْا بِهِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَدْخَلَ عُمَرُ فِيهِ إِصْبَعَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ فَقَالَ: هَذَا الْطَّلَاءُ هَذَا مِثْلُ طَّلَاءِ الْإِبِلِ. فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

* اسنادہ ضعیف لإرساله: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۵۲۰۸). ومالك في الموطأ، الاشربة،

أَنْ يَشْرَبُوهُ. فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَحَلَّتْهَا وَاللَّهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَلَّا وَاللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، وَلَا أَحْرَمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرَبَةِ.*

(روشن) ہے جو اونٹوں کے طلا کی طرح ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے پینے کا حکم دیا، تو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اللہ کی قسم! آپ نے اس کو حلال کر دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا، ہرگز (ایسا نہیں) اللہ کی قسم! اے اللہ! جو چیز تو نے حرام کر دی ہے میں اسے ان کے لیے حلال نہیں کرتا، اور جو تو نے ان کے لیے حلال کر دیا ہے وہ میں ان پر حرام نہیں کرتا ہوں۔

نوشہ: ❶ نشہ آور اشیاء کا بطور دوا استعمال درست نہیں۔

❷ اگر شراب وغیرہ نشہ آور نہ رہے تو اس کا استعمال جائز ہے کیونکہ حرمت کی علت نشہ ہے جب کسی چیز سے نشہ ختم ہو گیا تو پھر اس کا استعمال بھی درست ہے۔

❸ شہد ایک شفا بخش قدرتی مشروب ہے جس میں بے شمار بیماریوں کی شفا موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّعْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّمِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَأَسْلَمِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝﴾ (النحل: 68-69)

”اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور چھتوں میں گھر (چھتے) بنا، پھر ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کے آسان رستوں میں چلتی پھرتی رہ۔ اس کے پیٹ سے مشروب (شہد) نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے (قدرت الہیہ کی) نشانی ہے۔“

❹ حلت و حرمت کا اختیار اللہ رب العزت کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے۔

❺ حاکم و امیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ بائی علاقوں کا دورہ کرے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے خاطر خواہ

انتظامات کرے۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: 8/ 300. وفي المعرفة السنن والآثار له (5213). ومالك في الموطأ، الأشربة، باب جامع تحريم الخمر.

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضِرِ سَفِيدٍ أَوْ سَرخٍ گھڑے میں شراب بنانے سے منع فرمایا۔
وَالْأَبْيَضِ وَالْأَحْمَرِ. *

[۱۵۵۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”کدو سے بنے ہوئے برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔“ (ابو سلمہ
نے) کہا پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ تم سبز روغنی گھڑوں
اور لکڑی کو کھود کر بنائے گئے برتنوں سے بھی اجتناب کرو۔

[۱۵۵۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الذُّبَابِ وَالْمُزَقَّتِ. قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ:
زہری فرماتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنے ہوئے
برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[۱۵۵۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ
مَعَارِيزِهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ
فَأَنْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ، فَسَأَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟
قَالُوا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الذُّبَابِ وَالْمُزَقَّتِ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
غزوہ میں لوگوں کو خطبہ دیا، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور میرے پہنچنے سے پہلے ہی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم
سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا: تو انہوں نے کہا کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنے ہوئے برتن اور سبز روغنی گھڑے
میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[۱۵۵۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ.....

* صحیح دون زیادة الوالاحمر: اخرجه البخارى، الأشربة، باب ترخيص النبي صلی اللہ علیہ وسلم الاوعية والظروف بعد
النهي.

* اخرجه مسلم، الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء..... الخ (۱۹۹۳).

* اخرجه البخارى، الأشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع (۵۵۸۷).- ومسلم، الأشربة، باب النهي عن
الانتباذ في المزفت..... الخ (۱۹۹۲).

* اخرجه مسلم، الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء..... الخ (۱۹۹۷).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَهَى أَنْ يُبَدَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَزْفَتِ)). *

۱۵۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنے برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[۱۵۵۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قِيلَ لَهُ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمَزْفَتِ. *

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں (میں نبیذ) سے منع فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا، ہر آدمی کے پاس مشکیزہ نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز روغنی گھڑے کے علاوہ اور گھڑوں (میں نبیذ بنانے) کی اجازت دے دی۔

[۱۵۵۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَتَوَرُّ حِجَارَةً. أَخْرَجَ السَّبْعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرَبَةِ. *

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ مشکیزے میں بھگوئی جاتی تھی، اگر وہ دستیاب نہ ہوتا تو پتھر سے بنے ہوئے پانی پینے کے برتن میں بھگوئی جاتی۔

ترجمہ: اس باب میں مذکور تمام روایات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کدو سے بنے ہوئے مٹکے، کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے ہوئے برتن، روغن کیے ہوئے برتن وغیرہ میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مَسْكِرًا))

”میں نے تمہیں چڑے کے برتنوں کے علاوہ تمام چیزوں میں نبیذ سے منع کیا تھا، اب تم نشہ آور چیز کے علاوہ ہر برتن میں پی سکتے ہو۔“

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربه في زيارة قبر امه، رقم: ۹۷۷)

- * صحیح: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۵۲۳۷)۔ واحمد: ۲ / ۵۱۴۔ ومالك في الموطأ، الاشربة، باب ما ينهى نبيذ فيه، والطحاوي في شرح معاني الآثار: ۴ / ۲۲۷.
- * اخرجہ البخاري، الاشربة، باب ترخيص النبي صلی اللہ علیہ وسلم في الأوعية والظروف بعد النهي (۵۵۹۳)۔ ومسلم الاشربة، باب النهي عن الانتباز في المزفت والدباء..... الخ (۲۰۰۰).
- * اخرجہ مسلم، الاشربة، باب النهي عن الانتباز في المزفت..... الخ (۱۹۹۹).

کِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کے مسائل

بَابُ: لَا يُتَجَافَى لِذِي الْهَيْئَةِ عَنْ حَدِّ

[1]..... صاحب مروت آدمی پر حد کے نفاذ سے دریغ نہ کیا جائے گا

[۱۵۵۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عزت دار لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کرو۔“
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَجَافَوْا لِذَوِي الْهَيْئَاتِ عَنْ عَثْرَاتِهِمْ)). *

[۱۵۵۷]..... قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ يَقُولُ: يُتَجَافَى لِلرَّجُلِ ذِي الْهَيْئَةِ مِنْ عَثْرَتِهِ مَا

محمد بن ادريس نے بیان کیا کہ میں نے ان اہل علم سے سنا جو اس حدیث کو جانتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں عزت دار آدمی کی غلطی سے اس وقت تک درگزر کی جائے گی

* صحیح من غیو هذا الطريق: اخرجہ ابو داود، الحدود، باب فی الحد یشفع فیہ (۴۳۷۵)۔ واحمد: ۶ / ۱۸۱۔ والنسائی فی الکبریٰ (۷۲۹۴)۔ والبخاری فی الادب المفرد (۴۶۵)۔ وصححه ابن حبان۔

لَمْ يَكُنْ حَدًّا. * جب تک کہ اس کی غلطی حد تک نہ پہنچے۔

.....: ① حدود اللہ کا نفاذ بلا استثناء حاس و عام پر ہوگا۔

② غلطی کرنے والے کے لیے اگر زبانی تنبیہ کافی ہو تو اس سے درگزر کرنا بہتر ہے اور اگر زبانی تنبیہ کے فوائد نہ ہوں تو قاضی اس کی غلطی کے موافق سزا تجویز کر سکتا ہے۔

③ معاشرے میں عزت دار افراد کو عزت کا مقام دینا چاہیے۔

[۱۵۵۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ يُجْلَدُ قُدَامَهُ الْيَوْمَ فَلَنْ يَتْرَكَ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَكَانَ قُدَامَهُ بَدْرِيًّا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَالثَّالِثِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِيَةِ. *

ابو جعفر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آج قدامہ کو کوڑے لگا دیئے گئے تو ان کے بعد آئندہ کسی کو نہیں چھوڑا جائے گا، اور قدامہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔

بَابُ: الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ الذُّنُوبِ

[2]..... حدود کا نفاذ گناہوں کے لیے کفارہ کا باعث ہے

[۱۵۵۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ.....

عَنْ عَبْدِ بَنِ الصَّامِتِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: ((بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا))، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ، وَقَالَ: ((فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ عَادَهُ بِنِهَايَةِ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ)).

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ اور ان پر آیت تلاوت کی پھر فرمایا: ”جو شخص عہد کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے اس میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اسے سزا دے دی گئی تو وہ (سزا) اس کے لیے کفارہ ہے۔“

* أخرجه البيهقي في المعرفة بعد الحديث (۵۲۶۵).

* إسناده ضعيف لانقطاعه فان ابا جعفر محمد بن علي بن الحسين لم يدرك عمر بن الخطاب: أخرجه البيهقي في

المعرفة السنن والآثار (۵۲۱۷).

شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ . *

ہوگی اور جس نے اس کا ارتکاب کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر

چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

فتاویٰ: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رب العزت کے احکامات پر خلوص دل سے عمل پیرا ہونے اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کو دل و جان سے قبول کرنے کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرتے تھے۔ موجودہ دور میں تصوف کے مختلف سلسلوں میں رائج بیعت کا خیر القرون میں وجود نہیں ملتا۔

② ”قرأ عليهم الآية“ سے مراد درج ذیل آیت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايَعُكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِبْنَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايَعْنَهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (الممتحنة: ١٢)

”اے نبی! جب آپ کے پاس مومنہ عورتیں ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ لگائیں گی جسے خود اپنے ہاتھوں اور پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے بخشش طلب کریں بے شک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

③ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے عہد و پیمانہ کو پورا کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔

④ کسی گناہ کی دنیا میں حد یا تعزیر کی صورت میں ملنے والی سزا اس گناہ کے کفارہ کا سبب بن جاتی ہے۔

⑤ اگر دنیا میں حد وغیرہ کا نفاذ نہ ہو سکے تو معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اپنی رحمت سے معاف فرما دے چاہے تو

آخرت میں جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دے۔

⑥ حدود و تعزیرات کا نفاذ معاشرے کے امن و سکون اور جرائم کے خاتمہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

بَابُ تِكْرَارِ الْحَدِّ يَتَكَرَّرُ الشَّرْبُ

[3]..... بار بار شراب پینے پر بار بار حد کا بیان

[١٥٦٠]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

* أخرجه البخاري، التفسير، باب إذا جاءك المومنت يبايعنك (٤٨٩٤)، ومسلم، الحدود، باب الحدود كفارات لأهلها (١٧٠٩).

قیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر شراب پئے تو اسے کوڑے لگاؤ، اگر پھر شراب پئے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر پھر شراب پئے تو پھر شراب پئے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر پھر بھی پئے تو اس کو قتل کر دو۔“ زہری رضی اللہ عنہ کو یہ علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دوسری مرتبہ کے بعد دیا یا تیسری مرتبہ کے بعد۔ پھر ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے، پھر وہی لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر کوڑے لگوائے، پھر اسے لایا گیا کہ اس نے شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر کوڑے لگوائے اور قتل نہ کیا، اور یہ (قتل سے) رخصت ٹھہری۔

عَنْ قَيْصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)) لَا يَذْرَى الزُّهْرِيُّ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ. فَاتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، وَوَضَعَ الْقَتْلَ وَصَارَتْ رُخْصَةً. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ لِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَمُخَوْلٍ: كُونَا وَافِدِي الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ. *

[۱۵۶۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

قیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر وہ شراب پئے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔“

عَنْ قَيْصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرَبَةِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

لیے آئندہ باب کی احادیث دیکھئے۔

معلوم ہوا شرعی احکام میں نسخ موجود ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ الْحَدِّ

[4]..... حد کی مقدار کا بیان

[۱۵۶۲]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

* صحیح اخرجہ ابو داؤد، الحدود، باب اذا نتابع فی شرب الخمر (۴۴۸۵)۔ والترمذی، الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد فی الرابعة فاقتلوه بعد الحدیث (۱۴۴۴)۔

* انظر الحدیث السابق برقم (۱۵۶۰)

عبدالرحمن بن ازہر نے بیان کیا کہ میں نے حنین والے سال نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کوچ کے متعلق دریافت کر رہے ہیں تو میں بھی آپ ﷺ کے آگے آگے خالد رضی اللہ عنہ کی روانگی سے متعلق پوچھتا ہوا چل پڑا، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس زخمی حالت میں آئے۔ پھر نبی ﷺ کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو مارو“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے ہاتھوں، جوتیوں، اور کپڑوں سے مارا، اس پر مٹی پھینکی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو برا بھلا کہو“ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے برا بھلا کہا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ (عبدالرحمن بن ازہر نے) کہا، پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے جو ان مارنے والوں میں شامل تھے پوچھا: تو انہوں نے چالیس ضربوں کا بتایا، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب میں چالیس کوڑے لگائے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس ہی رکھے یہاں تک کہ کثرت سے لوگ شراب پینے لگے تو انہوں نے مشورہ سے اسی کوڑے لگائے۔

تواتر: شرابی کو حد لگانا واجب ہے لیکن اس کی مقدار سے متعلق احادیث مختلف ہیں۔ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نعمان یا ابن نعمان کو شراب پینے کی وجہ سے حالت نشہ میں لایا گیا تو نبی ﷺ نے گھر میں موجود افراد کو اسے مارنے کا حکم دیا تو انہوں نے اسے جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا اور میں بھی ان مارنے والوں میں سے تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، رقم: ۶۷۷۴، ۶۷۷۵)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی تو

صحیح من غیر هذا الطريق: اخرجہ ابوداؤد، الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر (۴۴۸۷)، (۴۴۸۸)،

(۴۴۸۹)۔ واحمد: ۴ / ۸۸۔ والنسائی فی الکبریٰ (۵۲۸۳)، (۵۲۸۱)۔ وصححه الحاكم: ۴ / ۳۷۴، ۳۷۵۔

اسے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب کوڑے لگائے گئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی شرابی کو یہی سزا دی۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا، سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلکی ترین سزا اسی (۸۰) کوڑے ہے، لہذا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر، رقم: ۱۷۰۶)

درج بالا احادیث اور دیگر احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شرابی کی حد متعین نہیں لہذا حاکم وقت کو چاہیے کہ جرم کی نوعیت کے مطابق کوڑوں کی سزا تجویز کرے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

❷ معلوم ہوا چوتھی دفعہ شراب پینے پر قتل کا حکم منسوخ ہے۔

❸ اگر شرابی حد کے نفاذ سے مرجائے تو اس کی دیت ادا کی جائے گی۔ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی پر حد قائم کروں اور وہ مرجائے تو مجھے کوئی افسوس نہیں سوائے شراب پینے والے کے اگر شراب پینے والا حد کے نفاذ سے مرجائے تو اس میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کے لیے کوئی حد متعین نہیں فرمائی۔

(صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب الضرب، بالجريد والنعال، رقم: ۶۷۷۸۔ مسلم، رقم: ۱۷۰۷)

[۱۰۶۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

ثور بن زید الدیلی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کے متعلق مشورہ طلب کیا تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم سمجھتے ہیں کہ شرابی کو اسی کوڑے لگائے جائیں۔ کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے تو اسے نشہ آتا ہے اور جب نشہ آئے تو ٹھٹھا جاتا ہے اور جب ٹھٹھائے تو اس میں فتور آ جاتا ہے۔ یا جس طرح انہوں نے فرمایا: فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کو اسی کوڑے لگائے۔

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيَلِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرِبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَرَى فِيهَا أَنْ يُجْلَدَ ثَمَانِينَ؛ فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَدَى، وَإِذَا هَدَى افْتَرَى، أَوْ كَمَا قَالَ: فَجَلَدَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَمَانِينَ فِي الْخَمْرِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❶

❶ اسنادہ ضعیف، فان ثورالم يلق عمر: اخرجہ البيهقي: ۸/ ۳۲۰، ۳۲۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۶۶)۔ وعبدالرزاق (۱۳۵۴۲)۔ والنسائي في الكبرى (۵۲۸۹)۔ ومالك في الموطأ، الاشربة، باب ما جاء في حد الخمر.

بَابُ الْجَلْدِ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ

[5]..... دو اطراف والے کوڑے سے مارنے کا بیان

[۱۵۶۴]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَدَ الْوَلِيدَ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. *

ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب نے ولید کو دو اطراف والے کوڑے سے مارا۔

بَابُ الْحَدِّ فِي رِيحِ الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ

[6]..... نشہ آور شراب کی بو آنے پر حد لگانے کا بیان

[۱۵۶۵]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ مَعَ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ، فَرَعَمَ أَنَّهُ شَرِبَ الْطَّلَاءَ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًا. *

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے اور فرمایا، میں نے فلاں سے شراب کی بو پائی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے طلاء پیا، میں پوچھتا ہوں کہ اس نے کیا پیا، اگر وہ نشہ آور ہے تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مکمل حد کا نفاذ کیا۔

نوٹ:..... ① جب شوہر سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ فلاں آدمی نے شراب پی ہے تو پھر اس پر حد کا نفاذ ہوگا۔

② شراب کی بدبو شراب پینے والے سے ہی آتی ہے اور جس سے شراب کی بدبو آئے اس پر حد کا نفاذ ہوگا اگرچہ وہ شراب پینے سے انکار ہی کیوں نہ کرے۔

③ ”طلاء“ انگور کا وہ شیرہ جس کو اس قدر پکایا جائے کہ دو ٹکٹہ جل کر ایک ٹکٹہ رہ جائے اور انتہائی گاڑھا ہو۔ وہ روغن جو اونٹوں پر ملا جائے اسے بھی ”طلاء“ کہتے ہیں تارکول یا کالاتیل وغیرہ ”طلاء“ کا لفظ شراب کے معنی میں بھی

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان ابا جعفر لم يدرك على بن ابى طالب: اخرجہ البيهقي: ۸ / ۳۲۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۵۲)۔ و عبدالرزاق (۱۳۵۴۴)۔

* صحيح: اخرجہ النسائي، الاثرية، ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب المسكر (۵۷۱۱)۔ والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴ / ۲۲۲۔ والدارقطني: ۴ / ۲۴۸۔ والبيهقي: ۸ / ۲۹۵۔

مستعمل ہے۔

[۱۵۶۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تو سائب نے ان کو فرماتے ہوئے سنا، کہ میں نے عبید اللہ اور اس کے ساتھیوں سے شراب کی بو پائی ہے۔ میں پوچھتا ہوں انہوں نے کیا پیا، اگر نشہ آور ہے تو میں ان پر حد نافذ کروں گا۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان پر حد لگی وہ اس وقت وہاں موجود تھے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فَصَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، فَسَمِعَهُ السَّائِبُ يَقُولُ: إِنِّي وَجَدْتُ مَعَ عَبِيدِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ رِيحَ الشَّرَابِ، وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرَبُوا، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا حَدَّتُهُمْ. قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ حَضَرَهُ يَحْدُثُهُمْ. *

اس روایت سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ حدود الہیہ کے نفاذ میں کسی رورعایت سے کام نہیں لیا مجرم بیٹا ہے تو اس پر بھی مکمل حد کا نفاذ کیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل ہمیں یہ اصول فراہم کرتا ہے کہ قوانین معاشرے کو صحیح رکھنے میں تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب ان کا نفاذ ہر امیر و غریب اور حاکم و رعایا پر ہو اور کسی کو بھی استثناء حاصل نہ ہو۔

[۱۵۶۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الزَّنَجِيِّ.....

یحییٰ بن جریج نے کہا میں نے عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا شراب کی بو آنے پر حد لگائی جائے گی؟ تو عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بواہی شراب سے آتی ہے جس کے پینے میں حرج ہے۔ جب زیادہ لوگ ایک ہی قسم کی شراب پیئیں اور ان میں سے صرف ایک آدمی کونشہ ہو تو تمام پر مکمل کوڑوں کی حد نافذ کی جائے گی۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عطاء کی بات بالکل عمر رضی اللہ عنہ کی بات کی طرح ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَرِيجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَجْلَدُ فِي رِيحِ الشَّرَابِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: إِنَّ الرِّيحَ لَتَكُونُ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِي فِيهِ بَأْسٌ، فَإِذَا اجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى شَرَابٍ وَاحِدٍ فَسَكِرَ أَحَدُهُمْ جُلِدُوا جَمِيعًا الْحَدَّ تَامًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَوْلُ عَطَاءٍ مِثْلُ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَخَالِفُهُ. *

[۱۵۶۸]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى.....

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی بن ابی

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

* صحیح اخرجہ البيهقي: ۸ / ۳۱۲، ۳۱۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۱۵)۔

* صحیح شواهدہ: اخرجہ البيهقي: ۸ / ۳۱۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۱۸)۔

طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شراب پینے والا اور نشہ آور نیند پینے والا جب میرے پاس لایا جائے گا تو میں اس پر کوڑوں کی حد لگاؤں گا۔

أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أُوتَى بِأَحَدٍ شَرِبَ حَمْرًا وَلَا نَيْدًا مُسْكِرًا إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. *

بَابُ حَدِّ الزَّانَا

[7]..... زنا کی حد کا بیان

[۱۵۶۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ.....

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ مقرر کر دیا ہے۔ کنوارا، کنواری سے زنا کرے تو ہر ایک کو سو سو کوڑے لگا کر ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے اور شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگا کر رجم کر دیا جائے۔“

عَنْ عُبَادَةَ، يَعْنِي: ابْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)). *

نوٹ:..... ابتداً اسلام میں بدکار عورتوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کا درج ذیل حکم تھا۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّهِنَّ الْبُتُورُ أَوْ يُجْعَلَ اللَّهُ لَكُنَّ سَبِيلًا﴾ (النساء: ۱۵)

”اور تمہاری وہ عورتیں جو بدکاری (زنا) کا ارتکاب کریں، تو ان پر اپنے میں سے چار مرد گواہ لاؤ، اگر وہ گواہی دیں تو انہیں گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے۔“

آیت میں مذکور راستے سے مراد وہی راستہ ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے کہ اللہ رب العزت نے زنا کی سزا

* اسنادہ ضعیف لصعف شيخ الشافعي، ولا نقطاع بين محمد بن علي بن الحسين وعلي بن ابي طالب: اخرجہ البيهقي: ۸/ ۳۱۳- يوفى المعرفة السنن والآثار له (۵۶۱۶).

** اخرجہ مسلم، الحدود، باب حد الزنى (۱۶۹۰).

(حد) مقرر فرمادی۔ اسی لیے نبی ﷺ نے ”خذوا عنی، خذوا عنی“ کے الفاظ کا استعمال فرمایا۔

❶ شادی شدہ زانی کی سزا رجم (سنگسار کرنا) ہے جبکہ غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑوں کے ساتھ ایک سال جلا وطنی کی بھی سزا ہے۔ اور یہ جلا وطنی کا حکم مرد و عورت دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا شادی شدہ کو پہلے کوڑے مارے جائیں گے پھر رجم کیا جائے گا۔

❷ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غیر شادی شدہ زانی کو کورے بھی لگوائے اور جلا وطن بھی

کیا۔ (سنن ترمذی، رقم: ۱۴۳۸)

❸ احناف کا یہ دعویٰ کہ کنوارے زانی کو جلا وطن کرنا ضروری نہیں صحیح احادیث اور شیخین کے عمل کے خلاف ہے۔

❹ معلوم ہوا قرآن مجید کی بہترین تفسیر و توضیح فرامین رسول ﷺ ہیں صحیح احادیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا

ناممکن ہے۔

❺ زانی پر حد نافذ کرتے وقت ہمدردی یا نرمی والا برتاؤ منع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الرَّائِبَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةً وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

(النور: ۲۴)

”زانی مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، ان پر شرعی حد قائم کرتے ہوئے تمہیں ہرگز نرمی اختیار نہیں کرنی چاہیے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔“

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ثقہ نے خبر دی کہ حسن اپنے اور عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان طان قرشی کا واسطہ بیان کرتے تھے۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ عبدالوہاب رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان یہ واسطہ بیان کیا۔ میں نے اپنی اصل کتاب دیکھی تو اس میں موجود نہ تھا۔ یا نہیں کیا جب سے میں نے یہ کتاب لکھی ہے اس کی اصل مجھ سے غائب ہے۔

[۱۵۷۰]..... وَقَدْ حَدَّثَنِي الثَّقَةُ: أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُدْخِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادَةَ حِطَّانِ الرَّقَاشِيِّ، وَلَا أَذْرِي أَدْخَلَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ بَيْنَهُمَا فَزَلَّ مِنْ كِتَابِي حِينَ حَوَّلْتُهُ وَهُوَ فِي الْأَصْلِ أَوْ لَا؟ وَالْأَصْلُ يَوْمَ كَتَبْتُ هَذَا الْكِتَابَ غَائِبٌ عَنِّي. ❶

[۱۵۷۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَلَوُّهُ فِي بَيْتِهِ فَمَا يَمُرُّ بِهَذَا آيَةٍ إِلَّا يَتَلَوُّهَا وَيَقْرَأُهَا بِحَسْبِ حَقِّهَا. ❶

❶ انظر الحديث السابق برقم (۱۵۶۹)

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ.*

خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رجم کرنا اللہ کی کتاب میں اس کے لیے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد مردوں، عورتوں میں سے زنا کیا، جب صحیح شرعی گواہوں سے ثابت ہو جائے، یا حمل ہو یا کوئی خود اقرار کر لے۔

سوال: 1) رجم کی آیت کی تلاوت منسوخ ہے لیکن حکم اب بھی باقی ہے۔ وہ آیت ”الشیخ والشیخة اذا زنيا فارحواهما البتة“ ہے۔ (دیکھئے سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۵۵۳)

2) معلوم ہوا زنا کا جرم تین طرح سے ثابت ہوتا ہے۔ ۱۔ چار چشم دید مرد گواہی دیں۔ ۲۔ عورت کا حاملہ ہو جانا۔ 3) یا پھر زانی کا خود اعتراف جرم کر لینا۔

[۱۵۷۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ..... أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ ، يَقُولُ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ : لَا نَجِدُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى ، لَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ : زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتَهُمَا : (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ) ، فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا.*

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم ڈرو اس بات سے کہ تم رجم کی آیت کو بھلا دو پھر (زیادہ وقت گزرنے پر) کوئی کہنے والا کہے کہ ہم دو حدوں کو قرآن میں نہیں پاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی سنگسار کیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی کتاب میں زیادتی کر دی تو میں یہ لکھوادیتا کہ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت (جب زنا کریں) تو انہیں رجم کر دو، بے شک ہم نے اس کو پڑھا ہے۔

سوال: 1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے عمل، شادی شدہ زانی کے رجم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق عمل کیا۔

2) آیت الرجم کی شروع میں تلاوت موجود تھی لیکن بعد میں منسوخ ہو گئی۔

* أخرجه البخاري، الحدود، باب الاعتراف بالزنا (۶۸۲۹)۔ ومسلم، الحدود، باب رجم الثيب في الزنى (۱۶۹۱)

* أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في تحقيق الرجم (۱۴۳۱) وقال ”حسن صحيح“ ومالك في الموطأ، الحدود، باب ماجاء في الرجم، واحمد ۱/ ۳۶، ۴۳

۳ قرآن میں نسخ موجود ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں بسا اوقات حکم موجود رہتا ہے جبکہ تلاوت منسوخ ہو جاتی ہے جیسے آیۃ الرجم۔ بعض دفعہ حکم اور آیت دونوں منسوخ ہو جاتے ہیں جیسے دس دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کا مسئلہ۔ اور بسا اوقات تلاوت موجود رہتی ہے لیکن حکم منسوخ ہو جاتا ہے جیسے بدکار عورتوں کو گھر میں موت آنے تک قید کرنے کا حکم وغیرہ۔

[۱۵۷۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس کے بیٹے نے ایک آدمی کی بیوی سے زنا کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے درمیان فیصلہ اللہ کی کتاب سے کروں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے انیس کو حکم دیا کہ وہ صبح اس عورت کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کر دے، جب اس عورت نے اعتراف کیا تو اس کو سنگسار کر دیا۔

[۱۵۷۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما جنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا، ان میں سے ایک نے کہا، ہمارے درمیان آپ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجیے، اور دوسرے نے کہا، جو ان دونوں میں سے زیادہ سمجھ دار تھا، ٹھیک ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے مابین فیصلہ اللہ کی کتاب سے کیجیے اور مجھے اس معاملے میں کچھ بات کرنے کی اجازت دیں آپ ﷺ نے

✽ اخرجه البخاری، الايمان والنذور، باب كيف كانت يعين النبي ﷺ (۶۶۳۳)، (۶۶۳۴)۔ ومسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (۱۶۹۷)، (۱۶۹۸)۔

فرمایا: ”کہو“ اس آدمی نے کہا، میرا بیٹا ان کے ہاں مزدور تھا، کہ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا، مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سزا کیا جائے گا، میں نے اس کے بدلے انہیں سو بکریاں اور ایک لونڈی کا فدیہ دے دیا، پھر میں نے علماء سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور رجم کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان فیصلہ اللہ کی کتاب سے کروں گا، تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی وہ تجھے واپس کی جائے گی، پھر آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا، اور انہیں اہلسنی کو حکم دیا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائے، اگر اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دے، اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کر دی گئی۔

نوائے: ① قاضی کو چاہیے کہ فیصلہ کرتے وقت فریقین کی بات بغور سنے اور مکمل حالات و واقعات کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ صادر کرے۔

- ② ادنیٰ درجے کے اہل علم سے مسئلہ دریافت کرنے کے بعد اس کی بڑے علماء سے تصدیق کروانا درست ہے۔
- ③ کنوارے زانی کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے جبکہ شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔
- ④ ہر وہ صلح یا معاملہ جو غیر شرعی اصولوں پر ہو باطل ہے۔
- ⑤ رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور فیصلے کتاب اللہ کی حیثیت رکھتے ہیں لہذا صحیح احادیث کا منکر کتاب اللہ کا منکر ہے۔
- ⑥ قاضی نابین کے ذریعے حدود اللہ کی تحفیذ کرا سکتا ہے۔
- ⑦ زنا کا مقدمہ قتل وغیرہ کی طرح قابل مصالحت نہیں ہے۔
- ⑧ اقرار جرم پر چند زنا کا نفاذ ہوگا۔

[۱۵۷۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَيْنِ زَنِيًّا. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دوزنا کرنے والے یہودی جوڑے کو سنگسار کیا۔

نوٹ:..... زنا سابقہ شریعتوں میں بھی جرم تھا اور ہماری شریعت میں بھی جرم ہے۔

② اگر غیر مسلم جرم کا ارتکاب کریں اور ان کا مقدمہ اسلامی عدالت میں پیش ہو تو فیصلہ اسلامی قوانین کی روشنی میں ہوگا۔

③ شریعت موسوی میں بھی شادی شدہ زانی کی سزا جرم ہے۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ۳۶۳۵، ۴۵۵۶۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۶۹۹)

[۱۵۷۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَأَبِي الزِّنَادِ كِلَاهِمَا.....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ: أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: أَحَدُهُمَا أَحَبُّنِي، وَقَالَ الْآخَرُ: مُقْعَدٌ كَانَ عِنْدَ جَوَارِ سَعِيدٍ، فَأَصَابَ امْرَأَةً حَبْلًا، فَرُمِيَتْ بِهِ، فَسُئِلَ، فَأَعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ قَالَ أَحَدُهُمَا: فَجُلِدَ بِأَثْكَالِ النَّخْلِ، وَقَالَ الْآخَرُ: بِأَثْكَالِ النَّخْلِ. *
ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا، ان میں سے ایک بڑے پیٹ والا تھا اور دوسرے نے کہا، اپنا ج (معذور) جو سعد رضی اللہ عنہما کے پڑوس میں رہتا تھا، اس نے ایک عورت سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہو گئی۔ اس عورت پر اس سے زنا کی تہمت لگائی گئی، جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، پھر نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا ان دونوں میں سے ایک نے کہا، اسے کھجور کی ایک ڈالی (جس میں سوٹھنیاں تھیں) سے مارا گیا، اور دوسرے نے اٹکال کی بجائے اٹکل بیان کیا (یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔)

نوٹ:..... جس جرم کی حد موت نہیں بلکہ صرف کوڑے ہیں اگر کوڑے لگنے سے مجرم کی موت واقع ہونے کا خدشہ ہو تو سزا میں تخفیف کی جاسکتی ہے یہ حکم ایسے مجرمین سے متعلق ہے جو عمر رسیدہ یا ایسے مریض ہوں جن کی شفا یابی کے امکانات کم ہوں۔

② اقرار جرم پر حد نافذ ہوگی۔

* أخرجه البخاری، الحدود، باب احکام اهل الذمة واحصانهم اذا تزوا، ورفعوا الى الإمام (۶۸۴۱)۔ و مسلم، الحدود باب رجم اليهود، اهل الذمة، فی الزنی (۱۶۹۹)۔

* صحیح من غیر هذا الطريق أخرجه ابو داود، الحدود، باب فی اقامة الحد علی المريض (۴۴۷۲)۔ وابن ماجه، الحدود، باب الكبير والمريض يجب علیه الحد (۲۵۷۴)۔ و صححه ابن الجارود (۸۱۷)۔

[۱۵۷۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الرَّجْمُ
فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا
أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ أَوْ النِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ
النِّبْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ. *

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رجم اللہ کی کتاب میں اس کے لیے فرض ہے جس شادی شدہ نے مردوں، عورتوں میں سے زنا کیا، بشرطیکہ اس پر صحیح شرعی گواہی قائم ہو جائے یا عورت حاملہ ہو جائے یا اقرار کر لیں۔

ترجمہ: دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۵۷۱۔

[۱۵۷۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ
أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ، فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبَا وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ إِلَى
امْرَأَتِهِ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ ، فَاتَّأَمَّا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ
حَوْلَهَا ، فَذَكَرَ لَهَا الَّذِي قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا لَا
تُؤَخِّدُ بِقَوْلِهِ ، وَجَعَلَ يُلْقِنُهَا أَشْبَاهَ ذَلِكَ
لِتَنْزِعَ ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْزِعَ ، وَبَتَّتْ عَلَى
الْإِعْتِرَافِ ، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَرُجِمَتْ. *

ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام میں تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس اس سے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ اس کے پاس آئے تو اس کے پاس اور بھی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے اسے وہ بات بتائی جو اس کے خاوند نے اس کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتایا کہ صرف اسی کی بات پر مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح کی باتوں سے اسے تلیق کرنے لگے تاکہ وہ اس کی بات سے اختلاف کرے، لیکن اس نے اختلاف کرنے سے انکار کر دیا اور اقرار پر قائم رہی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔

ترجمہ: اعتراف جرم پر زنا کی حد کا نفاذ ہوگا۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۵۷۱)

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۸/ ۲۲۰۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۰۴۹)۔

۳ اگر خاوند اپنی بیوی کو کسی غیر سے بدکاری میں ملوث پائے، بیوی انکار کر دے اور خاوند کے پاس حد زنا کے نفاذ کے لیے مطلوب چار عینی گواہ بھی نہ ہوں تو ایسی صورت میں میاں، بیوی کے مابین لعان ہوگا اور عورت پر حد کا نفاذ نہ ہوگا۔ لعان کی تفصیل کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۲۹، ۱۳۳۰۔

۴ قاضی یا حاکم اپنے نائین کے ذریعے جرم کی تحقیق کروا سکتا ہے۔

[۱۵۷۹]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:.....

عبید اللہ بن ابی یزید نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی جبکہ اس کی دوسرے خاوند سے بیٹی بھی تھی، اور اس آدمی کا دوسری بیوی سے بیٹا تھا، لڑکے نے لڑکی سے بدکاری کی اور اس کا حمل ظاہر ہو گیا، جب عمر رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے تو ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا گیا، انہوں نے ان دونوں سے سوال کیا تو انہوں نے اقرار کر لیا، پھر عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کو کوزوں کی حد لگائی، اور انہیں ترغیب دلائی کہ آپس میں نکاح کر لو لیکن لڑکے نے انکار کر دیا۔

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَهَا ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهِ، وَكَهْ ابْنٌ مِنْ غَيْرِهَا، فَفَجَرَ الْغُلَامُ بِالْجَارِيَةِ، وَظَهَرَ بِهَا حَبْلٌ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَّةَ، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُمَا فَاغْتَرَفَا، فَجَلَدَهُمَا عُمَرُ الْحَدَّ، وَحَرَّصَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَأَبَى الْغُلَامُ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَالتَّاسِعَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَالْعَاشِرَ وَالْحَادِيَ عَشَرَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرْقَةِ، وَالثَّانِي عَشَرَ مِنْ كِتَابِ عَشْرَةِ النِّسَاءِ. *

بَابُ جَلْدِ الْأَمَةِ الْحَدَّ إِذَا زَنَتْ

[8]..... جب لونڈی زنا کرے تو اس پر حد لگانے کا بیان

[۱۵۸۰]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ.....

عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: البوهرية رضي الله عنها من زنت فاجلدوها عشرين سوطاً. رواه الترمذي في سننه (۱۶۷۲)۔

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۷/ ۱۵۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۱۴۱)۔ وعبدالرزاق (۱۲۷۹۳)۔

وابن ابی شیبہ (۱۶۷۷۲)۔

”اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا زَنَّتْ أُمَّهُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَّتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَّتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَعْمَرْهَا وَكُلَّ بِضْفِيرٍ مِنْ شَعْرٍ، يَعْنِي: الْحَبْلَ.» *

”جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے، اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اس پر کوڑوں کی حد لگاؤ، اس کو ملامت نہ کرو، اگر پھر دوبارہ وہ زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو پھر اس پر کوڑوں کی حد لگاؤ اور اس کو لعن طعن نہ کرو، اگر پھر (تیسری مرتبہ) وہ زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے بیچ دو خواہ بالوں کی ایک رسی کی قیمت کے بدلے میں ہو۔

حکایت: غلام و لونڈی شادی شدہ و غیر شادی شدہ پر بھی زنا کی حد نافذ ہوگی۔

غلام و لونڈی کی حد آزاد کی حد سے نصف ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء: ۲۵)

”اگر لونڈیاں بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہے۔“

حد کے نفاذ کے بعد ملامت کرنا یا عار دلانا درست نہیں۔

زنا کرنے والے غلام و لونڈی کو بیچنا جائز ہے۔

بدفطرت اور برے کردار کے حامل غلام و نوکر کو گھر سے نکال دینا چاہیے۔

برے کردار کے حاملین، مسلم گھرانوں میں نہیں رہ سکتے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ

لِلطَّيِّبَاتِ﴾ (النور: ۲۶)

”خبیث عورتوں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔“

مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ غلام اور لونڈی پر اس کے مالک حد نافذ کریں گے۔ سیدنا

علیؑ نے ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((يا ايها الناس اقيموا على اركانكم الحد من احصن منهم ومن لم يحصن))

”اے لوگو! اپنے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ غلاموں پر حدود کا نفاذ کرو۔“

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب تاخیر الحد عن النساء، رقم: ۱۷۰۵)

✽ أخرجه البخاری، الحدود، باب لا یترب علی الامة اذازنت ولا تنفی (۶۸۳۹)۔ ومسلم، الحدود، باب رجم

اليهود، اهل الذمة، في الزنى (۱۷۰۳)۔

[۱۵۸۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ نے زنا کرنے والی اپنی لونڈی پر حد نافذ کی۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّتْ جَارِيَةَ لَهَا زَنْتًا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدُ اللَّهِ وَمِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. *

بَابُ مِنْهُ: لَيْسَ الْحَدُّ إِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ

[9]..... حد کا نفاذ اسی پر ہوگا جو اسے جانتا ہے

[۱۵۸۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ:.....

یحییٰ بن حاطب نے بیان کیا کہ، حاطب فوت ہوئے تو انہوں نے اپنے غلاموں میں سے جس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے اسے آزاد کر دیا، ان کی ایک نوبہ لونڈی بھی تھی۔ جس نے نماز بھی پڑھی اور روزے بھی رکھے اور یہ ابھی تھی، اس کے حمل نے انہیں پریشان کر دیا۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بتائی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو کبھی بھی اچھی خبر نہیں لایا اور اس بات نے انہیں پریشان کر دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس لونڈی کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا، کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے کہا، ہاں، مروعش سے دودرہم کے عوض (زنا کرنے کی وجہ سے)۔ گویا وہ اس معاملہ کو آسان سمجھنے کی وجہ سے نہیں چھپا رہی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کا سامنا علی، عثمان اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم سے ہوا تو فرمایا، مجھے مشورہ دو، عثمان ٹیک لگا

أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَاطِبٍ حَدَّثَهُ قَالَ: تُوُفِيَ حَاطِبٌ، فَأَعْتَقَ مَنْ صَلَّى مِنْ رَقِيقِهِ وَصَامَ، وَكَانَتْ لَهُ أَمَةٌ تُؤَيِّبُهُ قَدْ صَلَّتْ وَصَامَتْ وَهِيَ أَعْجَبِيَّةٌ، فَلَمْ تَرُعْهُ إِلَّا بِحَبْلِهَا، وَكَانَتْ ثِيَابًا، فَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ، فَحَدَّثَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْتَ الرَّجُلُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ، وَأَفْرَعُهُ ذَلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُمَرُ، فَقَالَ: أَحْبَلْتِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ مِنْ مَرْعُوشٍ بَدْرَهْمَيْنِ، فَإِذَا هِيَ تَسْتَهْلُ بِذَلِكَ لَا تَكْتُمُهُ. قَالَ: وَصَادَقَهُ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ، فَكَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسًا فَاضْطَجَعَ، فَقَالَ عَلِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه، فان الحسن بن محمد لم يسمع من فاطمة، اخرجہ البيهقي: ۸ / ۲۴۵ - وفي المعرفة

السنن والآثار له (۵۱۰۹) - وعبدالرزاق (۱۳۶۰۲)، (۱۳۶۰۲) - وابن ابی شیبہ (۲۸۲۶۹).

الْحَدُّ. فَقَالَ: أَشْرُ عَلَى يَا عُمَانُ، فَقَالَ: قَدْ
 أَشَارَ عَلَيْكَ أَخْوَاكَ. فَقَالَ: أَشْرُ عَلَى أَنْتَ.
 فَقَالَ: أَرَاهَا تَسْتَهْلُ بِهِ كَانَهَا لَا تَعْلَمُهُ، وَكَيْسَ
 الْحَدِّ إِلَّا عَلَى مَنْ عِلْمُهُ. فَقَالَ: صَدَقْتَ
 وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا الْحَدُّ إِلَّا عَلَى مَنْ
 عِلْمُهُ، فَجَلَدَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةً
 وَعَرَّبَهَا عَامًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ
 الْحَدِيثِ. *

کر بیٹھے ہوئے تھے کہ علی اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اس پر حد نافذ ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عثمان آپ مجھے مشورہ دیں، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو آپ کے دو بھائیوں نے مشورہ دیا تو ہے۔ اس پر فرمایا: مجھے آپ مشورہ دیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں وہ اس معاملہ کو نہ جاننے کی وجہ سے آسان سمجھتی ہے۔ اور حد کا نفاذ تو اسی پر ہوگا جو اس کو جانتا ہو، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے درست کہا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حد صرف جاننے والے پر ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَقِيمَةِ مَا فِيهِ الْقَطْعُ

[10]..... چوری کی حد اور وہ قیمت جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے

[۱۰۸۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْقَطْعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)). *

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔“

کسی شخص کا مال اس کی حفاظت کی جگہ سے چھپ کر چرائینے کا نام چوری ہے۔

زیر حفاظت مال سے اگر ربع دینار یا اس سے زائد مالیت کی اشیاء اٹھالی جائیں تو اٹھانے والے چور پر حد کا

* اسنادہ ضعیف جداً، لضعف مسلم بن خالد الزنجی و لعنته ابن جریج ولا نقطاعه فان يحيى بن عبدالرحمن بن حاطب لم يسمع من عمر: اخبره البيهقي: ۸/ ۲۳۸، ۲۳۹. وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۰۹۳). وعبدالرزاق (۱۳۶۴۴).

* اخبره البخاري، الحدود، باب قول الله تعال ”والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما“ وفي كم يقطع (۶۷۸۹)، (۶۷۹۰). ومسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها (۱۶۸۴).

نفاذ ہوگا۔

﴿چوری سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور اس کا ذکر قرآن میں بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (المائدہ: ۳۸)

”چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا اور اللہ کی طرف سے عذاب ہے اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔“

[۱۵۸۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مَجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةٌ دَرَاهِمٍ. *
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ڈھال (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

..... ﴿چوری کا نصاب تین درہم (ربیع دینار) ہے۔﴾

﴿عہد نبوی میں ایک دینار بارہ درہم کا ہوتا تھا۔﴾

﴿دینار سونے اور درہم چاندی کے عہد نبوی میں رائج دو سکے تھے جن کے ساتھ لین دین اور خرید و فروخت کے معاملات ہوئے تھے۔ آج کل کاغذی کرنسی کو سونے کا متبادل سمجھا جاتا ہے لہذا چوتھائی دینار تقریباً ایک گرام سونا یا اتنی مالیت کی کوئی چیز چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔﴾

[۱۵۸۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ أُتْرُجَةً فِي عَهْدِ عُثْمَانَ، فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ فُقُومَتِ ثَلَاثَةٌ دَرَاهِمٍ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ بِدِينَارٍ، فَقَطَعَ يَدَهُ. قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ أُتْرُجَةٌ يَأْكُلُهَا النَّاسُ. *
عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک چور نے سنگترہ چوری کیا، عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو اس کی قیمت تین درہم، بارہ درہم فی دینار کے حساب سے لگائی گئی، تو انہوں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ وہ سنگترہ ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں۔

﴿اخرجه البخاری، الحدود، باب قول الله تعالى "والسارق والسارقة"..... الخ (۶۷۹۵)۔ ومسلم، الحدود،

باب حد السرقة ونصابها (۱۶۸۶)۔

﴿صحيح: اخرجہ البيهقي: ۸/ ۲۶۰۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۴۵)۔ وعبدالرزاق (۱۸۹۷۲)،

(۱۸۹۷۳)۔ وابن ابی شيبه (۲۸۰۸۷)، (۲۸۰۹۴)۔

[۱۵۸۶]..... قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ الْأَتْرَجَةُ الَّتِي يَأْكُلُهَا النَّاسُ. أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ: أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَطْعِ، فَقَالَ أَنَسُ: حَضَرْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطَعَ سَارِقًا فِي شَيْءٍ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ. *

[۱۵۸۷]..... أَخْبَرَنَا عَيْرٌ وَاحِدٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. *

[۱۵۸۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مَكَّةَ شَرَفَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَعِلاَمٌ لِابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَبَعَثَتْ مَعَ مَوْلَاتَيْنِ بِبُرْدٍ مُرْجَلٍ قَدْ خِيَطَتْ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ. قَالَتْ: فَأَخَذَ الْعِلاَمُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لَبْدًا أَوْ قُرُوءَةً، وَخَاطَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَوْلَاتَانِ الْمَدِينَةَ دَفَعَتَا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا فِيهِ اللَّيْبَ وَلَمْ يَجِدُوا فِيهِ الْبُرْدَ، فَكَلَّمُوا الْمَوْلَاتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۸ / ۲۵۹ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۴۶) - وعبد الرزاق (۱۸۹۷۰) -

وابن ابی شیبہ (۲۸۰۸۳) .

* اسنادہ ضعیف لایہام شیخ الشافعی ولانقطاعه، فان محمد بن علی لم یسمع من علی بن ابی طالب: أخرجه

البيهقي: ۸ / ۲۶۰ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۴۷) .

سے پوچھا، تو انہوں نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے (غلام پر شک کی) بات کی۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔“

[۱۵۸۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک آدمی یمن کے رہنے والوں میں سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور شکایت کی کہ یمن کے حاکم نے اس پر ظلم کیا ہے، اور وہ رات کو نماز پڑھتا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے اور قسم تیرے باپ کی تیری رات چوروں کی رات نہیں ہے پھر انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے زیورات کو گم پایا، تو لوگوں کے ساتھ یہ آدمی بھی ڈھونڈتا اور کہتا، اے اللہ اس آدمی کو تباہ کر جس نے ایسے نیک گھر والوں کے ہاں چوری کی۔ پھر انہوں نے وہ ہار ایک سناڑ کے پاس پایا، (اس سناڑ نے کہا) وہ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا آدمی اسے لے کر آیا، اس یمنی چور نے اس کا اقرار کر لیا یا اس کے خلاف گواہی سے ثابت ہوا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا پایاں ہاتھ (بھی) کاٹ دیا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس کی بددعا جو وہ اپنے اوپر کرتا تھا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوئی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعَ الْيَدَ وَالرِّجْلَ، قَدَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَكَا إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ، فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَيُّكَ مَا لَيْسَ لَكَ بِلَيْلٍ سَارِقٍ. ثُمَّ إِنَّهُمْ افْتَقَدُوا حَلِيًّا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَمْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيْتَ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ، فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَانِعٍ، وَأَنَّ الْأَقْطَعَ جَاءَ بِهِ فَاعْتَرَفَ الْأَقْطَعَ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ لَدُعَاؤُهُ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي مِنْ سَرِقَتِهِ. أَخْرَجَ السُّنَنَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ. *

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البيهقي: ۸ / ۲۷۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۸۳)۔ والحميدي (۲۸۰)۔

* اسنادہ ضعيف لانقطاعه، فان القاسم بن محمد لم يسمع من جده ابي بكر الصديق: اخرجہ البيهقي: ۸ / ۲۷۳۔

وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۷۵)۔ وعبدالرزاق (۲۷۶۹)۔ والبيهقي (۲۶۰۲)۔

بَابُ إِذَا وَصَلَ الْحَدَّ إِلَى الْإِمَامِ لَمْ يَبْقَ فِيهِ عَفْوٌ

[11]..... جب حد کا معاملہ امام (حکمران) تک پہنچ جائے تو معافی ختم ہو جاتی ہے

[۱۵۹۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا، کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ تباہ ہو گیا، تو صفوان رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے اور اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر مسجد میں سو گئے، ایک چور آیا اور ان کے سر کے نیچے سے چادر نکال لی، صفوان رضی اللہ عنہ نے چور کو پکڑا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا، پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری نیت یہ نہ تھی وہ چادر اس پر صدقہ ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے پاس اس کو لانے سے پہلے تو نے یہ کیوں نہ کیا۔“

..... حدود کا مقدمہ قاضی یا حاکم تک پہنچنے سے پہلے معاف کیا جاسکتا ہے۔

حدود کا مقدمہ جب قاضی کی عدالت میں پہنچ جائے تو جرم معاف نہیں کیا جائے گا۔

حاکم اور قاضی کو چاہیے کہ فوراً حدود شرعیہ کا نفاذ کرے اس سلسلہ میں بلاوجہ تاخیر درست نہیں۔

[۱۵۹۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ وَالسَّرِقَةِ.*

طاووس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح مروی ہے۔

* اخرجہ ابوداؤد، الحدود، باب فيمن سرق من حرز (۴۳۹۴)۔ والنسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزاً وما لا يكون (۴۸۸۷)۔ وصححه ابن الجارود (۸۲۸)۔ والحاكم: ۴ / ۳۸۰.

* اخرجہ النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزاً وما لا يكون (۴۸۸۸)۔ متصلاً عن طاووس عن صفوان بن امية۔ وصححه الحاكم: ۴ / ۳۸۰۔ عن طاووس عن ابن عباس بنحوه.

بَابُ مِنْهُ فِي الْقَطْعِ وَمُضَاعَفَةِ غُرْمِ الْعَاقِلَةِ

[12]..... ہاتھ کاٹنے اور تاوان کی دیت کے دوگنا ہونے کا بیان

[۱۵۹۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ حاطب کے غلاموں نے مزینہ قبیلے کے ایک آدمی کی اونٹنی چوری کر کے نخر کر دی۔ یہ معاملہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں تم انہیں لے کر آؤ، اللہ کی قسم! میں تجھ پر ایسا تاوان ڈالوں گا جو تیرے لیے باعث مشقت ہو۔ پھر مزینہ قبیلہ کے آدمی سے پوچھا، تیری اونٹنی کی کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا، چار سو درہم، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کو آٹھ سو درہم دے دو۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: أَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَاتَّحَرُّوَهَا، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَرَ كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ أَنْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَاكَ تُجِيعُهُمْ، وَاللَّهِ لَا عُرْمَانَكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ لِمُزَيْنِي: كَمْ تَمُنُّ نَاقَتَكَ؟ قَالَ: أَرْبَعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ. قَالَ عُمَرُ: أَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ.*

[۱۵۹۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے بھائے ہوئے غلام نے چوری کی تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ (حاکم مدینہ) نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا۔ پھر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَبْدًا لَهُ سَرَقَ وَهُوَ ابْنُ قُ، فَأَبَى سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ أَنْ يَقْطَعَهُ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.*

تفہیم:..... ① معلوم ہوا اگر غلام چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

② سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مدینہ کے حاکم تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چوری کرنے والے غلام کو ان کے پاس بھیجا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں جب انہوں نے یہ کام کرنے سے انکار کیا تو خود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر حد نافذ کی اور اس کا ہاتھ

* اسنادہ ضعیف، لانقطاعه فان يحيى بن عبدالرحمن بن حاطب لم يسمع من عمر: اخروجه البيهقي: ۸ / ۲۷۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۸۴) - وعبدالرزاق (۱۸۹۷۷)، (۱۸۹۷۸).

* اسنادہ صحيح: اخروجه للبيهقي: ۸ / ۲۶۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۶۸) - ومالك في الموطأ، السرة، باب ماجاء في قطع اليد والسارق.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّنٍ)) فرمایا: لکے ہوئے پھل (کی چوری) میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ البتہ جب وہ کھلیان (کھلی جگہ) میں کاٹ کر رکھ لیں تو اس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

کسی باغ یا پھل دار درخت سے بلا اجازت پھل کھانا درست نہیں تاہم اگر کوئی کھالے تو اس پر حد نافذ نہ ہوگی۔

2 پھل اتار کر ساتھ لے جانا قابل سزا جرم ہے۔

3 گوداموں سے پھل یا غلہ چوری کرنے پر حد نافذ ہوگی بشرطیکہ ایک چوتھائی دینار مالیت کی چوری کی گئی ہو۔

4 امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”الجورین ، الجورخان“ الجورین سے مراد جو خان یعنی وہ جگہ ہے جہاں کھجور وغیرہ خشک اور ذخیرہ کی جاتی ہے۔ (سنن ابو داؤد، رقم: ۴۳۹۰)

[۱۵۹۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.....

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ)) *.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہاتھ پھل اور کھجور کی گرمی میں نہیں کاٹا جائے گا۔“

[۱۵۹۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ *.

ایک اور سند سے بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

* اخرجہ ابو داؤد، اللقطعة، باب التعريف باللقطة (۱۷۱۰)، (۱۷۱۱)، (۴۳۹۰)۔ وابن ماجه، الحدود، باب من سرق من الحرز (۲۵۹۶)۔ والنسائي، قطع السارق، الثمر يسرق بعد ان يؤويه الجرين (۴۹۶۱)۔ وصححه ابن الجارود (۸۲۷)۔ والحاكم: ۴ / ۳۸۱۔

* اخرجہ ابو داؤد، الحدود، باب مالا قطع فيه (۴۳۸۸)۔ والنسائي، قطع السارق، باب مالا قطع فيه (۴۹۶۴)۔ وصححه ابن الجارود (۸۲۶)۔ وابن حبان۔

* اخرجہ ابن ماجه، الحدود، باب لا يقطع في ثمر ولا كثر (۲۵۹۳)۔ والترمذی، الحدود، باب ماجاء لا قطع في ثمر ولا كثر (۱۴۴۹)۔ وصححه ابن الجارود (۸۲۶)۔ وابن حبان۔

نوٹ: ❶ معلوم ہوا پھل یا کھجور کی گری چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

❷ یہاں پھل سے مراد درختوں پر لگا ہوا پھل ہے اگر کوئی انسان کولڈ سٹور وغیرہ سے پھل چرائے تو اس پر حد نافذ ہوگی مزید دیکھئے فوائد الحدیث نمبر: ۱۵۹۵۔

❸ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”الکشر“ سے مراد ”جماز“ کھجور کی وہ نرم گری ہے جو اس کے تنے کے اوپر کنارے میں ہوتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، بعد الحدیث، رقم: ۴۳۸۸)

بَابُ فِي أَهْلِ اللَّقَاحِ وَقَطَاعِ الطَّرِيقِ وَالْمَحَارِبِ

[15]..... دودھ دینے والی اونٹنیوں کو چرانے والوں، ڈاکوؤں اور لڑنے والوں کا بیان

[۱۵۹۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا سَمَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا وَلَا زَادَ أَهْلَ اللَّقَاحِ عَلَى قَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ. *
 علی بن حسین نے بیان فرمایا کہ نہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کو نہیں پھوڑا، اور دودھ دینے والی اونٹنیوں کو چرانے والوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔

نوٹ: ❶ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اللقاح کی آنکھوں کو گرم سلائیوں سے پھوڑ دیا تھا۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۰۰۔

[۱۵۹۹]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ.....

عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَطَاعِ الطَّرِيقِ: إِذَا قُتِلُوا وَأَخَذُوا الْمَالَ قُتِلُوا وَصَلَبُوا، وَإِذَا قُتِلُوا وَلَمْ يَأْخُذُوا الْمَالَ قُتِلُوا وَلَمْ يُصَلَبُوا، وَإِذَا أَخَذُوا الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلُوا قُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ. وَإِذَا أَخَافُوا السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذُوا مَالًا

صالح مولی توامہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ڈاکوؤں کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ قتل و غارت کریں اور مال بھی لوٹیں تو انہیں قتل بھی کیا جائے گا اور سولی بھی دیا جائے گا، اور جب وہ قتل و غارت کریں اور مال نہ لوٹیں تو انہیں قتل کیا جائے گا انہیں سولی نہیں دی جائے گی، اور جب مال لوٹیں البتہ قتل و غارت نہ کریں تو

* اسنادہ ضعیف جدًا، لضعف شيخ الشافعي وهو منكر لمخالفته الاحاديث الصحيحة الثابتة في ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم سمل اعين اهل اللقاح: اخرجہ البيهقي: ۶۹ / ۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ۵۳۷۵.....

ان کے مخالف سمت سے ہاتھ، پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے، اور جب وہ مسافروں کو خوفزدہ کریں ان سے مال نہ لوئیں تو انہیں جلا وطن کر دیا جائے گا۔

تَقُوا مِنَ الْأَرْضِ *

عمر و بن دینار نے بیان فرمایا کہ ہر چیز قرآن میں ہے یا اس کے لیے ہے جیسے اس نے چاہا، ابن جریج نے کہا سوائے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”بے شک سزا ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں۔“ (المائدہ: ۳۳) کہ اس میں اختیار نہیں دیا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اس طرح فرمایا جس طرح کہ ابن جریج وغیرہ نے کہا ہے: ”بے شک سزا ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں۔“ (المائدہ: ۳۳) میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں لڑائی کرنے والے کے متعلق ہے۔

[۱۶۰۰]..... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ أَوْ لَهُ كَيْفَ شَاءَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِلَّا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ [المائدة: ۳۳]. فَلَيْسَ بِمُخْتَرٍ فِيهَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ [المائدة: ۳۳]. فِي الْمُحَارِبِ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَقُولُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ، وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. *

حَدِيث: عكل اور عرنیہ قبائل کے کچھ لوگ مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ سے باہر جہاں بیت المال کے اونٹ تھے بھیجا کہ وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پھونک لیں۔ اللہ شفا دے گا وہ چند روز میں صحت یاب ہو گئے تو انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ لے گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا وہ انہیں اونٹوں سمیت پکڑ لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں کو لوہے کی گرم سلاخیوں سے پھوڑ دیا اور انہیں دھوپ میں پھینک دیا وہ پانی طلب کرتے انہیں پانی نہ دیا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب اذا حرق المشرك المسلم هل يحرق، رقم: ۲۳۳، ۳۱۰۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۶۷۱)

ابو قتلابہ کہتے ہیں ان عكل و عرنیہ قبیلے کے لوگوں نے چوری بھی کی چرواہوں کو قتل بھی کیا، ایمان لانے کے بعد

* اسنادہ ضعیف، لضعف شيخ الشافعی: اخرجہ البیہقی: ۸/ ۲۸۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۱۹۲)۔
وعبدالرزاق (۱۸۵۴۴)۔ وابن ابی شیبہ (۲۹۰۰۹)، (۳۲۷۸۱)۔

* اخرجہ البیہقی: ۵/ ۱۸۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۱۷۵)۔

کفر بھی کیا، اللہ اور اس کے رسول سے محاربت لڑائی بھی کی، اور زمین میں فساد کا بھی باعث بنے۔

(بخاری، رقم: ۲۳۳، ۳۰۱۸)

۳) محاربین مسلمان ہوں یا کافر دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

۴) اللہ کے فرمان: "انما جزوا الذین یحاربون اللہ ورسولہ..... الخ" میں محاربین کے لیے چار سزائیں بیان ہوئی ہیں۔ (ا) انہیں قتل کر دیا جائے۔ (ب) یا سولی چڑھا دیا جائے (ت) یا پھر مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یعنی دایاں پاؤں اور بائیں ہاتھ یا دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں (ث) یا پھر انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔

۵) نبی ﷺ نے عکل و عمریہ قبیلے کے افراد سے بطور قصاص ایسا سلوک کیا تھا۔



كِتَابُ الْقَتْلِ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

وَالْقَسَامَةِ

قتل، قصاص، دیتوں اور قسامت کے مسائل

بَابُ مَا يَحْرُمُ بِهِ الْقَتْلُ

[1]..... کس چیز سے قتل حرام ہوتا ہے

[۱۶۰۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ.....

مقداد رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر میری کسی کافر سے لکر ہو، اور وہ مجھ سے قتال کرے پھر وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دے، پھر وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ میں ہو کر کہے، میں اللہ پر ایمان لے آیا، تو کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کے اس اقرار کے بعد بھی اسے قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اسے قتل نہ کرو۔“ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے، پھر اس نے یہ بات ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی ہے تو کیا میں اسے قتل

عَنِ الْمُقَدَّادِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضْرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجْرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْتُلُهُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْتُلُهُ؛ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ

یَقُولُ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)) *
 کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل نہ کر، اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا اب اس کا ہے اور (اگر تو نے اس کے بعد اسے قتل کر دیا تو) تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا اس کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا۔“

نوٹ: ❶ کافر جب بھی توحید و رسالت کا اقرار کر لے مقبول ہے اور اس اقرار کے بعد اس کو قتل کرنا جائز نہیں۔

❷ شرعی احکامات ظاہر پر نافذ ہوتے ہیں باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

❸ مجاہدین کے لیے میدانِ عمل میں شرعی امور کی ہر حال میں پاسداری ضروری ہے۔

❹ مسلمان کا ناحق قتل گناہِ کبیرہ ہے۔

❺ ذمہ داری کی ادائیگی سے قبل اس سے متعلقہ ضروری امور کی تربیت لے لینی چاہیے۔

[۱۶۰۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ.....

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کی، ہمیں نہیں پتہ چلا کہ اس نے آپ ﷺ سے کیا سرگوشی کی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا تو معلوم ہوا گویا وہ منافقین میں سے ایک آدمی کو قتل کرنے کا مشورہ طلب کر رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں؟“ اس آدمی نے کہا، کیوں نہیں لیکن اس کی گواہی کا اسے فائدہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟“ اس آدمی نے کہا، کیوں نہیں لیکن اس کی نماز اس کے لیے مفید نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہی وہ لوگ ہیں جن کو قتل کرنے سے اللہ نے مجھے روکا ہے۔“

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ: أَنَّ رَجُلًا سَارَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَدْرِ مَا سَارَهُ بِهِ حَتَّى جَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟)) قَالَ: بَلَى، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ. قَالَ: ((أَلَيْسَ يُصَلِّي؟)) قَالَ: بَلَى، وَلَا صَلَاةَ لَهُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْ لَيْتَكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُمْ)). *

* اخبره البخاری، والديات، باب قول الله تعالى ”ومن يقتل مؤمنا متعمدا..... الخ (۶۸۶۵)۔ ومسلم، الايمان، باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله (۹۵)۔

* اخبره البيهقي: ۳/ ۳۷۶۔ واحمد: ۵/ ۴۳۳۔ وعبدالرزاق (۱۸۶۸۸)۔ وصحيحه ابن حبان۔

..... شرعی احکامات کا اعتبار ظاہر پر ہے دل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے یہی وجہ ہے نبی ﷺ نے اپنے عہد میں منافقین مدینہ کے واضح نفاق کے باوجود ان کو قتل نہیں کیا۔

جو آدمی توحید و رسالت کا اقرار کرے اور نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرے اس کی جان و مال محفوظ ہیں اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((امرت ان اقاتل الناس حتی يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة))

”مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوة..... الخ، رقم: ۲۵)

سرگوشی کرنا جائز ہے لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی کے جذبات و احساسات کو ٹھیس نہ پہنچے یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے تین افراد کی مجلس میں دو آدمیوں کی باہم سرگوشی سے منع کیا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون الآخر، حتى تختلطوا بالناس، اجل ان ذلك يحزنه))

”جب تم تین ہو تو دو آدمی تیسرے کے بغیر سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کرتی ہے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الاستئذان باب اذا كانوا اكثر من ثلاثة..... الخ

رقم: ۶۲۹۰ - مسلم: ۲۱۸۴)

[۱۶۰۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید سے روایت ہے فرمایا، عبد اللہ بن ابی کی تین منافقانہ مجلسوں میں موجود تھا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ مِنْ نِفَاقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَلَاثَ مَجَالِسَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارَى وَالْغُلُولِ. *

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه بین الزهري وأسامه: أخرجه البيهقي: ۸ / ۱۹۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له

بَاب: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُدَّ بِه يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[2]..... جس نے کسی چیز سے خودکشی کی، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوگا

[۱۶۰۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُدَّ بِه يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمِيدِ. *

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کر لی، قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب ہوگا۔“

.....: **نوٹ** خودکشی حرام ہے۔

② خودکشی کرنے والا جس چیز سے خودکشی کرے گا روز قیامت اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔

③ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے انسان کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۹۷۸)

بَابُ مَا يَحِلُّ بِه الْقَتْلُ

[3]..... کس جرم سے قتل حلال ہوتا ہے

[۱۶۰۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنيفٍ.....

عَنْ عَثْمَانَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مسلمان کا قتل جائز ہوتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد کافر مرتد ہو جانا، شادی شدہ ہوتے ہوئے زنا کرنا یا کسی کو ناحق قتل کرنا۔“

.....: **نوٹ** معلوم ہوا حدیث میں مذکور تین اسباب کے علاوہ ہر قتل غیر مشروع اور ناحق ہے۔

① اخراجہ البخاری، الايمان والنذور، باب من حلف بملء سوي الاسلام (۶۶۵۲)۔ ومسلم، الايمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان بنفسه..... الخ (۱۱۰)۔

② صحيح من غير هذا الطريق: اخراجہ ابوداود، الديات، باب الامام يامر بالعضو في الدم (۴۵۰۲)۔ والترمذی، الفتن، باب مجاء لا يحل دم امرئ مسلم الا ياحدى ثلاث (۲۱۵۸)۔ وقال ”حسن“۔ والنسائي (۴۰۲۴)۔ وابن ماجه (۲۵۳۳)۔ وصححه ابن الجارود (۸۳۶)۔ والمحاكم: ۴/ ۳۵۰۔

2 اسلام ترک کر کے کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرنا ارتداد کہلاتا ہے اور مرتد واجب القتل ہے۔

3 شادی شدہ زانی کو پتھر مار مار کر سنگسار کیا جائے گا۔

4 کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا سنگین جرم ہے اور اس کی اخروی سزا ابدی جہنم ہے۔

5 حدیث میں مذکور سزائیں عام لوگ نہیں دیں گے بلکہ ان شرعی سزاؤں کا نفاذ قاضی کے ذریعے ہوگا۔

[۱۶۰۶]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ.....

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزوں میں سے کسی ایک سے مسلمان آدمی کا خون جائز ہوتا ہے، ایمان کے بعد مرتد ہو جانا یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا۔“

[۱۶۰۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے دین (اسلام) کو بدل دیا اس کی گردن کو مار دو۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِي وَالْغُلُولِ. *

ایسا کرنے والے مرتد کی سزا قتل ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

2 مرتد کے لیے توبہ کی گنجائش موجود ہے۔ اگر وہ توبہ کر کے خلوص دل سے اسلام قبول کر لے بہتر ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری بیان فرماتے ہیں:

”قدم علی معاذ‘ وانا باليمن ورجل کان یهودیا فاسلم فارتدّ عن الاسلام فلما قدم

* انظر الحدیث السابق برقم (۱۰۶۵)

* صحیح من غیر هذا الطريق من حدیث ابن عباس: اخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب لا یعذب بعداب

اللہ (۳۰۱۷)، (۶۹۲۲).

معاذ قال: لا انزل عن دابتي حتى يقتل فقتل، قال احدهما وكان قد استتيب قبل ذلك“

”میں یمن میں عامل (گورنر) تھا کہ میرے پاس سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ایک یہودی جس نے اسلام قبول کیا پھر مرتد ہو گیا، جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے کہا میں اپنی سواری سے اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیا جائے، پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ دونوں (طلحہ اور بریدہ ر اویوں) میں سے ایک نے کہا اس شخص کو اس سے پہلے توبہ کر لینے کا کہا گیا تھا۔“

(سنن ابو داود، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد، رقم: ۴۳۵۵)

③ عبد اللہ بن سعد بن ابوسرح رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ کے کاتب رہے پھر مرتد ہو گئے، جب مکہ فتح ہوا تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ (سنن ابو داود، رقم: ۴۳۵۹)

④ اگر کوئی جبر و اکراہ کی وجہ سے اسلام سے برأت کا اظہار کرے جبکہ وہ دلی طور پر پکا و سچا مسلمان ہو تو اس پر مرتد کا حکم نہیں لگے گا۔ بلکہ کافر ہونے کے لیے کفر پر شرح صدر ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النحل: ۱۰۶)

”جس نے اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کیا سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہا۔“

بَابُ اسْتِثَابَةِ الْمُرْتَدِّ

[4]..... مرتد سے توبہ کروانے کا بیان

[۱۶۰۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوسَى، فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ مِنْ مُعْرَبَةِ خَبِرٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا حَبَسْتُمُوهُ ثَلَاثًا وَأَطَعْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيْفًا

محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہاں کے لوگوں کا ہال پوچھا تو اس نے بتایا پھر پوچھا، کیا کوئی نئی خبر ہے جو تمہارے دور کے شہر سے متعلق ہو؟ تو اس آدمی نے کہا، ہاں۔ ایک آدمی اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا، ہم نے اسے پکڑا اور اس کی

وَاسْتَبْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيُرْاجِعُ أَمَرَ اللَّهُ،
اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَخْضُرْ وَلَمْ أَرْضْ وَلَمْ أَمُرْ إِذْ
بَلَّغْنِي. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِي
وَالْغُلُولِ. *

گرد ماری، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے اسے تین دن
تک قید کیوں نہ کیا، اور تم اسے ہر روز روٹی دیتے اور اس
سے توبہ کرواتے، شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ کا حکم مان لیتا،
(پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اے اللہ! نہ میں وہاں موجود تھا،
نہ میں اس خبر سے خوش ہوں اور نہ میں نے حکم دیا جبکہ
مجھے معلوم ہوا۔

بَابُ: مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

[5]..... جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے

[۱۶۰۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ طَلْحَةَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ
قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). *

سعید بن زید رضی اللہ عنہ بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے مال کی حفاظت
کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔“

[۱۶۱۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ
قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ
كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ قِتَالِ
أَهْلِ الْبَغْيِ. *

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے
ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔“

..... ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

* اسنادہ ضعیف: اخرجہ البیہقی: ۸/ ۲۰۶، ۲۰۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۰۳۲)۔ والطحاوی شرح
المعانی: ۳/ ۲۱۱.

* اخرجہ ابوداؤد، السنن، باب فی قتال اللصوص (۴۷۷۲)۔ والترمذی، الديات، باب ماجاء فیمن قتل دون
ماله فهو شهيد (۱۴۲۱) وقال ”حسن صحيح“ وابن ماجه (۲۵۸۰)۔ والنسائی (۴۰۹۹)، (۴۱۰۰)۔ و صححه ابن
حبان.

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۰۹)

جان و مال اور عزت آبرو کی حفاظت کرتے ہوئے دفاع کرنے والا اگر قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے تاہم اس کا درجہ اسلامی حدود کی حفاظت اور اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے میدان جنگ میں لڑنے والے سے کم ہے لہذا اسے غسل و کفن کے بعد دفن کیا جائے گا۔

چوراہوں اور ڈاکوؤں سے لڑنا اور اپنا دفاع کرنا جائز ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْجَمَاعَةِ بِالْوَاحِدِ

[6]..... کسی جماعت کے ایک آدمی کو قتل کرنے کا بیان

[۱۶۱۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفْرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَلَّأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلَهُمْ جَمِيعًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمِيدِ. *

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات آدمی کو ایک آدمی کے بدلے میں قتل کیا، جسے انہوں نے دھوکے سے مارا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صنعاء (یمن کا ایک مشہور شہر) کے تمام لوگ اس قتل میں شریک ہوتے تو میں تمام کو قصاص میں قتل کر دیتا۔

..... معلوم ہوا اگر ایک جماعت ایک آدمی کے قتل میں شریک ہو تو جماعت کے تمام افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ قَتْلِ السَّحْرَةِ

[7]..... جادوگریوں کے قتل کا بیان

[۱۶۱۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْ أَقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ، قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرٍ. *

عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بجالہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنروں کے نام) لکھا کہ ہر جادوگر اور جادوگری کو قتل کر دو، بجالہ نے کہا، پھر ہم نے تین جادوگر قتل کیے۔

* صحیح: أخرجه البيهقي: ۸/ ۴۰، ۴۱- وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۸۳۱)۔ وعبدالرزاق (۱۸۰۷۳)، (۱۸۰۷۵)۔ وابن أبي شيبة (۲۷۶۸۴)، (۲۷۶۸۵)۔

* أخرجه ابوداود، الخراج والنفى والامارة، باب في اخذ الجزية من المجوس (۳۰۴۳)۔ واحمد: ۱/ ۱۹۰، ۱۹۱۔ وصححه ابن الجارود (۱۱۰۵)۔

..... جادو کفر ہے اور اس کا فاعل مرتد کے حکم میں ہے اور اس کی سزا بھی مرتد ہی کی سزا ہے۔ ارشاد

باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٌ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسُ السَّحَرَةُ﴾ (البقرة: ۱۰۲)

”اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔“

[۱۶۱۳]..... قَالَ: وَأَخْبَرَنَا: أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا. *

فرمایا اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے ان پر جادو کیا تھا۔

[۱۶۱۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جس کام کے بارے میں رہنمائی طلب کی تھی اللہ نے اس کے بارے میں میری رہنمائی فرمادی۔ رسول اللہ ﷺ کی کافی مدت یہی حالت رہی کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی سے ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے نہ کی ہوتی۔ میرے پاس دو آدمی (فرشتے) آئے، ایک میرے پاؤں کے پاس اور دوسرا میرے سر کے پاس (کھڑا ہو گیا)۔ میرے پاؤں کے پاس کھڑے نے سر کے پاس کھڑے سے کہا، اس آدمی کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا، اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے اس پر جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، لبید بن اعصم (یہودی) نے، اس نے پھر پوچھا، کس چیز میں اس پر جادو کیا ہے؟ اس نے کہا کنگھی میں اور کنگھی کے ساتھ سر سے اترے ہوئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَفْتَانِي فِي أَمْرِ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتًا كَذًا وَكَذَا يُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْبِدُ بْنُ أَعْصَمٍ. قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرِي فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَّةٍ تَحْتَ رُعُوفَةٍ أَوْ عُوفَةٍ، شَكَّ رِبْعٌ، فِي بِنْرِ ذُرْوَانَ. قَالَ: فَجَاءَ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((هَذِهِ الَّتِي أَرِيْتُهَا كَانَ رءُوسٌ نَخَلُهَا رءُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَانَ مَاءَ هَا نِقَاعَةٌ

* صحیح: اخبره البيهقي: ۱۳۶ / ۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۹۶) - وعبدالرزاق (۱۸۷۴۸)،

(۱۸۷۵۷).

بالوں میں، زکھجور کے خوشے کے اندر جو ذروان کنویں میں رکھا ہوا ہے۔ راوی نے کہا پھر اس کو رسول اللہ ﷺ نکال لائے اور فرمایا: ”یہ وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا گویا اس کے کھجور کے درخت شیطانوں کے سروں کی مانند تھے، اور اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (رنگین) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا اور وہ اس سے نکالا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! پس کیوں نہیں۔ سفیان نے کہا یعنی آپ نے جادو کا توڑ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب اللہ نے مجھے شفا دی ہے، اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی وجہ سے لوگوں میں شر پھیلاؤں۔“ فرمایا: لبید بن اعصم بنی زریق کا ایک آدمی تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

الْحِنَاءِ)). فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا، قَالَ سَفِيَانُ، يَعْني: تَنَشَّرَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ: ((أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُهُ أَنْ أُبِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا)). قَالَ: وَلِيبْدُ بْنُ أَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. *

حَدِيث: جادو شیطانی عمل ہے اور اس کی تاثیر اللہ کی مشیت سے موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمُرَةِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۰۲)

”اور لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے وہ خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔“

رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہو جانا منصب نبوت کے منافی نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جب جادوگروں نے رسیاں پھینکی تو وہ بھی ان کے جادو کی وجہ سے انہیں سانپ سمجھنے لگے اور خوفزدہ ہوئے۔ (دیکھئے: سورہ ط: ۶۶، ۶۷)

بعض لوگ اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ نبی علیہ السلام پر جادو ہوا تو پھر کفار کا یہ اعتراض درست ہوگا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا﴾ (الفرقان: ۸)

”اور ظالموں نے کہا تم ایسے آدمی کے پیروکار ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔“

* اخرجه البخاری، الطب، باب هل يستخرج السحر (۵۷۶۸)۔ ومسلم، السلام، باب السحر (۲۱۸۹)۔

حالانکہ اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ کفار قرآن، نبی ﷺ کی دعوت اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی کامیابیوں کو جادو کا اثر قرار دیتے تھے۔

4 رسول اللہ ﷺ مشکل کشایا عالم الغیب نہیں ہیں۔

5 یہودی شروع سے ہی اسلام، اہل اسلام اور داعی اسلام ﷺ کے دشمن رہے ہیں۔

6 جادو کرنا، کروانا، سیکھنا، سیکھانا سب کفریہ کام ہیں۔ مزید دیکھئے نوامد حدیث نمبر: ۱۶۱۲۔ جعلی پیروں کے پاس جانے کی بجائے کتاب و سنت کا مطالعہ کرے اور ان پر عمل کرے، ذکر و اذکار اور تلاوت کلام پاک کو معمول بنائے۔ ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی کوشش کرے ان شاء اللہ، اللہ رب العزت شفا عطا فرمائیں گے۔

بَابُ حُسْنِ الْقِتْلَةِ

[8]..... اچھے طریقے سے قتل کرنے کا بیان

[۱۶۱۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ صُهَيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ.....

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے چڑیا یا اس سے بھی ہلکی چیز کو ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے قتل کے بارے میں پوچھیں گے۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ذبح کرے پھر اسے کھائے اور اس کا سر نہ کاٹے کہ پھر اس سے نشان بازی کرے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّ سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهِ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا)). *

[۱۶۱۶]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ.....

عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے مرد اور بے دین لوگوں کو جلا دیا ہے، تو فرمایا اگر میں (ان کی جگہ) ہوتا تو میں ان کو نہ جلاواتا البتہ میں ان کو قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا

عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَرَّقَ الْمُرْتَدِّينَ أَوْ الزَّنَادِقَةَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ وَلَقَتَلْتُهُمْ؛ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ بَدَّلَ

* أخرجه النسائي، الصيد، إباحة أكل العصافير (۴۳۵)، (۴۴۵). واحمد: ۱۶۶ / ۲، ۱۹۷. وصححه

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، وَكَمْ أَحْرَقْتُهُمْ؛ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَبْغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللَّهِ)). *

فرمان ہے: ”جو اپنا دین (اسلام) بدل ڈالے اس کو قتل کر دو۔“ اور میں انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کے عذاب سے کسی کو عذاب دے۔“

..... آگ سے عذاب دینا اللہ رب العزت کے لیے خاص ہے لہذا حاکم و قاضی یا امیر کے لیے درست نہیں کہ مجرموں کو آگ میں جلانے۔

ارتداد بغاوت ہے اور بغاوت ناقابل معافی جرم ہے اور جو دین اسلام سے بغاوت اختیار کرے گا اسے قتل کیا جائے گا مزید دیکھنے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۰۷۔

[۱۶۱۷]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي ابْنِ مُلْجِمٍ بَعْدَ مَا ضَرَبَهُ: أَطْعَمُوهُ وَاسْقُوهُ وَأَحْسِنُوا إِسَارَهُ، فَإِنْ عِشْتُ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي أَعْمُوا إِنْ شِئْتُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ اسْتَقْدْتُ، وَإِنْ مِتُّ فَتَقْتَلْتُمُوهُ فَلَا تَمِثِّلُوا. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْأَسَارَى وَالْغُلُولِ، وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ أَهْلِ الْبَغْيِ. *

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کے متعلق فرمایا جب اس نے ان کو زخمی کیا، کہ اس کو کھلاؤ پلاؤ اور اچھے طریقے سے قید کر کے رکھو، اگر میں زندہ رہا تو میں اپنے خون کا ولی ہوں، اگر چاہوں تو معاف کر دوں، اور اگر چاہوں تو انتقام لے لوں، اور اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم اس کو قتل کر دینا اس کا مثلہ نہ کرنا۔

بَابُ: إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ

[9]..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بڑا ظالم وہ قاتل ہے

جو نہ لڑنے والے کو قتل کر دے

[۱۶۱۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۰۷)

* اسنادہ ضعیف لضعف شیخ الشافعی ولانقطاعه بین محمد بن علی وعلی بن ابی طالب: اخرجه البيهقي: ۸/ ۱۸۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۰۰۳)۔

کیا، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ کے ساتھ ایک کتاب پائی گئی کہ ”بے شک لوگوں میں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا ظالم وہ قاتل ہے جو لڑائی نہ کرنے والے کو قتل کرے، اور اس کو مارنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کو مارے، اور جس نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنایا تو اس نے اس وحی کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔“

قَالَ: وَجَدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ: ((إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلِيهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). *

[۱۶۱۹]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ.....

محمد بن اسحاق نے روایت کیا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی میان میں موجود صحیفے میں کیا تھا، تو انہوں نے فرمایا، اس میں تھا کہ ”اللہ نے اپنے قاتل کے علاوہ دوسرے کو قتل کرنے والے پر لعنت کی ہے، اور اس کو مارنے والے کے علاوہ دوسرے کو مارنے والے پر بھی (لعنت کی ہے۔) اور جس نے کسی کو کسی کی نعمت کا غیر ولی کو مالک بنا دیا اس نے اس وحی کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کی ہے۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا كَانَ فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي قِرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ فِيهَا: ((لَعَنَ اللَّهُ الْقَاتِلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلِي نِعْمَتِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. *

بَابُ: لَا تَزْرُ وَازِرَةٌ وَزَرَ أُخْرَى

[10]..... کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

عمر بن اوس سے روایت ہے فرمایا: پہلے ایک آدمی کو دوسرے کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا جاتا تھا حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وفدار ابراہیم علیہ السلام

[۱۶۲۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ..... عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُؤْخَذُ بِذَنْبٍ غَيْرِهِ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِبْرَاهِيمَ

* اسنادہ ضعیف لضعف شیخ الشافعی ولا نقطاعه: وخرجه البيهقي: ۸ / ۲۶. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۹۷).

وعبدالرزاق (۱۸۸۴۷). وابو يعلى (۳۳۰).

* اسنادہ ضعیف لإعضاله: وخرجه البيهقي: ۸ / ۲۶. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۷۹۸).

قتل، قصاص کے مسائل

الَّذِي وَقَىٰ ۝ أَلَا تَسِرُّوْا وَازِرَةً وَزَرَ أَخْرَىٰ ۝ ﴿٣٨﴾ کے صحیفوں میں تھا، کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ (النجم: ۳۷، ۳۸) *

[۱۶۲۱]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَرَّ، عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيْطٍ.....
 عَنْ أَبِي رِمَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَىٰ أَبِي الَّذِي بَطَّحَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي بَطَّحَكَ فَإِنِّي طَيْبٌ، قَالَ: ((أَنْتَ رَفِيْقٌ))، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا مَعَكَ؟)) فَقَالَ: ابْنِي. قَالَ: ((أَشْهَدُ بِكَ))، قَالَ: ((أَمَّا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. *

ابورمہ سے روایت ہے فرمایا میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاں تشریف لے گیا، تو میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کی کمر پر کوئی چیز دیکھی، اور فرمایا: مجھے اجازت دیں میں آپ کی کمر پر موجود چیز کا علاج کروں کیونکہ میں طیب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اچھا ساتھی ہے“ اور رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: ”یہ تیرے ساتھ کون ہے؟“ تو فرمایا، میرا بیٹا میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا۔“

حواشی: ﴿٣٨﴾ جرم کی سزا صرف مجرم کو ملنی چاہیے نہ کہ اس کے عزیز و اقارب کو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ و قانون ہے:

﴿وَلَا تَسِرُّوْا وَازِرَةً وَزَرَ أَخْرَىٰ﴾ (بنی اسرائیل: ۱۵)

”کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“

لہذا پولیس والوں کا مفروضہ یا مجرم کے باپ، بیٹے یا دیگر عزیز و اقارب کو پکڑنا اور انہیں تنگ کرنا غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی ہے۔

﴿حدود اللہ اصل مجرم پر ہی نافذ کی جائیں گی ایسا نہیں ہوگا کہ قاتل باپ کی جگہ بطور قصاص بیٹے کو یا بیٹے کی جگہ باپ کو قتل کر دیا جائے۔﴾

* اسنادہ ضعیف لارسالہ: اخرجه البيهقي: ۸ / ۳۴۵ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۹۹).

* اخرجه ابوداود، اللبديات، باب لا يؤخذ الرجل بجريرة ابيه او اخيه (۴۴۹۵). والنسائي، القسامة، هل يؤخذ احد بجريرة غيره (۴۸۳۶). وصححه ابن الجارود (۷۷۰). والحاكم: ۲ / ۴۲۵ - وابن حبان.

بَابُ الْوَفَاءِ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْقِصَاصِ لَهُمْ

[11]..... ذمیوں کے ساتھ وفاداری کرنے اور ان کے لیے قصاص کا بیان

[۱۶۲۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عبد الرحمن بن بیلمانی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا، جب یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے ذمہ کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور وہ (قصاصاً) قتل کر دیا گیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ))، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فُقُتِلَ. *

[۱۶۲۳]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ

تَغْلِبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ.....

ابو الجحوب اسدی نے بیان فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمانوں میں سے ایک آدمی لایا گیا جس نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ جب اس کے اوپر گواہی قائم ہوگئی تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو مقتول کا بھائی آگیا اور اس نے کہا، میں نے اسے معاف کر دیا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید انہوں نے تجھے ڈرایا، دھمکایا ہے یا تجھے پریشان کیا ہے۔ اس نے کہا، نہیں، لیکن اس کو قتل کر دینے سے میرا بھائی تو واپس نہیں آئے گا، انہوں نے مجھے دیت دے دی اور میں راضی ہو گیا، فرمایا تو بہتر

عَنْ أَبِي الْجَنْبُوبِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، قَالَ: فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَجَاءَ أَخُوهُ، قَالَ: إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُمْ هَدُّوْكَ أَوْ فَرَّقُوْكَ أَوْ فَرَّقُوْكَ. قَالَ: لَا، وَلَكِنْ قَتَلُهُ لَا يَرُدُّ عَلَيَّ أَحْيَى، وَعَوْضَتِي فَرَضِيَّتِي، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ. مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَذِمَّتُهُ كَذِمَّتِنَا وَذِمَّتُهُ كَذِمَّتِنَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الذِّيَّاتِ

* اسنادہ ضعیف جداً، فان ابراهيم بن محمد متروك وعبدالرحمن بن البيلماني ضعيف وهو مرسل: اخرجه البيهقي: ۸/ ۳۰، ۳۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۸۱۴)۔ وعبدالرزاق (۱۸۵۱۴)۔ وابن ابی شیبہ (۲۷۴۶۰)۔

وَالْقِصَاصِ * . جانتا ہے، ہاں جس کی ہم پر ذمہ داری ہے اس کا خون ہمارے خون کی مانند اور اس کی دیت ہماری دیت کی

طرح ہے۔

بَابُ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
[12]..... مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

[۱۶۲۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ أَحْسَبُهُ قَالَ:..... وَمُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ)). * .

مجاہد اور حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن فرمایا: ”مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔“

[۱۶۲۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِلَّا أَنْ يُعْطَى اللَّهُ تَعَالَى عَبْدًا فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: ((الْعَقْلُ وَفِكَائُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)). وَفِي الْمَوْضِعِ الْآخِرِ: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ * .

ابو جحیفہ سے روایت ہے فرمایا، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی چیز قرآن کے علاوہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے سے کوئیل کو نکالا اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ سوائے اس فہم کے جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی کتاب میں دے دے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: ”دیت کے احکام، قیدیوں کو چھڑوانے کے احکام اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

* اسنادہ ضعیف، لجهالة الحسن بن ميمون ولضعف أبي الجنوب: أخرجه البيهقي: ۸ / ۳۴ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۸۱۷) - والدارقطني: ۳ / ۱۴۷، ۱۴۸ .

* اسنادہ ضعیف لارسالہ ولضعف مسلم بن خالد: أخرجه البيهقي: ۸ / ۲۹ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۸۱)، (۴۹۸۳) = وعبدالرزاق (۱۸۵۰۶) - وابن ابی شیبہ (۲۷۴۷۳) .

* أخرجه البخاري، والديات، باب لا يقتل المسلم بالكافر (۴۶۹۱۵) .

گا۔“ دوسری جگہ میں ہے کہ ”کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔“

[۱۶۲۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

ابو حنیفہ نے بیان فرمایا کہ میں نے علیؑ سے پوچھا، کیا تمہارے پاس نبیؐ کی تعلیمات میں سے قرآن کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس نے دانے سے کوئل کو پھاڑا اور مخلوق کو پیدا کیا کچھ نہیں سوائے اس فہم کے جو کسی آدمی کو قرآن میں عطا کیا گیا اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، میں نے پوچھا، صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: ”دیت کے مسائل، قیدیوں کو چھڑوانے کے احکامات اور یہ کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔“

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى عَبْدٌ فَهَمَّا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قَالَ: ((الْعَقْلُ وَفِكَائِكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ)). *

1.....: سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے پاس کسی قسم کا کوئی خفیہ علم نہیں تھا بلکہ آپ بھی دیگر صحابہ کرامؓ کی طرح کتاب و سنت کے عالم و تبع تھے۔

2 سیدنا علیؑ کے عہد میں ان سے متعلق کچھ غلط باتیں مشہور ہو گئی تھیں تو سیدنا علیؑ نے ممکن حد تک ان کی تردید فرمادی۔

3 قرآن دانی اور شرعی مسائل کے استنباط میں سیدنا علیؑ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔

4 صحابہ کرامؓ نے حدیث نبویہ کو لکھتے اور محفوظ کرتے تھے۔

5 کافر حربی ہو یا ذہبی، اس کے بدلے مومن و مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[۱۶۲۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ.....

عطاء، طاووس، مجاہد اور حسنؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فتح مکہ کے سال اپنے خطبہ میں فرمایا: ”مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔“ پوچھا یہ (روایت) مرسل ہے تو میں نے کہا: ہاں۔

عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ الْفَتْحِ: ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)). قَالَ: هَذَا مُرْسَلٌ، قُلْتُ: نَعَمْ. *

[۱۶۲۸]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ.....

زہری سے روایت ہے کہ شاس جزامی کے بیٹے نے شام کے بھٹیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا، جب یہ معاملہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے قاتل کے قتل کا حکم دیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے زبیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بات چیت کی اور انہیں اس قتل سے روک دیا، فرمایا: آپ نے اس کی دیت ایک ہزار دینار مقرر کی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ ابْنَ شَاسِ الْجُدَامِيِّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ، فَرَفَعَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَكَلَّمَهُ الزُّبَيْرُ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَوَّهَ عَنْ قَتْلِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ دَيْتَهُ أَلْفَ دِينَارٍ.*

[۱۶۲۹]..... وَبِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، ہر معاہدہ کی دیت ان کے عہد میں ایک ہزار دینار تھی۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: دَيْتُهُ كُلُّ مُعَاهِدٍ فِي عَهْدِهِ أَلْفُ دِينَارٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ.*

بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الْعَقْلِ وَالْقَوْدِ

[13]..... دیت اور قصاص میں اختیار کا بیان

[۱۶۳۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.....

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ)) فرمایا: ”جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اس کے

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه بین الزہری وسفیان بن حسین: أخرجه البيهقي: ۲۳ / ۸. وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۸۱۶).

* اسنادہ ضعیف فان سفیان بن حسین ضعیف فی الزہری خاصة: أخرجه البيهقي فی المعرفة السنن والآثار له (۴۹۳۲).

وارثوں کو دو باتوں کا اختیار ہے۔ اگر وہ پسند کریں تو ان کے لیے دیت ہے، اور اگر وہ پسند کریں تو ان کے لیے قصاص ہے۔“

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی ہم مثل یا اس کے ہم معنی بھی مروی ہے۔

بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ، إِنْ أَحْبَبُوا لَهُمُ الْعَقْلُ، وَإِنْ أَحْبَبُوا فَلَهُمُ الْقَوْدُ)۔*

[۱۶۳۱]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.*

[۱۶۳۲]..... أَخْبَرَنِي أَبُو حَنِيفَةَ سِمَاكُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الْمَقْبَرِيِّ.....

ابو شریح کعمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال فرمایا ”جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو دیت لے لے، اور اگر چاہے تو اس کے لیے قصاص ہے۔“ ابو حنیفہ نے کہا، میں نے ابن ابی ذنب سے کہا، اے ابو الحارث کیا آپ اس حدیث کو لیں گے (یعنی اس پر عمل کریں گے)۔ ابن ابی ذنب نے میرے سینے پر مارا اور مجھے برا بھلا کہا اور فرمایا، میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنتا ہوں اور تو کہتا ہے کیا آپ اس کو اختیار کریں گے، ہاں میں اسے لوں گا اور یہ بات مجھ پر بھی اور ہر اس حدیث کو سننے والے پر فرض ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں سے چنا اور ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دی، اور لوگوں کے لیے بھی وہی دین پسند کیا جو

عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَامَ الْفَتْحِ: ”مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِنْ أَحَبَّ أَخَذَ الْعَقْلَ، وَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ الْقَوْدُ“. فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: فَقُلْتُ لَابْنِ أَبِي ذَنْبٍ: أَتَأْخُذُ بِهَذَا يَا أَبَا الْحَارِثِ؟ فَضْرَبَ صَدْرِي، وَصَاحَ عَلَيَّ صِيَاحًا كَثِيرًا وَنَالَ مِنِّي، وَقَالَ: أَحَدِثْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: تَأْخُذُ بِهِ. نَعَمْ، أَخْذُ بِهِ وَذَلِكَ الْقَرَضُ عَلَيَّ وَعَلَيَّ مَنْ سَمِعَهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ فَهَدَاهُمْ بِهِ، عَلَيَّ يَدِيهِ وَاخْتَارَ لَهُمْ مَا اخْتَارَ لَهُ، عَلَيَّ لِسَانِي فَعَلَى الْخَلْقِ أَنْ يَتَّبِعُوهُ طَائِعِينَ أَوْ دَاخِرِينَ، لَا

* صحیح: اخرجہ البیہقی فی المعرفة السنن والآثار (۴۸۵۰)۔

* اخرجہ البخاری، اللقطة، باب کیف تعرف لقطه اهل مكة (۲۴۳۴)، (۱۱۲)۔ مسلم، الحج، باب تحريم

مكة وتحريم صيدها وخللاها وشجرها..... الخ (۱۳۵۵)۔

آپ ﷺ کے لیے کیا۔ لہذا مخلوق پر واجب ہے کہ وہ آپ کی ہر حالت میں اتباع کریں، کیونکہ ایک مسلمان کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ابوحنیفہ نے کہا آپ مجھے یہ باتیں کہتے کہتے خاموش نہیں ہوئے حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَلِكَ . قَالَ : وَمَا سَكَتَ عَنِّي حَتَّى تَمْنَيْتُ أَنْ يَسْكُتَ . *

[۱۶۳۳]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ.....

ابوشریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے، اس کو لوگوں نے حرمت والا نہیں قرار دیا، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کے لیے جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون بہائے، نہ اس زمین کا کوئی درخت کاٹے اور اگر کوئی آدمی اپنے لیے رخصت نکالے، تو فرمایا (اسے کہنا) یہ اللہ کے رسول ﷺ کے لیے حلال قرار دیا گیا، کیونکہ اللہ نے اس کو میرے لیے حلال قرار دیا ہے اور لوگوں کے لیے حلال قرار نہیں دیا، اور میرے لیے بھی دن کے تھوڑے حصے کے لیے حلال قرار دیا گیا، پھر یہ اسی طرح حرمت والا ہے جس طرح کل حرمت والا تھا۔ اے خزاعہ والو! یقیناً تم نے ہذیل قبیلے کے آدمی کو قتل کیا ہے، اور اللہ کی قسم! میں اس کی دیت دینے والا ہوں۔ اور جس نے بعد میں کسی کو قتل کیا تو

عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، وَلَا يَجِلُّ لِمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ ارْتَخَصَ أَحَدٌ، فَقَالَ: أَجَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحَلِّهَا لِلنَّاسِ، وَإِنَّمَا أَجَلْتُ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خِزَاعَةَ قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَبِيلَ مِنْ هُدَيْلٍ، وَأَنَا وَاللَّهِ عَاقِلُهُ. مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَبِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ؛ إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا، وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا الْعَقْلَ“ . *

* اسنادہ ضعیف، فان ابا حنیفہ سماک بن الفضل مجهول والجزء المرفوع منه صحيح انظر الحديث الذي قبله

برقم (۱۶۳۱)

* اخرجه البخاری، جزاء الصيد، باب لا يعضد شجر الحرم (۱۸۳۲)۔ ومسلم، الحج، باب تحريم مكة

وتحريم صيدها وخالها وشجرها..... الخ (۱۳۵۴) .

اس کے ورثاء کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہیں تو (قصاص میں) قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔

حکایت: مکہ مکرمہ حرم ہے اور حد و حرم میں قتل و غارت سنگین جرم ہے۔

نبی ﷺ نے مذکورہ بات فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی تھی آپ کے لیے خاص طور پر تھوڑی مدت کے لیے مکہ کی حرمت اٹھائی گئی۔

مقتول کے ورثاء کو شریعت نے قصاص اور قبول دیت میں اختیار دیا ہے۔ جبکہ ایک تیسرے اختیار بالکل معاف کر دینے کا بھی قرآن میں ذکر موجود ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۳۵۔

اللہ اور آخرت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ آدمی احکامِ شرع کی پاسداری کرے۔

[۱۶۳۴]..... أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُوسَى، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ.....

مقاتل نے بیان کیا کہ میں نے یہ تفسیر حفاظ کی ایک جماعت سے لی ہے جن میں معاذ، مجاہد، حسن اور ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”جس کسی کو اپنے بھائی کی طرف سے معافی دے دی جائے۔“ (البقرة: ۱۷۸) کے متعلق فرمایا کہ اہل تورات پر کسی کو ناحق قتل کرنے پر قصاص فرض تھا، نہ انہیں قصاص سے درگزر کی اجازت تھی اور نہ وہ دیت لے سکتے تھے۔ اور اہل انجیل پر معاف کر دینا فرض تھا، وہ قصاصاً قتل نہیں کر سکتے تھے، اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاة والسلام کے لیے رخصت دی گئی، اگر چاہیں تو قتل کریں اگر چاہیں تو دیت لیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں اور یہی اللہ کے فرمان: ”یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے“ کا مفہوم ہے۔ وہ فرماتے ہیں، کہ دیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف ہے جب دیت لے لی تو قتل نہیں کیا جائے گا پھر فرمایا: ”اور جو اس کے بعد سرکشی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ اور اللہ کے

عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ مُقَاتِلٌ: أَخَذْتُ هَذَا التَّفْسِيرَ عَنْ نَفَرٍ حَفِظَ مُعَاذٌ مِنْهُمْ وَمُجَاهِدٌ وَالْحَسَنُ وَالضَّحَّاكُ بْنُ مَزَاحِمٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: ۱۷۸] الْآيَةَ، قَالَ: كَانَ عَلَى أَهْلِ التَّوْرَةِ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَنْ يُقَادَ بِهَا، وَلَا يُعْفَى عَنْهُ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهُ الدِّيَّةُ. وَفُرِضَ عَلَى أَهْلِ الْإِنْجِيلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ وَلَا يُقْتَلُ وَرُخِّصَ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَاءَ قَتَلَ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّيَّةَ وَإِنْ شَاءَ عَفَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ [البقرة: ۱۷۸]. يَقُولُ: الدِّيَّةُ تَخْفِيفٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ جَعَلَ الدِّيَّةَ وَلَا يُقْتَلُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿فَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۱۷۸]. وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ﴾ [البقرة:

قتل، قصاص کے مسائل

۱۷۹ [يَنْتَهَى بِهَا بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يُقْتَلَ. *
 فرمان: ”تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔“ کے متعلق فرمایا، اس سے تم ایک دوسرے کو قتل کرنے سے، قصاصاً قتل ہو جانے کے خوف کی وجہ سے باز آ جاتے ہو۔“

[۱۶۳۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ:.....

مجاہد فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل پر قصاص فرض تھا اور ان میں دیت نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے یہ حکم فرمایا کہ ”تم پر مقتولوں کا قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے، عورت عورت کے بدلے، اور جس کسی کو اپنے بھائی کی طرف سے معافی دے دی گئی تو اسے بھلائی کے پیچھے لگنا ہے اور اچھے طریقے سے اسے دیت ادا کرنی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔“ وہ جو تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا کہ ”جس نے اس کے بعد زیادتی کی اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ (البقرة: ۱۷۸)

سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرِّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأَنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبِعْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدِّءْ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ [البقرة: ۱۷۸] ، وَمَا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ، ﴿فَمَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۱۷۸] .
 أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الدِّيَّاتِ وَالْقِصَاصِ وَالثَّلَاثِ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَإِلَىٰ آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. *

۱..... [بَابُ الْقِصَاصِ] : بنی اسرائیل میں سے اہل تورات کے لیے قصاص یا معافی تھی جبکہ اہل انجیل کے لیے صرف معافی تھی قصاص یا دیت نہیں تھی۔

۲ اللہ رب العزت کے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار احسانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے سابقہ ام کے مقابلہ میں اس امت کے مقتول کے ورثاء کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے۔

۳ زمانہ جاہلیت میں کوئی نظم و ضبط یا قانون نہیں تھا۔ طاقتور قبائل کمزور قبیلوں پر ظلم و زیادتی کرتے اور قتل و غارت

* اسنادہ ضعیف فان معاذ بن موسیٰ مجهول وبکیر بن معروف الأسدیٰ لین: اخرجہ البیہقی: ۸ / ۲۴ ، ۵۱ . وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۸۴۷) .

* اخرجہ البخاری ، التفسیر ، باب (یا یاها الذین امنوا کتب علیکم القصاص) (۴۴۹۸) .

کا ارتکاب کرتے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کے ذریعے قاتل کو متنبہ کیا کہ تمہیں قتل کے بدلے قصاصاً قتل کیا جائے گا لہذا تھوڑے ہی عرصے میں سب محفوظ و مأمون ہو گئے اور عرب کا معاشرہ امن و امان کی مثالی تصویر پیش کرنے لگا۔

۵ بطور قصاص قاتل ہی کو قتل کیا جائے گا چاہے امیر، حکمران، طاقتور، مرد و عورت ہی کیوں نہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدہ: ۴۵) جان کے بدلے جان۔

۶ معافی یا تو مقتول کے ورثاء کی طرف سے دیت لے کر ہوگی یا پھر بغیر دیت لیے محض رضائے الہی کے لیے ہوگی۔ ہر دو صورت میں قاتل کو مقتول کے ورثاء کے ساتھ احسان و نیکی کا حکم ہے۔

۷ دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرنا ظلم و زیادتی اور سرکشی ہے اور اس کی عند اللہ سزا دردناک عذاب ہے۔

بَابُ مَا فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَعَمْدِ الْخَطَا

[14]..... قتل عمد اور قتل خطا (شہ) عمد کا بیان بیان

[۱۶۳۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

ابولیلی نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن کو ناحق قتل کیا تو اس نے اپنے ہاتھوں قصاص خرید لیا الا یہ کہ مقتول کے ورثاء راضی ہو جائیں۔ اور جو کوئی اس میں حائل ہو گیا تو اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے، اللہ اس کا نہ نفل قبول کریں گے اور نہ ہی فرض۔“

عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ أَوْ عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ اغْتَبَطَ مُؤْمِنًا بِقَتْلِهِ فَهُوَ قَوْدٌ يَدِيهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى وَلِيُّ الْمَقْتُولِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). *

ترجمہ:..... دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۳۹۔

[۱۶۳۷]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! بے شک عمد خطا کے مقتول میں جو کوڑے یا لاشی سے مر جائے سوموئی اونٹیاں (دیت کی) ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔“

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ الْخَطَا بِالسُّوْطِ أَوْ الْعَصَا مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ مُعَلَّطَةٌ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلْفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادَهَا)). *

* اسنادہ ضعیف، لإرساله: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۷۹۹)۔ وعبدالرزاق (۱۷۱۹۱)۔

* أخرجه ابو داود، الديات، باب في دية الخطا شبه العمدة (۴۵۴۹)۔ وابن ماجه، الديات، باب دية شبه العمدة

مغلظة (۲۶۲۸)، (۲۶۲۷)۔ وصححه ابن الجارود (۷۷۳)۔ والالبانی فی صحيح ابو داود (۳۸۰۷)۔

قتل، قصاص کے مسائل

4 حد و داللہ کے نفاذ میں رکاوٹ بننا کبیرہ گناہ ہے۔

5 سربراہ مملکت کا خصوصی اختیار استعمال کرتے ہوئے قاتلوں کی پھانسیوں کو رکوا دینا یا انہیں معاف کر دینا درست

نہیں ہے۔

6 گناہ نیکیوں کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں اور ان کے انسان پر دنیا و آخرت میں انتہائی مہلک اثرات مرتب

ہوتے ہیں۔

[۱۶۴۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ.....

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار! بے شک قتل خطا (شبہ) عمد کے مقتول میں جو کوڑے اور لاشی سے ہو، سوا دینتیاں ہیں، ان میں سے چالیس وہ حاملہ دینتیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ الْخَطَأِ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا مِائَةَ مِنْ الْإِبِلِ مُعَلَّطَةٌ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلْفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْلَادَهَا)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الْبَيِّنَاتِ وَالْقِصَاصِ. *

دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۳۸۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْخَطَا فِي الْحَرْبِ

[15]..... جنگ میں قتل خطا کا بیان

[۱۶۴۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ابو حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بوڑھے آدمی تھے۔ انہیں غزوہ احد کے دن عورتوں کے ساتھ بلند جگہ میں ٹھہرایا گیا۔ وہ وہاں سے شہادت کے لیے نکلے۔ پھر مشرکین کی جانب سے واپس آئے کہ مسلمانوں نے انہیں جلدی سے آلیا اور اپنی تلواروں سے ان کو کاٹ ڈالا، جبکہ (ان کے بیٹے) حذیفہ رضی اللہ عنہ

عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو حُدَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانَ شَيْخًا كَبِيرًا، فُرِفِعَ فِي الْأَطَامِ مَعَ النِّسَاءِ يَوْمَ أُحُدٍ فَحَرَجَ يَتَعَرَّضُ لِلشَّهَادَةِ، فَجَاءَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمُشْرِكِينَ، فَأَبْتَدَرُوهُ الْمُسْلِمُونَ، فَتَوَشَّقُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ، وَحُدَيْفَةُ يَقُولُ: أَبِي أَبِي فَلَا يَسْمَعُونَ مِنْ شُعْلِ الْحَرْبِ حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۳۷)

صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرما رہے تھے، یہ میرا باپ ہے، یہ میرا باپ ہے، جنگ کے شعلوں کی وجہ سے انہوں نے ان کی ایک نہ سنی یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہارے گناہ معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے پھر نبی ﷺ نے ان کی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

حَدِيثُهُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ .
فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَيْتِهِ . *

[۱۶۴۲]..... أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ، عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.....

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا جشم قبیلہ کے پاس قوم نے پناہ لی، پھر جب مسلمان ان پر غالب آ گئے تو انہوں نے سجدہ کے ذریعے پناہ چاہی، مسلمانوں نے ان کے بعض کو قتل کر دیا، جب یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کی نمازوں کی وجہ سے انہیں آدھی دیت دو۔“ پھر اس موقع پر ارشاد فرمایا: ”خبردار! میں ہر ایسے مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے پاس رہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہنوں کی آگ (اکٹھی) نظر نہیں آئی چاہیے۔“

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: لَجَأَ قَوْمٌ إِلَيَّ جَعَشِمٍ فَلَمَّا غَشِيَهُمُ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ، فَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ، قَبَّلَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَعْطَوْهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلَاتِهِمْ)). ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: ((أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَرَأَى نَارَاهُمَا)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمِدِ . *

بَابُ دِيَةِ النَّفْسِ

[16]..... ایک جان کی دیت کا بیان

[۱۶۴۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَكْرِ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

* اسنادہ ضعیف، لضعف مطرف وهو ابن مازن الكنانی: اخرجہ البيهقي: ۸ / ۱۳۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۸۹) .

* اسنادہ ضعیف لإرساله، واسماعيل بن خالد مدلس وقد عتن: اخرجہ الترمذی، السير، باب ماجاء فی كراهية المقام بين اظهر المشركين، رقم: ۱۶۰۵ - والنسائي، القسامة، القود بغير حدیة (۴۷۸۴)

عَنْهُمْ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ مِائَةَ مَنَ الْإِبِلِ فِي النَّفْسِ *
 جو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھا اس میں ہے کہ سواونٹ ایک جان (کے قتل) میں ہیں۔

توانند: ❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا﴾ (النساء: ۹۲)

”کسی مومن کے لیے دوسرے مومن کو قتل کرنا جائز نہیں ہے مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے اس کے ذمہ ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا دینا ہے الا کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں۔“

❷ ایک مسلمان آدمی کی دیت سواونٹ ہے جن میں تیس ایک سال کی اونٹنیاں، تیس دو سالہ اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں جبکہ دس دو سال کے اونٹ ہیں۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ۴۵۴۱)

❸ دیت کی اصل مقدار اونٹوں سے متعین ہوگی لیکن اگر اونٹ نہ ہوں گائیوں میں سے دو سو گائے اور بکریوں میں سے دو ہزار بکریاں بھی بطور دیت دی جاسکتی ہیں۔ (دیکھئے سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۶۳۰)

[۱۶۴۴]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فِي الدِّيَّاتِ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي النَّفْسِ مِائَةٌ مَنَ الْإِبِلِ)). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَفِي شِكِّ أَنْتَ مِنْ أَنَّهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: لَا *
 عبد اللہ بن ابوبکر سے روایت ہے ان دیتوں کی کتاب کے متعلق جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام تھی میں ہے کہ ”ایک جان میں سواونٹ ہیں۔“ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابوبکر سے پوچھا کیا آپ کو اس میں شک ہے یہ کہ وہ اللہ کی کتاب سے ہے؟ فرمایا، نہیں۔

* أخرجه النسائي، القسامة، ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين له (۴۸۶۱)۔ والبيهقي: ۸/ ۸۱، ۴/ ۸۹، ۹۰۔ وصححه الحاكم: ۱/ ۳۹۵، ۳۹۷۔ وابن حبان.

* اسنادہ ضعیف لإرساله والحديث الذي قبله برقم (۱۶۴۳) یعنی عنہ۔ أخرجه البيهقي: ۸/ ۷۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۸۸۲) .

[۱۶۴۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ أَبِيهِ، يَعْنِي بِذَلِكَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَا، وَهِيَ أَوْلُ مَا فِيهِ. *

بَابُ تَقْوِيمِ إِبِلِ الدِّيَةِ

[17]..... دیت کے اونٹوں کی قیمت لگانے کا بیان

[۱۶۴۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقْسِمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ، فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَهَا فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى الثَّمَنُ مَا كَانَ. *

عمر و بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستی والوں کے لیے اونٹوں کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی جس کو اونٹوں کی قیمت پر تقسیم کرتے تھے۔ اور جب مہنگے ہو جاتے تو اس کی قیمت بھی بڑھا دیتے اور جب سستے ہو جاتے تو اس کی قیمت سے بھی کمی کرتے۔ بستی والوں پر قیمت کی ادائیگی ہے جو بھی ہو۔

نوٹ:..... دیت کی اصل مقدار تو اونٹ ہی ہیں تاہم اونٹوں کی عدم موجودگی میں سوا اونٹوں کی قیمت کا اندازہ کر کے رقم بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

② عہد نبوی میں ان کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار کے درمیان رہی اور یہ چاندی کے حساب سے آٹھ ہزار درہم تھی۔ (دیکھئے ابن ماجہ، رقم: ۲۶۳۰)

③ مارکیٹ میں اونٹوں کی قیمت میں اتار چڑھاؤ سے نقد رقم میں بھی کمی، بیشی ہوگی۔

④ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جبکہ اونٹ مہنگے ہو گئے سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی۔ (دیکھئے سنن ابی داؤد، رقم: ۳۵۳۲)

[۱۶۴۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

* کتاب الأم ۶/۱۰۵، مصنف عبد الرزاق (۹/۲۹۲)

* اسنادہ ضعيف لاعضاله، ولعننه ابن جريج ولضعف مسلم بن خالد، اخرجہ البيهقي: ۷۶/۷۷ - ۷۷ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۸۹۱).

مکحول اور عطاء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا، ہم نے لوگوں کو (یہ کہتے ہوئے) پایا کہ آزاد مسلمان کی دیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سو اونٹ تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ دیت بہتی والوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر کر دی۔ اور بہتی والوں میں سے آزاد مسلمان عورت کی پانچ سو دینار یا سات ہزار درہم، جب اس کو قتل کرنے والا اعرابی ہو تو اس کی دیت پچاس اونٹ اور اعرابی عورت کی دیت جب اسے اعرابی قتل کرے تو بھی پچاس اونٹ مقرر کی، (اور فرمایا) اعرابی کو سونے، چاندی کی ادائیگی کا مکلف نہ بنایا جائے گا۔

عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطَاءٍ، قَالُوا: أَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَى أَنَّ دِيَةَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَوْمٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تِلْكَ الدِّيَةَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَلْفَ دِينَارٍ أَوْ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَدِيَةَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ إِذَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ، فَإِذَا كَانَ الَّذِي أَصَابَهَا مِنَ الْأَعْرَابِ قَدِيبَتَهَا خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَدِيَةَ الْأَعْرَابِيَّةِ إِذَا أَصَابَهَا الْأَعْرَابِيُّ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ لَا يَكْلَفُ الْأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ وَلَا الْوَرِقَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَا. *

بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

[18]..... جنین کی دیت کا بیان

[۱۶۴۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ.....
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو کسی عورت کے مارنے سے مردہ پیدا ہوا تھا، خون بہا کے طور پر ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ وہ عورت بچہ گرانے والی، جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا فوت ہوگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ اس کی لاہنیہا و زووجہا، والنعقل علی عصبتہا. *

* اسنادہ ضعیف لضعف مسلم بن خالد ولإرساله أخرجه البيهقي: ۸ / ۷۶، ۹۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۱۹)۔ وابن أبي شيبة (۲۶۷۲۶)۔ وابوداود في المراسيل (۲۵۵)۔

* أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث المرأة والزوج مع الولد وغيره (۶۷۴)۔ (۵۷۵۸)۔ ومسلم، القسامة، باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ..... الخ (۱۶۸۱)۔

میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کے لیے ہے اور دیت کی ادائیگی اس کے عصبہ پر ہے۔

تواضع: ❶ جنین سے مراد وہ بچہ ہے جو حاملہ عورت کے پیٹ میں ہوا بھی پیدا نہ ہوا ہو۔

❷ حاملہ عورت کے پیٹ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے بچہ مردہ پیدا ہو تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔

❸ دیت مقتول کا ترکہ ہے جو اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

❹ خاوند کا حصہ مقرر ہے اور یہ اصحاب الفروض میں سے ہے عصبہ میں شامل نہیں۔

❺ اگر جنین کے ساتھ اس کی ماں بھی قتل ہو جائے تو یہ دو انسانوں کا قتل ہے ایسی صورت میں عورت کا حکم عام قتل کا

ہوگا جس میں یا تو قصاص لازم آئے گا یا پھر مکمل دیت کی ادائیگی کرنا ہوگی اور جنین کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہوگی۔

[۱۶۴۹]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ قَالَ قَاتِلٌ: مَا
الْخَبْرُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُضِيَ
بِالْجَنِينِ عَلَى طَلْعِ قَلْبِهِ؟ قِيلَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ
الرَّبِيعُ: وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ
سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. *

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، اگر کوئی کہے کہ وہ بات کیسے ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین میں عورت کو دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا؟ تو کہا جائے گا، ہمیں ثقہ نے خبر دی۔ ربیع نے کہا۔ وہ یحییٰ بن حسان ہیں۔ لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

[۱۶۵۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُضِيَ فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ
بِعُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَليدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ:
كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا
اسْتَهَلَ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ
الْكُهَّانِ)). *

ابن مسیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں قتل کر دیا جائے ایک غلام یا باندی دینے کا فیصلہ دیا، جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا، میں ایسی چیز کی دیت کیسے دوں، جس نے نہ پیا ہے نہ کھایا ہے، نہ بات چیت کی ہے، اور نہ ہی ولادت کے وقت اس کی آواز سنائی دی ہے، اور اس صورت میں تو دیت نہ ہوگی؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ شخص کا ہنوں کا بھائی لگتا ہے۔“

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۴۸)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۴۸)

نوٹ: قانون اللہ اور اس کے رسول کی بات ہے لہذا احکام شرع کے مقابل غیر سنجیدہ گفتگو جس کی عملی زندگی میں کچھ وقعت نہیں، درست نہیں ہے۔

22 کاہن بے کار، فضول اور اکثر جھوٹ پر مبنی گفتگو کرتے ہیں اس لیے نبی ﷺ نے شرعی فیصلے پر اعتراض کرنے والے کو کاہنوں کا بھائی کہا۔

[۱۶۵۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو.....

طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہے کوئی آدمی جس نے نبی ﷺ سے پیٹ کے بچے کے متعلق کچھ سنا ہو؟ تو حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا، میں اپنی دو سو کنوں کے درمیان رہتا تھا، کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا، تو اس نے پیٹ کا بچہ مردہ جتا، اس میں رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب تھا کہ اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے سے اسی طرح فیصلہ دے دیتے۔

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَذْكَرُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا؟ فَقَامَ حَمَلُ بَنِي مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي فَضَرَبْتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمُسْطَحٍ، فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنْ كِدْنَا أَنْ نَقْضِيَ فِي مِثْلِ هَذَا بِرَأِينَا. *

[۱۶۵۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ طَاوُسٍ.....

طاووس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کوئی آدمی جس نے نبی ﷺ سے جنین کے بارے میں کچھ سنا ہو؟ تو حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا، میں اپنی دو سو کنوں میں رہتا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا تو اس نے پیٹ کا بچہ مردہ جتا، اس میں رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر ہم یہ بات نہ سنتے تو اس مقدمہ میں کوئی اور

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَذْكَرُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا، فَقَامَ حَمَلُ بَنِي مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي، يَعْنِي: بَيْنَ ضَرَّتَيْنِ، فَضَرَبْتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمُسْطَحٍ فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْقَضِيئَا فِيهِ

* اخرجہ ابو داود، اللیات، باب دية الجنين، رقم: ۴۵۷۲۔ وابن ماجه، اللیات، باب دية الجنين (۲۶۴۱)۔

والنسائی (۴۷۴۳) موصولاً وصححه ابن حبان والحاكم: ۳ / ۵۷۵۔

بَابُ دِيَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمَجْرُوسِيِّ

[20]..... ذمی اور مجوسی کی دیت کا بیان

[۱۶۵۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

صدقہ بن یسار سے روایت ہے فرمایا، ہم نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک پیغام بھیجا، ہم ان سے معاہدہ (ذمی) کی دیت کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس میں چار ہزار کا فیصلہ دیا صدقہ کہتے ہیں ہم نے کہا، کس نے اس کو قتل کیا؟ فرمایا، پھر ہمیں کنکریاں ماریں۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخر میں ان سے یہ سوال کیا تھا۔

عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أُرْسَلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ، فَقَالَ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ، قَالَ: فَقُلْنَا: فَمَنْ قَتَلَهُ؟ قَالَ: فَحَصَبَنَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: هُمُ الَّذِينَ سَأَلُوهُ آخِرًا. *

ترجمہ:..... امام شافعی رضی اللہ عنہ کی بات کا مقصد یہ ہے کہ پہلے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مذکورہ بات کے مخالف فتویٰ دیتے پھر انہوں نے اس سے رجوع فرمایا اور صدقہ ان کے رفقہ نے ان کے رجوع فرمانے کے بعد ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

[۱۶۵۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

صدقہ بن یسار سے روایت ہے ہم نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کر یہودی اور عیسائی کی دیت کے متعلق پوچھا تو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس میں چار ہزار کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أُرْسَلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ. *

[۱۶۵۷]..... أَخْبَرَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ثَابِتٍ.....

سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے یہودی اور عیسائی میں چار ہزار کا اور مجوسی میں آٹھ سو (درہم) کا فیصلہ دیا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَفِي الْمَجْرُوسِيِّ بِثَمَانِ مِائَةٍ.

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۸/ ۱۰۰ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۳۰) - وابن أبي شيبة (۲۷۴۵۵).

* انظر الحديث الذي السابق (۱۶۵۵)

أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ،
وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَى سِيرِ
الْوَاقِدِيِّ وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ. *

نوٹ: ذی کافر یہودی ہو یا عیسائی یا مجوسی اس کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے سیدنا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے:

“ان رسول اللہ ﷺ قصی ان عقل اهل الكتابین نصف عقل المسلمین، وهم
اليهود والنصارى.”

”رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اہل کتاب کا خون بہا مسلمانوں کے خون بہا سے نصف ہے اور اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب دية الكافر، رقم: ۲۶۴۴)

بَابُ دِيَةِ الْأَعْضَاءِ

[21]..... اعضاء کی دیت کا بیان

[۱۶۵۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أَوْعَى جَذَعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ. *

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ کتاب جسے رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما کے لیے لکھا اس میں ہے، جب مکمل ناک کٹ جائے تو اس کی دیت سواونٹ ہیں۔ اور سر کے زخم میں ایک جان کی دیت کا تیسرا حصہ ہے، پیٹ وغیرہ اور آنکھ کے زخم میں پچاس اور ہاتھ میں پچاس، اور پاؤں میں بھی پچاس ہیں اور ہر انگلی میں دس اونٹ اور دانت میں پانچ اور ہڈی کو ننگا کر دینے والے زخم کی دیت بھی پانچ اونٹ ہے۔

* اخرجہ البيهقي: ۸ / ۱۰۱ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۲۹) - وعبدالرزاق (۱۸۴۸۵)، (۱۸۴۸۹).

وابن ابی شیبہ (۲۷۴۴۵).

* صحيح بشواهده: اخرجہ النسائي، القسامة، ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين له

(۴۸۶۱) - وصححه الحاكم: ۱ / ۳۹۵، ۳۹۷ - وابن الجارود (۷۸۴)، (۷۸۶).

نوٹ:..... ❶ قتل کی دیت سواونٹ ہے لیکن اگر انسانی جسم کا کوئی عضو کٹ جائے تو اس کی اہمیت کے پیش نظر ہر عضو کی دیت مختلف ہے جس کی کچھ تفصیل اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

❷ ناک انسانی شکل و صورت اور وقار کا بنیادی عضو ہے لہذا اس کے کٹ جانے پر بھی مکمل سواونٹ بطور دیت وصول کیے جائیں گے بشرطیکہ ناک کو جڑ سے مکمل کاٹا گیا ہو۔

❸ ”مأسومة“ ایازخم جو دماغ تک پہنچ جائے اور ”جانفہ“ سے مراد پیٹ میں لگنے والا گہرا زخم ہے اور ایسے زخموں میں ٹکٹ یعنی ایک تہائی دیت ہے۔

❹ ”الموضحة“ ایازخم جو ہڈی کو گوشت سے ننگا کر دے اور ہڈی نظر آنے لگ جائے۔ اس کی دیت پانچ اونٹ ہے۔

[۱۶۵۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ
حَزْمٍ: ((وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ
الْإِبِلِ)). *

[۱۶۶۰]..... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ بِإِسْنَادِهِ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ
عَشْرٌ)). *

نوٹ:..... ❶ ہر انگلی میں دس اونٹ دیت ہے وہ انگلی ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((دية اصابع اليدين والرجلين سواء)) ”کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی دية الاصابع، رقم: ۱۳۹۱۔ وقال حسن صحیح غریب)

❷ حمینگی اور ابرگوشا کی دیت بھی برابر یعنی دس اونٹ ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”هذه وهذه سواء“

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۵۸)

* صحیح بشواهد: اخرجہ ابوداود، الدیات، باب ديات الأعضاء (۴۵۵۶)۔ وابن ماجه، الدیات، باب دية

الاصابع (۲۶۵۴)۔ والنسائی (۴۸۴۹)۔ و صححه ابن حبان .

یعنی الخنصر والابہام“ یہ اور یہ یعنی چھینگی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب دية الاصابع، رقم 6895)

[۱۶۶۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْإِبْهَامِ بِخَمْسَةِ عَشَرَ، وَفِي الْتِي تَلِيهَا بِعَشْرَةٍ وَفِي الْوُسْطَى بِعَشْرَةٍ، وَفِي الْتِي تَلِي الْخِنْصِرَ بِتِسْعٍ وَفِي الْخِنْصِرِ بِسِتٍّ.*

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے میں پندرہ اور انگوٹھے سے ملی ہوئی (انگشت شہادت) میں دس، درمیان والی میں دس، چھنگلی انگلی سے ملی ہوئی میں نو اور چھنگلی انگلی میں چھ (اونٹوں کی دیت) کا فیصلہ دیا۔

[۱۶۶۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدَبٍ.....

عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْضُرْسِ بِجَمَلٍ، وَفِي التَّرْقُوتِ بِجَمَلٍ، وَفِي الضِّلَعِ بِجَمَلٍ.*

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ڈاڑھ میں ایک اونٹ، ہنسی کی ہڈی میں ایک اونٹ اور پسلی میں بھی ایک اونٹ (دیت کا) فیصلہ دیا۔

[۱۶۶۳]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَبْنَاءُ مَالِكٍ، قَالَ: أَبْنَاءُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ:.....

أَنَّ أَبَا عَطْفَانَ بْنَ طَرِيفِ الْمُزْنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ فِي الضُّرْسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَرَدْنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَفْتَجْعَلُ مُقَدَّمَ النَّمِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ أَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقَلُهَا سَوَاءٌ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَهَذَا مِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الشَّفَتَيْنِ عَقْلُهُمَا سَوَاءٌ وَقَدْ جَاءَ فِي الشَّفَتَيْنِ سِوَى هَذَا

ابوغطفان بن طریف مزنی نے بیان کیا کہ مروان بن حکم نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ڈاڑھ کی دیت پوچھنے کے لیے بھیجا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ (کہتے ہیں) مجھے مروان نے دوبارہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا، کیا آپ منہ کے اگلے حصے کو ڈاڑھوں کی طرح خیال کرتے ہیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اگرچہ تم اعتبار نہ کرو مگر تمام انگلیوں کی دیت تو برابر ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دونوں ہونٹوں کی

* واخرجه البيهقي: ۹۳ / ۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۱۶).

* اسنادہ صحیح: اخرجه البيهقي: ۹۹ / ۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۲۷).

نقل، قصاص کے مسائل

دیت بھی برابر ہے۔ اور ہونٹوں کی دیت میں اس کے علاوہ اور بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے آثار منقول ہیں۔

آثَارُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَا،
وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ،
وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالْخَامِسَ فِي
كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالسَّادِسَ
وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ
وَالْقِصَاصِ. *

نوٹ:..... جس طرح تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے اسی طرح تمام دانتوں کی دیت بھی ایک جیسی ہے وہ سامنے والے دانت ہوں یا داڑھیں ہوں اور وہ ہر دانت میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

بَابُ مِنْهُ فِي الْمَوْضِحَةِ وَالْمَلْطَاةِ

[22]..... موضحة اور ملطاة کی دیت کا بیان

[۱۶۶۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ فِي
الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي الْمَوْضِحَةِ
خَمْسٌ)). *

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ کتاب جو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے لکھی اس میں ہے کہ ”موضحة (ہڈی کو رنگا کرنے والے رخم) میں پانچ اونٹ ہیں۔“

[۱۶۶۵]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، إِنَّ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَضَيَا فِي الْمَلْطَاةِ بِنِصْفِ دِيَّةِ
الْمَوْضِحَةِ. *

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے ملطاة (سر کر ہڈی اور گوشت کے درمیان جھلی کے کٹ جانے) میں موضحة کی نصف دیت کا فیصلہ دیا۔

[۱۶۶۶]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ،

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۸/ ۹۰۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۱۰)۔ اخرجہ مالک فی الموطأ،

العقول، باب العمل فی عقل الانسان.

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۵۸)

* اسنادہ ضعیف لابہام شیخ الشافعی: اخرجہ البیہقی: ۸/ ۸۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۹۰۳).

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ مِثْلَهُ. *

سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

[۱۶۶۷]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ نَافِعٍ يَذْكُرُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَرَأْنَا عَلَى مَالِكٍ: إِنَّا لَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنَ الْأَيْمَةِ فِي الْقَدِيمِ وَلَا الْحَدِيثِ قَضَى فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے نافع کے بیٹے سے سنا مجھے اس نے بتایا وہ مالک رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کی مثل روایت کرتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، اور ہم نے مالک رحمہ اللہ پر پڑھا، کہ ہم سلف اور موجودہ آئمہ میں سے کسی کو بھی نہیں جانتے جس نے موضحہ کے علاوہ کسی دوسرے ذمہ میں کسی چیز (کی روایت) کا فیصلہ دیا ہو۔

بَابُ فِي الْعَجْمَاءِ

[23]..... جانور کے زخم کا بیان

[۱۶۶۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ)). أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. كِتَابُ الْعِتْقِ *

نوٹ:..... امام ابن ماجہ رحمہ اللہ حدیث کے معنی سے متعلق فرماتے ہیں:

"والعجماء البهيمة من الانعام وغيرها، والجبار هو الهدر الذي لا يغرم"

* سنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۸۳، معرفة السنن والآثار (۴۹۰۴)، مصنف عبد الرزاق (۸/ ۱۲۴).

* ايضاً، وكتاب الام ۷/ ۲۶۸.

* اخبره البخاري، الزكاة، باب في الركاز الخمس (۱۴۹۹). ومسلم، الحدود، باب جرح العجماء والمعدن

والبئر جبار (۱۷۱۰).

”کہ ”عجماء“ سے مراد موسیقی جانور وغیرہ ہیں اور ”جبار“ سے مراد وہ ہدر ہے جس کا کوئی تاوان نہ ہو۔“

(سنن ابن ماجہ، تحت الحدیث: ۲۶۷۵)

۲) امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”العجماء المنفلتة التي لا يكون معها احدٌ وتكون بالنهار لا تكون بالليل“

”جانور جب بھاگ گیا ہو اور اس کے ساتھ بھی کوئی نہ ہو اور یہ حادثہ دن کے وقت ہو اور اس میں نہ ہو۔“

(سنن ابو داؤد، تحت الحدیث: ۴۵۹۳)

۳) جانور چونکہ بے شعور مخلوق ہے لہذا اس کے کسی کو زخمی یا ہلاک کر دینے کی ذمہ داری مالک پر نہ ہوگی اور وہ زخم

وغیرہ رائیگاں ہے اس پر دیت یا قصاص کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔



28

کتاب العتق

غلام آزاد کرنے کے مسائل

بَابُ مَا لَا قِصَاصَ فِيهِ وَلَا دِيَّةَ

[1]..... جس میں نہ قصاص ہے اور نہ ہی دیت

[۱۶۶۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَطْنَهُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ.....

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا، اور یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ غزوہ میرے خیال میں میرے دوسرے اعمال کی نسبت زیادہ قابل بھروسہ تھا۔ عطاء نے کہا، صفوان نے کہا، یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا ایک مزدور تھا، وہ ایک انسان سے لڑ پڑا، ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر دانت سے کاٹا، جس کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس کا سامنے والے دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ، قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَكَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْتَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخَرَ فَاَنْتَزَعَ يَعْنِي الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِ، فَذَهَبَتْ إِحْدَى ثِيَابِيهِ فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثِيَابَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيْدِعْ يَدَهُ فِي فَيْكَ تَقْضِمَهَا كَأَنَّهَا فِي

فَحَلَّ يَفْضَمُهَا)). قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانٌ أَيُّهُمَا عَضَّ فَنَسِيْتُهُ. *

ﷺ نے اس کے اگلے دانت کو رائیگاں بنا دیا۔ عطاء نے کہا، میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اسے ایسے چبا جاتا جیسے اونٹ اپنے منہ میں چباتا ہے۔“ عطاء نے کہا مجھے صفوان نے بتایا تھا کہ کس نے دانت سے کاٹا تھا لیکن میں بھول گیا ہوں۔

شواہد: ❶ مذکورہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے یہ غزوہ ۹ ہجری کو شدید گرمی میں ہوا جس کی وجہ سے مسلمان مجاہدین کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اس کو احادیث میں ”جیش العسرة“ بھی کہا گیا ہے۔

❷ معلوم ہوا میدان جہاد میں کسی کو بطور مزدور ساتھ لے کر جانا درست ہے۔

❸ حملہ آور کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا ضروری ہے۔

❹ اگر کوئی شخص اپنے دفاع میں کسی کو زخمی یا قتل کر دے تو اس پر دیت اور کفارہ نہیں ہے۔

[۱۶۷۰]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ:..... أَنَّ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ إِنْسَانًا جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْهُ، فَذَهَبَتْ نَيْبَتُهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَدَّتْ نَيْبَتُهُ. *

ابوملیکہ نے بیان فرمایا کہ ایک انسان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور اس کو ایک دوسرے انسان نے دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ اس سے کھینچا کہ اس کا ایک سامنے کا دانت گر گیا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا سامنے کا دانت رائیگاں چلا ہو گیا۔

[۱۶۷۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ:..... عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ امْرَأً أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَدَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)). *

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تیرے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکے اور تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔“

❶ اخرجہ البخاری، الإجارة، باب الأجير في الغزو (۲۲۶۵)۔ مسلم، القسامة والمحاربين، باب الصائل على نفس الانسان وعضوه..... الخ (۱۶۷۳)، (۱۶۷۴)۔

❷ اخرجہ البخاری، الإجارة، باب الأجير في الغزو (۲۲۶۶)۔

❸ اخرجہ البخاری، الديات، باب من اخذ حقه أو اقتص دون السلطان (۲۸۸۸)، (۶۹۰۲)۔ مسلم، الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره (۲۱۵۸)۔

حدیث: ❶ کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنا غیر شرعی اور غیر اخلاقی حرکت ہے۔

❷ اگر کوئی جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو اس میں قصاص یا دیت نہیں ہے۔

[۱۶۷۲]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ:.....

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: أَطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرِ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَرَى يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ)). *

سہل بن سعد بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے کسی حجرہ میں سوراخ سے دیکھا، (اس وقت نبی ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے سر مبارک کجا رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں یہی کنگھا تیری آنکھ میں چوبھ دیتا، کیونکہ اجازت کا مطالبہ تو دیکھنے کی وجہ سے ہے۔

حدیث: ❶ انسان کو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں انتہائی غیرت مند ہونا چاہیے۔

❷ نظر کی وجہ سے اجازت طلب کرنے کا حکم ہے جب جھانکنے سے گھر والوں پر نظر پڑ جائے تو اجازت کا مطالبہ بے مقصد ہو جاتا ہے لہذا اجازت لے کر اندر جھانکنا چاہیے۔ اسی بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النور: ۲۷)

”اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں نہ جاؤ جب تک تم ان سے اجازت نہ لے لو اور (باہر کھڑے ہو کر) السلام علیکم نہ کہہ لو، (یہ اجازت طلب کرنا اور سلام کرنا) تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“

❸ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہیں تھا۔

[۱۶۷۳]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ رَأَى رَجُلًا أَطَّلَعَ عَلَيْهِ فَأَهْوَى لَهُ بِمَشْقِصٍ فِي يَدِهِ، كَأَنَّهُ لَوْ لَمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی کو دیکھا جس نے آپ ﷺ کو جھانکا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کی طرف تیر کا

❶ اخرجہ البخاری، الاستذنان، باب الاستذنان من اجل البصر (۶۲۴۱)۔ ومسلم، الآداب، باب تحريم النظر

فی بیت غیرہ (۲۱۵۶)۔

يَتَأَخَّرُ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَطْعَنَهُ. أَخْرَجَ الْحَمْسَةَ. پھل جھکایا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، گویا کہ اگر وہ پیچھے نہ ہٹتا تو آپ کو اس بات کی کوئی پروا نہ تھی کہ اس پھل سے اس کی آنکھ چبھ جاتی۔

..... معلوم ہوا گھر والا جھانکنے والے کو زخم لگا دے تو کچھ حرج نہیں اور وہ اسے کسی بھی چیز سے سزا دے سکتا ہے۔ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث سابق۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

[2]..... قسامت کا بیان

[۱۶۷۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے اور ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل بن ابی حمزہ اور محیصہ دونوں خیبر کی طرف مالی مشکلات کی وجہ سے گئے۔ جب وہ دونوں اپنی اپنی ضروریات کے لیے الگ ہوئے تو محیصہ کو خبر آئی کہ عبد اللہ بن سہل تو قتل کر دیئے گئے ہیں اور انہیں ایک کنویں یا چشمے کے پاس پھینک دیا گیا ہے۔ محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور ان سے کہا، اللہ کی قسم! تم ہی لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم نے انہیں نہیں مارا۔ پھر محیصہ (خیبر سے لوٹ کر) اپنی قوم والوں کے پاس آئے اور انہیں یہ واقعہ سنایا۔ پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور مقبول کے بھائی عبد الرحمن بن سہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ محیصہ چونکہ خیبر میں اس وقت موجود تھے اس لیے انہوں نے گفتگو شروع کر دی تو رسول

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، وَرِجَالٌ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمَا، فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَتِي مُحَيِّصَةُ فَأَخْبِرَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فُقَيْرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ قَوْمِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوِيصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ أَخُو الْمَفْتُولِ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: ((كَبِيرٌ كَبِيرٌ))، يُرِيدُ السِّنَّ. فَتَكَلَّمَ حَوِيصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا

✽ اخراجہ البخاری، الديات، باب من اخذ حقه أو اقتص دون السلطان (۶۸۸۹)۔ ومسلم، الآداب، باب تحريم

النظر في بيت غيره (۲۱۵۷)۔

أَنْ يَدُوا صَاحِبِكُمْ وَإِمَا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ)). فَكُتِبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ . فَكُتِبُوا: إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَوِصَّةٍ وَمُحَيِّصَةٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)). قَالُوا: لَا ، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ)). قَالُوا: لَا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمَائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ ، فَقَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَّضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ. *

اللہ ﷺ نے محیصہ سے فرمایا: ”بڑے کو بات کرنے دو۔“ یعنی جو عمر میں بڑا ہے۔ پھر حویصہ نے بات کی بعد میں محیصہ نے بات کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا تو وہ تمہارے ساتھی (عبداللہ) کی دیت دیں اور یا پھر انہیں جنگ کا نوٹس دیا جائے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس مقدمہ کے سلسلہ میں لکھا، تو انہوں نے جواب میں لکھا، اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن سے کہا: ”تم قسم کھاؤ تو تمہارے ساتھی کا خون ان پر ثابت ہو جائے گا۔“ انہیں نے کہا، ہم قسم نہیں کھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی قسم کھائیں گے۔“ انہوں نے کہا، نہیں وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے عبداللہ کی دیت میں سواونٹیاں انہیں دے دیں۔ یہاں تک کہ یہ اونٹنیاں ان کے گھر پہنچا دی گئیں۔ سہل نے کہا، ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات دے ماری تھی۔

قصاص: جب کوئی شخص کسی جگہ قتل ہو جائے اور اس کے قاتل نامعلوم ہوں جبکہ مقتول کے ورثاء کچھ قرآن کی بنیاد پر کسی قبیلے یا فرد پر قتل کا دعویٰ دائر کر دیں تو مدعی پچاس قسموں کے ساتھ اپنے دعویٰ کو ثابت کریں گے کہ ہمارے مقتول کے قاتل فلاں قبیلے کے افراد یا فلاں فرد ہے۔ اگر مدعی قسمیں نہ اٹھائیں تو مدعا علیہ پچاس قسمیں اپنی صفائی میں کھا کر بری ہو جائیں گے کہ ہم قاتل نہیں، ایسے مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ اس سارے عمل کا نام ”قصاص“ ہے۔

22 قسامت کا یہی طریقہ کار جاہلیت میں موجود تھا شریعت اسلامیہ نے اس پر مہر تصدیق لگا دی۔ سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں: ”ان رسول اللہ ﷺ اقر القسامۃ علی ما کانت

* اخرجہ البخاری، الأحکام، باب کتاب الحاکم، إلی عمالہ والقاضی الی امانتہ (۷۱۹۲)۔ ومسلم، القسامۃ والمحاریب، باب القسامۃ (۱۶۶۹)۔

علیه فی الجاهلیة“ بے شک رسول اللہ ﷺ نے قسامت کو اسی پر برقرار رکھا جس پر جاہلیت میں تھی۔

(صحیح مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین، باب القسامۃ، رقم: ۱۶۷۰)

۱) جاہلیت کی پہلی قسامت سے متعلق سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں (لمی حدیث میں ہے) قاتل معین شخص تھا ابو طالب اس کے پاس آئے اور کہا تین چیزوں میں سے کسی ایک کو پسند کر لو۔ (i)..... اگر چاہو تو سواونٹ بطور دیت دے دو کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ (ii)..... اگر چاہو تو تمہارے قبیلے کے پچاس افراد اس بات کی قسم دیں کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل نہیں کیا۔ (iii)..... اگر تم اس کے لیے بھی تیار نہیں تو ہم قصاصاً تمہیں قتل کریں گے۔ وہ شخص اپنی قوم والوں کے پاس آیا تو انہوں نے قسم دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت جو اس قبیلے کے ایک شخص کی بیوی تھی اور اس سے اس کا ایک بچہ بھی تھا ابو طالب کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ میرے بیٹے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف فرمادیں اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں اس سے وہاں قسم نہ لیں۔ ابو طالب نے اسے معاف کر دیا، اسی قبیلے کا ایک اور آدمی ابو طالب کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے ابو طالب آپ نے سواونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی اس لحاظ سے ہر آدمی کے حصے دو اونٹ آتے ہیں آپ مجھ سے دو اونٹ لیں اور مجھے اس مقام (رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان) پر قسم کے لیے مجبور نہ کریں، ابو طالب نے اس کی بات بھی قبول کر لی پھر باقی اڑتالیس آدمیوں نے قسم اٹھائی۔ ابن عباس کہتے ہیں:

”فوالذی نفسی بیدہ ماحال الحول، ومن الثمانیۃ واربعین عین تطرف“

”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ ان

اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جو آنکھ ہلا سکتا ہو۔“

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصاری، باب القسامۃ فی الجاہلیۃ، رقم: ۳۸۴۵)

۴) اسلامی حکومت میں کسی کا بھی خون رائیگاں نہیں جاسکتا۔

۵) اگر کفار پر مشتبہ مسلمان مقتول کا دعویٰ دائر ہو اور وہ دیت دینے اور قسمیں اٹھانے سے انکار کر دیں تو ان سے

مسلمان مقتول کا بدلہ لینے کے لیے جنگ کرنا جائز ہے۔

۶) قسامت میں غیر مسلموں کی قسموں کا بھی اعتبار کیا جائے گا بشرطیکہ فریق ثانی راضی ہو۔

۷) اگر معاملہ مشتبہ ہو تو دیت کی ادائیگی بیت المال سے ہوگی۔

۸) بڑوں کے ادب و احترام کا تقاضا ہے کہ مجلس میں بڑوں کی موجودگی میں چھوٹے پہلے گفتگو نہ کریں۔

[۱۶۷۵]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ

يَسَارٍ.....

سہل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور حمیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیر کی طرف گئے، پھر دونوں اپنی ضروریات کے لیے علیحدہ علیحدہ ہو گئے کہ عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے۔ پھر حمیصہ، مقتول کا بھائی عبد الرحمن اور حمیصہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے، انہوں نے آپ ﷺ سے عبد اللہ بن سہل کے قتل کا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کی دیت کے مستحق ہو جاؤ گے۔“ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہود پچاس قسموں سے تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کافر قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں۔ اس نے خیال کیا کہ نبی ﷺ نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔ بشیر بن یسار نے کہا کہ سہل نے فرمایا، مجھے ان دیت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے تھان (اونٹوں کا باڑا) میں لات دے ماری۔

[۱۶۷۶]..... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ.....

سہل بن ابوشمہ اور ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حمیصہ اور عبد الرحمن سے کہا: ”تم قسمیں دو گے تو اپنی ساتھی کے خون کے مستحق ٹھہرو گے۔“ انہوں نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فُقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَأَنْطَلَقَ هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ قُتْلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَتَبِّرْكُمْ يَهُودُ خَمْسِينَ يَمِينًا)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ. قَالَ بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ تِلْكَ الْفَرَاغِ فِي مِرْبَدٍ لَهَا. *

أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ، وَرِجَالٌ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحُوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ))،

* أخرجه البخاري في الأدب، باب أكرام الكبير، ويبدأ الأكبر بالكلام والسؤال (٦١٤٣)، (٦١٤٢)، (٢٧٠٢).

ومسلم، القسامة والمحاربين، باب القسامة (١٦٦٩).

فرمایا: ”پھر یہود قسم کھائیں گے۔“

قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ)). *

[۱۶۷۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالْأَنْصَارِيِّينَ، فَلَمَّا لَمْ يَحْلِفُوا رَدَّ الْإِيمَانَ عَلَى يَهُودَ. *

..... معلوم ہوا پہلے مدعی افراد میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر اپنا دعویٰ ثابت کریں گے پھر فریق مخالف سے قسمیں لی جائیں گی۔

[۱۶۷۸]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ

بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. *

[۱۶۷۹]..... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثِ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطَّءَ عَلَى أَصْبُعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنَزَى فِيهَا فَمَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلَّذِي أَدْعَى عَلَيْهِمْ: تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ بِيَمِينِنَا مَا مَاتَ مِنْهَا؟ فَأَبَوْا أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْإِيمَانِ، فَقَالَ لِلْآخَرِينَ: احْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ السَّبْقِ وَالرَّمِي وَالْقَسَامَةِ وَالْكُسُوفِ، وَالثَّانِي مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَهِيَ آخِرُ مَا فِيهِ. *

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۷۴)

* اخرجه مسلم، القسامة والمحاربین، باب القسامة (۱۶۶۹).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۷۷)

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان سليمان بن يسار لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ۸/ ۱۲۵ و ۱۰/ ۱۸۳،

۱۸۴. وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۴۴). وعبدالرزاق (۱۸۲۹۷). وابن ابی شیبہ (۲۷۶۲۹).

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالْأَحْكَامِ وَالِدَّعَاوَى وَالْبَيِّنَاتِ وَالْيَمِينِ وَمَعَ الشَّاهِدِ وَالْأَيْمَانِ وَالشَّهَادَاتِ

قضا، حکومت، مقدمات، دلائل، قسم، ایک گواہ اور قسم
کے ساتھ (فیصلہ دینا) اور گواہیوں کے مسائل

بَابُ أَدَبِ الْقَاضِي

[1]..... قاضی کے ادب کا بیان

[۱۶۸۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَفْضِي الْقَاضِي أَوْ لَا يَحْكُمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ)).

عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاضی یا کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔“

[۱۶۸۱]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ أَوْ لَا يَفْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ أَدَبِ

عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حاکم یا قاضی دو آدمیوں کے درمیان حالت غصہ میں فیصلہ نہ کرے۔“

• أخرجه البخاري، الأحكام، باب هل يقضى القاضي أو يفتى وهو غضبان (۷۱۵۸). ومسلم، الأفضية، باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان (۱۷۱۷).

الْقَاضِي وَالثَّانِي مِنَ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ .*

نوٹ: ❶ لوگوں کے باہمی اختلافات کا فیصلہ ایک اہم ذمہ داری ہے صحیح فیصلوں سے معاشرے امن وامان کا گوارہ بنتے ہیں اور غلط فیصلوں کا نتیجہ بد امنی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اس لیے شریعت اسلامیہ نے قاضی کی ذہنی حالت سے متعلق یہ بات کہی ہے کہ وہ غصے میں فیصلہ نہ دے کیونکہ ایسی حالت میں عموماً معاملات کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا ممکن نہیں ہوتا اور فیصلہ کے غلط ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔

❷ غصے کے علاوہ شدید غم، کسی بیماری کی وجہ سے تکلیف وغیرہ بھی ایسی کیفیتیں ہیں جو انسان کی یکسوئی کو متاثر کرتی ہیں۔

❸ رسول اللہ ﷺ معصوم عن الخطا ہیں اس لیے آپ ﷺ کے دیگر لوگوں کے برعکس حالت غصہ میں کیے ہوئے فیصلے درست اور وحی الہی کے مطابق تھے۔

بَابٌ مِنْهُ فِي الشُّورَى

[2]..... مشاورت کا بیان

[۱۶۸۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مُشَاوَرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ [الشورى: ۳۸]. *

زہری سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو بھی اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ان کے معاملات آپس میں مشورہ سے ہوتے ہیں۔“ (الشوری: ۳۸)

نوٹ: ❶ مذکورہ روایت اگرچہ سنداً کمزور ہے تاہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت کے بکثرت واقعات ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں۔ مثلاً:

(i) جنگ بدر سے قبل

(ii) جنگ بدر کے قیدیوں سے متعلق

(iii) واقعہ اُکب میں

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۸۰)

* اسنادہ ضعيف لانقطاعه فان الزهدي لم يسمع من ابي هريرة: اخرجہ البيهقي: ۷ / ۴۵، ۴۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۶۲)۔ وعبدالرزاق (۹۷۲۰)۔

(iv) بنو ہوازن کے بچے اور قیدی خواتین واپس کرنے سے متعلق وغیرہ

﴿نبی ﷺ وحي کے متبع تھے اور اللہ رب العزت کا بھی حکم یہی تھا کہ ﴿وَسَأَوْرُهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران: ۱۵۹) اور ان سے آپ معاملات میں مشاورت کیجیے۔ اور آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی اسی مشاورت کو ﴿وَأْمَرُهُمْ سُورَى بَيْنَهُمْ﴾ (الشوری: ۳۸) اور ان کا ہر کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے میں بیان کیا گیا ہے۔

[۱۶۸۳]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عُمَرَ إِتْمَارَجَعَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، يَعْنِي: جِئْنَا خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَبَلَغَ وَقُوعَ الطَّاعُونَ بِهَا. *
سالم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ واپس آگئے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے (جو انہوں نے طاعون والے علاقے میں نہ جانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تھی) یعنی جب وہ شام کے لیے (مدینہ سے) نکلے تھے اور انہیں وہاں طاعون کی وبا، پھیلنے کی اطلاع ملی تھی۔

نوٹ: ﴿مذکورہ روایت اگرچہ سنداً کمزور ہے تاہم یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۱۸ھ میں شام کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں ان کی سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے سرزمین شام میں طاعون کی وبا سے متعلق انہیں آگاہ کیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے ہجرت میں سبقت اختیار کرنے والے مہاجرین سے مشاورت کی، پھر انصار سے، پھر قریش کے ہشاشخ سے پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث رسول سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تعرجوا فراراً منه))

”جب تمہیں کسی علاقے میں (وباء) کے واقع ہونے کا پتہ چلے تو اس علاقے میں نہ جاؤ اور اگر تم وہاں رہتے ہو جہاں وباء پھوٹ پڑے تو اس سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے نہ بھاگو۔“ (صحیح بخاری،

کتاب الطب، باب ما یذکو فی الطاعون، رقم: ۵۷۲۹۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۲۱۹)

﴿معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کی طرح خلفاء راشدین بھی باہم مشاورت سے اہم امور کے فیصلے صادر فرماتے

تھے۔ نبی ﷺ

* صحیح ثبت موصولاً: أخرجه البخاری، الحیل، باب ما یکره من الاحتیال فی الفرار من الطاعون (۶۹۷۳)۔

ومسلم، السلام، باب الطاعون، والطیرة والکھانة ونحوها (۲۲۱۹)۔

[۱۶۸۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں کو وظائف دینے کے لیے) رجسٹر مرتب کروائے تو فرمایا تمہارے خیال میں کن سے میں ابتداء کروں؟ تو انہیں مشورہ دیا گیا اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں سے آغاز کیجیے۔ فرمایا، بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں سے آغاز کروں گا۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَمْرَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، قَالَ: يَمَنْ تَرَوْنَ أَنْ أبدأ؟ فَقِيلَ لَهُ: أبدأ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبُ بِكَ، قَالَ: بَلْ أبدأ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ وَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ قَسَمِ النِّقْيَاءِ، وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ. *

بَابُ فِي اجْتِهَادِ الْحَاكِمِ وَأَجْرِهِ

[3]..... حَاكِمُ كِ اجْتِهَادِ اور اس کے اجر کا بیان

[۱۶۸۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بُسْرِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ.....

عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جب حاکم فیصلہ اجتہاد سے کرے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کے لیے دہرا اجر ہے اور جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور غلطی کر جائے تو اس کے لیے اکہرا اجر ہے۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)). *

..... اگر صاحب علم قاضی بھر پور کوشش کرے اور پھر صحیح فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کے لیے دو گنا ثواب ہے اور اگر کوشش کے باوجود صحیح فیصلہ نہ کر سکے تو اس کی غلطی بھی اس کے لیے باعث اجر ہے۔

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه، فان ابا جعفر لم يسمع من عمر: اخرجہ البيهقي: ۶ / ۳۶۴۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۰۱۶)۔

* اخرجہ البخاری، الاعتصام، بالكتاب والسنة، باب اجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو اخطأ (۷۳۵۲)۔ ومسلم، الأفضية، باب بيان اجر الحاكم اذا اجتهد، فأصاب أو اخطأ (۱۷۱۶)۔

لوگوں کے تنازعات کا خاتمہ کرنے اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حاکم و قاضی صاحب علم ہو کیونکہ اللہ نے وحی الہی کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے فرمایا:

﴿وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ (المائدہ: ۴۹)

”اور آپ لوگوں کے درمیان اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے مطابق فیصلہ کیجیے۔“
اور جو شخص وحی کے علم (کتاب و سنت) کو نہیں جانتا وہ قاضی و مجتہد نہیں ہو سکتا۔

سرسری سماعت پر معاملے کی تہہ تک پہنچے بغیر فیصلہ دینا درست نہیں۔

اجتہادی غلطی سے حق تبدیل نہیں ہوتا لہذا اگر اجتہادی غلطی واضح ہو جائے تو اس سے رجوع کرنا بہتر و لازم ہے۔

[۱۶۸۶]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ،

ہمیں عبد العزیز بن محمد نے یزید بن ہاد سے بیان کیا اس نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو بیان کی تو انہوں نے کہا مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. *

[۱۶۸۷]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَاوَزِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور فیصلہ درست ہو تو اس کے لیے دہرا اجر ہے و جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ دے اور غلطی کرے تو اس کے لیے اکہرا اجر ہے۔“

الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ..... عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أخطأَ فَلَهُ أَجْرٌ)). *

.....: دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۸۵۔

[۱۶۸۸]..... قَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یزید بن ہاد نے کہا میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ حدیث اسی طرح ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۸۵)

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۸۵)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ
الرِّسَالَةِ وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ ، وَالثَّلَاثَ وَالرَّابِعَ
مِنْ كِتَابِ جَمَاعِ الْعِلْمِ وَهُمَا مَا فِيهِ . *

بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ [4]..... ظاہر پر فیصلہ کرنے کا بیان

[۱۶۸۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ.....

اُمّ المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک میں انسان ہوں، اور تم
اپنے باہمی جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، اور ممکن ہے تم
میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے کی
نسبت چالاک زبان والا ہو اور جو میں اس سے سنتا ہوں
میں اس پر اس کے لیے فیصلہ دے دوں، جس کے لیے
میں اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ دے دوں تو وہ اسے
ہرگز نہ لے کیونکہ اس طرح میں اس کے لیے جہنم کا ایک
ٹکڑا کاٹ دیتا ہوں۔“

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ : ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ،
وَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْاِحْنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ
بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ ، فَمَنْ
قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ
فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)) . *

[۱۶۹۰]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ.....

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک میں تمہارے جیسا انسان ہوں، اور تم اپنے
جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، ممکن ہے تم میں سے کوئی
اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے کی نسبت چالاک
زبان والا ہو اور جو میں اس سے سنتا ہوں اس پر اس کے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ، وَإِنَّكُمْ
تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْاِحْنُ
بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا
أَسْمَعُ مِنْهُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ

* انظر الحديث السابق برقم (۱۶۸۶)

* أخرجه البخاری ، الاحکام ، باب موعظة ، الامام للخصوم (۷۱۶۹) . ومسلم ، الأفضیة ، باب بیان أن حکم

الحاکم لا یغیر الباطن (۱۷۱۳) .

أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ إِنْطَالِ الْأَسْتِحْسَانِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ.*

لیے فیصلہ دے دوں، جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ دوں تو وہ اس سے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اس کے لیے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ دیتا ہوں۔“

نوٹ: قاضی کا فیصلہ صرف ظاہر میں نافذ ہوتا ہے باطن میں نہیں یعنی قاضی کے فیصلے سے کوئی حلال چیز حرام یا حرام حلال نہیں ہو سکتی مثلاً کوئی آدمی کسی عورت سے متعلق اپنی منکوحہ ہونے کا دعویٰ دائر کرے اور اس پر گواہ بھی پیش کر دے جبکہ حقیقتاً وہ اس کی بیوی نہ ہو تو اس طرح قاضی کے فیصلے سے وہ اس کی منکوحہ نہیں بنے گی اور اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات اسے عند اللہ مجرم بنا دیں گے۔

- 1 قاضی کو چاہیے کہ فریقین کی مکمل گفتگو سنے، پھر دلائل اور گواہوں کی گواہی اور دیگر قرآن کی بنیاد پر فیصلہ دے۔
- 2 چالاکا کی سے ناجائز طور پر فیصلہ اپنے حق میں کرو لینا آخرت کی رسوائی کا باعث ہے لہذا ظالم کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کا حق مار کر آگ کا ٹکڑا لے رہا ہے۔
- 3 یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے بشر ہونے پر واضح دلیل ہے۔
- 4 نبی ﷺ کو علم غیب نہیں تھا عالم الغیب صرف اللہ رب العزت کی وحدہ لا شریک ذات ہے۔

بَابُ ضَمَانِ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي

[5]..... مویشیوں کے کیے ہوئے نقصان کے تاوان کا بیان

[١٦٩١]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..... عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ: ((أَنَّ نَاقَةً لِبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِقَوْمٍ، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا)).*

حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں داخل ہوئی اور اس کو تباہ کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ دن کو مال کی حفاظت مالکوں کے ذمہ ہے اور رات کو جو مویشی نقصان کریں، تو اس کا ضامن ان کا مالک ہے۔ (یعنی رات کو ہونے والا نقصان جانور کے مالک سے لیا جائے گا۔)

* انظر الحديث السابق برقم (١٦٩٠)

* حديث صحيح وانظر الحديث الآتي: اخرج ابن ماجه، الأحكام، باب الحكم فيما افسدت المواشي (٢٣٣٢). وابوداود، البيوع، باب المواشي تفسد زرع قوم (٣٥٦٩).

[۱۶۹۲]..... أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

حرام بن محیصہ سے روایت ہے۔ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک انصاری کے باض میں گھس گئی، اور اس نے اس کو تباہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ باض والوں پر اس کی دن کو گمرانی کرنا فرض ہے اور رات کو جو نقصان مویشی کریں وہ مویشیوں والوں پر (تاوان) ہے۔“

عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاقَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَا شِئْتُمْ بِاللَّيْلِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

فتاویٰ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾

(النبا: ۱۰-۱۲)

”اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا اور ہم نے رات کو تمہارا اوڑھنا مقرر کیا اور ہم نے دن کو وقت روزگار بنایا۔“

اللہ تعالیٰ نے دن کو کام اور رات کو آرام کے لیے بنایا ہے دن کے وقت عموماً کھیت وغیرہ میں کام ہوتا ہے اس لیے اگر کسی کا جانور آ جائے تو اسے روکنا آسان ہے لہذا دن کے وقت کھیت وغیرہ کی حفاظت مالک کی ذمہ داری ہے۔ رات کو لوگ گھروں میں سوئے ہوتے ہیں اور مویشی بھی باڑوں میں ہوتے ہیں ایسی صورت میں اگر کسی کا جانور کسی کھیت وغیرہ کا نقصان کر دے تو اس نقصان کی تلافی جانور کا مالک کرے گا کیونکہ جانور کا کھلا رہنا مالک کی سستی و کاہلی کی دلیل ہے۔

بَابُ الدَّهَائِي وَالْبَيْنَاتِ

[6]..... مقدمات اور گواہیوں کا بیان

[۱۶۹۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.....

* اخرجه ابو داود، البيوع، باب المواشى تفسد زرع قوم، رقم: ۳۵۷۰- وابن ماجه، الأحكام، باب الحكم فيما افسدت المواشى، رقم: ۲۳۳۲- صححه الحاكم: ۲/ ۴۷، ۴۸- ووافقه الذهبي والالباني فى الصحيحه (۲۳۸).

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدَّعَى)). أَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَا أُثْبِتُهُ أَنَّهُ قَالَ: ((وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). *
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گواہی پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔“ میرے خیال میں انہوں نے کہا اور میں اسے یاد نہیں رکھ سکا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ”(گواہ نہ ہونے کی صورت میں) قسم مدعی علیہ پر ہے۔“

فتاویٰ: اس حدیث میں ایک اہم اصول بیان کیا گیا ہے کہ مدعی اپنا دعویٰ دلائل اور گواہوں سے ثابت کرے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو مدعی علیہ قسم دے کر اپنی صفائی پیش کرے گا۔

[۱۶۹۴]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ.....
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَايَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيْتَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ تَنْجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدَيْهِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الدَّعْوَى وَالْبَيِّنَاتِ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ *
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور پر دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہی پیش کر دی کہ یہ اسی کا جانور ہے جسے اس نے بچر جننے کے لیے تیار کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ اس کے حق میں دیا وہ جس کے ہاتھ میں تھا۔

بَابُ قَبُولِ الْقَافَةِ فِي الْوَكْدِ

[7]..... بچے میں قیافہ قبول کرنے کا بیان

[۱۶۹۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ حُمَيْدِ.....
 عَنْ أَنَسٍ: أَنَّهُ شَكَكَ فِي ابْنِ لَهْ، فَدَعَا لَهُ الْقَافَةَ *
 انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے میں شک کیا تو اس کے لیے قیافہ لگانے والے کو بلایا۔

* اخرجہ البخاری، التفسیر، باب ﴿ان الذين يشترون بعهد الله... الخ (۴۵۵۲)﴾۔ ومسلم، الأفضية، باب اليمين على المدعى عليه (۱۷۱۱)۔

* اسنادہ صعیف جداً فان ابن ابی یحیی واسحاق بن ابی فروة متروکان: اخرجہ البیهقی: ۱۰ / ۲۵۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۸۴)۔ والدارقطني: ۴ / ۲۰۹۔ والبعیوی (۲۵۰۴)۔

* اسنادہ صحیح: اخرجہ البیهقی: ۱۰ / ۲۶۴۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۰۳)۔ وابن ابی شیبہ (۱۷۴۹۴)۔

فتاویٰ: ❶ قائف جو علم قیافہ کو جانتا ہو، ہاتھ، پاؤں، چہرہ، اعضاء دیکھ کر آدمی کے باطنی اخلاق دریافت کرے یا یہ معلوم کر لے کہ (یہ) فلاں کا بیٹا ہے یا بھائی ہے۔ باپ اور بیٹے میں مشابہت دیکھ کر (اس کی جمع قائف)۔ (لغات الحدیث: ۳/۶۲۳)

❷ سیدہ عائشہ بیان فرماتی ہیں ایک قیافہ لگانے والا میرے گھر میں داخل ہوا، نبی ﷺ بھی (گھر میں) تشریف فرما تھے جبکہ اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے نکلے ہیں۔ تو نبی ﷺ کو یہ بات بہت پسند آئی پھر آپ ﷺ نے یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتلائی۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب زید بن حارثہ، رقم: ۳۷۳۱)

[۱۶۹۶]..... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ:.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعِيَا وَلَدَا فَدَعَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَهُ الْقَافَةَ، فَسَأَلُوا: قَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: وَالِإِيهَمَا شِئْتِ. *

یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک بچہ کا دعویٰ کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ لگانے والوں کو بلایا، تو انہوں نے کہا، یہ دونوں اس میں شریک ہیں۔ تو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس بچے سے کہا ان دونوں میں سے جس کے پاس چاہے چلا۔

ایک اور سند سے سلیمان بن یسار کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

[۱۶۹۷]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. *

ایک اور سند سے عروہ بن زبیر کے واسطے سے بھی عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے اسی کی ہم معنی مروی ہے۔

[۱۶۹۸]..... أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ مَعْنَاهُ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الدَّعْوَى وَالْبَيِّنَاتِ. *

❶ اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب لم يدرك عمر: اخرجہ البيهقي: ۱۰ / ۲۶۳ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۰۰).

❷ اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان سليمان بن يسار لم يسمع من عمر: اخرجہ البيهقي: ۱۰ / ۲۶۳ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۱۶۹۷) - والطحاوي في شرح المعاني: ۴ / ۱۶۱.

❸ اسنادہ ضعیف جداً: بشده ضعف مطرف بن مازن ولانقطاعه فان عروة بن الزبير لم يسمع من عمر: اخرجہ البيهقي: ۱۰ / ۲۶۳ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۰۲).

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الزَّانَا

[8]..... زنا پر گواہی کا بیان

[۱۶۹۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَمْهَلُهُ حَتَّى يَأْتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ (بن عبادہ) نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا اسے چار گواہ لانے تک مہلت دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“

[۱۷۰۰]..... قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ سَعْدًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَمْهَلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانے تک اسے مہلت دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“

ترجمہ:..... زنا کی حد کے نفاذ کے لیے چار یعنی گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْقَاسِقُونَ﴾ (النور: ۴)

”اور جو پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں۔“

② شرعی حدود کے نفاذ سے قبل دلیل کا ہونا ضروری ہے۔

③ شادی شوہ زانی کی سزا رجم اور غیر شادی شدہ زانی کی سزا سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی ہے۔ دیکھئے حدیث

نمبر: ۱۵۶۹، ۱۵۷۳۔

[۱۷۰۱]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

✽ اخرجہ مسلم، اللعان، باب (۱۴۹۸)۔

✽ انظر الحديث السابق برقم (۱۶۹۹)۔

ابن مسیب سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے آدمی سے متعلق پوچھا گیا: جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پایا اور اس کو قتل کر دیا یا اپنی عورت کو قتل کر دیا تو فرمایا، اگر چار گواہ نہ لائے تو خود قتل پر تیار ہو جائے۔

عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا آخَرَ فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا، قَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمْتِهِ. *

[۱۷۰۲]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ شام میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پایا تو اسے قتل کر دیا یا اس عورت کو قتل کر دیا۔ تو (شام کے حاکم) معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ان کے لیے تم یہ مسئلہ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا، یہ واقعہ عراق کی سرزمین میں نہیں ہوا، میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ سچ بیان کرو، پھر انہوں نے حقیقت بتادی، تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں ابو الحسن ہوں، اگر وہ چار گواہ نہیں لاتا تو قتل پر راضی ہو جائے۔“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ رَجُلًا بِالشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنْ هَذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِي، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَبُو الْحَسَنِ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمْتِهِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ أَدَبِ الْقَاضِي، وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالرَّابِعُ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. *

نوٹ: قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا درست نہیں۔

حدود کو قائم کرنا اسلامی حکومت کا کام ہے۔

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو بدکاری کرتے دیکھے اور غیرت میں آ کر اسے قتل کر دے جبکہ اس کے

پاس چار گواہ بھی نہ ہوں تو ایسی صورت میں قاتل، قتل کا ذمہ دار ہوگا اور اس سے قصاص لیا جائے گا۔

* انظر الحديث الآتي برقم (۱۷۰۲)

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۸/ ۲۳۰، ۱۰/ ۱۴۷. وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۲۷۷). وعبدالرزاق (۱۷۹۱۵)، (۱۷۹۱۶). وابن أبي شيبة (۲۷۸۷۹). ومالك في الموطأ، الاقضية، باب القضاء فيمن وجد مع امرأته رجلاً.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ قضایا میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی علمی مسائل میں ان کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

[9]..... تہمت لگانے والے کی گواہی کو توبہ کے بعد قبول کرنے کا بیان

[۱۷۰۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:.....

سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ عراق والے یہ سمجھتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر سے کہا، تو توبہ کر لے تو تیری گواہی قبول کی جائے گی یا اگر تو توبہ کرتا ہے تو تیری گواہی قبول کی جائے گی۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو کئی دفعہ اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا پھر میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا، کہ مجھے اس میں شک ہوا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں نے بتایا، پھر آدمی کا نام لیا جسے میں یاد نہ رکھ سکا تو میں نے ان سے پوچھا تو مجھے عمر بن قیس بتایا کہ وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور سفیان رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب کے متعلق شک نہیں کرتے تھے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ان کے علاوہ کوئی اور اسے ابن شہاب سے روایت ہے وہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: زَعَمَ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنَّ شَهَادَةَ الْقَاضِفِ لَا تَجُوزُ، فَأَشْهَدُ لِأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرَةَ: تَبْتُ تَقْبَلُ شَهَادَتَكَ أَوْ إِنْ تَبَّتْ قُبِلَتْ شَهَادَتُكَ. وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ بِهِ هَكَذَا مِرَارًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَكَّكَتُ فِيهِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَشْهَدُ لِأَخْبَرَنِي فُلَانٌ، ثُمَّ سَمَى رَجُلًا فَذَهَبَ عَلَيَّ حِفْظُ اسْمِهِ، فَسَأَلْتُ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ: هُوَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ. وَكَانَ سُفْيَانٌ لَا يَشْكُ أَنَّهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ عُمَرَ. *

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۵۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۹۱) - وابن أبي شيبة

(۲۰۶۴۸) - والطبري في تفسيره: ۱۸ / ۷۶.

..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (النور: ۴)

”اور جو پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں۔“

اس آیت میں قاذف (بہتان تراشی کرنے والے) کے لیے تین حکم بیان ہوئے ہیں۔

❶ حد قذف اسی کوڑے

❷ ان کی آئندہ کبھی بھی گواہی قبول نہ کی جائے

❸ ایسے لوگ فاسق ہیں۔ جبکہ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (النور: ۵)

”مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں۔“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر قاذف توبہ کرنے کے بعد اپنی اصلاح کر لے تو آئندہ کے لیے اس کی شہادت قبول کی جاسکتی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

[۱۷۰۴]..... أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ فَلَمَّا قُمْتُ سَأَلْتُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، وَحَضَرَ الْمَجْلِسَ مَعِيَ: هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَشَكَّكَتَ جِئِنَ أَخْبَرَكَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَا هُوَ كَمَا قَالَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَخَلَنِي الشُّكُّ. *

ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے زہری نے خبر دی۔ پھر جب ہم (مجلس برخواست کر کے) کھڑے ہوئے تو مجھے عمر بن قیس نے کہا جو میرے ساتھ مجلس میں موجود تھے کہ وہ سعید بن مسیب ہیں میں نے سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی اسی وقت آپ کو شک لاحق ہوا؟ فرمایا، نہیں وہ اسی طرح ہی ہے جس طرح انہوں نے فرمایا البتہ انہوں نے مجھے شک میں ڈال دیا۔

[۱۷۰۵]..... وَأَخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا جَلَدَ الثَّلَاثَةَ اسْتَتَابَهُمْ، خَطَبَ رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو حد (قاذف) لگائی تو ان

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۵۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۹۱).

فَرَجَعَ اثْنَانِ فَقَبِلَ شَهَادَتَهُمَا وَأَبَى أَبُو بَكْرَةَ أَنْ
يَرْجِعَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ
وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ
الشَّاهِدِ. *

توبہ کروائی، ان میں سے دو نے رجوع کر لیا تو ان
دونوں کی شہادت کو قبول کیا، جبکہ ابوبکرہ نے رجوع سے
انکار کر دیا تو ان کی گواہی کو بھی رد کر دیا۔

بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

[10]..... عورتوں اور بچوں کی گواہی کا بیان

[۱۷۰۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ.....

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي شَهَادَةِ
النِّسَاءِ عَلَى الشَّيْءِ مِنْ أَمْرِ النِّسَاءِ: لَا يَجُوزُ فِيهِ
أَقْلٌ مِنْ أَرْبَعٍ. *

ابن جریج سے روایت ہے انہوں نے عطاء رضی اللہ عنہ سے کہ
انہوں نے عورتوں کی گواہی عورتوں کے کسی معاملہ میں
قبول کرنے کے متعلق فرمایا، چار سے کم کی گواہی اس
میں جائز نہیں ہے۔

[۱۷۰۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ، لَا
رَجُلٌ مَعَهُنَّ فِي أَمْرِ النِّسَاءِ أَقْلٌ مِنْ أَرْبَعٍ
عُدُولٍ. *

عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: عورتوں کے
معاملے میں عورتوں کی گواہی ان کے ساتھ کوئی مرد نہ
ہو، تو چار عادل عورتوں سے کم کی جائز نہیں ہے۔

[۱۷۰۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ: لَا تَجُوزُ. وَزَادَ ابْنُ
جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛
لَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَاءِ﴾ [البقرة: ۲۸۲]. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
بچوں کی گواہی کے متعلق فرمایا، جائز نہیں ہے۔ ابن جریج
نے ابن ابی ملیکہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے یہ
الفاظ زیادہ بیان کیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
”جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کرو۔“ (البقرة: ۲۸۳)

* اسنادہ ضعیف لابیہام شیخ الشافعی: اخبرہ البیہقی: ۱۰ / ۱۰۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۹۲).

* اسنادہ ضعیف لضعف مسلم بن خالد الزنجی: اخبرہ البیہقی: ۱۰ / ۱۰۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۸۴) - وابن ابی شیبہ (۲۰۷۱۳).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۷۰۶)

[۱۷۱۰]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَيْبَعَةَ بْنِ عُثْمَانَ.....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَجُلٍ آخَرَ سَمَّاهُ، فَلَا يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. *

معاذ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ، ورجل آخر سماہ، فلا یحضرنی ذکر اسمہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاضی بالیمن مع الشاہد۔ *

[۱۷۱۱]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ.....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. *

ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر مقدمہ کا فیصلہ دیا۔

[۱۷۱۲]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عُبَيْدِ الدَّرَّاءِ وَرُزْدِي، عَنْ رَيْبَعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كُتُبِ سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. *

سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے ان کے دادا سے روایت ہے فرمایا: ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں لکھا ہوا پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[۱۷۱۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ: وَذَكَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كُتُبِ سَعِيدِ بْنِ عَبَادَةَ يَشْهَدُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَمْرُو بْنَ حَزْمٍ أَنْ يَقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. *

عمرو بن شرحبیل نے بیان فرمایا ہم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں پایا، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایک قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیں۔

* اسنادہ ضعیف جداً الا ان المتن صحيح: اخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۶۸ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۱).

* اسنادہ ضعیف جداً للضعف شيخ الشافعي الا ان المتن صحيح: اخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۷۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۲۰).

* اخرجه الترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی الیمن مع الشاهد (۱۳۴۳).

* ضعیف من حدیث سعد، وقد صح من حدیث غیره: اخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۷۱ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۲).

[۱۷۱۴]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَيْ حَدَّثَنِي إِيَّاهُ، وَلَا أَحْفَظُهُ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ سُهَيْلًا عِلَّةٌ أُصِيبَ بِبَعْضِ حَفْظِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ. *

[۱۷۱۵]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. * أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:.....

جعفر بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے حکم بن عیینہ کو اپنے باپ سے پوچھتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے کھڑے ہونے کے لیے قبر کی دیوار پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ (پوچھا) کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا؟ تو فرمایا: ہاں اور اسی طرح تمہارے درمیان علی رضی اللہ عنہ نے بھی فیصلہ دیا۔

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عَتِيْبَةَ يَسْأَلُ أَبِي، وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جِدَارِ الْقَبْرِ لِيَقُومَ: أَقْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَضَى بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ مُسْلِمٌ: قَالَ جَعْفَرُ: فِي الدِّينِ. *

* أخرجه أبو داود، القضاء، باب القضاء، باليمين والشاهد (۳۶۱۰). والترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی اليمين مع الشاهد (۱۳۴۳). وقال "حسن غریب" وابن ماجه، الاحکام، باب القضاء بالشهد واليمين (۲۳۶۸). وصححه ابن الجارود (۱۰۰۷). وابن حبان.

* اسنادہ ضعیف لإرساله الا ان المتن صحيح كما تقدم: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۶۹، ۱۷۳. والترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی اليمين مع الشاهد (۱۳۴۵).

* اسنادہ ضعیف لإرساله الا ان المتن صحيح: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۷۳. وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۷)

[۱۷۱۷]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الشَّهَادَةِ: ((قَالَ جَاءَ بِشَاهِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدٍ)). *
عمر و بن شعیب نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے گواہی کے متعلق فرمایا: ”اگر ایک گواہ لایا اور گواہ کے ساتھ قسم بھی کھائی“ (تو کافی ہے۔)

[۱۷۱۸]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ.....

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. *
ابو جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[۱۷۱۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ: أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ مَنْ يَنْظُرُهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَوَى الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. أَخْرَجَ الْعَشْرَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَهِيَ أَوْلُ مَا فِيهِ وَالْحَادِي عَشْرَ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِي وَالْعُلُولِ وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ. *
جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِينِ وَوَقْتِهَا

[12]..... قسم کی جگہ اور اس کے وقت کا بیان

[۱۷۲۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِسْطَاسٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدٍ)). *
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میرے اس منبر پر جھوٹی قسم

* اسنادہ ضعیف لإرساله، ولضعف مسلم بن خالد ولعننة ابن جريج: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۷۲ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۹).

* اسنادہ ضعیف لإرساله الا آن المتن صحيح كما تقدم: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۷۱ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۸).

* أخرجه الترمذی: الاحكام، باب ماجاء فی اليمين مع الشاهد (۱۳۴۴) - وابن ماجه، الشهادات، باب القضاء بالشهد واليمين (۲۳۶۹) - وصححه ابن الجارود (۱۰۰۸).

حَلَفَ عَلَى مَنبَرِي هَذَا بِبَيْمِينِ أُمَّةٍ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ كَهَاتِي اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیا۔
(مِنَ النَّارِ)۔ *

تفہیم: 1) جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے کبیرہ گناہ سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "الا شرک باللہ" "اللہ کے ساتھ شرک کرنا" اس نے پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا: "عقوق الوالدين" "والدین کی نافرمانی کرنا" اس نے تیسری دفعہ پوچھا پھر کون سا گناہ کبیرہ ہے۔ تو آپ نے فرمایا: "اليمين الغموس" "جھوٹی قسم۔"

(صحیح بخاری، کتاب استابۃ المرتدین باب اثم من اشرك بالله رقم: 6920)

2) گناہ کا ارتکاب ہر جگہ ناپسندیدہ ہے لیکن اگر گناہ احترام والی جگہوں مثلاً مساجد وغیرہ میں کیا جائے تو اس کی سنگینی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

3) نبی ﷺ نے اپنے منبر کی جگہ سے متعلق ارشاد فرمایا:

((ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة، ومنبری علی حوضی))

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر روز

قیامت میرے حوض پر ہوگا۔ (صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة،

باب فضل ما بین القبر والمنبر، رقم: 1196)

4) قسم لینا اور کھانا جائز ہے۔ (صحیح مسلم، رقم: 1390)

[1721]..... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ:.....

ابوغطفان المری نے بیان فرمایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور ابن مطیع نے اپنے ایک (مشترک) گھر کے بھگڑے کا مقدمہ مروان بن حکم کے سامنے رکھا تو مروان نے اس بات پر فیصلہ دیا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہما منبر پر قسم کھائیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی جگہ پر ہی قسم کھاؤں گا، مروان نے کہا نہیں اللہ کی قسم اوہیں قسم کھاؤ جہاں لوگوں

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غُطْفَانَ الْمُرِّيَّ قَالَ: اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيعٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي دَارٍ، فَقَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ زَيْدٌ: أَحْلَفُ لَهُ مَكَانِي. قَالَ مَرْوَانُ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا عِنْدَ مَقَاتِعِ الْحُقُوقِ، فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ أَنْ حَقَّهُ لِحَقِّ، وَيَأْبَى أَنْ

* اخرجه ابنوداود، الايمان والندور، باب ماجاء في ترعظيم اليمين عند منبر النبي ﷺ (3246)۔ وابن ماجه، الاحكام، باب اليمين عند مقاطع الحقوق (2325)۔ وصححه ابن الجارود (927)۔ وابن حبان، والحاكم، 4/296۔ ووافقه الذهبي.

يَحْلِفَ عَلَى الْمَنْبِرِ، فَجَعَلَ مَرَوَانَ يُعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ مَالِكٌ: كَرِهَ زَيْدٌ صَبْرَ الْيَمِينِ. *
 کے فیصلے ہوتے ہیں۔ تو زید رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ میں سچا ہوں لیکن منبر پر قسم کھانے سے انکار کرتے تھے اور مروان کو اس بات پر تعجب ہوتا تھا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زید رضی اللہ عنہ نے زبردستی قسم لینے کو ناپسند کیا ہے۔

..... ﴿۱﴾ معلوم ہوا عہد صحابہ میں مدینہ طیبہ کے اندر اختلافات کے حل کے لیے مسجد نبوی میں منبر کے پاس قسم لی جاتی تھی۔

﴿۲﴾ عہد جاہلیت میں مکہ والے جب کسی سے قسم لیتے تو وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان لیتے تھے۔

(بخاری، رقم: ۳۸۴۵)

[۱۷۲۲]..... أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْمِلٍ
 عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الطَّائِفِ فِي جَارَتَيْنِ ضَرَبْتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، وَلَا شَاهِدَ عَلَيْهِمَا فَكَتَبْتُ إِلَيْ أَنْ أَحْسِنُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَفْرَأُ عَلَيْهِمَا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ۷۷] فَفَعَلْتُ فَاغْتَرَفْتُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. *
 ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو طائف سے دو لونڈیوں کے متعلق لکھا جن میں سے ایک نے دوسری کو مارا تھا اور اس وقت کوئی گواہ بھی نہیں تھا تو انہوں نے میری طرف جواب میں لکھ بھیجا کہ ان کو عصر کے بعد روک اور ان پر یہ آیت پڑھ کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں۔“ (آل عمران: ۷۷) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے اسی طرح کیا تو ان میں سے ایک نے اقرار (جرم) کر لیا۔

..... ﴿۱﴾ مدعی اپنا دعویٰ دلائل اور گواہوں سے ثابت کرتا ہے اگر گواہ موجود نہ ہوں تو پھر مدعی علیہ اپنی صفائی میں قسم دے کر بری ہو جاتا ہے۔

﴿۲﴾ مذکورہ واقعہ میں گواہوں کی عدم موجودگی کی صورت میں چونکہ مدعی علیہ کے ذمہ قسم تھی لہذا اسے پہلے اللہ کی آیت کے ذریعے نصیحت کی گئی تو اعتراف جرم سے معاملہ حل ہو گیا۔

﴿۳﴾ تھوڑے سے دنیوی مفاد کے لیے جھوٹی قسم کھا کر آخرت کو داؤ پر لگا دینا انتہائی بیوقوفی کی علامت ہے۔

﴿۴﴾ جس طرح احترام والی جگہوں میں گناہ انتہائی برا ہے اسی طرح اہم اوقات اور ایام میں بھی گناہ کی سنگینی میں

* اسنادہ صحیح: أخرجه البيهقي: ۱۰ / ۱۷۷ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۳۰).

* أخرجه البخاري، التفسير، باب ان الذين يشترون بعهد الله..... الخ (۴۵۵۲).

اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً رمضان کے مہینے یا عشرہ ذوالحجہ وغیرہ میں گناہ کا ارتکاب کرنا۔

5 نماز عصر کے بعد کا وقت انتہائی اہم ہے اس وقت جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا جرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”تین افراد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کریں گے، نہ ان کی طرف دیکھیں گے، نہ ان کا تڑکیہ فرمائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ ان تین افراد میں سے ایک شخص وہ ہے جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر سودا سلف بیچتا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم: ۲۶۷۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۰۸)

6 بعض مفسرین کے نزدیک ”والعصر“ سے مراد بھی عصر کا وقت ہی ہے۔

7 عصر کے وقت کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل حدیث سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلاة الفجر

وصلاة العصر)) (صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلوٰۃ، باب فضل العصر، رقم: ۵۵۵)

”رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور یہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔“

بَابُ لَعْنِ الْيَمِينِ وَمَنْ حَلَفَ عَلَيَّ يَمِينًا فَوَسَّخَهَا

[13]..... لَعْنُ (فُضُول) قَسْمٍ اَوْ رَجْسٍ نَعْمَ كَلَامِيْ اَوْ اَسْ كُوْ بَعِيْثَتَا كَمَا

[۱۷۲۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو وَابْنُ

جُرَيْجٍ.....

عطاء نے بیان فرمایا کہ میں اور عبید بن عمیر عائشہ رضی اللہ عنہا کے

پاس گئے جبکہ وہ ہمیر مقام پر اعتکاف بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں

نے ان سے اللہ کے فرمان کہ ”اللہ تم سے تمہاری لغو قسموں

پر مواخذہ نہیں کریں گے۔“ (البقرہ: ۲۲۵) سے متعلق پوچھا

تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ (قسمیں ہیں جو لوگوں کا تکیہ کلام

ہوں جیسے) نہیں اللہ کی قسم! ہاں اللہ کی قسم!

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عَمِيرٍ إِلَى

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ فِي بَيْتِ

فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ

اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۵]

قَالَتْ: هُوَ لَا وَاللَّهِ، بَلَى وَاللَّهِ.

[۱۷۲۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ لغو قسم یہ ہے کہ انسان

(عادتا) کہے، نہیں اللہ کی قسم! اور ہاں اللہ کی قسم!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَعْنُ

الْيَمِينِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ. *

* اخرجه ابو داود، الايمان، والنذور، باب لغو اليمين (۳۲۵۴)۔ وصححه ابن حبان۔

* اخرجه البخاری، الايمان والنذور، باب ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ (۶۶۶۳)۔

فتاویٰ: ❶ ایسی قسم جو غیر ارادی طور پر عادتاً اٹھائی جائے ”لغو“ کہلاتی ہے۔

❷ لغو قسم معاف ہے اس پر کفارہ نہیں ہے۔

❸ بات بات پر قسم اٹھانا اچھی عادت نہیں لہذا آدمی کو پرہیز کرتے ہوئے اپنی عادت تبدیل کرنی چاہیے۔

[۱۷۲۵]..... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَلَفَ
عَلَى يَمِينٍ فَوَكَّدَهَا فَعَلَيْهِ عِنُقُ رَقَبَةٍ. أَخْرَجَ
الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْكُفَّارَاتِ وَالنَّدْوَرِ، وَالثَّانِي
وَالثَّلَاثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، جس نے
قسم کھائی اور پھر اسے پختہ کر دیا تو (اس کو توڑنے پر)
اس پر ایک گردن آزاد کرانا ضروری ہے۔

فتاویٰ: ❶ وہ قسم جو انسان اپنی بات میں پختگی پیدا کرنے کے لیے نیت و ارادے سے کھائے اسے

اگر توڑے گا تو اس پر کفارہ لازم آئے گا۔

❷ کفارہ قسم سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ
إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ
اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (المائدة: ۸۹)

”اللہ تعالیٰ تم پر تمہاری لغو قسموں میں مواخذہ نہیں کریں گے، البتہ ان قسموں پر جو تم نے قصداً کھائی ہیں
مواخذہ کریں گے۔ اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے
ہو یا انہیں کپڑے دینا ہے، یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جس کی استطاعت نہ ہو تو (اس کے لیے مسلسل)
تین روزے رکھنے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ (پھر توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت
کرو، اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔“



كِتَابُ الْجِهَادِ وَقِسْمِ الْغَنَائِمِ

جہاد اور مالِ غنیمت تقسیم کرنے کے مسائل

بَابُ الْقِتَالِ عَلَى التَّوْحِيدِ

[1]..... کلمہ توحید پر لوگوں سے لڑنے کا بیان

[۱۷۲۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا أَرَأَى أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُواهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں ہمیشہ لوگوں سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ اقرار کر لیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب انہوں نے اس کا اقرار کر لیا تو انہوں نے ہم سے اپنا خون اور اپنا مال محفوظ کر لیا سوائے اس کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

✽ اخراجه البخاری، الجهاد والسير، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام والنبوة..... الخ (۲۹۴۶)۔ مسلم، الايمان، باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا لا اله الا الله..... الخ (۲۱)۔

فرمایا: ”میں ہمیشہ لوگوں سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے سوائے اس کے حق کے، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔“

نوٹ:..... 1) جہاد فی سبیل اللہ کا بنیادی مقصد توحید و سنت کی اشاعت اور اعلیٰ کلمۃ اللہ یعنی غلبہ دین ہے۔

2) کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو مسلمان سمجھا جائے گا اور اس پر مسلمانوں کے احکامات جاری ہوں گے۔

3) خون اور مال کے محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ پڑھنے والے سے قتال نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کے مال کو بطور غنیمت لیا جائے گا۔

4) ”الابحہا“ سے مراد وہ جرائم ہیں جن کی وجہ سے کسی مسلمان کا خون بہانا جائز ہے یعنی قتل کی صورت میں قصاصاً قتل کرنا، شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا اور تہ ادا اختیار کرنے والے کو قتل کر دینا۔

5) شرعی احکام ظاہر پر نافذ ہوتے ہیں باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

6) اگر کسی کو دنیا میں سزا نہ مل سکے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے روز قیامت اللہ چاہیں تو اسے معاف فرمادیں یا

اسے گناہ کی سزا دیں۔

7) توحید اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے لڑنا اور اسے جہاد کا نام دینا درست نہیں۔

8) جہاد ایک عظیم عبادت اور انتہائی افضل عمل ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں تقریباً ستائیس یا اٹھائیس

غزوات میں شرکت فرمائی چھتر ۷۶ کے قریب مجاہدین کے مختلف مقامات پر فوجی دستے روانہ کیے۔

[۱۷۲۸]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ

پیدا نہ ہوگا، اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی

قیصر پیدا نہ ہوگا، مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے۔ تم ان دونوں (قیصر و کسریٰ) کے

خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔“

السَّابِقِ مِنَ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنَ كِتَابِ

جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّالِثُ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. *

نوٹ:..... ❶ عہد رسالت میں دو بڑی حکومتیں تھیں ایک ایران اور دوسری روم، ایرانی آتش پرست تھے اور رومی عیسائی تھے۔ ایرانی فرمانروا، ”کسریٰ“ کے لقب سے مشہور تھا اور روم کا بادشاہ ”قیصر“ کہلاتا تھا۔

❷ روم و ایران کی فتح سے متعلق یہ رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی تھی جو امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی اور مسلمانوں نے روم و ایران کی عظیم الشان سلطنتوں کو فتح کیا، قیصر و کسریٰ کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور پھر ان کی موت کے بعد ان کا کوئی بھی جانشین پیدا نہ ہوسکا۔

❸ نبی ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد مختلف بادشاہوں اور امراء کے نام اسلام کی دعوت کے خطوط روانہ کیے ان میں سے دو خط آپ نے روم و ایران کے بادشاہوں کے نام بھی لکھے۔ سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو شاہِ فارس خسرو پرویز کے نام خط دے کر بھیجا تو اس نے خطن کر چاک کر دیا جبکہ شاہِ روم قیصر کے نام لکھے گئے خط کو دجیہ کلی رضی اللہ عنہ لے کر گئے۔

❹ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا مسلمانوں کے لیے مالِ غنیمت حلال ہے۔

❺ ”والذی نفسی بیدہ“ کے الفاظ سے قسم کھانا جائز ہے۔

بَابُ لَا يَفِرُّ وَاحِدٌ مِنَ اثْنَيْنِ

[2]..... ایک (مجاہد) دو (کافروں) کے مقابلے سے نہ بھاگے

[۱۷۲۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ﴾ [الأنفال: ۶۵]، فَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَلَّا يَفِرَّ الْعَشْرُونَ مِنَ الْمِائَتِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الآن خُفِّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال: ۶۶] فَخُفِّفَ عَنْهُمْ وَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَلَّا تَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ. *

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اگر تم میں بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے“ تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ بیس آدمی دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: ”اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی، اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے، پس اگر اب تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے۔“ تو اللہ نے ان سے تخفیف

* أخرجه البخاری، المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (۳۶۱۸)۔ ومسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى یمر الرجل بقبر الرجل..... الخ (۲۹۱۸).

* أخرجه البخاری، التفسیر، باب ﴿یا یا نبی حرض المومنین علی القتال﴾ (۴۶۵۲).

کردی اور ان پر یہ فرض کر دیا کہ سو (مسلمان) دو سو (کفار) کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔

پہلا حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزرا کہ ایک مسلمان دس کفار اور دس مسلمان ایک سو کفار کے لیے کافی ہیں اور اگر مسلمانوں کی اتنی تعداد ہو تو ان پر جہاد فرض ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرما کر ایک اور دو کا تناسب کر دیا۔

میدان جہاد سے فرار اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقَيْتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُولُوهُمْ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُولُوهُمْ يَوْمَئِذٍ ذُرَّةً إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (الانفال: ۱۵-۱۶)

”اے ایمان والو! جب تم کفار سے ایک دوسرے کے مقابل ہو جاؤ تو ان سے پیٹھ مت پھیرنا اور جو شخص ان سے اس وقت پیٹھ پھیرے گا سوائے اس کے جو لڑائی کے لیے پیٹھ بدلتا ہو یا اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو۔ (ان کے علاوہ جو ایسا کرے) وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اجتنبوا السبع الموبقات“ سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ ان سات کو شمار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”والتولی يوم الزحف“ اور مقابلے والے دن پیٹھ پھیرنا۔

(بخاری، کتاب الوصایا، باب قول الله ان الذين ياكلون اموال اليتيمى الخ، رقم: ۲۷۶۶)

[۱۷۳۰]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةِ فَلَمْ يَفِرَّ وَمَنْ فَرَّ مِنْ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ.*

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جو (مسلمان) تین (کفار) کے مقابلے سے بھاگ نکلا تو وہ (حقیقت میں) نہیں بھاگا اور جو دو کے مقابلے سے بھاگ گیا وہ (حقیقتاً) بھاگ گیا۔

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان ابن ابی نجیح لم یلق احدا من الصحابة واخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۵۳۸۲)۔ وفي الكبرى له: ۷۶ / ۹۔ والطبرانی في الكبير: ۱۱ / ۷۶ (۱۱۵۱) مرفوعاً.

بَابُ مِنْهُ: الْفَارُّونَ الْكَارُونَ

[3]..... بھاگ کر پناہ لینے والوں کا بیان

[۱۷۳۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ (جنگ) میں بھیجا، دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، ہم مدینہ آئے تو ہم نے اس کے دروازوں کو کھول دیا اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ آپ پر رحمت بھیجے ہم تو (میدان جنگ سے) بھاگنے والے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(نہیں) بلکہ تم تو اپنے امام کے پاس آ کر پناہ لینے والے ہو اور میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں۔

بَابُ فِي الْبُعُوثِ

[4]..... لشکر بھیجنے کا بیان

[۱۷۳۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.....

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو اس پر امیر مقرر کرتے اور فرماتے: ”جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے (میدان جنگ میں) ملو تو انہیں تین باتوں یا تین خصلتوں۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں شک ہوا ہے۔ کو ماننے کی دعوت دو (سب سے پہلے) انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دو اگر وہ آپ کی دعوت قبول کر لیں تو ان سے (اسلام) منظور کر لو، اور ان

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا، وَقَالَ: ((فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِلَالٍ أَوْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، شَكَ عَلْقَمَةُ، اذْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ اذْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ،

* اسنادہ ضعیف لضعیف یزید بن ابی زیاد اخرجه ابو داود، الجهاد، باب فی التولی یوم الزحف (۲۶۴۷)۔

والترمذی، الجهاد، باب ماجاء فی الغرار من الزحف (۱۷۱۶)

سے (اپنی تلوار) روک لو، پھر انہیں (اگر دعوتِ اسلام قبول کریں تو) اپنا وطن چھوڑ کر جہاں مہاجرین رہتے ہیں وہاں آنے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ اگر وہ ہجرت کریں گے تو ان کے لیے وہی فوائد ہیں جو مہاجرین کے لیے ہیں اور ان پر وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اگر وہ اپنی جگہ ہی رہنا چاہیں تو وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح جاری ہوگا جیسے دوسرے مسلمانوں پر ہوتا ہے اور ان کے لیے مالِ فتنے میں کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں (تو پھر انہیں غنیمت اور فی سے حصہ ملے گا) اگر وہ اس بات کو ماننے سے انکار کر دیں تو ان کو کہو کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ اگر وہ یہ کام کر لیں تو ان سے (جزیہ) قبول کر کے انہیں چھوڑ دو، اور اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے قتال کرو۔“

فَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ فَإِنْ اخْتَارُوا الْمَقَامَ فِي دَارِهِمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ كَمَا يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ لَمْ يُجِبُواكَ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ، فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَدَعَّهُمْ، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ)). *

[۱۷۳۳]..... أَخْبَرَنَا الْيَقِينِيُّ بِحَيْثُ بَنُ حَسَّانَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، عَنِ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.....
 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا... فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَ
 الْأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنَ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. *

نوٹ: 1) قتال سے پہلے میدان میں دعوت سے متعلق شروع اسلام میں حکم تھا بعد میں نبی ﷺ نے ان قوموں سے جنہیں پہلے دعوتِ اسلام پہنچ چکی تھی میدان میں انہیں دعوت دینے بغیر قتال کیا۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۱۷۳۱۔

* اخراجہ مسلم و الجہاد، باب تأمیر الامراء علی البعوث، و وصیة اياهم الخ (۱۷۳۱)۔

* انظر الحديث السابق برقم (۱۷۳۲)

- 2 جہاد اور قتال کا بنیادی مقصد اسلام کی ترویج و تغلیب ہے۔
- 3 مسلمان کفار کے ممالک میں رہیں یا اسلامی مملکتوں میں شرعی احکامات کی ادائیگی ان پر ہر حال میں لازم ہے۔
- 4 ہجرت کرنے والوں اور دارالکفر سے ہجرت نہ کرنے والے مسلمانوں میں بعض مسائل مختلف ہیں۔
- 5 اسلامی حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں سے ان کے جانی و مالی تحفظ کے عوض وصول کیا جانے والا ٹیکس جزیہ کہلاتا ہے۔

6 کفار کی طرف سے جزیہ کی ادائیگی گویا ایک طرح کی ان سے جزیہ کے عوض صلح ہے۔

7 عرب و عجم کے تمام کفار اہل کتاب و غیر اہل کتاب سے جزیہ لینا درست ہے۔

8 امیر و حکمران کو چاہیے کہ جب جہادی قافلوں کو روانہ کرے تو انہیں بعض اہم امور سے متعلق ضروری ہدایات دے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

[5]..... عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے کا بیان

[۱۷۳۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الَّذِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ ابْنُ أَبِي الْحَقِيقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ)).

ابن کعب بن مالک نے اپنے چچا سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنہیں ابن ابی حقیق کی طرف بھیجا تھا انہیں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا تھا۔

[۱۷۳۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ إِلَيْهِ ابْنُ أَبِي الْحَقِيقِ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ.*

ابن کعب بن مالک نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے جب ابن ابی حقیق کی طرف (شکر) بھیجا تو انہیں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:..... معلوم ہوا دوران جنگ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا درست نہیں۔ لیکن اگر عورتیں لڑائی میں حصہ

* صحیح: أخرجه البيهقي: ۷۸ / ۹ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۳۹۳) - وابن أبي شيبة (۳۳۱۱۵) - والحميدي (۸۷۴).

* انظر الحديث السابق برقم (۱۷۳۴)

لیں تو انہیں قتل کرنا جائز ہے۔

بَابُ الْمُصَابِ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَذَرَائِهِمْ

[6]..... مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں کے مارے جانے ہونے کا بیان

[۱۷۳۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مجھے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے گھر والوں کا کیا حکم ہے جبکہ ان پر شب خون مارا جاتا ہے تو چھوٹے بچے اور عورتیں بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ انہیں میں سے ہیں۔“ عمرو بن دینار نے زہری سے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے کہ ”وہ اپنے باپ دادوں میں سے ہیں۔“ (یعنی اسی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبِيتُونَ فَيُصَابُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)) وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ. *

[۱۷۳۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے گھر والوں کا کیا حکم ہے جبکہ شب خون مارا جاتا ہے تو چھوٹے بچے اور عورتیں بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ انہیں میں سے ہیں۔“ بعض اوقات سفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ”وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔“

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبِيتُونَ فَيُصَابُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُمْ مِنْهُمْ))، وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي الْحَدِيثِ: ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ. *

* أخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب اهل الدار يبتون فيصاب الولدان والذاري (۳۰۱۲)، (۳۰۱۳)۔

و مسلم، الجهاد، باب جواز قتل النساء، والصبان في البيات من غير عمد (۱۷۴۵)۔

* انظر الحديث السابق برقم: (۱۷۳۶)

.....: ۱۱ عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا درست نہیں دیکھئے حدیث سابق۔

۱۲ وہ عورتیں اور بچے جو اپنی قوم کی طرف سے میدانِ جنگ میں آئیں اور معرکہ آرائی میں حصہ لیں ان کو قتل کرنا

درست ہے۔

۱۳ کفار پر شبِ خون مارتے وقت اگر عورتیں اور بچے زد میں آ کر قتل ہو جائیں تو ان کی معافی ہے۔

بَابُ الْحِصَارِ وَالنُّزُولِ عَلَى حُكْمِ الْإِمَامِ

[۱۷۳۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ان سے پوچھا: جب تم شہر کا محاصرہ کر لو تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک آدمی کو چڑے کا لباس پہنا کر شہر کی طرف بھیجیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر اسے کوئی پتھر مار دے تو؟ انہوں نے کہا: تب وہ قتل ہو جائے گا تو عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پتھر تم اس طرح نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے پسند نہیں کہ تم ایک مسلمان کے ضیاع کے بدلے میں ایک ایسا شہر فتح کرو جس میں چار ہزار لڑنے والے آدمی ہوں۔

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُ: إِذَا حَاصَرْتُمْ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: نَبَعْتُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَةً مِنْ جُلُودٍ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ؟ قَالَ: إِذَا يُقْتَلُ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسْرُنِي أَنْ تَفْتَحُوا مَدِينَةً فِيهَا أَرْبَعَةُ آلافٍ مُقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

[۱۷۳۹]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

سیدنا انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تسر قلعے کا محاصرہ کیا، ہرمزان عمر رضی اللہ عنہما کے حکم پر اترا تو میں اسے عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لے کر آیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: بات کرو، اس نے کہا: زندہ (یعنی دلیر) آدمی کی (طرح بات کروں) یا مردہ (یعنی بزدل) آدمی کی

عَنْ أَنَسِ، قَالَ: حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ الْهَرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ، فَقَدِمْتُ بِهِ عَلَى عُمَرَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَكَلَّمْ، قَالَ: كَلَامَ حَيٍّ أَوْ كَلَامَ مَيِّتٍ، قَالَ: تَكَلَّمْ، لَا بَأْسَ. قَالَ: إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَى

اسنادہ ضعیف، لعنعة حمید بن ابی حمید الطویل: اخرجه البيهقي: ۴۲/۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له

(۵۳۲۶)۔

(طرح)؟ عمرؓ نے فرمایا: بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے (یعنی جو کچھ کہنا چاہتے ہو بلا خوف و خطر کہو)۔ وہ کہنے لگا: ہم اور آپ عرب کے باشندے ہیں مگر اللہ نے ہمارے اور تمہارے درمیان فرق رکھا ہے ہم تمہیں غلام بنایا کرتے تھے اور تمہیں قتل کیا کرتے اور تمہارا مال غصب کر لیا کرتے تھے، جب اللہ تمہارے ساتھ ہو گیا تو ہم کمزور ہو گئے۔ عمرؓ نے مجھ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے اپنے بعد بہت زیادہ دشمن اور طاقت چھوڑی ہے، اگر آپ ان کو بھی قتل کر دیں گے تو لوگ زندگی سے ناامید ہو جائیں گے اور اس طرح آپ کی طاقت بھی بڑھ جائے گی۔ عمرؓ نے فرمایا: شرم کرو، براء بن مالک اور مجزأہ بن ثور نے لڑائی کی جب تم اس کے قتل کیے جانے سے ڈرے تو تم کہنے لگے: اس کے قتل کی کوئی گنجائش نہیں، میں نے تو اسے کہا ہے بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے، پھر عمرؓ نے فرمایا: تم نے اس سے رشوت یا کوئی اور چیز لی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہ میں نے اس سے نہ رشوت لی ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز تو عمرؓ نے فرمایا: جو تم نے گواہی دی ہے اس پر اپنے علاوہ کوئی اور آدمی بھی پیش کرو یا پھر تمہیں سزا ملے گی، میں وہاں سے نکلا تو مجھے زبیر بن عوام ملے تو انہوں نے بھی میرے ساتھ گواہی دی، عمرؓ نے اسے قتل نہ کیا، وہ بھی بعد میں مسلمان ہو گیا تو عمرؓ نے اس کی تعزواہ مقرر کر دی۔

اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، وَكُنَّا نَتَعَبِدُكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ وَنُغْضِبُكُمْ، فَلَمَّا كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ تَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا تَقُولُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، تَرَكْتُ بَعْدِي عَدُوًّا كَثِيرًا وَشَوْكَةً شَدِيدَةً، فَإِنْ قَتَلْتَهُ يَيْتَسِ الْقَوْمُ الْحَيَاةَ، وَيَكُنْ أَشَدَّ لَشَوْكَتِهِمْ. فَقَالَ عُمَرُ: أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَقْتُلَهُ قُلْتُ لَهُ: لَيْسَ إِلَيَّ قَتْلُهُ سَبِيلٌ، قَدْ قُلْتُ لَهُ: تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ، فَقَالَ عُمَرُ: ارْتَشَيْتَ وَأَصَبْتَ مِنْهُ. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا ارْتَشَيْتُ وَلَا أَصَبْتُ مِنْهُ، قَالَ: لِتَأْتِيَنِي عَلَى مَا شَهِدْتَ بِهِ بِغَيْرِكَ، أَوْ لَا بَدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، فَشَهِدَ مَعِيَ، وَأَمَسَكَ عُمَرُ، وَأَسْلَمَ وَفَرَضَ لَهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِي وَالْغُلُولِ. *

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

[8]..... غزوة خیبر کا بیان

[۱۷۴۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَاتَهَى إِلَيْهَا لَيْلًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغْزِ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ أَغَارَ عَلَيْهِمْ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ، وَرَكِبَ الْمُسْلِمُونَ، وَخَرَجَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ، وَمَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

عَنْ أَنَسٍ: وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدِمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارَى وَالْعُلُولِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو خیبر پہنچے اور رسول اللہ ﷺ جب رات کو کسی قوم کے پاس آتے (حملہ کے لیے) تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ اگر اذان سن لیتے تو حملہ نہ کرتے اور اگر وہ نماز نہ پڑھنے والے ہوتے تو صبح کے وقت ان پر حملہ کر دیتے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ بھی سوار ہوئے اور مسلمان بھی سوار ہو گئے۔ اور ہستی والے (اس حال میں) نکلے کہ ان کے پاس ان کی ٹوکریاں اور کدالیں تھیں۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو کہا، محمد (ﷺ) اور (ان کا) لشکر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اکبر، خیبر خراب ہوا، جب ہم کسی قوم کے پاس پہنچتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔ جنہیں (جہنم کے عذاب سے) ڈرایا گیا ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا کہ میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کو چھو رہا تھا۔

تفہیم:..... 1 جن کفار کو دعوت اسلام پہنچ چکی ہو انہیں میدان جنگ میں دوبارہ دعوت دینا ضروری نہیں ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۷۳۳، ۱۷۳۴۔

2 دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان پر حملہ آور ہونا درست ہے

3 جو کفار اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کریں ان کے خلاف اقدامی جہاد درست ہے

4 صبح کے وقت حملہ کرنا بہتر ہے۔

۵) اذان شعاہ اسلام میں سے ہے جس بستی میں ہوا اس پر شب خون مارنا جائز نہیں۔

۶) خمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے پانچ حصے ہوتے ہیں۔ ۱۔ مقدمہ۔ ۲۔ ساقہ۔ ۳۔ مینہ۔ ۴۔ پیسرہ۔

۵۔ قلب۔

۷) میدان جہاد میں نعرہ تکبیر بلند کرنا مسنون ہے۔

۸) خیبر کی بستی مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۷۵ کلومیٹر کے فاصلے پر شمال میں واقع ہے۔

۹) غزوہ خیبر یہودیوں کے خلاف محرم الحرام ۷ ہجری میں ہوا۔

۱۰) ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا اسی غزوہ میں قید ہوئیں بعد میں ان کے اسلام قبول کرنے پر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا۔

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَبَنِي النَّضِيرِ

[9]..... غزوہ بنی مصطلق اور بنی نضیر کا بیان

[۱۷۴۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ، أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ فِي نَعْمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ، فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الدَّرِيَّةَ. *

عبد اللہ بن عون سے روایت ہے کہ نافع رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا اور اسے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو المصطلق پر حملہ کیا تو وہ بالکل غافل اپنے جانوروں کے ساتھ مرسیع کے مقام پر تھے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں، بچوں کو قیدی بنا لیا۔

.....: ۱) عبد اللہ بن عون نے سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے میدان جنگ میں قتال سے قبل کفار کو دعوت دینے سے متعلق دریافت کیا تو نافع رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث لکھ کر بھیجی۔ (دیکھئے صحیح مسلم، رقم: ۱۷۳۰)

۲) دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان پر حملہ کر دینا بہترین جنگی تدبیر ہے۔

۳) مرسیع ایک کنویں کا نام ہے جہاں حملے کے وقت بنو مصطلق اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے۔

۴) غزوہ بنی مصطلق کا دوسرا نام غزوہ مرسیع بھی ہے اور یہ غزوہ ۵ یا ۶ ہجری کو شعبان کے مہینے میں ہوا۔

۵) واقعہ کلب اسی غزوہ سے واپسی پر پیش آیا تھا۔ (دیکھئے بخاری، رقم: ۴۱۳۱)

[۱۷۴۲]..... أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ.....

۱) أخرجه البخاري، العتق، باب من ملك من العرب رقيقاً فوهب..... الخ (۲۵۴۱)۔ ومسلم، الجهاد والسير،

باب جواز الاغارة على الكفار اللذين..... الخ (۱۷۳۰)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ. *
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو
 نضیر کے مالوں کو چلا دیا تھا۔

نوٹ:..... 1) مدینہ طیبہ کے اطراف میں یہودیوں کے تین قبیلے بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ آباد تھے، نبی ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد ان سے دفاعی معاہدہ کیا، لیکن یہ لوگ ہمیشہ درپردہ سازشیں کرتے رہے حتیٰ کہ ایک دفعہ بنو نضیر نے رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کی سازش بھی کی، اس عہد شکنی کی وجہ سے آپ نے ان پر لشکر کشی کی، یہ لوگ کچھ عرصہ اپنے قلعوں میں محصور رہے پھر انہوں نے جلا وطنی پر آمادگی ظاہر کی جسے رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمایا۔
 2) مسلمانوں نے دورانِ محاصرہ نبی ﷺ کے حکم سے بنو نضیر کے درختوں کو آگ لگائی جس سے معلوم ہوا جنگی ضرورت کے تحت دشمن کے درختوں کو آگ لگانا یا ان کے گھروں کو گرانا جائز ہے۔

3) بنو نضیر کی تباہی و بربادی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی تفصیل سے نقشہ بیان فرمایا ہے۔ دیکھئے سورۃ حشر: ۲۴۱۔
 4) بنو نضیر کے خلاف رسول اللہ ﷺ نے ربیع الاول ۴ ہجری میں لشکر کشی کی تھی۔

[۱۷۴۳]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ.....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ قَاتِلْ: لَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ... حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ. *
 ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے مالوں کو جلا دیا، تو کہنے والے نے کہا: بنو لؤی (یعنی قریش) کے سرداروں کے نزدیک بوریہ کے باغات میں چاروں طرف پھیلی ہوئی آگ ایک معمولی واقعہ ثابت ہوئی۔

نوٹ:..... 1) مذکورہ شعر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کا ہے۔ (دیکھئے صحیح بخاری، رقم: ۲۳۲۶)

2) بنو نضیر کے کھجوروں کے باغات جس جگہ پرواقع تھے اس کو ”بوریہ“ کہا جاتا تھا۔

[۱۷۴۴]..... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَقَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ. *
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوروں (کے باغات) کو کٹوا کر ان کو آگ لگا دی اور

* انظر الحديث الآتي برقم (۱۷۴۳)

* صحيح ثبت مؤصلاً: أخرجه البخاري، الحرت والمزارعة، باب قطع الشجر والنخل، رقم: ۲۳۲۶۔

ومسلم، الجهاد، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها (۱۷۴۶)۔

* انظر الحديث الذي قبله برقم (۱۷۴۳)

وہ (باغات) بویرہ جگہ میں تھے۔

[۱۷۴۵]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ.....

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے مالوں کو جلویا تو کہنے والے نے کہا: بنو لوی (یعنی قریش) کے سرداروں پر بویرہ کے باغات میں چاروں طرف سے پھیلی ہوئی آگ ایک معمولی واقعہ ثابت ہوئی۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ قَائِلٌ: وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ... حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ.*

[۱۷۴۶]..... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عُرْوَةَ.....

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں صبح کے وقت ”ابنسی“ کے علاقے پر حملہ کروں اور ان (کے ساز و سامان) کو جلا دوں۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُغِيرَ صَبَاحًا عَلَى أَهْلِ أُبْنَى وَأَحْرَقَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِيِّ وَالْعُلُولِ.*

بَابُ عَزْوَةِ يَوْمِ حُنَيْنٍ وَتَنْفِيلِ الْقَاتِلِ سَلْبِ الْمَقْتُولِ

[10]..... غزوه حنین اور قاتل (مجاہد) کو مقتول (کافر) کا چھینا ہوا مال بطور انعام دینے کا بیان

[۱۷۴۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ.....

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انصاری نے بیان فرمایا کہ ہم غزوه حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم دشمن سے ملے تو ابتداء میں مسلمان ڈمگانے لگے کہ میں نے مشرکوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مسلمان پر غالب ہو چکا تھا، میں جلدی سے اس کی طرف مڑا یہاں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: فَاسْتَدْرْتُ لَهُ حَتَّى آتَيْتُهُ مِنْ

* تقدم تخريجه برقم (۱۷۴۳)

* اسنادہ ضعیف: اخرجه ابو داود، الجهاد، باب في الحرق في بلاد العدو (۲۶۱۶)۔ وابن ماجه، الجهاد، باب التحريق بأرض العدو (۲۸۴۳)۔

تک کہ میں نے اس کے پیچھے سے آ کر اس کی گردن پر تلوار دے ماری، پھر وہ میری طرف مڑا اور مجھے اس قدر زور سے بھینچا کہ مجھے موت کا خدشہ محسوس ہوا، پھر اس کو موت نے آیا تب اس نے مجھے چھوڑا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بعد میں ملا تو میں نے ان سے پوچھا، اب لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا جو اللہ کا حکم تھا وہ ہوا۔ پھر لوگ (یعنی مسلمان) جنگ میں واپس آ گئے (یعنی سنبھل گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر گواہی ہو تو اس (مقتول کافر) کا سارا ساز و سامان اسے ملے گا۔“ (ابوقادہ کہتے ہیں) میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا، میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات دوبارہ کہی تو میں نے کھڑے ہو کر کہا، میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کسی نے گواہی نہ دی) تو میں پھر بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار یہی بات دہرائی تو میں تیسری بار کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابوقادہ کیا ہے؟“ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا تو قوم سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا، اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، اور آپ میرے حق میں انہیں راضی کر دیں۔ لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں اللہ کی قسم! ہم اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے لڑے اور ہم ان

وَرَأَيْهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ))، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّلَاثَةَ، فَقُمْتُ فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ عَنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَاهَا لِلَّهِ إِذَا لَا نَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ تَعَالَى يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى فَتُعْطِيكَ سَلْبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَأَعْطَانِيهِ، فَبَعَثَ الدَّرْعَ، فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَا تَأْتَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ مَالِكٌ: الْمَخْرَفُ النَّخْلُ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

* اخرجه البخاری، البيوع، باب بيع السلاح في الفتنة وغيرها (٢١٠٠)، (٣١٤٢)۔ ومسلم، الجهاد، باب

استحقاق القاتل سلب القاتل (١٧٥١)۔

کا مال تمہیں دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”ابوبکر نے سچ کہا“ پھر آپ ﷺ نے وہ سامان انہیں
 دے دیا۔ ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ نے وہ مجھے وہ
 سامان دیا تو میں نے زرہ بیچی اور بنو سلمہ میں ایک باغ
 خریدا، اور یہ وہ پہلا مال تھا جو اسلام لانے کے بعد میں
 نے حاصل کیا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مخرف کا
 مطلب ہے نخل (کھجور)۔

شواہد:..... غزوہ حنین میں ابتدائی طور پر دشمن غالب آیا اور مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا پھر
 مسلمان متحد ہو کر پوری قوت سے لڑے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے نواز دیا اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے
 اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبْتَكُمْ كَفَرْتُمْ كَمَا كَفَرْتُمْ فَلَمَّ تَغْنِ
 عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ
 سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَلِكَ
 جَزَاءُ الْكٰفِرِينَ ۝﴾ (التوبة: ٢٥-٢٦)

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کی لڑائی والے دن بھی جب تم اپنی
 کثرت پر نازاں ہوئے، لیکن اس (کثرت) نے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین تم پر فرانجی کے باوجود تنگ
 ہو گئی اور تم پیڑھ پھیر کر پیچھے مڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے نبی اور اور مومنوں پر تسکین اتاری،
 اور اپنے لشکر بھیجے جنہیں تم نہیں دیکھ رہے تھے اور کافروں کو سزا دی اور کافروں کا یہی بدلہ ہے۔“
 جو شخص کسی جنگ میں کافر کو قتل کرے تو اس کافر کا ذاتی سامان قاتل کو ملے گا۔
 معلوم ہوا اللہ سبحانہ بیچنا جائز ہے۔

غزوہ حنین فتح مکہ کے فوراً بعد ۸ ہجری کو شوال میں ہوا۔

بَابُ الْمُظَاهَرَةِ بَيْنَ دِرْعَيْنِ

[11]..... دوزر ہوں کو اوپر تلے پہننے کا بیان

[۱۷۴۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْفَةَ.....
 عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَبَ بْنَ يَزِيدَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي غَزْوَةِ

وَسَلَّمَ ظَاهِرَ يَوْمٍ أُحُدٍ بَيْنَ ذُرْعَيْنِ . أَخْرَجَهُ مِنْ أَحَدِ كَيْفِ دُونَ دُونَ هُنَّ وَأُورِ تَلِّ هُنَّ .
 كِتَابِ الْأَسَارِيِّ وَالْعُلُولِ . *

تفہیم: میدان جنگ میں اپنے بچاؤ کے لیے حفاظت تدابیر اختیار کرنا شروع ہے اور یہ توکل علی اللہ کے منافی نہیں۔

کفار کے خلاف لڑائی اور دشمن کے ہتھیاروں سے بچاؤ کے لیے نبی ﷺ نے اس وقت کے لحاظ سے اشیاء مثلاً تلوار، ڈھال، خود اور زرہ وغیرہ استعمال کیے اور اب سائنسی دور میں ٹینک، مشین گن، بکتر بند گاڑیاں وغیرہ کا استعمال شرعی تقاضا ہے۔

بَابُ قَسْمِ الْمَغْنَمِ [12]..... غنیمتوں کی تقسیم کا بیان

[۱۷۴۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ الْوَأَسِطِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ.....
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ *
 وَلِلْفَارِسِ بِسَهْمٍ .
 ابْن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مال غنیمت اللہ علیہ وسلم ضرب للفارس بسهمین سے) گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے مالک کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

تفہیم: دشمن سے میدان جنگ میں حاصل ہونے والے مال کو مال غنیمت کہتے ہیں۔

مجاہدین کو جو مال بطور غنیمت حاصل ہو اس کے چار حصے لشکر میں تقسیم ہوں گے جبکہ پانچواں حصہ حاکم وقت اپنی صوابدید پر مختلف مصارف میں خرچ کرے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَعْلَبُوا النَّاسَ غَنِيمَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ قَانَ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
 وَالْمَسْكِينِ وَالْبَنِي السَّبِيلِ﴾ (الانفال: ۴۱)

”اور تم جان لو! کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول کا اور قربت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔“

معلوم ہوا میدان جنگ میں سواروں کو مال غنیمت سے تین حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اپنا اور دو حصے اس کی سواری کے۔

* صحیح: اخرجہ ابن ماجہ، الجہاد، باب السلاح (۲۸۰۶)۔ والنسائی فی الکبریٰ (۸۵۸۳)۔

* اخرجہ البخاری، الجہاد والسير، باب سهام الفرس (۲۸۶۳)۔ ومسلم، الجہاد، باب كيفية قسمة الغنيمه بين الحاضرین (۱۷۶۲)۔

۱ میدانِ جہاد میں چلنے والے پیدل کی نسبت عموماً سوار کی کارکردگی زیادہ ہوتی ہے اس لیے سوار کو اس کی سواری کا بھی حصہ دیا گیا ہے۔

۲ مالِ غنیمت سے طاقتور، کمزور لڑنے والے اور نہ لڑنے والے سب شرکاء کو برابر حصہ ملے گا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ بدر کے شرکاء میں مالِ غنیمت کو برابر برابر تقسیم فرمایا۔

(سنن ابو داؤد، رقم: ۲۷۳۹)

[۱۷۵۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.....

یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ غنیمتوں میں چار حصے لیتے تھے۔ ایک حصہ ان کا، دو حصے ان کے گھوڑے کے، اور ایک حصہ رشتہ داری کا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی۔ اور اللہ خوب جانتے ہیں۔ قرابت کے حصے سے مراد ان کی ماں صفیہ کا حصہ ہے۔ سفیان کو اس میں شک ہوا ہے کہ آیا اس نے یہ بات ہشام عن یحییٰ سے سن کر یاد کی ہے۔ سفیان کو اس میں یہ شک نہیں ہوا کہ یہ ہشام کی یحییٰ کے واسطے سے حدیث ہے نہ انہیں نہ ان کے علاوہ کسی کو جس نے ہشام سے یاد کیا۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْمَغْنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ: سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِغَرِيْبِهِ وَسَهْمٍ فِي ذِي الْقُرْبَى. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي، وَاللَّهُ أَعْلَمُ، بِسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى سَهْمَ صَفِيَّةَ أُمِّهِ، وَقَدْ شَكَ سَفْيَانُ، أَحْفَظُهُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى سَمَاعًا، وَلَمْ يَشْكُ سَفْيَانُ أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى هُوَ وَلَا غَيْرُهُ مِمَّنْ حَفِظَهُ عَنْ هِشَامٍ. *

[۱۷۵۱]..... أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:.....

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابتی رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہمارے بنو ہاشم کے بھائی ہم ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ نے آپ کو انہیں میں رکھا ہے، لیکن آپ کا ہمارے بنو مطلب کے بھائیوں کے متعلق کیا خیال ہے کہ آپ نے انہیں قرابت کا حصہ دیا اور ہمیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ لِأَخْوَانِنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْنَا أَوْ مَنَعْتَنَا، وَإِنَّمَا

* اسنادہ ضعیف لإنقطاعه: أخرجه البيهقي: ۵۲ / ۹ - وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۳۴۴).

چھوڑ دیا یا ہمیں نہیں دیا۔ حالانکہ ہماری اور ان کی (آپ سے) رشتہ داری ایک (جیسی) ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔“ اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا۔

ایک سند میں زہری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور دوسرے نسخہ میں عن زہری عن ابن مسیب عن جبیر بن مطعم سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

ایک اور سند سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات مطرف بن مازن سے کہی کہ یونس، اور ابن سحاق دونوں نے ابن شہاب کی حدیث کو ابن مسیب سے روایت کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں معمر نے حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کیا اور شاید ابن شہاب نے اس کو ان دونوں سے ایک وقت میں روایت کیا ہو۔

قَرَأْتَنَا وَقَرَأْتَهُمْ وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا)). وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. *

[۱۷۵۲]..... أَخْبَرَنَا، أَحْسَبُهُ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. قَالَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرِ الْحَجِيرِيُّ: وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. *

[۱۷۵۳]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنَ: أَنَّ يُونُسَ وَابْنَ إِسْحَاقَ رَوِيَا حَدِيثَ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كَمَا وَصَفْتُ، فَلَعَلَّ ابْنَ شِهَابٍ رَوَاهُ عَنْهُمَا مَعًا. *

* صحیح من غیر هذا الطريق: أخرجه البخاری، فرض الخمس، باب ومن الدليل على أن الخمس (۳۱۴۰)، (۳۵۰۲).

* أخرجه البخاری، المغازی، باب غزوة خيبر (۴۲۲۹).

* صحیح: أخرجه ابوداود، الخراج والفي والامارة، باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى (۲۹۸۰). والنسائي، كتاب قسم الفي (۴۱۴۲).

- شواہد:** 1 مالِ غنیمت کے پانچ حصوں میں سے پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔ اس کو عام فلاحی کاموں میں خرچ کرنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں پر بھی خرچ کیا جائے جن پر صدقات حرام ہیں۔
- 2 بنو ہاشم اور بنو مطلب ہی نبی ﷺ کے قرابت دار ہیں اور انہیں ہی خمس سے حصہ دیا جائے گا۔
- 3 نبی ﷺ نے بنو نوفل اور بنو عبد شمس کو خمس سے حصہ نہیں دیا۔
- 4 سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما کا تعلق بنو نوفل جبکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کا تعلق بنو عبد شمس سے تھا۔
- 5 مذکورہ حدیث قریش کی فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

[۱۷۵۴]..... أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. *
 علی بن حسین سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ اور یہ الفاظ زیادہ کیے کہ ”اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تفریق ڈالی۔“

[۱۷۵۵]..... أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ مِنْهُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا بَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. *
 جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشتہ داری کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا اور اس میں سے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کے کسی آدمی کو کچھ بھی نہیں دیا۔

[۱۷۵۶]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَطَرِ النَّوْرَاقِ وَرَجُلٍ لَمْ يَسْمِهِ، كِلَاهُمَا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبِي وَأُمِّي مَا فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرُ
 عبد الرحمن بن ابی لیلی نے بیان کیا کہ میں علی رضی اللہ عنہ سے اجار الزیت (یہ مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) کے پاس ملا تو میں نے ان سے پوچھا، میرے ماں باپ آپ پر

* صحیح بدون الزیادہ، وھذہ الزیادہ ضعیفہ لأن السند الذی جاء بها معضل: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۹۹۶).

* حدیث صحیح: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۳۹۹۵). وانظر الحديث الذي قبله (۱۷۵۱)، (۱۷۵۲)، (۱۷۵۳).

قربان، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تم اہل بیت کے خمس کے حق کا کیا کیا؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابو بکر۔ اللہ ان پر رحم کرے۔ ان کے عہد میں خمس نہیں تھے اور جو کچھ (پہلے) تھا اس سے انہوں نے ہمیں پورا پورا دیا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمیں ہمیشہ دیتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس شام اور اہواز کا مال آیا یا فرمایا: اہواز یا فرمایا فارس۔ میں یعنی شافعی رضی اللہ عنہ شک کرنے والا ہوں۔ حدیث مطریا کسی اور حدیث میں کہا۔ پھر (عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا، اب مسلمانوں میں مفلسی ہے اگر تم چاہو تو تم اپنا حق چھوڑ دو اور ہم اسے مسلمانوں کی محتاجی دور کرنے میں صرف کر دیں یہاں تک ہمارے پاس پھر مال آئے اور ہم اس سے تمہارا حق پورا کر دیں۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ انہیں ہمارے حق سے کھلاتے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا اے ابو الفضل کیا ہم اس کے زیادہ حق دار نہیں کہ امیر المؤمنین کی بات مانیں اور مسلمانوں کی مفلسی دور کریں؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے قبل اس سے کہ ان کے پاس مال آتا اور وہ ہمیں ادائیگی کرتے۔ حکم اور ایک دوسرے راوی نے حدیث مطری میں فرمایا، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہارے لیے حق ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ جب یہ مال بہت زیادہ ہو جائے تو وہ سارے کا سارا تمہارے لیے ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اتنا دیتا ہوں جتنا میں تمہارا حق خیال کرتا ہوں۔ (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ ہمیں سارا دیا جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں دینے سے انکار کر دیا۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَقِّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْخُمْسِ؟ فَقَالَ: عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا أَبُو بَكْرٍ، رَحِمَهُ اللَّهُ، فَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ أَحْمَاسٌ، وَمَا كَانَ فَقَدْ أَوْفَانَاهُ. وَأَمَّا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعْطِينَاهُ حَتَّى جَاءَهُ مَالُ السُّوسِ وَالْأَهْوَازِ، أَوْ قَالَ: الْأَهْوَازِ، أَوْ قَالَ: فَارِسَ، أَنَا أَشْكُ، يَعْنِي الشَّافِعِيَّ، فَقَالَ: فِي حَدِيثِ مَطْرٍ أَوْ حَدِيثِ الْآخَرِ، فَقَالَ: فِي الْمُسْلِمِينَ خَلَّةٌ، فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ تَرَكْتُمْ حَقِّكُمْ فَجَعَلْنَاهُ فِي خَلَّةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَأْتِينَا مَالٌ فَتَوَقَّيْكُمْ حَقِّكُمْ مِنْهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِعَلِيِّ: أَتَطْمَعُ فِي حَقِّنَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ أَلَسْنَا أَحَقَّ مَنْ أَجَابَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَفَعَ خَلَّةَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَتَوَقَّيْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُ مَالٌ فَيَقْضِيَنَاهُ. وَقَالَ: الْحَكْمُ فِي حَدِيثِ مَطْرٍ وَالْآخَرِ: إِنْ عُمَرَ قَالَ: لَكُمْ حَقٌّ: وَلَا يَبْلُغُ عَلِيٌّ إِذْ كَثُرَ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ كُلُّهُ فَإِنْ شِئْتُمْ أَعْطَيْتُكُمْ مِنْهُ بِقَدَرِ مَا أَرَى لَكُمْ، فَأَبِينَا عَلَيْهِ إِلَّا كُلُّهُ فَأَبَى أَنْ يُعْطِينَا. *

* اسنادہ ضعیف جداً، لضعف شيخ الشافعي ومطربن طهمان: اخرجہ البيهقي: ٦/ ٣٤٤. وفي المعرفة السنن

والآثار له (٣٩٩٩).

[۱۷۵۷]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....
 عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَا أَحَدٌ إِلَّا مالک بن اوس سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہر
 وَ لَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أُعْطِيَهُ أَوْ مَنَعَهُ إِلَّا مَا ایک کا اس مال میں حق ہے وہ اسے دیا گیا ہے یا اس
 مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. * سے روک لیا گیا ہے سوائے تمہارے غلاموں کے۔

[۱۷۵۸]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ.....
 عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: مالک بن اوس سے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی طرح ہے
 لَكِنَّ عِشْتَ لَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِي بِسَيْرٍ وَجَمِيرٍ حَقُّهُ. اور (مزید) فرمایا، اگر میں زندہ رہا تو لیسر اور حمیر کے
 أَخْرَجَ الْعَشْرَةَ الْأَحَادِيثَ، وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ جِوَادِ بْنِ كَاسٍ يَحْتَقِ اس کا حق آئے گا۔
 كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. *

بَابُ مِنْهُ فِي تَنْفِيلِ السَّرِيَّةِ

[13]..... لشکر میں (لوگوں کو) انعام دینے کا بیان

[۱۷۵۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ.....
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ نَجْدٍ، فَخَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً تَحْتَهُ. تو انہیں غنیمت میں بہت زیادہ اونٹ ملے۔ تو ہر
 فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، ثُمَّ نَقَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ
 قِسْمَةِ الْفَيْءِ. *

..... مالِ غنیمت کی تقسیم برابر برابر ہوگی۔

امیر و حاکم کسی خاص کاروانی میں علیحدہ طور پر حصہ لینے والوں کو اضافی انعام دے سکتا ہے۔

* صحیح: اخرجہ ابو داود، الخراج والفقہ والإمارة، باب فيما يلزم الامام عن..... الخ (۲۹۵۰).

* اسنادہ ضعيف لضعف شيخ الشافعي: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار، رقم: ۴۰۱۰.

* اخرجہ البخاري، فرض الخمس، باب ومن الدليل على ان الخمس..... الخ (۳۱۳۴). ومسلم، الجهاد، باب الأنفال (۱۷۴۹).

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذَّرِيَّةِ

[14]..... لڑکوں اور لڑنے والوں کے درمیان فرق کرنے کا بیان

[۱۷۶۰]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غزوہ احد والے سال پیش کیا گیا اور میری عمر چودہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہیں فرمایا، پھر میں غزوہ خندق والے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان فرق (حد) ہے۔ اور لکھا کہ پندرہ سال والوں کو لڑنے والوں جیسا غنیمت کا حصہ مقرر کیا جائے اور جن کی عمر پندرہ سال نہیں ہوئی انہیں لڑکوں میں شمار کیا جائے۔

حکایت:..... اس حدیث سے متعدد علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ پندرہ سال کی عمر بلوغت کی عمر ہے اور اس عمر کے بچے شرعی امور کے مکلف ہوں گے ان پر حد نافذ ہوگی، ان کی شہادت قبول کی جائے گی، انہیں جہاد میں قتال کا موقع دیا جائے گا۔

① امام احمد اور اسحاق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلوغت کی تین منازل ہیں۔ (i) عمر کا پندرہ سال ہو جانا۔ (ii) یا احتلام کا آنا (iii) اگر عمر معلوم نہ ہو اور نہ ہی احتلام آئے تو پھر زیر ناف بالوں کا آ جانا بلوغت کی علامت ہے۔

(سنن ترمذی، تحت الحدیث: ۱۳۶۱)

② چھوٹے بچے جو ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے انہیں میدان جنگ میں لے جانا درست نہیں ہے۔

③ غزوہ احد شوال ۳ ہجری اور غزوہ خندق ۴ یا ۵ ہجری میں ہوا۔

✽ أخرجه البخاری، الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم (۲۶۶۴)، (۴۰۹۷)۔ ومسلم، الامارة، باب بیان سن البلوغ (۱۸۶۸)۔

بَابُ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

[15]..... بنونضیر کے جن مالوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر لڑے دے دیا

[۱۷۶۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ:.....

مالک بن انس بن حدثان بیان فرماتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ عباس اور علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مالوں میں (جو اللہ نے آپ کو بطور فی دینے تھے) آپس کا جھگڑا لے کر آئے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بنونضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر لڑائی کے دیا تھا، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔ اور یہ اموال خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے، مسلمانوں کے علاوہ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا کوئی حصہ نہ تھا) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اپنے گھر والوں کا سالانہ خرچ دیتے اور جو باقی بچتا اسے گھوڑوں اور سامان جنگ میں اللہ کے راستے میں جہاد کی تیاری کے لیے خرچ کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت کر دیئے گئے، پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں اسی طرح ولی بن کر تصرف کیا، جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر میں نے بھی اس میں اسی طرح ولی بن کر کیا ہے جس طرح کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے کیا، پھر تم دونوں (علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے مخاطب ہو کر کہا) نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ولی (وارث) بنا دوں، تو میں نے تم دونوں کو اس شرط پر ولی بنا دیا کہ تم دونوں بھی اس میں وہی (تصرف) کرو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے کیے۔ پھر میں

أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَالْعَبَّاسَ، وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِي أَمْوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا دُونَ الْمُسْلِمِينَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَوِيَّةً، فَمَا فَضَلَ جَعَلَهُ فِي الْكِرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، ثُمَّ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَلِيَهَا بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَأَلْتُمَانِي أَنْ أُولِيَكُمَاهَا فَوَلَيْتُكُمَاهَا عَلَى أَنْ تَعْمَلَا فِيهِ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ وَلَيْتَهَا فَجِئْتُمَانِي تَخْتَصِمَانِ أَتْرِيدَانِ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا نِصْفًا؟ أَتْرِيدَانِ مِنِّي

نے تمہیں اس (مالِ فی) کا ولی بنا دیا۔ اب تم دونوں جھگڑالے کر آئے ہو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم میں سے ہر ایک کو آدھا آدھا حصہ دے دوں۔ کیا تم دونوں اب مجھ سے پہلے فیصلے کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہو؟ نہیں اس ذات کی قسم! جس کے حکم سے آسمانوں، وزمین قائم ہیں، میں تم میں اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس سے عاجز آ گئے ہو تو پھر وہ جائیداد میرے سپرد کرو، اور میں اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھ سے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے یہ حدیث زہری رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں سنی اور شاید مجھے عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے بتایا (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا) میں نے پوچھا جس طرح آپ نے واقعہ بیان کیا (اسی طرح ہی)؟ تو فرمایا، ہاں۔

قَضَاءَ غَيْرِ مَا قَضَيْتُ بِهِ بَيْنَكُمْ أَوْلَا؟ فَلَا وَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَْا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ أَكْفِكُمَا هَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَقَالَ لِي سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَلَعَلَّ أَخْبَرَنِيهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. قُلْتُ: كَمَا قَضَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. *

نوٹ: وہ مال جو دشمن بغیر لڑے چھوڑ کر بھاگ جائے یا دشمن سے صلح کے ذریعے حاصل ہو "مال

فی" کہلاتا ہے۔

۱۲ مالِ فی کا حکم مالِ غنیمت سے مختلف ہے۔

۱۳ بنو نضیر کا علاقہ مدینہ طیبہ سے تھوڑے سے فاصلے پر تھا جس کے لیے مسلمانوں کو نہ تو سوار یوں کی ضرورت محسوس ہوئی، نہ ہی میدان میں اونٹ اور گھوڑے دوڑانے پڑے اور پھر لڑنے کی نوبت بھی نہیں آئی بلکہ صلح کے ذریعے یہ علاقہ فتح ہو گیا۔

۱۴ معلوم ہوا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مالِ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص تھا۔

۱۵ مالِ فی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اور اہل بیت کی سال بھر کی ضروریات کے مطابق لے کر باقی جہاد مجاہدین کی تیاری اور دیگر امور میں خرچ فرمادیتے۔

۱۶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طریقہ کے مطابق مالِ فی کا انتظام اور خرچ کرتے رہے جس

* اخبرجہ البخاری، الجہاد والسیر، باب المجن ومن یترس بترس صاحبه (۲۹۰۴)۔ ومسلم، الجہاد، باب حکم الفی (۱۷۵۷)۔

پر رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔

87) سیدنا علی اور عباس رضی اللہ عنہما چاہتے تھے کہ زیر انتظام جائیداد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے لیکن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

88) معلوم ہوا سال بھر کا خرچ وغیرہ جمع رکھنا خلاف توکل نہیں بلکہ مشروع و مسنون ہے۔

89) رسول اللہ ﷺ وفات پانچکے ہیں۔

90) اللہ رب العزت کے اسماء و صفات کی قسم کھانا درست ہے۔

بَابُ فِي الْعِدَّةِ

[16]..... وعدہ کے بیان میں

[۱۷۶۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ جَاءَ نِسِي مَالِ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)). فَتَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْتِهِ، فَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَعْطَانِي حِينَ جَاءَهُ. قَالَ الرَّبِيعُ: بِقِيَّةِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي غَيْرُ الشَّافِعِيِّ مِنْ قَوْلِهِ: ((لَوْ جَاءَ نِسِي...)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَقَاءِ. *

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا“ مال آنے سے پہلے ہی نبی ﷺ وفات پا گئے، پھر جب وہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اس سے دیا۔ ربیع نے کہا، حدیث کا باقی ماندہ حصہ (لو جاء نسی.....) سے لے کر مجھے شافعی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا ہے۔

11) امیر و حاکم کسی کو مال فی یا جزیہ وغیرہ میں سے کچھ دینے کا وعدہ کر سکتا ہے۔

12) جب آدمی کسی کو کوئی چیز بہہ کرے یا دینے کا وعدہ کرے اور دینے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے جائشین و

وارث پر اس وعدے کا پورا کرنا لازم و ضروری ہے۔

13) یہ حدیث نبی ﷺ کی سخاوت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

* أخرجه البخاری، الهبة و فضلها، باب اذا وهب هبة او وعد ثم مات قبل ان تصل اليه (۲۵۹۸)۔ و مسلم، الفضائل، باب فی سخائه ﷺ (۲۳۱۴)۔

۱۱ نبی ﷺ وفات پانچکے ہیں۔

۱۲ نبی ﷺ کے جانشین اور خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۳ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اہل بحرین سے جزیہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا، نبی ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کی تھی اور ان پر سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔

(صحیح بخاری، رقم: ۳۱۵۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۹۶۱)

بَابُ الْغَزْوِ بِالنِّسَاءِ وَحَدُوِهِنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ

[17]..... عورتوں کے جنگ میں شریک ہونے اور ان کے مال غنیمت سے حصے کا بیان

[۱۷۶۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے؟ اور کیا ان کے لیے (مال غنیمت سے) کوئی حصہ مقرر کرتے تھے؟ تو (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں) کہا، کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں ساتھ لاتے، وہ زخمیوں کو دوائی کھلاتیں، اور آپ انہیں کوئی علیحدہ حصہ نہیں دیتے تھے، البتہ انہیں کچھ غنیمت سے ضرور دیتے تھے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ: أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ فَيُدَاوِينَ الْجُرْحَى، وَلَمْ يَكُنْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَلَكِنْ يُحْدِثْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ. *

[۱۷۶۴]..... أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر کچھ باتیں پوچھیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حروریہ کو لکھنے والے ہیں اور اگر مجھے علم چھپانے کی سزا کا خوف نہ ہوتا تو میں اسے کبھی نہ لکھتا۔ نجدہ نے ان کی طرف لکھا تھا کہ حمد و ثنا کے بعد مجھے بتائیے کیا رسول اللہ ﷺ جنگ میں

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ: أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُورِيَّةَ، وَلَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ، فَكَتَبَتْ نَجْدَةُ إِلَيْهِ: أَمَا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے؟ اور کیا انہیں (مالِ غنیمت سے) حصہ دیتے تھے؟ اور کیا آپ ﷺ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور نفس کس کا ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے (جواب میں) لکھا، تو نے میرے طرف خط لکھا اور مجھ سے سوال پوچھتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں ساتھ لاتے تھے؟ اور آپ ﷺ انہیں ساتھ لاتے اور وہ مریضوں کو دوائی دیتیں اور انہیں غنیمت سے کچھ (بطور انعام) دیا جاتا، ہاں البتہ ان کے لیے علیحدہ حصہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (کافروں کے) بچوں کو قتل نہیں کیا لہذا تم بھی ان کو نہ مار، مگر یہ کہ تجھے بھی خضر (علیہ السلام) کی طرح کسی بچے کے متعلق وہ علم ہو جائے جو خضر (علیہ السلام) کو تھا جب انہوں نے بچے کو مارا جس سے تو مومن اور کافر میں تمیز کر سکے اور تو کافر کو قتل کر کے مومن کو چھوڑ دے۔ اور تو نے لکھا کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ مجھے عمر دینے والے کی قسم! بعض دفعہ آدمی کی ڈاڑھی نکل آتی ہے اور اسے نہ لینے کا شعور ہوتا ہے اور نہ ہی دینے کا، جب وہ اپنے فائدہ کی وہ اچھی باتیں کرنے لگے جو لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی ختم ہوگئی۔ اور تو نے لکھا، مجھ سے نفس کے متعلق پوچھتا ہے، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ نفس ہمارے لیے ہے لیکن ہماری قوم نے نہ مانا تو ہم نے اس پر صبر کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ؟ وَمَتَى يَنْقَضِي يَتَمُّ الْيَتِيمِ؟ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ قَيْدَاوِينَ الْمَرَضَى وَيُحَدِّثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ. وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْوِلْدَانَ فَلَا تَقْتُلُهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قُتِلَ فَتُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ، فَتَقْتُلِ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ وَكَتَبْتَ مَتَى يَنْقَضِي يَتَمُّ الْيَتِيمِ؟ وَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَشِيبُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ ضَعِيفُ الْإِعْطَاءِ، فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتَمُّ. وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ، وَإِنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا، فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِيِّ وَالْعُلُولِ. *

.....: ﴿١١﴾ حرور کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جہاں خارجی اکٹھے ہوئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان

کے خلاف تلوار اٹھائی اور ان کو قتل کیا۔

* أخرجه مسلم، الجهاد، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم..... الخ (١٨١٢).

﴿نخبہ حروری خوارج کا سردار تھا۔﴾

﴿۳﴾ ”خوارج“ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے ان کی سات شاخیں ہیں۔ ۱۔ اباضیہ۔ ۲۔ محمکیہ۔ ۳۔ جسیہ۔ ۴۔ ازرقہ۔ ۵۔ بخدات۔ ۶۔ صفریہ۔ ۷۔ اور بخادریہ، یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں مسلمانوں پر چسپاں کیا، اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔ (لغات الحدیث: ۵۷۲/۱)

﴿۴﴾ علم کو چھپانا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من سئل عن علم علمه ثم كتبه الحجم يوم القيامة بلجام من نار))

”جس سے علم کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا جو اسے معلوم تھا پھر اس نے چھپایا، اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔“

(سنن ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی کتمان العلم، رقم: ۲۶۴۹ وقال ”حسن“)

﴿۵﴾ بدعتی اور گمراہ لوگوں کے سوالات کے تحریری جواب دینا درست ہے۔

﴿۶﴾ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں۔

﴿۷﴾ عورتیں میدان جنگ میں شریک ہو سکتی ہیں۔

﴿۸﴾ معلوم ہوا عہد نبوی میں صحابیات رضی اللہ عنہن بطور خدمت کار غزوات میں شریک ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں باقاعدہ

مالِ غنیمت سے حصہ دینے کی بجائے انعام و اکرام سے نوازا جاتا تھا۔

﴿۹﴾ میدان جنگ میں عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا منع ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۷۳۳، ۱۷۳۶۔

﴿۱۰﴾ حضرت علیہ السلام کی نبوت سے متعلق اختلاف ہے تاہم اللہ رب العزت کے درج ذیل فرمان سے ان کا صاحب

فضیلت ہونا واضح ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِمَّنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾

(الکہف: ۶۵)

”پھر ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی

اور اپنی طرف سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔“

﴿۱۱﴾ جب بچے سن رشد، شعور کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کی تیمی ختم ہو جاتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ﴾ (الانعام: ۱۵۲)

”اور یتیموں کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر مستحسن انداز سے۔ یہاں تک کہ وہ سن رشد کو پہنچ جائیں۔“

12) جس سے متعلق دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۷۵۱۔

13) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جوابی خط یزید بن ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا تھا۔ (دیکھئے صحیح مسلم، رقم: ۱۸۱۲)

بَابُ قَسْمِ السَّوَادِ

[18]..... سامان کی تقسیم کا بیان

[۱۷۶۵]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ.....

جریر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بجیلہ قبیلہ کے لوگ لوگوں کا چوتھائی حصہ تھے لہذا ان کے لیے سامان کا بھی چوتھا حصہ تقسیم کیا، تین یا چار سال تک (راوی کہتا ہے) میں نے اس میں شک کیا ہے۔ وہ اسی طرح رہے (یعنی ان کی تعداد زیادہ ہی رہی) پھر میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے پاس آیا اور میرے ساتھ ان میں سے ایک عورت فلانہ بنت فلان تھی۔ (راوی کہتا ہے) انہوں نے اس کا نام لیا لیکن مجھے اب اس کا نام یاد نہیں۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا کہ جس سے پوچھ گچھ ہوگی تو میں تمہیں اسی مال پر چھوڑ دیتا جو تمہارے لیے تقسیم کر دیا گیا ہے۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ تم (مال کو) لوگوں پر لوٹا دو۔

عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كَانَتْ بَجِيلَةُ رُبْعَ النَّاسِ، فَقَسَمَ لَهَا رُبْعَ السَّوَادِ. فَاسْتَغْلُوا ثَلَاثَ أَوْ أَرْبَعِ سِنِينَ، أَنَا شَكَّكْتُ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَعِيَ فُلَانَةٌ بِنْتُ فُلَانٍ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ قَدْ أَسَمَاهَا، لَا يَحْضُرُنِي ذَكَرُ اسْمِهَا. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا آتَى قَائِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ، وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تَرُدُّوا عَلَى النَّاسِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَى سِيرِ الْوَأْقِدِيِّ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ *.



* صحیح: اخبرجه البيهقي: ۱۳۵ / ۹۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۴۸۸)۔ وابن أبي شيبة (۳۲۹۷۳)، (۳۳۷۴۳)۔

31

كِتَابُ الْأَسْرِ وَالْفِدَاءِ وَضَرْبِ الْجُرْيَةِ

وَأَخْذِهَا

قید، فدیہ، جزیہ لگانے اور لینے کے مسائل

بَابُ الْأَسْرِ وَالْفِدَاءِ

[1]..... قید اور فدیہ لے کر (قیدی) چھوڑنے کا بیان

[۱۷۶۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ تَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرْتَهُمَا تَقِيفٌ.*

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنو عقیل میں سے ایک آدمی کو قیدی بنا لیا، جبکہ تقیف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان دو آدمیوں کے بدلے میں دیا جن کو تقیف والوں نے قید کیا تھا۔

[۱۷۶۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ تَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرْتَهُمَا تَقِيفٌ.*

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنو عقیل کے ایک آدمی کو قیدی بنا

* انظر الحديث الآتي برقم (۱۷۶۷)

لیا، تو انہوں نے اس کو رسیوں سے باندھ کر حرہ (مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) میں پھینک دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور ہم آپ کے ساتھ تھے یا فرمایا اس کے پاس رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور اس کے نیچے ایک کبل تھا۔ اس نے آپ ﷺ کو یا محمد! یا محمد! (ﷺ) کہہ کر آواز دی۔ تو نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: ”کیا کہتا ہے؟“ تو اس نے کہا، مجھے کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور حاجیوں کے سردار (عضباء) کو کس قصور میں پکڑا ہے؟ فرمایا: ”تمہارے حلیف ثقیف کے اقدامات کی وجہ سے گرفتار ہوئی۔ اور ثقیف نے نبی ﷺ کے دو صحابہ ﷺ کو گرفتار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے چھوڑا اور چلے گئے۔ تو اس نے دوبارہ پکارا۔ یا محمد! یا محمد! (ﷺ) رسول اللہ ﷺ نے اس پر شفقت کی اور اس کی طرف لوٹے اور پوچھا: ”کیا کہتا ہے؟“ اس نے کہا، میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو یہ بات اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا (یعنی گرفتار نہ تھا) تو تو بالکل نجات پاتا، فرمایا، پھر نبی ﷺ نے اسے چھوڑا اور چلے گئے، اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! (ﷺ) آپ ﷺ پھر اس کی طرف لوٹے تو اس نے کہا، میں بھوکا ہوں مجھے کھلائیے، فرمایا میرا خیال ہے اس نے (یہ بھی) کہا، اور میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تیری ضرورت ہے۔“ پھر اسے رسول اللہ ﷺ نے ان دو آدمیوں کے بدلے چھوڑ دیا جن کو ثقیف والوں نے

بَنِي عُقَيْلٍ، فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ أَوْ قَالَ: أَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ، وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) فَقَالَ: فِيمَ أُخِذْتُ وَفِيمَ أُخِذْتُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ: أُخِذْتُ بِجَرِيرَةِ حُلْفَائِكُمْ ثَقِيفٍ. وَكَأَنْتَ ثَقِيفٌ أَسْرَتَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَرَجَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، قَالَ: لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ. قَالَ: فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَإِنِّي عَطْشَانٌ فَاسْقِنِي. قَالَ: ((هَذِهِ حَاجَتُكَ)). فَقَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسْرَتَهُمَا ثَقِيفٌ وَأَخَذَ نَاقَتَهُ تِلْكَ. *

* اخرجہ مسلم، التذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد (۱۶۴۱)۔

قیدی بنایا تھا، اور اپنی اونٹنی بھی لے لی۔

..... ❶ دشمن قوم کے افراد کو قیدی بنانا درست ہے۔

❷ قیدیوں کو مضبوطی سے باندھنا جائز ہے قرآن بھی اس بات پر شاہد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا لَقِيتُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَخْنَتُهُمْ فَشُدُّوا الْوَتَانَ﴾

(محمد: ۴)

جب کافروں سے تمہارا ٹکراؤ ہو تو گردنوں پر وار کرو، جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب اچھی طرح مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو۔“

❸ گدھے پر سواری مسنون ہے۔

❹ آپس میں حلیف قبائل کے بعض افراد کے جرم میں دیگر افراد کو پکڑنا یا سزا دینا درست ہے۔

❺ نبی ﷺ انتہائی مشفق و مہربان تھے اور آپ کی رحمت کا دریا اپنوں اور غیروں سبھی کے لیے یکساں بہتا تھا۔

❻ اگر کوئی کافر قید میں مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست نہیں تاہم قیدی رکھنا جائز ہے۔

❼ کسی مسلمان کو کفار کے جرم میں قید کرنا درست نہیں۔

❽ قیدیوں کی ضروریات کو پورا کرنا لازم ہے۔

❾ قیدیوں سے نذیہ لے کر انہیں چھوڑ دینا درست ہے اور یہ نذیہ ایک قیدی کے بدلے دو کی رہائی، روپے پیسے

وغیرہ کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔

❿ نبی ﷺ نے جنگ بدر کے قیدیوں سے نذیہ لے کر انہیں معاف فرما دیا تھا۔ (دیکھئے صحیح مسلم، رقم: ۱۷۶۳)

⓫ نذیہ کا ذکر قرآن میں بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا مَنَّا بَعْدُ وَإِنَّا فِدَاءٌ حَتَّىٰ تَضَعَ الْعُرُوبُ أَوْذَانَهَا﴾ (محمد: ۴)

”پھر (قیدیوں کو) احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو یا نذیہ لے کر یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔“

⓬ مذکورہ بالا حدیث کا اول حصہ اور مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۰۴۷۔

[۱۷۶۸]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى رَجُلًا بِرَجُلَيْنِ. أَخْرَجَ

الْأَوَّلُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي

مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِ وَالْغُلُولِ، وَالثَّالِثُ مِنْ

کتابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ . *

بَابُ ضَرْبِ الْجَزِيَةِ

[2]..... جزیہ لگانے کا بیان

[۱۷۶۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ.....

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن ذمیوں کی طرف لکھا کہ تم میں سے ہر انسان پر ہر سال ایک دینار ہے یا اس کی قیمت سے معاف (کپڑے) دینا ہیں۔ *
 أَمَّا الْإِنْسَانُ فَدَيْنَارٌ أَوْ قِيمَتُهُ مِنَ الْمَعَافِرِ، يَعْنِي: أَهْلَ الدِّمَةِ مِنْهُمْ.

توضیح:..... اسلامی حکومت غیر مسلم رعایا سے ان کی جانی و مالی حفاظت کے عوض جو ٹیکس وصول کرتی ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ (التوبة: ۹)

”ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام گردانتے ہیں اور نہ دین حق کے تابع ہوتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہوتے ہوئے جزیہ ادا کریں۔“

۱ بطور جزیہ نقدی روپے پیسے کے علاوہ حسب سہولت اس کا عوض بھی لیا جاسکتا ہے۔

۲ اسلامی مملکت کی فلاح و بہبود کے لیے مسلمان زکوٰۃ ادا کرتے ہیں جبکہ کفار سے ٹیکس یعنی جزیہ لیا جاتا ہے۔

[۱۷۷۰]..... أَخْبَرَنِي مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، وَهَيْشَامُ بْنُ يُونُسَ، يَأْتَانِي لَا أَحْفَظُهُ غَيْرَ أَنَّهُ

مجھے مطرف بن مازن اور ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے مسند بیان کی لیکن میں یاد نہیں رکھ سکا البتہ وہ

* انظر الحديث السابق برقم (۱۷۶۷)

صحیح من غیر هذا الطريق: أخرجه أبو داود، الخراج والفقہ والامارة، باب في اخذ الجزية (۳۰۳۸)، (۱۵۷۶)۔ والپتر مذی، الزكاة، باب ماجاء في زكاة البقر (۶۲۳)۔ وقال ”حسن صحيح“ وصححه ابن الجارود (۳۴۳)۔ والحاكم: ۱ / ۳۹۸۔ وابن حبان.

سند حسن ہے کہ نبی ﷺ نے یمن کے ذمیوں پر ہر سال ایک دینار (جزیہ کی ادائیگی) فرض کی۔ میں نے مطرف بن مازن سے پوچھا، یہ بات کبھی جاتی ہے، کہ اسی طرح عورتوں پر بھی (جزیہ فرض ہے) تو مطرف نے کہا کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے (جزیہ) لیا۔ ان کے ہاں یہ بات ثابت شدہ نہیں ہے۔

حَسَنٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ مِنَ الْيَمَنِ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ، فَقُلْتُ لِمَطْرِفِ بْنِ مَازِنٍ: فَإِنَّهُ يُقَالُ: وَعَلَى النِّسَاءِ أَيْضًا، فَقَالَ: لَيْسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنَ النِّسَاءِ ثَابِتًا عِنْدَهُ. *

[۱۷۷۱]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ.....

ابو حویرث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ میں مہذب عیسائیوں پر ایک دینار سالانہ (جزیہ) لگایا۔ اور نبی ﷺ نے ایلہ کے عیسائیوں پر سالانہ تین سو دینار (جزیہ) لگایا اور (انہیں حکم دیا) کہ جو مسلمان ان کے پاس سے گزرے اس کی تین دن تک ضیافت کریں اور کسی مسلمان سے دھوکا نہ کریں۔

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ، يُقَالُ لَهُ: مَوْهَبٌ، دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ. وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِيٍّ أَيْلَةَ ثَلَاثِ مِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ، وَأَنَّ يُضَيَّفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا وَلَا يَغْشُوا مُسْلِمًا. *

[۱۷۷۲]..... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ:.....

اسحاق بن عبد اللہ نے بیان فرمایا کہ وہ (ایلہ کے عیسائی) اس وقت تین سو (کی تعداد میں) تھے اس لیے نبی ﷺ نے ان پر سالانہ تین سو دینار مقرر کیا۔

أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ، فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَزِيَةِ. *

بَابُ أَخْذِ الْجَزِيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

[3]..... مجوسیوں سے جزیہ لینے کا بیان

[۱۷۷۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

* اسنادہ ضعیف، لایہام الاسناد الذی لم یحفظہ الشافعی اخرجہ البیہقی: ۹/ ۱۹۳۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۵۲۲)۔

* اسنادہ ضعیف جدًا، ومنقطع: اخرجہ البیہقی: ۹/ ۱۹۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۵۲۵)۔ وعبدالرزق (۱۰۰۹۲)۔

* اسنادہ ضعیف جدًا، ومنقطع: اخرجہ البیہقی: ۹/ ۱۹۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۵۲۶)۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ)). *

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوس کا ذکر کیا تو فرمایا: میں نہیں جانتا کہ ان کے معاملہ میں کیا کرو۔ تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”ان سے وہ طریقہ برتو جو تم اہل کتاب سے برتتے ہو۔“

[۱۷۷۴]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنَ الْمَجُوسِ هَجَرَ. *

بجالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

.....: ① معلوم ہوا مجوسیوں (آتش پرستوں) سے بھی جزیہ وصول کیا جائے گا۔

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

”ان اهل فارس لمآمات نبیہم کتب لہم ابلیس الممجوسیة۔“

”جب اہل فارس کا نبی فوت ہو گیا تو ابلیس نے انہیں مجوسیت (آتش پرستی) پر لگا دیا۔“

(سنن ابو داود، کتاب الخراج والفتی والامارة، باب فی اخذ الجزیة من الممجوس، رقم: ۳۰۴۲)

معلوم ہوا آتش پرست دراصل ایک نبی کے امتی تھے جنہیں شیطان نے گمراہ کیا اور آگ کی پوجا پر لگا دیا۔

③ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے امور خلافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے تابع تھے۔

④ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۷۳۲۔

[۱۷۷۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ.....

* اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان محمد بن علی لم یدرك عمر بن الخطاب ولكن یغنی عنه الحدیث الآتی برقم

(۱۷۷۴)۔ اخرجہ البیہقی: ۹/ ۱۸۹، ۱۹۰۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۵۱۲)۔ وعبدالرزاق (۱۰۰۲۵)۔

وابن ابی شیبہ (۳۲۶۴۰)، (۳۲۶۴۱)۔

* اخرجہ البخاری، الجزیة وأموادعة، باب الجزیة وأموادعة مع اهل الذمة والحرب (۳۱۵۶)، (۳۱۵۷)۔

نصر بن عاصم نے بیان کیا کہ فروہ بن نوفل اشجعی نے کہا، مجوسیوں سے جزیہ کیوں لیا جاتا ہے، وہ اہل کتاب نہیں ہیں (یہ سن کر) اس کی طرف مستور دکھڑے ہوئے اور انہیں گلے سے پکڑ کر کہا، اے اللہ کے دشمن! تو ابوبکر، عمر اور امیر المؤمنین یعنی علی رضی اللہ عنہما پر طعن کرتا ہے۔ جبکہ انہوں نے ان (مجوسیوں) سے جزیہ لیا ہے۔ پھر اسے قصر (خلافت) کی طرف لے گئے کہ علی رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے اور فرمایا، تم دونوں نرمی برتو، تو وہ دونوں محل کے سایے میں بیٹھ گئے، پھر علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجوسیوں کے بارے میں جاننے والا ہوں۔ ان (مجوسیوں) کے پاس علم تھا جسے وہ جانتے تھے، اور ایک کتاب تھی جسے وہ پڑھتے تھے، (ہوایوں کہ) ان کا بادشاہ نشہ میں چلا گیا تو اس نے اپنی بیٹی یا اپنی بہن سے زنا کر لیا، اس بات کا پتا اس کی بادشاہت کے کچھ (سرکردہ) افراد کو لگا، تو جب انہوں نے آواز لگائی اور لوگ اس پر حد نافذ کرنے کے لیے آئے تو اس نے ان کو روکا اور اپنی مملکت کے سرکردہ افراد کو بلا کر کہا، تم آدم علیہ السلام کے دین سے (کوئی) بہتر دین جانتے ہو، آدم علیہ السلام تو اپنے بیٹوں کا اپنی بیٹیوں سے نکاح کر دیتے تھے، اور میں (تو) آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں اور تم ان کے دین سے کیوں دور ہو۔ پھر ان لوگوں نے اس کی اتباع کی اور اپنے مخالفین کے ساتھ قتال کیا یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا۔ پھر ان کی حالت یہ ہو گئی کہ ان کی کتاب پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ پھر وہ ان سے اٹھادی گئی، اور

عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ فَرَوَةُ بْنُ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ: عَلَامٌ تُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوسِ، وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ، فَقَامَ إِلَيْهِ الْمُسْتَوْرِدُ، فَأَخَذَ بِلَبَّتِيهِ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ، تَطْعَنَ عَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْني: عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوا مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى الْقَصْرِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اتَّشِدَّا، فَجَلَسَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِالْمَجُوسِ، كَانَ لَهُمْ عِلْمٌ يَعْلَمُونَهُ، وَكِتَابٌ يَدْرُسُونَهُ، وَإِنَّ مَلِكَهُمْ سَكِرَ، فَوَقَعَ عَلَى ابْتِيهِ أَوْ أُخْتِيهِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ، فَلَمَّا صَحَا جَاءَ وَاقِيمُونَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَاْمْتَنَعَ مِنْهُمْ فَدَعَا أَهْلَ مَمْلَكَتِهِ، فَقَالَ: تَعْلَمُونَ دِينًا خَيْرًا مِنْ دِينِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَدْ كَانَ آدَمُ يُنْكِحُ بَنِيهِ مِنْ بَنَاتِهِ فَأَنَا عَلَى دِينِ آدَمَ، مَا يَرْعُبُ بِكُمْ عَنْ دِينِهِ، فَتَابِعُوهُ وَقَاتِلُوا الَّذِينَ خَالَفُوهُمْ، حَتَّى قَتَلُوهُمْ فَأَصْبَحُوا وَقَدْ أُسْرِيَ عَلَيَّ كِتَابِهِمْ، فَرُفِعَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ وَذَهَبَ الْعِلْمُ الَّذِي فِي صُدُورِهِمْ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، وَقَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْجِزْيَةَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ، وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ مِنَ الْجُزْءِ

الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ * ان کے سینوں سے علم ختم ہو گیا، اور وہ اہل کتاب (میں سے) ہیں۔ اور (ان سے) رسول اللہ ﷺ، عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ لیا ہے۔

.....: مجوسی محرم عورتوں سے نکاح کرتے تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب مجوسیوں پر جزیہ نافذ کیا تو ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ جس کسی نے اپنی محرم سے نکاح کیا ہو ان میں تفریق کروادی جائے۔

(دیکھئے صحیح بخاری، رقم: ۳۱۵۶)



* اسنادہ ضعیف لضعف ابی سعد سعید بن المرزبان، وهو ایضاً مدلسٌ وقد عنعن: اخرجہ البیہقی: ۱۸۹ / ۹، ۱۸۸۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۵۱۵)۔ وعبدالرزاق (۱۰۰۲۹)۔ وایویعلی (۳۰۱)۔

32

كِتَابُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ

وَأَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

قریش کے فضائل، اور ان کے علاوہ دوسروں کے
فضائل اور مختلف ابواب کے مسائل

بَابُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ

[1]..... قریش کے فضائل کا بیان

[۱۷۷۶]..... حَدَّثَنِي الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ.....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدِمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقْدِمُواهَا وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تَعَالَمُوا أَوْ وَلَا تَعَلَّمُواهَا، يَشْكُ ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ. *

ابن شہاب سے روایت ہے، انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریش کو مقدم کرو اور تم ان سے مقدم نہ ہونا اور تم ان سے سیکھو اور ان سے علم کا مقابلہ نہ کرو یا انہیں تم نہ سکھاؤ۔" ابن ابی فدیک ان الفاظ میں شک کرتے ہیں۔

[۱۷۷۷]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ.....

عَنِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنَ شِهَابٍ ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَهَانَ

حکیم بن ابی حکیم سے روایت ہے کہ اس نے عمر بن عبد العزیز اور ابن شہاب سے سنا وہ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جن نے قریش کو رسوا کیا

* اسنادہ ضعیف لارسالہ: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۱۵۳۷).

قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). * اس کو اللہ تعالیٰ رسوا کریں گے۔“

[۱۷۷۸]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ.....

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرَ قُرَيْشٌ لِأَخْبَرْتَهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). *

حارث بن عبد الرحمن سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر قریش والے ناشکری نہ کرتے تو میں ان کو بتاتا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (نعمتیں) ہیں۔“

[۱۷۷۹]..... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقُرَيْشٍ: ((أَنْتُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِهَذَا الْأَمْرِ مَا كُنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ إِلَّا أَنْ تَعْدِلُوا عَنْهُ فَتَلْحَحُونَ كَمَا تَلْحَى هَذِهِ الْجَرِيدَةُ)) يُشِيرُ إِلَى جَرِيدَةٍ فِي يَدِهِ. *

عطاء بن علی یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لیے فرمایا: ”تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس امر (خلافت) کے حقدار ہو، جب تک تم حق کے ساتھ ہو، سوائے اس کے کہ تم اس سے اعراض کرو، تو تم اسی طرح علیحدہ کر دیے جاؤ گے جس طرح اس کھجور کی ٹہنی سے چھلکا۔“ آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود کھجور کی ٹہنی کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

[۱۷۸۰]..... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ

بْنِ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ مَنْ بَعَاهَا الْعَوَائِرَ أَكْبَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْخَرِيهِ)) يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. *

رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آواز دی: ”اے لوگو! قریش امانت (سرداری، امامت، خلافت) والے ہیں جس نے ان سے بغاوت کی اس نے غلط کیا، اللہ تعالیٰ اسے ناک کے بل (جہنم میں) گرا کر لیرہ گے۔“

* اسنادہ ضعیف لإرساله ولجهالة حكيم بن أبي حكيم: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۱/ ۸۸).

* اسنادہ ضعیف لاعضاله: أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۱/ ۸۸).

* اسنادہ ضعیف لإرساله ولضعف شريك بن عبدالله: أخرجه البيهقي: ۸/ ۱۴۴. وفي المعرفة السنن والآثار له

(۱/ ۸۸).

* أخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۱/ ۱۸۹) - واحمد: ۴/ ۳۴۰. والبخاري في الأدب المفرد (۷۵) -

وابن أبي شيبة (۳۲۲۷۳) - وصححه الحاكم: ۲/ ۳۲۸، ۴/ ۷۳.

آپ ﷺ یہ الفاظ تین مرتبہ فرما رہے تھے۔

قریش کو اللہ تعالیٰ نے بڑی فضیلت سے نوازا ہے ہمارے پیارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا تعلق بھی قریش سے ہے اور انہیں قریشیوں کی زبان میں اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ (دیکھئے بخاری، رقم: ۳۵۰۶)

۲) مذکورہ حدیث میں قریش کے وصف ایمانداری کو بیان کیا گیا ہے۔

۳) معلوم ہوا قریش سے بغض و عداوت اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

[۱۷۸۱]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ.....

محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی: أَنَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ: أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانَ وَقَعَ بِقُرَيْشٍ، فَكَأَنَّهُ نَالَ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْلَا يَا قَتَادَةُ، لَا تَشْتُمُ قُرَيْشًا، فَإِنَّكَ لَعَلَّكَ تَرَى مِنْهُمْ رَجُلًا أَوْ يَأْتِي مِنْهُمْ رَجُلًا تُحَقِّرُ عَمَلَكَ مَعَ أَعْمَالِهِمْ وَفَعَلْتَ مَعَ فَعَالِهِمْ وَتَغِيبُهُمْ إِذَا رَأَيْتَهُمْ، لَوْلَا أَنْ تَطْعَى قُرَيْشًا لَا أَخْبَرْتَهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

محمد بن ابراہیم بن حارث تمیمی سے روایت ہے کہ قتادہ بن نعمان نے ایک قریشی کو برا بھلا کہا (معلوم ہوتا تھا) گویا انہیں ان (قریش) سے کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے قتادہ ٹھہر جاؤ، صبر کرو، قریش کو برا بھلا نہ کہو، پس بے شک شاید کہ تو ان میں کچھ لوگوں کو دیکھے یا ان میں کچھ لوگ ہوں، تو آپ ان کے اعمال سے اپنے اعمال کو حقیر اور ان کے کاموں سے اپنے کاموں کو کم سمجھو اور جب کوئی تم میں سے انہیں دیکھے تو ان پر رشک کرے، اگر قریش سرکشی (ناشکری، غرور) نہ کرتے تو میں انہیں وہ بتاتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے (جنت میں نعمتیں) ہے۔

[۱۷۸۲]..... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ.....

ابن ابی ذئب سے روایت ہے۔ انہوں نے سند بیان کی میں اسے یاد نہیں کر سکا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے بارے میں کوئی اچھی بات کہی جسے میں نہیں کر سکا، فرمایا: ”قریش کے برے لوگ بھی برے لوگوں میں سے اچھے لوگوں کی طرح ہیں۔“

عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ بِإِسْنَادٍ لَا أَحْفَظُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قُرَيْشٍ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ لَا أَحْفَظُهُ، قَالَ: ((شِرَارُ قُرَيْشٍ خَيْرٌ شِرَارِ النَّاسِ)). أَخْرَجَ السَّبْعَةُ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِيَّةِ وَفَضَائِلِ

قُرَيْشٍ، وَهِيَ أَوْلُ مَا فِيهِ. *

بَابُ فِي فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

[2]..... ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَزِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبکہ میں کنوئیں پر (کھڑا ڈول) کھینچ کر پانی نکال رہا ہوں۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی نیند میں، اور انبیاء ﷺ کے خواب (بھی) وحی ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن ابوقحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کو معاف فرمائے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (ڈول) کھینچا، یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ ایک بڑا ڈول بن گیا اور لوگوں نے حوض سے اپنے اونٹوں کو سیراب کیا، اور میں نے ان جیسا شہ زور نہیں دیکھا انہوں نے خوب پانی نکالا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”بَيْنَمَا أَنَا أَنْزَعُ عَلَى بئرِ أَسْتَقِي، قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي فِي النَّوْمِ وَرُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَجَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَّ ذَنْوَبًا أَوْ ذَنْوَبَيْنِ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَتَزَعَّ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَضْرَبَ النَّاسُ بَعْطَنَ، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا يَقْرِي قَرِيَهُ“. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرَبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. *

حواشی: 1) مذکورہ حدیث کی تعبیر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت ہے کہ پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ حکومت کریں گے لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسی شان و شوکت اور قوت و طاقت انہیں حاصل نہ ہوگی پھر عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمانوں کی قوت و طاقت اور عظمت بڑھ جائے گی۔

2) حدیث میں مذکور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ضعف عیب نہیں بلکہ ان کا پہلے ڈول کو سنبھالنا ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر ان کی فوقیت کو ثابت کرتا ہے۔

3) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی کتب احادیث میں بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نبی ﷺ

* اسنادہ ضعیف لاعضالہ و مسلم بن خالد متکلم فیہ: اخرجہ البیہقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۸۹.

* اخرجہ البتھاری، فضائل اصحاب النبی، باب (۳۶۶۴)۔ و مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر

کے بعد بالاتفاق ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس امت کے افضل ترین انسان ہیں۔ (دیکھئے بخاری، رقم: ۳۶۵۵، ۳۶۷۱)

④ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ بن عثمان اور صدیق لقب ہے باپ (ابوقحافہ) اور بیٹے دونوں نے کنیت سے شہرت حاصل کی، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پہلے خلیفہ راشد بنے اور ۱۳ ہجری جمادی الثانی میں وفات پائی۔

⑤ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص اور فاروق لقب ہے۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے اور ان گنت خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ کیم محرم الحرام ۲۴ ہجری میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مجوسی غلام ابولؤلؤ کے قاتلانہ حملے سے شہادت پائی۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْأَنْصَارِ

[3]..... انصار (رضی اللہ عنہم) کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہونا پسند کرتا، اور اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔ (یعنی میں ان کے ساتھ چلنا پسند کرتا۔)“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكَوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ)). *

① انصار، ناصر کی جمع ہے جس کے معنی مددگار کے ہیں مدینہ میں آباد اوس و خزرج کے قبائل جب مسلمان ہوئے اور نبی ﷺ سے دین اسلام کی نصرت کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام انصار رکھا۔ غیلان بن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اُرِيتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تَسْمُونَ بِهِ ام سَمَاكُمُ اللّٰهُ؟ کیا آپ لوگوں نے اپنا نام انصار خود رکھا تھا یا اللہ تعالیٰ نے تمہارا یہ نام رکھا ہے؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بل سمانا اللہ“ بلکہ ہمارا یہ نام اللہ نے رکھا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب الانصار، رقم: ۳۷۷۶)

② مذکورہ بات نبی ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی جب آپ نے حنین سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کو تقسیم کیا تو بعض انصاری نوجوانوں نے تقسیم پر اعتراض کیا، نبی ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ نے تمام انصاریوں کو جمع کیا اور انہیں کہا:

* اخرجہ البخاری، مناقب الانصار، باب قول النبی ﷺ: ”لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ“ (۳۷۷۹).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”الا ترضون ان يرجع الناس بالغنائم الى بيوتهم وترجعون برسول الله ﷺ“

”کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ اپنے گھروں کو مالِ غنیمت لے کر جائیں اور تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو

لے کر اپنے گھروں کو پلٹو۔“ (صحیح بخاری، رقم: ۳۷۷۸)

۱۱ رسول اللہ ﷺ کا انصار میں سے ہونے کی تمنا و آرزو کرنا انصار کی فضیلت یہ دلالت کرتا ہے۔

۱۲ نالے یا گھاٹی میں انصار کے ساتھ چلنے کا مطلب یہ ہے کہ میں ہر حال عمر و سیر، سفر و حضر میں انصار کے

ساتھ ہوں۔

۱۳ معلوم ہوا ہجرت انتہائی فضیلت والا عمل ہے۔

[۱۷۸۵]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْغَسْبِيلِ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ.....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی (آخری) بیماری میں باہر تشریف لائے تو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: ”انصار نے جو ذمہ داریاں ان پر تھیں وہ پوری کی ہیں، اور ان کا بدلہ تم پر باقی ہے۔ اس لیے تم ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کی قدر کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا۔“ جرجانی نے اپنی حدیث میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی، اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو بھی۔“ اور اپنی حدیث میں کہا کہ جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو انصار کی عورتیں اور بچے آپ کے گرد جمع ہو گئے، تو آپ ﷺ نے ان کے لیے نرمی اختیار کی پھر خطبہ دیا تو یہ باتیں ارشاد فرمائیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْنَهُمْ، وَيَقِيءَ الَّذِي عَلَيْنَكُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)). وَقَالَ الْجُرْجَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ الْأَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)) وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ بِهِشَ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ مِنَ الْأَنْصَارِ؛ فَرَقَّ لَهُمْ ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِيَّةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. *

* أخرجه البخاری، مناقب الانصار، باب قول النبي ﷺ: "اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم (۳۸۰۱)۔

ومسلم، فضائل اصحابه، باب من فضائل الانصار (۲۵۱۰)۔ والترمذی، المناقب، فی فضل الانصار وقریش (۳۹۰۹)۔

شواہد: ❶ انصار نے اسلام، نبی ﷺ اور مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس وقت مدد کی جب انہما کی مشکل حالات تھے۔ مہاجرین سے ہر طرح کا تعاون کیا، کفار سے اسلام کی خاطر لڑی جانے والی جنگوں میں پیش پیش رہے حتیٰ کہ مسلمان مالی طور پر مضبوط ہونے لگ گئے اور کفار کی طاقت بکھر گئی اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انصار نے جو عہد وفا باندھا تھا پورا کر دکھایا اب انصار کا خیال رکھنا۔“

❷ انصار سے محبت جزو ایمان ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((آية الايمان حب الانصار وآية النفاق بغض الانصار))

”انصار سے محبت ایمان کی دلیل ہے اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔“ (صحیح بخاری،

کتاب مناقب الانصار، باب حب الانصار من الايمان، رقم: ۳۷۸۴۔ مسلم، رقم: ۷۴)

❸ کسی کے احسان کو یاد رکھنا ہی طریقہ نبوی ہے۔

❹ نبی ﷺ کا انصار کی تین نسلوں کے لیے دعا فرمانا ان کی قربانیوں کی دلیل اور ان کی فضیلت و منقبت پر شاہد ہے۔

❺ خطبہ کے آغاز پر حمد و ثنا کے کلمات کہنا مسنون ہے۔

❻ رسول اللہ ﷺ مشکل کشا نہیں ہیں۔

بَابُ فِي فَضْلِ أَهْلِ بَدْرٍ

[4]..... بدر والوں کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۶]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عبید اللہ بن ابورافع سے روایت ہے فرمایا میں نے علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما کو بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم روضہ خاخ (ایک جگہ کا نام ہے) پر پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا (اونٹ پر سوار) تمہیں ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہوگا“ ہم روانہ ہوئے تو ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی سے لے جا رہے تھے کہ ہم اس بوڑھی عورت کے پاس پہنچ گئے۔ تو ہم نے (اس سے) کہا، خط کالو! اس نے کہا، میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے پھر اس

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرِيُّ وَالْمُقَدَّادُ، فَقَالَ: ((انطلقوا حتى تأثروا روضة خاخ فإن بها طويبة معها كتاب))، فخرجنا تعادى بنا خيلنا، فإذا نحن بطويبة، فقلنا: أخرجي الكتاب. فقالت: ما معي كتاب، فقلنا لها: لتخرجن الكتاب أو لتلقينن الثياب، فأخرجته من عقاصها، فأتينا به رسول الله صلى الله

سچے کہا (دھکی دیتے ہوئے) تو خط نکال یا ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے۔ تو اس نے وہ خط اپنی مینڈھی سے نکالا، ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس کا مضمون یہ تھا، حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف، وہ اس خط میں نبی ﷺ کے بعض معاملات (رازوں) کی (انہیں) خبر دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”اے حاطب! یہ کیا ہے؟“ انہوں نے کہا میرے بارے میں جلدی (فیصلہ) نہ کریں، میری حیثیت یہ تھی کہ میں نے قریش میں رہنا اختیار کر لیا، اور میرا ان سے کوئی رشتہ نہ تھا، اور آپ کے ساتھ دوسرے مہاجرین (جن اللہ) کی ان سے رشتہ داریاں ہیں، تو وہ (مکہ والے) ان کی رشتہ داریوں کی وجہ سے ان کے (رشتہ داروں اور مالوں کی) حفاظت و حمایت کریں گے، اور میری مکہ والوں سے کوئی رشتہ داری نہ تھی، لہذا میں نے چاہا جب میری ان سے رشتہ داری نہیں تو میں ان پر احسان کر دیتا ہوں (جس کے صلہ میں وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں گے۔) اللہ کی قسم! نہ تو میں نے یہ کام اپنے دین میں شک کی بنیاد پر کیا اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر پر رضامند ہونے کی وجہ سے کیا، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی بات سن کر) فرمایا: ”انہوں نے سچ کہا ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کا سراڑا دوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ بدر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَسِ بْنِ الْمَشَرِكِيِّ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ بَعْضُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مِمَّنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي بِمَكَّةَ قَرَابَةٌ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، وَاللَّهُ مَا فَعَلْتُهُ شَكًّا فِي دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ)). فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”فَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهُ أَطْلَعَ عَلَيَّ أَهْلَ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ“، وَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُؤَدَّةِ﴾ [الممتحنة: ١]. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَسَارِي وَالْغُلُولِ. *

* أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الجاسوس والتجسس البحث..... الخ (٣٠٧)، (٤٨٩٠). ومسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل حاطب بن أبي بلتعہ واهل بدر (٢٤٩٤).

کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) شریک ہوئے ہیں، اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانکا ہے اور فرمایا ہے: تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔“ اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے ایمان والو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔“ (الممتحنہ: ۱)

نکات: 1) نبی ﷺ عالم الغیب نہ تھے۔

2) تحقیق و تفتیش کے دوران مجرموں کو دھمکانہ اور ڈرانہ درست ہے۔

3) کفار مکہ اور نبی ﷺ کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تھا اہل مکہ کی طرف سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو خفیہ طور پر لڑائی کی تیاری کا حکم دیا ”بخبر ببعض امر النبی ﷺ“ سے مراد یہی لڑائی کی تیاری کا حکم ہے۔

4) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ارفع شان کے باوجود بشری خطاؤں سے مبرا نہ تھے اس کے باوجود تمام کے تمام صحابہ عادل اور رضائے الہیہ کے مستحق ہیں۔

5) دین سے ارتداد کے لیے کفر پر شرح صدر ضروری ہے۔

6) عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک قانون کی حیثیت رکھتی ہے کہ جو شخص ملک و ملت سے غداری کرے اور جن کی راز دشمن کو پہنچانے قابل موت مجرم ہے۔

7) نبی ﷺ نے سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبے اور صحیح نیت کی وجہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق نہ فرمایا۔

8) اہل بدر نفاق کی تہمت سے بری تھے۔

9) ”اعملوا ما شئتم“ کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اہل بدر شرعی پابندیوں سے آزاد تھے بلکہ یہ اہل بدر کی تعریف و

توصیف ہے۔

10) انسان کے دشمن تین طرح کے ہیں۔

(i) وہ دشمن جو انسان کا ذاتی ہو۔ (ii) دوست کا دشمن۔ (iii) اور دشمن کا دوست۔ اور دوست بھی تین طرح ہی کے لوگ ہوتے ہیں۔ (i) انسان کا ذاتی دوست۔ (ii) دوست کا دوست اور (iii) دشمن کا دشمن۔ اللہ مومنوں کے ولی ہیں اور کفار اللہ کے دشمن ہیں لہذا اللہ کے دشمنوں سے مومنوں کو بھی دشمنی رکھنی چاہیے انہیں دوست نہیں بنانا چاہیے۔ غزوہ بدر اسلام کا پہلا اور فیصلہ کن معرکہ ہے جو رمضان المبارک کے مہینے میں ۲ ہجری کو ہوا اہل بدر کو اللہ نے خاص فضیلت

سے نوازا ہے جو بدریوں کے علاوہ دیگر صحابہ کے حصہ میں نہیں آئی۔

بَابُ فِي فَضْلِ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ

[5]..... حدیبیہ والوں کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج تم تمام دنیا والوں سے بہتر ہو۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آج میری بیٹائی ہوتی تو میں تمہیں اس درخت کا مقام بتاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَأَرْبَعِ مِائَةٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)). قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. *

.....: ﴿۱﴾ حدیبیہ والوں سے متعلق اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸) ”یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے جو ان کے دلوں میں تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح نصیب فرمائی۔“

معلوم ہوا حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والے رضائے الہی کے حقدار ٹھہرے اور ان کے پکے سچے مومن ہونے کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔

﴿۲﴾ حدیبیہ کے مقام پر موجود صحابہ کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں پندرہ سو بعض میں چودہ سو اور بعض

روایات میں تیرہ سو تعداد ذکر کی گئی۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵)

﴿۳﴾ صلح حدیبیہ کی تاریخ اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے اللہ نے اس صلح کو فتح سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَإِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ (الفتح: ۱) ”بے شک ہم نے آپ کو فتح میں دی۔“ (۴) صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ ہجری میں ہوئی۔

* أخرجه البخاری، المغازی، باب غزوة الحديبية (٤١٥٤)۔ ومسلم، الامارة، باب استحباب مبايعة الامام الجيش عند ارادة القتال..... الخ (١٨٥٦)۔

بَابُ: فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَتَابِعِي التَّابِعِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

[6]..... صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ.....

سليمان بن ييار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم جابیه پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا، رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح میں کھڑا ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ کی عزت کرو، پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب ہیں، پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب ہیں، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص (خود بخود) قسم اٹھائے گا اور اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی، اور وہ گواہی دے گا جبکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ خبردار! جس شخص کو جنت کی درمیانی جگہ میں رہنا پسند ہے وہ جماعت کے ساتھ ملا رہے، بلاشبہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہے، جبکہ شیطان دو آدمیوں سے (ان کے اتحاد کی بدولت) دور ہوتا ہے، اور کوئی شخص (کسی غیر محرم) عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ (اس وقت) شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے اور جس کو اس کی نیکی پسند آئے اور برائی غمزدہ کرے تو وہ مومن ہے۔“

عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ بِالْحَجَابِيَّةِ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا كَقِيَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: ((أَكْرِمُوا أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكُذِبُ حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ إِلَّا فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَيْدِ، وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوْنَ رَجُلٌ بِأَمْرًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ. *

..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء ﷺ کے بعد کائنات کے افضل ترین انسان ہیں ان سے محبت جزو ایمان ہے ان کی امانت و دیانت، پاکبازی اور ایمان و تقویٰ کی خود اللہ رب العزت اور رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی ہے۔

* أخرجه الترمذی، الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة (۲۱۶۵) وقال "حسن صحیح" - وابن ماجه، الشهادات، باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد (۲۳۶۲) - وصححه ابن حبان.

۲ صحابہ سے بغض رکھنے اور ان پر طعن کرنے والوں کا اسلام اور ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

۳ تابعین اور تبع تابعین بھی قابل عزت و احترام ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ تمام صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین

آئمہ دین، عظیم اور تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں سے محبت کریں۔

۴ خیر القرون میں خیر غالب اور شر مغلوب رہا پھر ان کے بعد شر عام ہونے لگا اور اب صورت حال یہ ہے کہ حق کو

باطل اور باطل کو حق بنا کر پیش کرنے میں کسی کو عار محسوس نہیں ہوتی۔

۵ "ان الرجل لیحلف ولا یشہد ولا یشہد ولا یشہد" کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اخلاقی طور پر

اس قدر گر جائیں گے کہ وہ گواہی اور قسم کے لیے مطلوب اعتماد خود دیں گے۔

۶ جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ ہے اگرچہ ان کی تعداد تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔

۷ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وتفسیر الجماعة عند اهل العلم هم اهل الفقه والعلم

والحدیث۔ علماء کے نزدیک "الجماعة" سے مراد دین کا فہم رکھنے والے اہل علم اہل الحدیث ہیں۔

(سنن ترمذی، تحت الحدیث، رقم: ۲۱۶۷)

۸ غیر محرم مردوزن کا اختلاط ممنوع ہے۔

۹ شیطان ہر وقت انسان کو اپنے دام میں لینے کے لیے مستعد رہتا ہے لہذا اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی

چاہیے۔

۱۰ نیکی کرنے پر دلی سکون اور گناہ پر بے چینی کا ہونا ایمان کی دلیل ہے۔ نواس بن سمان رضی اللہ عنہما انصاری رضی اللہ عنہما بیان

فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

((البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرك و کرهت ان یطلع علیہ الناس .))

"نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو ناپسند سمجھے کہ لوگوں کو اس کی اطلاع

ہو۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تفسیر البر والاثم، رقم: ۲۵۵۳)

بَابُ فِي فَضْلِ أَهْلِ الْيَمَنِ

[7]..... یمن والوں کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ

الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْبُؤْرِيَّةَ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلَيْنُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ فَرَمَا: "تمہارے پاس یمن والے آتے ہیں، وہ نرم

أَفِدَّةً، الْإِيْمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. *
دلوں والے ہیں، اور ان کے دل کے پردے باریک
ہیں، ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن والوں
کی ہے۔“

شواہد:..... ﴿۱﴾ مذکورہ حدیث میں اہل یمن کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اہل یمن حلیم الطبع اور نرم دلوں
والے ہیں جو حق بات کو جلد قبول کر لیتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ”باب نسبة الیمن الی اسماعیل“ کے عنوان سے باب قائم کیا ہے
جس کا مطلب ہے کہ اہل یمن سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب المناقب، قبل الحدیث: ۳۵۰۷)

﴿۳﴾ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”سمیت الیمن لانها عن یمین الکعبۃ والشام عن یمین لکعبۃ“
یمن کا نام یمن اس لیے بڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں جانب
ہے۔ (بخاری، رقم: ۳۴۹۹)

﴿۴﴾ مذکورہ حدیث اہل یمن کے سچے اور کھرے مومن و مسلمان ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔

[۱۷۹۰]..... أَخْبَرَنَا عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَبَّاسِ.....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِيِّ قَالَ: وَقَفَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَيْبَةِ
تَبُوكَ، فَقَالَ: ((مَا هَهُنَا شَأْمٌ))، وَأَشَارَ بِيَدِهِ
إِلَى جِهَةِ الشَّامِ، ((وَمَا هَهُنَا يَمَنٌ))، وَأَشَارَ
بِيَدِهِ إِلَى جِهَةِ الْمَدِينَةِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ
كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. *

حسن بن قاسم الازرق نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تبوک کے پہاڑی راستے پر کھڑے ہو کر فرمایا:
”یہاں پر نحوست ہے۔“ اور آپ نے ہاتھ سے شام کی
طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”اور یہاں پر برکت ہے۔“
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا۔

بَابُ فِي فَضْلِ دَوْسٍ

[8]..... قبیلہ دوس کی فضیلت کا بیان

[۱۷۹۱]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُقْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ

﴿۱﴾ اخرجہ البخاری، المغازی، باب قدم الاشرعین واهل الیمن (۴۳۸۸)، (۳۳۰۱)۔ ومسلم، الایمان، باب
تفاضل اهل الایمان فیہ ورجحان اهل الیمن فیہ (۵۲)۔

﴿۲﴾ اسنادہ ضعیف لاعضاله ولجهالة الحسن بن القاسم: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ۱ / ۹۱۔

الأَعْرَجُ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (قبیلہ) دوس نے بات نہیں مانی اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کیا ہے۔ لہذا آپ ان پر بدعا کریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اب دوس کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ (قبیلہ) دوس (کے لوگوں) کو ہدایت دے اور انہیں (اسلام کی طرف) کھینچ لا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا. فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكْتَ دَوْسٌ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتَ بِهِمْ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. *

۱.....: جب سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کی طرف مبلغ بنا کر بھیجا تو قوم والوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قوم کے لیے بدعا کا کہا تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی جس سے دوس قبیلے کے اکثر و بیشتر لوگ ایمان لے آئے۔

۲ مشہور صحابی سیدنا و محبوبنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی دوس قبیلہ سے تھا اور یہ طفیل دوسی رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے ہی مسلمان ہوئے تھے۔

۳ مذکورہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رحیم و کریم ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے کہ آپ نے دوس والوں کے لیے بدعا کرنے کی بجائے ہدایت کی دعا فرمائی۔

بَابُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَقَهُوا

[9]..... جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں

[۱۷۹۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ

الأَعْرَجُ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجِدُونَ كَانِ كَانِ))

* اخراجہ البخاری، المغازی، باب قصة دوس والطفیل بن عمرو الدوسی (۴۳۹۲)۔ ومسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار واسلم وجهينة..... الخ (۲۵۲۴)۔

السَّاسَ مَعَادِنَ فَيُخَيَّرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِيَّةِ وَقَضَائِلِ قُرَيْشٍ . *

گے، جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہترین ہیں وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

.....: ﴿اللَّهُ تَعَالَى كَاجْمَعِي طُورٍ طُرَابُطٍ وَقَانُونٍ هَيْهَ كَهَ﴾ (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳) یعنی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

۲) اسلام میں برتری کا معیار خاندان، قبیلہ یا حسب و نسب نہیں بلکہ اصل معیار دین میں تقاہت ہے۔

۳) حالت کفر سے اسلام قبول کرنے والے معززین اگر دین میں تقاہت حاصل کریں تو ان کی عزت و عظمت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

بَابُ: إِنَّ مُوسَى الْخَضِرِ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ

[10]..... خضر کے ساتھی موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام ہیں

[۱۷۹۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

سعيد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ خضر کے ساتھی موسیٰ، بنی اسرائیل کے (نبی) موسیٰ علیہ السلام نہیں تھے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر موسیٰ اور خضر کے واقعہ والی لمبی حدیث بیان کی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ موسیٰ (نبی) علیہ السلام ہی خضر کے ساتھی تھے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَذَبَ وَاللَّهِ عَدُوُّ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ مُوسَى وَالْخَضِرِ بِشَيْءٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مُوسَى صَاحِبُ الْخَضِرِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ . *

* أخرجه البخاری، المناقب، باب المناقب (۳۴۹۵)، (۳۴۹۶)۔ ومسلم، فضائل الصحابة، باب خيار الناس (۲۵۲۶)۔

* أخرجه البخاری، احاديث الانبياء، باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام (۳۴۰۱)۔ ومسلم، الفضائل، باب من فضائل الخضر (۲۳۸۰)۔

فتاویٰ: ❶ موسیٰ علیہ السلام سے ایک آدمی نے دریافت کیا: ”هل تعلم احداً منك“ کیا آپ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے نفی میں جواب دیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام کے پاس جانے کا حکم دیا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۷۴۰)

❷ خضر علیہ السلام کے پاس جانے والے جلیل القدر پیغمبر، بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے رسول موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ہی تھے۔

❸ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام سے متعلق تفصیلی واقعہ کے لیے دیکھئے سورۃ کہف (آیت ۶۰ تا ۸۰) اور صحیح بخاری (رقم

الحدیث: ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵)

❹ نوف بکالی سے متعلق سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ کوفہ میں ایک قصہ گو تھا اور اس کا خیال تھا کہ خضر کے

پاس جانے والے بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے نبی موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نہیں تھے۔ (بخاری، رقم: ۴۷۲۶)

❺ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نوف بکالی پر اتنی سخت تنقید اس لیے کی کہ اس کی بات کتاب اللہ کے خلاف تھی۔

❻ شرعی مسائل اور واقعات سے متعلق تحقیق کرنی چاہیے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ

[11]..... سنت کی اتباع کے حکم کا بیان

[۱۷۹۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم میں سے کسی کو (اس حال میں) نہ پاؤں کہ وہ اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہو کہ اس کے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم آجائے جس کے کرنے کا میں نے کہا یا جس سے میں نے منع کیا ہو اور وہ (جواب میں) کہے میں تو نہیں جانتا، ہم نے جو کچھ اللہ کی کتاب میں پایا ہم اس کی پیروی کریں گے۔“

سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مُتَّكِنًا عَلَى أَرِيكْتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْتَاهُ“ *

* أخرجه ابوداود، السنة، باب في لزوم السنة، رقم: ۴۶۰۵۔ والترمذی، العلم، باب ما نهى عند ان يقال عند حديث رسول الله ﷺ (۲۶۶۳)۔ وقال ”حسن صحيح“ وصححه الحاكم: ۱/ ۱۰۸، ۱۰۹۔ ووافقه الذهبي، وصححه ابن حبان.

[۱۷۹۵]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: الْأَرِيكَةُ: السَّرِيرُ.*

ہمیں سفیان نے خبر دی فرمایا مجھے محمد بن منکدر نے نبی ﷺ کے واسطے سے یہی حدیث مرسل بیان کی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ”الاریکۃ“ سے مراد ”سریر“ چارپائی ہے۔

[۱۷۹۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ.....

ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم میں سے کسی کو (اس حال میں) نہ پاؤں کہ وہ چارپائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میرے احکامات میں سے کوئی حکم آئے جس کے کرنے کا میں نے کہا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو پھر وہ کہے ہم نہیں جانتے، ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا ہے اسی کی ہم پیروی کریں گے۔“

نوٹ:..... 1) جس طرح قرآن پر ایمان لانا اور اس کے احکامات کی اتباع کرنا ضروری ہے اسی طرح صحیح احادیث کا اتباع بھی ضروری ہے۔

2) احادیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴)

”اور ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کی طرف نازل شدہ (احکامات) کی خوب وضاحت فرمادیں۔“

قرآن کے اجمال کی تفصیل اور وضاحت رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور تقریرات سے ہوتی ہے۔ اسی لیے مسلمانوں میں یہ شعر معروف و مشہور ہے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

* قد صح موصولاً انظر الحديث الذي قبله برقم (۱۷۹۴)۔ اخرجه البيهقي في الدلائل: ۱ / ۲۴۔ وفي المعرفة

السنن والآثار له: ۱ / ۶۷۔ والحمیدی (۵۵۱) مرسلًا. * انظر الحديث السابق برقم (۱۷۹۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿3﴾ صحیح حدیث کو سن کر انکار اور تکبر کا اظہار کرنا دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

(النور: ۶۳)

”جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہیں وہ کسی آزمائش میں مبتلا

نہ ہو جائیں یا انہیں دردناک عذاب نہ آجائے۔“

﴿4﴾ حدیث کا انکار درحقیقت قرآن کا انکار ہے کیونکہ قرآن احادیث کی طرف رجوع کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷)

”اور رسول اللہ ﷺ تمہیں جو دیں لے لو اور جس سے روکیں باز آ جاؤ۔“

اس کے علاوہ اور بھی متعدد آیات حجیت حدیث پر دلالت کرتی ہیں۔

﴿5﴾ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بے شمار احکامات لکھوا کر لوگوں کو دیے جن میں سے چند ایک درج ذیل

ہیں۔ (i) نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کی عزت و حرمت سے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا تو ایک یعنی صحابی ابو شاہ نے عرض کیا آپ

مجھے یہ باتیں لکھوادیں تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا ”اكتبوا لأبى شاه“ ابو شاہ کو یہ خطبہ لکھ دو۔ (بخاری، رقم:

۲۳۳۳) (ii) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے ایک صحیفہ لکھا جس میں مختلف احکامات موجود تھے۔

(بخاری، رقم: ۳۱۷۹) (iii) حدیبیہ کے مقام پر صلح کی شرائط بھی لکھی گئی تھیں۔ (بخاری، رقم: ۸۱، ۴۱۸۰) (iv) ہجرت

کے ابتدائی زمانہ میں نبی ﷺ نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی۔ (بخاری، رقم: ۳۰۶۰) اس کے علاوہ اور بھی متعدد

تحریریں عہد نبوی ﷺ میں لکھی گئیں جن میں سے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھی تھے لہذا

منکرین حدیث کا یہ کہنا کہ عہد نبوی میں احادیث کی کتابت نہیں ہوئی ایک پروپیگنڈے کے سوا کچھ نہیں۔

ابن عیینہ رضی اللہ عنہ نے ایک سند سے خبر دی کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو نہیں چاہیے کہ ہر بات میں

میری نقل کریں، کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جو

اللہ نے ان پر حلال کی ہے، اور میں اسی چیز کو حرام کرتا

ہوں جو اللہ نے ان پر حرام کی ہے۔“

[۱۷۹۷]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ بِإِسْنَادٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يُمَسِّكَنَّ

النَّاسُ عَلَيَّ شَيْئًا فَإِنِّي لَا أُحِلُّ إِلَّا مَا أَحَلَّ اللَّهُ

لَهُمْ وَلَا أُحْرِمُ عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا حَرَّمَ اللَّهُ أَخْرَجَ

الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ، وَالثَّلَاثِ مِنْ

كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَالرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ

صِفَةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ

أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ .*

بَابٌ مِنْهُ: وَالْإِجْمَالُ فِي الطَّلَبِ

[12]..... دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرنے کا بیان

[۱۷۹۸]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا أَمَرْتُكُمْ اللَّهُ بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا نَهَاكُمْ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينِ قَدْ نَفَثَ فِي رُوْعِي أَنَّهُ لَيْسَ تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا فَأَجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ.*

مطلب بن حنطب کے آزاد کردہ غلام عمرو بن ابوعمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے کوئی چیز بھی نہیں چھوڑی کہ جس کے کرنے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے تم کو اس کا حکم دے دیا، اور میں نے کوئی بھی چیز نہیں چھوڑی کہ جس سے اللہ نے تم کو روکا ہو مگر میں نے بھی تمہیں اس سے منع کر دیا، اور بے شک روح الامین (جبریل علیہ السلام) نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے کہ جب کسی کو موت آتی ہے تو اس کا رزق پورا ہو چکا ہوتا ہے لہذا دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو۔“

.....: ﴿۱۸﴾ نبی ﷺ تاملتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۳-۴)

”اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، مگر وہ تو وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔“

مزاج، خوش طبعی اور حالت غصہ میں بھی آپ وحی الہی کے بغیر لب کشائی نہیں فرماتے تھے آپ کی زبان سے جو بھی نکلتا جس حال میں بھی ارشاد ہوتا وہ حق ہی ہوتا تھا۔ اس لیے آپ کے احکامات کو ماننا اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے رک جانا اس کا نام ایمان و اسلام ہے۔

﴿۱۹﴾ نبی ﷺ کی اتباع درحقیقت اللہ رب العزت کی اتباع ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾

(النساء: ۸۰)

* اسنادہ ضعیف لاعضالہ: اخرجہ البیہقی: ۷/ ۷۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ۱/ ۷۰۔ وعبدالرزاق (۸۷۶۶)

* اخرجہ البیہقی: ۷/ ۷۶۔ وفي شعب الایمان له (۱۱۸۵)۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ۱/ ۶۳۔ و صححه

البانی فی الصحیحہ (۱۸۰۳)۔

”جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔“

3 قرآن و حدیث دونوں وحی الہی ہیں قرآن کو وحی متلو اور حدیث کو وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔

4 انسان کے دنیا میں آنے سے قبل اس کی چار چیزیں، روزی، موت، عمل، شقاوت یا سعادت لکھ دی جاتی ہیں۔ (صحیح بخاری، رقم: ۲۳۳۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۴۳)

معلوم ہو ارزق انسان کو محنت سے نہیں مقدر سے ملتا ہے اور جب تک انسان کے مقدر کا ایک لقمہ بھی باقی ہوتا ہے اسے موت نہیں آتی۔

5 دنیا کمانا معیوب نہیں لیکن اپنی تمام تر صلاحیتوں کو حصول دنیا میں لگا دینا اور آخرت کی بالکل پروا نہ کرنا کسی صورت بھی مستحسن نہیں ہے۔

6 جن لوگوں کا مقصد حیات صرف دنیا کمانا ہے ان کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا:

((تعسس عبدالدينار والدرهم والقطيفة والخميصة ان اعطى رضى وان لم يعط لم يرض))

”دینار و درہم اور کپڑے چادر کا بندہ برباد ہو گیا اگر اسے دیا جائے تو راضی رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔“ (بخاری، کتاب الرقاق، باب ما يتقى من فتنه المال، رقم: ۶۴۳۵)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ

[13]..... کثرت سے سوالات کی ممانعت کا بیان

[۱۷۹۹]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَعْنِي مُحَرَّمًا فَحَرَّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)). *

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام بنا دی گئی۔“

[۱۸۰۰]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ

* اخرجہ مسلم، الفضائل، باب توفیرہ ﷺ، وترك اکتار سؤالہ عما لا ضرورة..... الخ (۲۳۵۸).

شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. *

فتاویٰ:..... اگر چہ اب حلت و حرمت کا دور نہیں تاہم پھر بھی غیر ضروری اور فرضی سوالات جن کا عملی زندگی سے تعلق نہیں کرنا درست نہیں۔

[۱۸۰۱]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس (چیز) کو میں نے تمہارے لیے چھوڑ دیا ہے تم مجھے بھی اس میں چھوڑ دو، کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے بہت زیادہ (غیر ضروری) سوالات اور انبیاء کے سامنے اپنے اختلافات کی وجہ سے تباہ ہوئیں اور میں جس کام کا تمہیں حکم دوں تم اسے جتنی طاقت رکھتے ہو بجا لاؤ اور جس کام سے میں تمہیں روکوں تم اس سے رک جاؤ۔“

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

[۱۸۰۲]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. *

فتاویٰ:..... ① سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا انہوں نے اس سے متعلق مختلف سوالات کیے وہ گائے کیسی ہو؟ اس کی رنگت کیا؟ وہ کس طرح کی ہو؟ وہ جتنے سوالات کرتے گئے پھنتے گئے، ان کا یہ طریقہ کار درست نہیں تھا، امت محمدیہ رضی اللہ عنہا کو بھی ایسے غیر ضروری سوالات سے بچنے اور سابقہ امم کی راہ پر چلنے سے روکا گیا ہے۔

② نبی ﷺ کا ہر حکم واجب الاتباع ہے اور جس کام سے نبی ﷺ روک دیں اس سے بچنا بھی ضروری ہے اسی بات کو

* انظر الحديث السابق برقم (۱۷۹۹)

* أخرجه البخاری، الاعتصام، بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ (۷۲۸۸)۔ ومسلم، الحج، باب فرض الحج مرة في العمر (۱۳۳۷)۔

* انظر الحديث الذي قبله برقم (۱۸۰۱)

اللہ تعالیٰ قرآن میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷)

”اور رسول (ﷺ) تمہیں جو دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آ جاؤ۔“

③ نبی ﷺ کا حکم و جوہب کے لیے ہے الایہ کہ کوئی قرینہ اسے وجوب سے استجاب یا جواز کی طرف پھیر دے۔

[۱۸۰۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنِ السَّاعَةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا﴾ [النازعات: ۴۳]، فَأَنْتَهَى. أَخْرَجَ الْارْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. *

عروہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہمیشہ قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق ہے۔“ (سورۃ النازعات: ۴۳)

بَابُ النَّصِيحَةِ

[14]..... خیر خواہی کا بیان

[۱۸۰۴]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ:.....

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کی ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. *

[۱۸۰۵]..... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الدِّبِيِّ.....

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الَّذِينَ فرمایا: ”دین خیر خواہی کا نام ہے، دین خیر خواہی کرنے کا

* صحیح ثبت موصولاً: اخرجہ اسحاق بن راہویہ فی مسنده (۷۷۷). والطبری فی تفسیره: ۳ / ۴۹ - وصححه الحاكم: ۱ / ۵ - ۲ / ۵۱۳.

* اخرجہ البخاری، الايمان، باب قول النبي ﷺ الدين النصيحة..... الخ (۵۷)، (۵۸). - ومسلم، الايمان، باب بيان أن الدين النصيحة (۵۶).

النَّصِيحَةُ الدِّينِ النَّصِيحَةُ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَايْمَةَ الْمُسْلِمِينَ
 وَعَامَّتِهِمْ *
 نام ہے: اللہ کی، اس کے نبی ﷺ کی، مسلمانوں کے
 ائمہ کی، اور عام مسلمانوں کی۔“

اللہ کے لیے خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی توحید کا اعتقاد رکھا جائے، خالص اسی کی
 رضا و خوشنودی کے لیے اس کی عبادت کی جائے اور اس کے علاوہ کسی کو مستحق عبادت نہ سمجھا جائے۔
 اس کی کتاب کی خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کلام اللہ مانتے ہوئے اس کی تصدیق کی جائے اور اس کی
 تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

رسول کی خیر خواہی سے مراد رسالت و نبوت کی تصدیق کرنا اور آپ ﷺ کے اوامر و نواہی کا پابند رہنا ہے۔
 ائمہ کی خیر خواہی سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ شریعت پر چلیں ان کا ساتھ دیا جائے، دنیاوی امور میں ان
 کی اطاعت کی جائے، ان کے خلاف بغاوت و خروج سے اجتناب کیا جائے اور ان کی طرف سے آنے والی تکالیف پر
 صبر کیا جائے۔

عام مسلمانوں کی خیر خواہی سے مراد یہ ہے ان کی نیکی کی طرف راہنمائی کی جائے اور انہیں گناہ سے روکا جائے
 ان کے ساتھ رویہ ہمدردانہ اور مخلصانہ ہو ان کے متعلق دل میں عناد، بغض اور کینہ نہ ہو۔
 [۱۸۰، ۶]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَسْعُودٍ.....

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ
 مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاَهَا وَأَدَّأَهَا، قَرُبَّ حَامِلٍ
 فَفَقَهُ إِلَى غَيْرِ فِقِيهِ وَرُبَّ حَامِلٍ فَفَقَهُ إِلَى مَنْ هُوَ
 أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغْلُ عَلَيْنَهُنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ:
 إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ تَعَالَى، وَالنَّصِيحَةُ
 لِلْمُسْلِمِينَ، وَكُزُومُ جَمَاعَاتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ
 تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ". أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے کے چہرے کو تروتازہ
 رکھے جس نے میری بات سنی، اس کو محفوظ کیا، اس کو یاد
 رکھا، اور لوگوں تک پہنچا دیا، بعض دفعہ علم والے غیر فقیہ
 ہوتے ہیں (یعنی استنباط کا ملکہ نہیں رکھتے) اور بعض دفعہ
 علم والے اس کی طرف بات پہنچا دیتے ہیں جو ان
 (پہنچانے والوں) سے بھی زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین
 خصلتیں ایسی ہیں جن سے مسلم کا دل دھوکہ نہیں کرتا

یعنی مسلمان نہیں اپناتا ہے)، اللہ کی رضا کے لیے خالص عمل کرنا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا، اور مسلمانوں کی جماعتوں سے منسلک رہنا، کیونکہ ان کی دعائیں ان کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہیں۔“

فتاویٰ:..... اس حدیث میں فرامین نبوی سننے، یاد کرنے والوں اور اس کی تبلیغ کرنے والوں کے شرف کا بیان ہے کہ ایسے لوگوں کو نبی ﷺ نے دعا دی ہے۔

۳۲ حدیث کو محفوظ کرنے کے عہد نبوی سے لے کر اب تک دو طریقے رائج ہیں حدیث کو زبانی یاد کرنا یا تحریری طور پر محفوظ کرنا۔

۳۳ معلوم ہوا بسا اوقات شاگرد استاد سے زیادہ لائق و فائق اور مجتہد بن جاتا ہے۔

۳۴ فقہ سے مراد دین کا فہم اور حدیث دانی ہے۔

۳۵ شرعی احکامات کی روشنی میں مسائل کے استنباط اور اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھلا ہے۔

۳۶ اس حدیث میں تین امور اخلاص کے ساتھ عمل کرنے، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے اور لزوم جماعت کی بھی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

۳۷ اللہ تعالیٰ نے سابقہ شریعتوں کے ماننے والوں اور ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ عبادت اخلاص و للہیت کے ساتھ کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (البینة: ۵)

”اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔“

۳۸ لزوم جماعت سے مراد حق کی اتباع اور حق والوں کا ساتھ ہے اور ایسے کاموں سے اجتناب کی کوشش کرنا ہے جو تفرقہ و اختلاف کا باعث نہیں۔

بَابُ إِثْمِ الْكُذْبِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[15]..... نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے کے گناہ کا بیان

[۱۸۰۷]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُحَيْتٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبَصْرِيِّ.....

• أخرجه الترمذی، العلم، باب ماجاء فی البحث علی تبلیغ السماع (۲۶۵۷)، (۲۶۵۸) وقال حسن صحیح- وابن ماجه، السنة، باب من بلغ علماء (۲۳۲). وصححه ابن حبان.

عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أُمَّرَأَةَ الْفِرْسِيِّ مَنْ قَوْلَئِي مَا لَمْ أَقُلْ، وَمَنْ أَرَى عَيْنِي فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرِيَا وَمِنْ أَدْعَى إِلَيَّ غَيْرِ أَبِي)). *

وائله بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ جس نے میرے ذمہ وہ بات لگائی جو میں نے نہیں کہی، اور جس نے نیند میں اپنی آنکھوں کو وہ دیکھایا جو انہوں نے نہیں دیکھا (یعنی جھوٹا خواب بیان کیا) اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کو باپ بنایا۔“

نوٹ: 1 جھوٹ بولنا قبیح فعل ہے شریعت اسلامیہ نے اس کی بہت زیادہ مہممت کی ہے اور اگر جھوٹ نبی ﷺ کی طرف منسوب کر دیا جائے تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ صحیح العقیدہ مسلمان نبی ﷺ کی بات کو بیان کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

2 جھوٹا خواب بیان کرنا بھی سنگین جرم ہے۔

3 اسلام کے تمام معاشرتی احکامات کا تعلق حسب نسب سے ہے اس لیے اس کے تحفظ پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور جو شخص اس میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو بڑی سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

4 مسلمانوں میں دوسروں کے بچے لے کر پالنے، انہیں اپنی حقیقی اولاد دکھاہر کرنے اور پھر انہیں وراثت کا حقدار بنانے سے متعلق جو سلسلہ چل پڑا ہے سراسر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایات کے خلاف ہے ایسے مسلمانوں کو اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

5 ذات و برادری کو تبدیل کرنا بھی درست نہیں کیونکہ ذات و برادری کا تمام تر انحصار انسان کے حسب و نسب پر ہے۔

[۱۸۰۸]..... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: ((مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میرے ذمہ وہ بات لگائی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔“

نوٹ: 1 رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینے کے مترادف ہے

* أخرجه البخاری، المناقب، باب (۳۵۰۹)۔

* أخرجه البخاری، العلم، باب اثم من كذب على النبي ﷺ (۱۱۰)، (۶۱۹۷)۔ ومسلم، المقدمة، باب تغليظ

الكذب على رسول الله ﷺ (۳)۔

اور یہ کام حرام ہے۔

۲ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی گئی جھوٹی حدیث کو ”موضوع“ کہتے ہیں، موضوع روایات کا بیان کرنا بھی درست نہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((من حدث عني حديثاً وهو يري انه كذب فهو احد الكاذبين))

”جس نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور وہ اس کے خیال میں جھوٹ (موضوع) ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب من حدث عن رسول اللہ..... الخ، رقم: ۳۸)

۳ لوگوں کو آگاہی دلانے کے لیے جھوٹی احادیث بیان کرنا درست ہے تاکہ لوگ موضوع و جھوٹی روایات سے دھوکہ نہ کھائیں۔ محدثین آئمہ دین نے موضوع احادیث پر اسی لیے مستقل طور پر کتب تحریر فرمائی ہیں۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

[۱۸۰۹]..... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَالِمٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يَنِي لَهُ بُيُوتٌ فِي النَّارِ)). *
ابن عمر رضي الله عنهما نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر جھوٹ منسوب کرتا ہے، اس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔“

[۱۸۱۰]..... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التَّنِيسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا رِجْلَيْهِ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ))، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ، وَيَمْسَحُ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ. *
اسید بن ابواسید سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ اس نے کہا، میں نے ابوقتادہ رضي الله عنه سے پوچھا، آپ کو کیا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث نہیں بیان کرتے جس طرح کہ دوسرے لوگ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں؟ تو وہ فرماتی ہیں ابوقتادہ رضي الله عنه نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ جس نے قصداً میری طرف جھوٹ منسوب کیا تو وہ اپنے پہلو کے لیے جہنم میں ٹھکانہ بنا

* صحیح: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۷۷۔ واحمد: ۲/ ۲۲، ۱۰۳، ۱۰۴۔ وابن ابی شیبہ

(۲۶۲۳۶)۔ والطبرانی في الكبير (۱۳۱۵۴)۔

* اسنادہ ضعيف: فان ام اسيد في عداد المجهولين: اخرجہ البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۷۸۔

لے، رسول اللہ ﷺ یہ بات ارشاد فرما رہے تھے اور
(ساتھ ساتھ) اپنا ہاتھ زمین پر پھیر رہے تھے۔

[۱۸۱۱]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ)). أَخْرَجَ الْخُمْسَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الرَّسَالَةِ. *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل سے (واقعات) بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں، اور مجھ سے احادیث بیان کرو اور میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو۔“

نوٹ:..... بنی اسرائیل کی وہ باتیں جو تاریخی روایات سے متعلقہ ہیں اور جن میں صدق و کذب کا احتمال ہو انہیں بیان کرنا درست۔

جن امور کا قرآن و حدیث سے جھوٹ ہونا ثابت ہو چکا ہے ان کی تکذیب کرنا اور جن کا سچ ہونا ثابت ہو ان کی تصدیق کرنا بھی لازم ہے۔

مذکورہ حدیث میں نبی ﷺ کی احادیث کو بیان کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ ان سے متعلق احتیاط کرنے کا بھی حکم دیا گیا مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: حدیث نمبر: ۱۸۰۸-۱۸۰۷۔

بَابُ: الْحَدِيثُ لَا يُرْوَى إِلَّا بِالثَّقَاتِ

[16]..... حدیث کو صرف ثقہ راوی ہی روایت کریں

[۱۸۱۲]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ.....

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ أَسْتَحْسِنُهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذِكْرِهِ إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَسْمَعَهُ سَامِعٌ فَيَقْتَدِي بِهِ أَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ لَا أَتَّقِي بِهِ قَدْ حَدَّثَ عَمَّنْ أَتَّقِي بِهِ وَأَسْلَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ أَتَّقِي بِهِ قَدْ حَدَّثَ بِهِ عَمَّنْ لَا أَتَّقِي بِهِ. وَقَالَ سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ: لَا يُحَدِّثُ

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: بعض دفعہ میں کوئی حدیث سنتا ہوں اور وہ مجھے اچھی بھی لگتی ہے لیکن میں اسے بیان نہیں کرتا کہ کوئی سننے والا اس پر عمل کرے گا، جبکہ میں وہ بات ایک ایسے آدمی سے سنتا ہوں جس کی میں توثیق نہیں کرتا حالانکہ اس نے اس سے بیان کی ہوتی ہے جس کی میں توثیق

* أخرجه البخاری، احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، رقم: ۳۴۶۱۔ وابن ماجہ، السنۃ، باب

التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ ﷺ (۳۴)۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْيَقَاتُ. * کرتا ہوں۔ اور بعض دفعہ کسی ثقہ آدمی سے سنتا ہوں جبکہ وہ کسی غیر ثقہ سے بیان کر رہا ہوتا ہے۔ سعد بن ابراہیم نے فرمایا، نبی ﷺ سے ثقہ راویوں کے علاوہ اور کوئی احادیث نہ بیان کرے۔

[۱۸۱۳]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

یحییٰ بن سعد نے بیان فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، پھر ان سے یہ بات کہی گئی، ہم یہ بات بڑی (عجیب) سمجھتے ہیں کہ آپ دو ہدایت یافتہ اماموں (یعنی عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے بیٹے ہیں اور آپ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جبکہ آپ کے پاس اس کے متعلق کچھ بھی علم نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس سے بھی بڑی عجیب بات اللہ کے ہاں، اور جس نے اللہ کو پہچانا، اور جس نے اللہ سے سمجھ حاصل کی یہ ہے کہ میں وہ بات کہوں جس کا میرے پاس علم نہیں ہے، یا میں کسی غیر ثقہ (راوی) سے کوئی بات بتاؤں۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَسْأَلَةٍ، فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّا لَنُعْظِمُ أَنْ تَكُونَ ابْنَ إِمَامِي هُدًى، تَسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ. فَقَالَ: أَعْظِمُ وَاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِمَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ أَوْ أَخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ. *

محمد بن ادريس (شافعی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی ﷺ سے سزاؤں اور ان کے اوقات کے تعیین کے بارے میں بھی مرسل احادیث روایت کی ہی، ہم نے انہیں (صرف) ان کے منقطع ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

[۱۸۱۴]..... قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: وَقَدْ رَوَيْتُ أَحَادِيثَ مُرْسَلَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُقُوبَاتِ وَتَوَقُّيْتِهَا تَرَكْنَاهَا لِانْقِطَاعِهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ، وَالثَّلَاثُ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ. *

* الكفاية للخطيب البغدادي، ص: ۳۲، صحيح مسلم، المقدمة، ح: ۱۵.

* أيضاً.

* صحيح مسلم، المقدمة، ح: ۱۶.

